

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تم کو دینا پس کہو اور جس سے منع کریں پس باز آ جاؤ

فَاتَّكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوا حُذْرًا وَمَا يَكْتُمُونَ عَنْكُم مَّا قَدْ فَتَنَهُمْ

سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ شَرِيف

مترجم اردو مع مختصر شرح

جلد دوم

تأليف

حافظ ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القرويني

ترجمہ

مولانا محمد اسلم امین

مکتبہ دارالعلوم
۱۸۔ اردو بازار لاہور۔ پاکستان

سنن ابن ماجہ شریف

جلد دوم

تأليف

حافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني رحمه الله

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

مکتبۃ المسلم

ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

7231788-7211788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: سنن ابن ماجہ شریف

تالیف: حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید
ابن ماجہ القزوی رضی اللہ عنہ

مترجم: مولانا محمد رفیع الرحمن

طابع: خالد مقبول

مطبع: افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے پتے

- ❖ مکتبہ رحمانیہ اقرام سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228
- ❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقسام سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395
- ❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار، لاہور، پاکستان۔ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت،
طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ
کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر
گزار ہوں گے۔
(ادارہ)

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۵	خطبہ نکاح	۱۵	کتاب النکاح
۳۶	نکاح کی تشبیہ		نکاح کی فضیلت
۳۷	شادی کے گیت گانا اور دف بجانا	۱۸	مجرد رہنے کی ممانعت
۳۹	ہجڑوں کا بیان		خاوند کے ذمہ بیوی کا حق
	نکاح پر مبارکباد دینا	۱۹	بیوی کے ذمہ خاوند کا حق
۴۰	ولیمہ کا بیان	۲۱	عورتوں کی فضیلت
۴۲	دعوت قبول کرنا		دیندار عورت سے شادی کرنا
۴۳	جب بیوی مرد کے پاس آئے تو مرد کیا کہے؟	۲۳	کنواریوں سے شادی کرنا
۴۴	جماع کے وقت پردہ		آزاد اور زیادہ جتنے والی عورتوں سے شادی کرنا
۴۵	عورتوں کے ساتھ پیچھے کی راہ سے صحبت کی ممانعت		کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ہو تو ایک نظر اُسے
	پھوپھی اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے بھتیجی اور	۲۴	دیکھنا
۴۶	بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے		مسلمان بھائی پیغام نکاح دے تو دوسرا بھی اسی کو پیغام
	مرد اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے وہ کسی اور سے	۲۵	نکاح نہ دے
	شادی کر لے اور دوسرا خاوند صحبت سے پہلے طلاق	۲۶	کنواری یا شیبہ دونوں سے نکاح کی اجازت لینا
۴۷	دیدے تو کیا پہلے خاوند کے پاس لوٹ سکتی ہے؟	۲۷	بہی کی مرضی کے بغیر اس کی شادی کرنا
	حلالہ کرنے والا اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے	۲۹	نابالغ لڑکیوں کے نکاح اُن کے باپ کر سکتے ہیں
۴۸	جو نسبی رشتے حرام ہیں وہ رضاعی بھی حرام ہیں	۳۰	نابالغ لڑکی کا نکاح والد کے علاوہ کوئی اور کر دے تو؟
۴۹	ایک دو بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی		ولی کے بغیر نکاح باطل ہے
۵۱	بڑی عمر والے کا دودھ پینا	۳۱	شغار کی ممانعت
۵۲	دودھ چھوٹنے کے بعد رضاعت نہیں	۳۲	عورتوں کا مہر
۵۳	مرد کی طرف سے دودھ		مرد نکاح کرے مہر مقرر نہ کرے اسی حال میں اُسے
	مرد اسلام لائے اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں	۳۳	موت آ جائے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۰	کتاب الطلاق	۵۳	مرد مسلمان ہو اور اس کے نکاح میں چار سے زائد عورتیں ہوں
۸۱	طلاق کا بیان	۵۵	نکاح میں شرط کا بیان
۸۲	سنت طلاق کا بیان	۵۶	مرد اپنی باندی کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے
۸۲	حاملہ عورت کو طلاق دینے کا طریقہ	۵۷	آقا کی اجازت کے بغیر غلام کا شادی کرنا
۸۲	ایسا شخص جو اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دے	۵۹	نکاح متعہ سے ممانعت
۸۷	رجوع (بعد از طلاق) کا بیان	۶۱	محرم شادی کر سکتا ہے
۸۷	بچہ کی پیدائش کے ساتھ ہی حاملہ خاتون بائندہ ہو جائے گی	۶۲	نکاح میں ہمسرا اور برابر کے لوگ
۸۸	وفات پا جانے والے شخص کی حاملہ بیوی کی عدت بچہ جلتے ساتھ ہی پوری ہو جائے گی	۶۳	بیوی کی باری مقرر کرنا
۸۹	بیوہ عدت کہاں پوری کرے؟	۶۳	بیوی اپنی باری سوکن کو دے سکتی ہے
۹۱	دوران عدت خاتون گھر سے باہر جا سکتی ہے یا نہیں؟	۶۶	نکاح کرانے کے لیے سفارش کرنا
۹۱	جس عورت کو طلاق دی جائے تو عدت تک شوہر پر رہائش و نفقہ دینا واجب ہے یا نہیں؟	۶۹	بیویوں کو مارنا
۹۲	بوقت طلاق بیوی کو کپڑے دینا	۷۰	کن دنوں میں اپنی ازدواج سے صحبت کرنا مستحب ہے
۹۳	ہنسی (مذاق) میں طلاق دینا نکاح کرنا یا رجوع کرنا	۷۰	مرد اپنی بیوی سے کوئی چیز دینے سے قبل دخول کرے؟
۹۳	زیر لب طلاق دینا اور زبان سے کچھ ادا نہ کرنا	۷۱	کوئی چیز منحوس اور کوئی مبارک ہوتی ہے؟
۹۳	دیوانے نا بالغ اور سونے والے کی طلاق کا بیان	۷۱	غیرت کا بیان
۹۳	جبر سے یا بھول کر طلاق دینے کا بیان	۷۳	جس نے اپنا نفس (جان) ہبہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو
۹۶	نکاح سے پہلے طلاق لغو (بات) ہے	۷۴	کسی شخص کا اپنے لڑکے (نسب) میں شک کرنا
۹۶	کن کلمات سے طلاق ہو جاتی ہے	۷۴	بچہ ہمیشہ باپ کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے تو (فقط) پتھر ہی ہیں
۹۷	طلاق بتہ (بائن) کا بیان	۷۵	اگر زوجین میں سے کوئی پہلے اسلام قبول کر لے؟
۹۷	آدمی اپنی عورت کو اختیار دے دے تو؟	۷۶	دودھ پلانے کی حالت میں جماع کرنا
۹۸	عورت کے لیے خلع لینے کی کراہت	۷۷	جو خاتون اپنے شوہر کو تکلیف پہنچائے
			حرام حلال کو حرام نہیں کرتا

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۱۷	قسم میں ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ دیا تو؟	۹۹	خلع کے بدل خاوند دیا گیا مال واپس لے سکتا ہے
	قسم اٹھالی پھر خیال ہوا کہ اس کے خلاف کرنا بہتر ہے تو؟	۱۰۰	خلع والی عورت عدت کیسے گزارے؟
۱۱۹	نامناسب قسم کا کفارہ اُس نامناسب کام کو نہ کرنا ہے	۱۰۱	ایلاء کا بیان
	قسم کے کفارہ میں کتنا کھلائے	۱۰۳	ظہار کا بیان
	قسم کے کفارہ میں میانہ روی کے ساتھ کھلانا		کفارہ سے قبل ہی اگر ظہار کرنے والا جماع کر بیٹھے
۱۲۰	اپنی قسم پر اصرار کرنے اور کفارہ نہ دینے سے ممانعت	۱۰۷	لعان کا بیان
	قسم کھانے والوں کی قسم پوری کرنے میں مدد دینا		(عورت کو اپنے پر) حرام کرنے کا بیان
	جو اللہ اور آپ چاہیں کہنے کی ممانعت	۱۰۹	لوٹڈی جب آزاد ہوگئی تو اپنے نفس پہ مختار ہے
۱۲۲	قسم میں تو یہ کر لینا		لوٹڈی کی طلاق اور عدت کا بیان
	منت ماننے سے ممانعت		غلام کے بارے میں طلاق کا بیان
	معصیت کی منت ماننا	۱۱۰	اُس شخص کا بیان جو لوٹڈی کو دو طلاقیں دے کر پھر خرید لے
۱۲۳	جس نے نذر مانی لیکن اُس کی تعیین نہ کی (کہ کس بات پر منت مان رہا ہے؟)		بیوی عورت (دورانِ عدت) زیب وزینت نہ کرے
	منت پوری کرنا	۱۱۱	کیا عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے پہ سوگ کر سکتی ہے؟
۱۲۴	جو شخص مرجائے حالانکہ اُس کے ذمہ نذر ہو		والد اپنے بیٹے کو حکم دے کہ اپنی بیوی کو طلاق دو تو
۱۲۵	پیدل حج کی منت ماننا	۱۱۲	باپ کا حکم ماننا چاہیے
	منت میں طاعت و معصیت جمع کر دینا	۱۱۳	کتاب (الکفارین)
۱۲۷	کتاب (التجارین)		رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کی قسم کھاتے؟
	کھائی کی ترغیب	۱۱۴	ماسوا اللہ (کی ذات کے) قسم کھانے کی ممانعت
۱۲۸	روزی کی تلاش میں میانہ روی		جس نے ماسوا اسلام کے کسی دین میں چلنے جانے کی
۱۲۹	تجارت میں تقویٰ اختیار کرنا	۱۱۵	قسم کھائی
	جب مرد کو کوئی روزی کا ذریعہ مل جائے تو اسے		جس کے سامنے اللہ کی قسم کھائی جائے اُس کو راضی بہ
۱۳۰	چھوڑے نہیں	۱۱۶	رضا ہو جانا چاہیے
۱۳۱	تجارت کے مختلف پیشے	۱۱۷	قسم کھانے میں یا قسم توڑنا ہوتا ہے یا شرمندگی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	اسی حالت میں وہ خریدنا یا غوط خور کے ایک مرتبہ کے غوطہ میں جو بھی آئے (شکار کرنے سے قبل) اُسے	۱۳۱	ذخیرہ اندوزی اور اپنے شہر میں تجارت کے لیے دوسرے شہر سے مال لانا
۱۳۳	خریدنا منع ہے	۱۳۲	جھاڑ پھونک کی اجرت
۱۳۴	نیلامی کا بیان	۱۳۳	قرآن سکھانے پر اجرت لینا
۱۳۵	بیع فسخ کرنے کا بیان		کتے کی قیمت زنا کی اجرت 'نجوی کی اجرت اور ساٹھ چھوڑنے کی اجرت سے ممانعت
۱۳۶	خرید و فروخت میں نرمی سے کام لینا	۱۳۴	پچھلے لگوانے والے کی کمائی
	نرخ لگانا	۱۳۵	جن چیزوں کو بیچنا جائز ہے
۱۳۷	خرید و فروخت میں قسمیں اٹھانے کی کراہت		متابذہ اور ملاسہ سے ممانعت
۱۳۸	پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت یا مال والا غلام بیچنا	۱۳۶	اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور بھائی کی قیمت پر قیمت نہ لگائے
۱۵۰	پھل قابل استعمال ہونے سے قبل بیچنے سے ممانعت		نجش سے ممانعت
۱۵۱	کئی برس کے لیے میوہ بیچنا اور آفت کا بیان	۱۳۷	شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے
	جھکا تو لانا		باہر سے مال لانے والے سے شہر سے باہر جا کر ملنا منع ہے
۱۵۲	ناپ تول میں احتیاط	۱۳۸	بیچنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں
	اناج کے اپنے قبضہ میں آنے سے قبل آگے بیچنے سے ممانعت		بیع میں خیال کی شرط کر لینا
۱۵۳	اندازے سے ڈھیر کی خرید و فروخت		بائع و مشتری کا اختلاف ہو جائے تو؟
۱۵۴	اناج ماپنے میں برکت کی توقع	۱۳۹	جو چیز پاس نہ ہو اُس کی بیع منع ہے اور جو چیز اپنی ضمانت میں نہ ہو اُس کا نفع منع ہے
	بازار اور اُن میں جانا	۱۴۰	جب دو با اختیار شخص بیع کریں تو وہ پہلے خریدار کی ہوگی
۱۵۵	صبح کے وقت میں متوقع برکت		بیع میں بیعانہ کا حکم
۱۵۷	نفع ضمان کے ساتھ مربوط ہے		بیع حصاۃ اور بیع غرر سے ممانعت
	غلام کو واپس کرنے کا اختیار	۱۴۱	جانوروں کا حمل خریدنا یا تھنوں میں جو دودھ ہے اسی
۱۵۶	مصرافہ کی بیع	۱۴۲	
۱۵۸	معیوب چیز بیچتے وقت عیب ظاہر کر دینا		
	(رشتہ دار) قیدیوں میں تفریق سے ممانعت	۱۴۳	
۱۵۹	غلام کو خرید لینا		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۷۵	جانور کے گلہ یا باغ سے گزر ہو تو دودھ یا پھل کھانے کے لیے لینا	۱۶۰	بیع صرف اور ان چیزوں کا بیان جنہیں نقد بھی کم و بیش بیچنا درست نہیں
۱۷۶	مالک کی اجازت کے بغیر کوئی چیز استعمال کرنے سے ممانعت	۱۶۲	ان لوگوں کی دلیل جو کہتے ہیں کہ سود ادھار ہی میں ہے
۱۷۷	جانور رکھنا	۱۶۳	سونے کو چاندی کے بدلہ فروخت کرنا
۱۷۹	کتاب (الاحکام)	۱۶۳	چاندی کے عوض سونا اور سونے کے عوض چاندی لینا
۱۸۰	قاضیوں کا ذکر	۱۶۴	دراہم اور اشرفیاں توڑنے سے ممانعت
۱۸۱	ظلم اور رشوت سے شدید ممانعت	۱۶۵	تازہ کھجور چھو بارے کے عوض بیچنا
۱۸۱	حاکم اجتہاد کر کے حق کو سمجھ لے	۱۶۶	مزابنہ اور محافلہ
۱۸۳	حاکم غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے	۱۶۶	بیع عرایا
۱۸۳	حاکم کا فیصلہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کر سکتا	۱۶۷	جانور کو جانور کے بدلہ میں ادھار بیچنا
۱۸۳	پرانی چیز کا دعویٰ کرنا اور اس میں جھگڑا کرنا	۱۶۷	جانور کو جانور کے بدلہ میں کم و بیش لیکن نقد بیچنا
۱۸۵	مدعی پر گواہ ہیں اور مدعی علیہ پر قسم	۱۶۸	سود سے شدید ممانعت
۱۸۵	جھوٹی قسم کھا کر مال حاصل کرنا	۱۶۸	مقررہ ماپ تول میں مقررہ مدت تک سلف کرنا
۱۸۶	قسم کہاں کھائے؟	۱۷۰	ایک مال میں سلم کی تو اسے دوسرے مال میں نہ پھیرے
۱۸۷	اہل کتاب سے کیا قسم لی جائے؟	۱۷۰	معین کھجور کے درخت میں سلم کی اور اس سال اس پر پھل نہ آیا تو؟
۱۸۷	دو مرد کسی سامان کا دعویٰ کریں اور کسی کے پاس ثبوت نہ ہو؟	۱۷۱	جانور میں سلم کرنا
۱۸۸	کسی کی کوئی چیز چوری ہو گئی پھر اس کسی مرد کے پاس ملی جس نے وہ چیز خریدی ہے	۱۷۱	شرکت اور مضاربت
۱۸۹	کوئی شخص کسی چیز کو توڑ ڈالے تو اس کا حکم	۱۷۲	مرد اپنی اولاد کا مال کس حد تک استعمال کر سکتا ہے؟
۱۹۰	مرد اپنے ہمسایہ کی دیوار پر چھت رکھے	۱۷۳	بیوی کے لیے خاوند کا مال لینے کی کس حد تک گنجائش ہے؟
۱۹۱	راستہ کی مقدار میں اختلاف ہو جائے تو؟	۱۷۳	غلام کے لیے کس حد تک دینے اور صدقہ کرنے کی گنجائش ہے
۱۹۲	اپنے حصہ میں ایسی چیز بنانا جس سے ہمسایہ کا نقصان ہو	۱۷۳	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۰۶	رقعی کا بیان	۱۹۲	دو مرد ایک جھوٹی بیوی کے دعویٰ ہوں
۲۰۷	ہدیہ واپس لینا	۱۹۳	قبضہ کی شرط لگانا
۲۰۸	جس نے ہدیہ دیا اس امید سے کہ اس کا بدل ملے گا	۱۹۴	قرعہ ڈال کر فیصلہ کرنا
۲۰۹	خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا عطیہ دینا	۱۹۵	قیانہ کا بیان
	کتاب (العصر فارغ)		بچہ کو اختیار دینا کہ ماں باپ میں سے جس کے پاس
	صدقہ دے کر واپس لینا	۱۹۶	چاہے رہے
	کوئی چیز صدقہ میں دی پھر دیکھا کہ وہ فروخت ہو	۱۹۷	صلح کا بیان
	رہی ہے تو کیا صدقہ کرنے والا وہ چیز خرید سکتا ہے		اپنا مال برباد کرنے والے پر پابندی لگانا
	کسی نے کوئی چیز صدقہ میں دی پھر وہی چیز وراثت	۱۹۸	جس کے پاس مال نہ رہے اسے مفلس قرار دینا اور
۲۱۰	میں اس کو ملے	۱۹۹	قرض خواہوں کی خاطر اس کا مال فروخت کرنا
۲۱۱	وقف کرنا		ایک شخص مفلس ہو گیا اور کسی نے اپنا مال بعینہ اس کے
۲۱۲	عاریت کا بیان	۲۰۰	پاس پالیا
	امانت کا بیان		جس سے گواہی طلب نہیں کی گئی اس کے لیے گواہی
	امین مال امانت سے تجارت کرے اور اس کو اس میں	۲۰۱	دینا مکروہ ہے
۲۱۳	نفع ہو جائے تو		کسی کو معاملہ کا علم ہو لیکن صاحب معاملہ کو اس کے گواہ
	حوالہ کا بیان	۲۰۲	ہونے کا علم نہ ہو
۲۱۴	ضمانت کا بیان	۲۰۳	قرضوں پر گواہ بنانا
۲۱۵	جو قرض اس نیت سے لے کہ (جلد) ادا کرونگا	۲۰۴	جس کی گواہی جائز نہیں
۲۱۶	جو قرضہ ادا نہ کرنے کی نیت سے لے		ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کرنا
	قرض کے بارے میں شدید وعید	۲۰۵	جھوٹی گواہی
	جو قرضہ یا بے سہارا بال بچے چھوڑے تو اللہ اور اس	۲۰۶	یہود و نصاریٰ کی گواہی ایک دوسرے کے متعلق
۲۱۷	کے رسول (ﷺ) کے ذمہ ہیں		کتاب (الہباج)
۲۱۸	تنگدست کو مہلت دینا		مرد کا اپنی اولاد کو عطیہ دینا
	اچھے طریقہ سے مطالبہ کرنا اور حق لینے میں برائی سے	۲۰۷	اولاد کو دے کر پھر واپس لے لینا
۲۱۹	بچنا		عمر بھر کے لیے کوئی چیز دینا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشت کرنا	۲۱۹	عہدگی سے ادا کرنا
۲۳۶	کھجور اور انگور بٹائی پر دینا	۲۲۰	صاحب حق کو سخت بات کہنے کا حق ہے
	کھجور میں پیوند لگانا	۲۲۱	قرض کی وجہ سے قید کرنا اور قرضدار کا پیچھا نہ چھوڑنا
۲۳۷	اہل اسلام تین چیزوں میں شریک ہیں		اس کے ساتھ رہنا
۲۳۸	نہریں اور چشمے جاگیر میں دینا	۲۲۳	قرض دینے کی فضیلت
۲۳۹	پانی بیچنے سے ممانعت		میت کی جانب سے دین ادا کرنا
	زائد پانی سے اس لیے روکنا کہ اس کے ذریعہ گھاس سے روکے منع ہے	۲۲۴	تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں کوئی مقروض ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کریں گے
۲۴۰	کھیت اور باغ میں پانی لینا اور پانی روکنے کی مقدار پانی کی تقسیم	۲۲۶	کتاب (الرہوم)
۲۴۲	کنویں کا حریم (احاطہ)		گروی رکھنا
۲۴۳	درخت کا حریم	۲۲۷	گروی کے جانور پر سواری کی جاسکتی ہے اور اس کا دودھ پیا جاسکتا ہے
	جو جائیداد بیچے اور اس کی قیمت سے جائیداد نہ خریدے	۲۲۸	رہن روکا نہ جائے
۲۴۵	کتاب (المنفعة)		مزدوروں کی مزدوری
	غیر منقولہ جائیداد فروخت کرے تو اپنے شریک کو اطلاع دے	۲۲۹	پیٹ کی روٹی کے بدلہ مزدور رکھنا
۲۴۶	پڑوس کی وجہ سے شفعہ کا استحقاق	۲۳۰	ایک کھجور کے بدلہ ایک ڈول کھینچنا اور عمدہ کھجور کی شرط ٹھہرانا
۲۴۷	جب حدیں مقرر ہو جائیں تو شفعہ نہیں ہو سکتا	۲۳۱	تہائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض بٹائی پر دینا
۲۴۸	طلب شفعہ		زمین ہجرت پر دینا
۲۴۹	کتاب (اللفظہ)	۲۳۲	خالی زمین کو سونے چاندی کے عوض کرایہ پر دینے کی اجازت
	☆ لفظ کی شرعی اصطلاحی و فقہی تعریف	۲۳۳	جو مزارعت مکروہ ہے
۲۵۰	گمشدہ اونٹ گائے اور بکری	۲۳۴	تہائی اور چوتھائی پیداوار کے عوض مزارعت کی اجازت
	☆ بطور لفظہ چوپایوں کو پکڑنے کا جواز لفظ سے دفع	۲۳۵	اتاج کے بدلہ زمین اجرت پر لینا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	اہل ایمان کی پردہ پوشی اور حدود کو شبہات کی وجہ سے	۲۵۱	ضرر کی بحث
۲۶۷	ساقط کرنا		(۱۶۶) بطور لقطہ چوپایوں کو پکڑنے کا جواز
۲۶۸	حدود میں سفارش	۲۵۳	(۲۶۶) لقطہ سے دفع ضرر کی بحث
۲۷۰	زنا کی حد		(۳۶۶) امام مالکؒ و امام شافعیؒ کا موقف
۲۷۱	جو اپنی بیوی کی باندی سے صحبت کر بیٹھا	۲۵۳	گمشدہ چیز کا بیان
۲۷۱	سنگسار کرنا	۲۵۴	چوہا بل سے جو مال نکال لائے وہ لینا
۲۷۲	یہودی اور یہودن کو سنگسار کرنا	۲۵۵	جسے کان ملے
۲۷۳	جو بدکاری کا اظہار کرے	۲۵۷	<u>کتاب العنق</u>
۲۷۴	جو قوم لوط کا عمل کرے		مدبر کا بیان
۲۷۵	جو محرم سے بدکاری کرے یا جانور سے	۲۵۸	ام ولد کا بیان
	لوٹہ یوں پر حد قائم کرنا		مکاتب کا بیان
	حد قذف کا بیان	۲۶۰	غلام کو آزاد کرنا
	نشہ کرنے والے کی حد		جو محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ (رشتہ دار) آزاد
۲۷۷	جو بار بار خمر پیئے		ہے
	سن رسیدہ اور بیمار پر بھی حد واجب ہوتی ہے	۲۶۱	غلام کو آزاد کرنا اور اس پر اپنی خدمت کی شرط ٹھہرانا
۲۷۸	مسلمان پر ہتھیار سونپنا		غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا
۲۷۹	جو رہزنی کرے اور زمین پر فساد برپا کرے		جو کسی غلام کو آزاد کرے اور اس غلام کے پاس مال بھی
	جسے اُس کے مال کی خاطر قتل کر دیا جائے وہ بھی شہید	۲۶۲	ہو
	ہے	۲۶۲	ولد الزنا کو آزاد کرنا
۲۸۰	چوری کرنے والے کی حد (سزا)	۲۶۳	مرد اور اسکی بیوی کو آزاد کرنا ہو تو پہلے مرد کو آزاد کرے
۲۸۱	ہاتھ گردن میں لٹکانا چورا اعتراف کر لے	۲۶۴	<u>کتاب العمد</u>
	امانت میں خیانت کرنے والے لوٹنے والے اور		مسلمان کا خون حلال نہیں سوائے تین صورتوں کے
۲۸۲	اچکے کا حکم	۲۶۵	جو شخص اپنے دین سے پھر جائے (العیاذ باللہ)
۲۸۳	پھل اور گابھ کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے		حدود کو نافذ کرنا
	حرز میں سے چرانے کا حکم	۲۶۶	جس پر حد واجب نہیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	(مجروح راضی ہو تو) زخمی کرنے والا قصاص کے بدلہ	۲۸۳	چور کو تلقین کرنا
۳۰۲	قدیہ دے سکتا ہے	۲۸۵	جس پر زبردستی کی جائے
۳۰۳	جنین (پیٹ کے بچہ) کی دیت		مسجدوں میں حدود قائم کرنے سے ممانعت
۳۰۴	دیت میں بھی میراث جاری ہوتی ہے		تعزیر کا بیان
۳۰۵	کافر کی دیت	۲۸۶	حد کفارہ ہے
	قاتل (مقتول کا) وارث نہیں بنے گا	۲۸۷	مرد اپنی بیوی کے ساتھ اجنبی مرد کو پائے
	عورت کی دیت اس کے عصبہ پر ہوگی اور اس کی	۲۸۸	والد کے انتقال کے بعد اس کی اہلیہ سے شادی کرنا
۳۰۶	میراث اس کی اولاد کے لیے ہوگی		باپ (یا اس کے قبیلہ) کے علاوہ کی طرف نسبت کرنا
	دانت کا قصاص	۲۸۹	اور اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی کو اپنا آقا بنانا
۳۰۷	دانتوں کی دیت		کسی مرد کی قبیلہ سے نفی کرنا
	انگلیوں کی دیت	۲۹۰	ہجروں کا بیان
	ایسا زخم جس سے ہڈی دکھائی دینے لگے، لیکن ٹوٹے	۲۹۲	کتاب (الزجاج)
۳۰۸	نہیں		مسلمان کو ناحق قتل کرنے کی سخت وعید
	ایک شخص نے دوسرے کو کاٹا، دوسرے نے اپنا ہاتھ	۲۹۳	کیا مؤمن کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی؟
۳۰۹	اس کے دانتوں سے کھینچا تو اس کے دانت ٹوٹ گئے		جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے تین باتوں میں
۳۱۰	کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ قتل نہ کیا جائے	۲۹۵	سے ایک کا اختیار ہے
۳۱۱	والد کو اولاد کے بدلے قتل نہ کیا جائے		کسی نے عداقت کیا پھر مقتول کے ورثہ دیت پر راضی
	کیا آزاد کو غلام کے بدلے قتل کرنا درست ہے	۲۹۶	ہو گئے
	قاتل سے اسی طرح قصاص لیا جائے جس طرح اس	۲۹۷	شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہے
۳۱۲	نے قتل کیا	۲۹۹	قتل خطا کی دیت
۳۱۳	قصاص صرف تلوار سے لیا جائے		دیت قاتل کے کنبہ والوں پر اور قاتل پر واجب ہوگی
	کوئی بھی دوسرے پر جرم نہیں کرتا (یعنی کسی کے جرم کا		اگر کسی کا کنبہ نہ ہو (اور قاتل کے پاس مال نہ ہو) تو
	مواخذہ دوسرے سے نہ ہوگا)	۳۰۰	بیت المال سے ادا کی جائے گی
۳۱۴	ان چیزوں کا بیان جن میں نہ قصاص ہے نہ دیت	۳۰۱	مقتول کے ورثہ کو قصاص و دیت لینے میں رکاوٹ بننا
۳۱۵	قسامت کا بیان		جن چیزوں میں قصاص نہیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳۸	ولاء کی میراث	۳۱۷	جو اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹے تو وہ غلام آزاد ہو جائے گا
۳۳۹	قاتل کو میراث نہ ملے گی		سب لوگوں میں عمدہ طریقہ سے قتل کرنے والے اہل ایمان ہیں
۳۴۰	ذوی الارحام	۳۱۸	تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں
۳۴۱	عصبات کی میراث		ذمی کو قتل کرنا
	جس کا کوئی وارث نہ ہو	۳۱۸	کسی مرد کو جان کی امان دے دی پھر قتل بھی کر دیا
۳۴۲	عورت کو تین شخصوں کی میراث ملتی ہے	۳۱۹	قاتل کو معاف کرنا
	جو انکار کر دے کہ یہ میراث بچہ نہیں	۳۲۰	قصاص معاف کرنا
۳۴۳	بچہ کا دعویٰ کرنا	۳۲۱	حاملہ پر قصاص لازم آتا
۳۴۴	حق و لافروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے ممانعت		کتاب (الوصایا)
	خرکوں کی تقسیم	۳۲۳	کیا اللہ کے رسول ﷺ نے کوئی وصیت فرمائی؟
	جب نومولود میں آثار حیات مثلاً رونا، چلاؤنا وغیرہ		وصیت کرنے کی ترغیب
۳۴۵	معلوم ہوں تو وہ بھی وارث ہوگا	۳۲۴	وصیت میں ظلم کرنا
	ایک مرد دوسرے کے ہاتھوں اسلام قبول کرے	۳۲۵	زندگی میں خرچ سے بچلی اور موت کے وقت فضول
۳۴۶	کتاب (الجہاد)		خرچی سے ممانعت
	اللہ کے راستے میں لڑنے کی فضیلت	۳۲۶	تہائی مال کی وصیت
۳۴۷	راہِ خدا میں ایک صبح اور ایک شام کی فضیلت	۳۲۷	وارث کے لیے وصیت درست نہیں
۳۴۸	راہِ خدا میں لڑنے والے کو سامان فراہم کرنا	۳۲۸	قرض و وصیت پر مقدم ہے
	راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت	۳۲۹	جو وصیت کیے بغیر مر جائے اسکی طرف سے صدقہ کرنا
۳۴۹	جہاد چھوڑنے کی سخت وعید		اللہ تعالیٰ کے ارشاد اور جو تادار ہو تو یتیم کا مال دستور
۳۵۰	جو (معتول) عذر کی وجہ سے جہاد نہ کر سکا		کے موافق کھا سکتا ہے کی تفسیر
	راہِ خدا میں مورچہ میں رہنے کی فضیلت	۳۳۰	کتاب (النفق)
۳۵۱	راہِ خدا میں چوکیدار اور اللہ اکبر کہنے کی فضیلت	۳۳۱	میراث کا علم سیکھنے، سکھانے کی ترغیب
۳۵۲	جب لڑائی کا عام حکم ہو تو لڑنے کے لیے جانا		اولاد کے حصوں کا بیان
۳۵۳	بحری جنگ کی فضیلت	۳۳۲	دادا کی میراث
۳۵۴	دیلم کا تذکرہ اور قزوین کی فضیلت	۳۳۳	دادی کی میراث
۳۵۵	مرد کا جہاد کرنا حالانکہ اس کے والدین زندہ ہوں	۳۳۴	کلالہ کا بیان
۳۵۶	قتال کی نیت	۳۳۵	کیا اہل اسلام مشرکین کے وارث بن سکتے ہیں؟
۳۵۷	راہِ خدا میں (قتال کیلئے) گھوڑے پالنا	۳۳۶	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۸۹	گھوڑ دوڑ کا بیان	۳۶۱	اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں قتال کرنا
۳۹۰	دشمن کے علاقے میں قرآن لے جانے کی ممانعت	۳۶۳	اللہ کی راہ میں شہادت کی فضیلت
	خمس کی تقسیم	۳۶۵	درجات شہادت کا بیان
۳۹۱	☆ مال غنیمت کا خمس	۳۶۶	تھیار باندھنا
۳۹۲	کتاب (المناسک)	۳۶۷	راہ خدا میں تیر اندازی
	حج کے لیے سفر کرنا	۳۶۹	علموں اور جھنڈوں کا بیان
۳۹۳	فرضیت حج	۳۷۰	جنگ میں دیباچہ و حریر (ریشمی لباس) پہننا
	حج اور عمرہ کی فضیلت		جنگ میں عمامہ پہننا
۳۹۴	کجاوہ پر سوار ہو کر حج کرنا	۳۷۱	جنگ میں خرید و فروخت
۳۹۵	حاجی کی دعا کی فضیلت		غازیوں کو الوداع کہنا اور رخصت کرنا
۳۹۷	کوئی چیز حج واجب کر دیتی ہے؟	۳۷۲	سرایا
	عورت کا بغیر ولی کے حج کرنا		مشرکوں کی دیگوں میں کھانا
۳۹۸	حج کرنا عورتوں کے لیے جہاد ہے	۳۷۳	شُرک کرنے والوں سے جنگ میں مدد لینا
	میت کی جانب سے حج کرنا	۳۷۴	لڑائی میں دشمن کو مغالطہ میں ڈالنا
۳۹۹	زندہ کی طرف سے حج کرنا جب اس میں اہمیت نہ رہے		رات کو حملہ کرنا (شب خون مارنا) اور عورتوں اور بچوں
۴۰۱	تابالغ کا حج کرنا	۳۷۵	کو قتل کرنے کا حکم
	حیض و نفاس والی عورت حج کا احرام باندھ سکتی ہے	۳۷۶	دشمن کے علاقہ میں آگ لگانا
۴۰۲	آفاق کی میقات کا بیان		جو مال دشمن اپنے علاقہ میں محفوظ کر لے.....
	احرام کا بیان	۳۷۸	مال غنیمت میں خیانت
۴۰۳	تلبیہ کا بیان	۳۷۹	انعام دینا
۴۰۴	لبیک پکار کر کہنا	۳۸۰	مال غنیمت کی تقسیم
	جو شخص محرم ہو		غلام اور عورتیں جو مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں
۴۰۵	احرام سے قبل خوشبو کا استعمال		شریک ہوں
	محرم کو نسا لباس پہن سکتا ہے؟	۳۸۱	حاکم کی طرف سے وصیت
	محرم کو تہبند نہ ملے تو پاجامہ پہن لے اور جو تانہ ملے تو	۳۸۳	امیر کی اطاعت
۴۰۶	موزہ پہن لے	۳۸۴	اللہ کی نافرمانی کر کے کسی کی اطاعت درست نہیں
	احرام میں ان امور سے بچنا چاہیے	۳۸۵	بیعت کا بیان بیعت پوری کرنا
۴۰۷	محرم سر دھو سکتا ہے	۳۸۸	عورتوں کی بیعت کا بیان

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۰۸	عرفات کی ذوا کا بیان	۴۰۸	احرام والی عورت اپنے چہرہ کے سامنے کپڑا لگانے
۴۰۹	ایسا شخص جو عرفات میں ۱۰ کو طلوع فجر سے قبل آ جائے	۴۰۹	حج میں شرط لگانا
۴۱۰	عرفات سے (واپس) لوٹنا	۴۱۰	حرم میں داخل ہونا
۴۱۱	اگر کچھ کام ہو تو عرفات و مزدلفہ کے درمیان اتر سکتا ہے	۴۱۱	مکہ میں دخول
۴۱۲	مزدلفہ میں جمع بین المصلاتین (مغرب و عشاء اکٹھی پڑھنا)	۴۱۲	حجر اسود کا استلام
۴۱۳	مزدلفہ میں قیام کرنا	۴۱۳	حجر اسود کا استلام چھڑی سے کرنا
۴۱۴	جو شخص کنکریاں مارنے کیلئے مزدلفہ سے منیٰ کو پہلے چل پڑے	۴۱۴	بیت اللہ کے گرد طواف میں رمل کرنا
۴۱۵	کتنی بڑی کنکریاں مارنی چاہیے	۴۱۵	اضطباع کا بیان
۴۱۶	جرم عقبہ پر کہاں سے کنکریاں مارنا چاہیے؟	۴۱۶	حطیم کو طواف میں شامل کرنا.....
۴۱۷	جرم عقبہ کی رمی کے بعد اس کے پاس نہ ٹھہرے	۴۱۷	طواف کی فضیلت
۴۱۸	سوار ہو کر کنکریاں مارنا	۴۱۸	طواف کے بعد دو گنا نہ ادا کرنا
۴۱۹	بوجہ عذر کنکریاں مارنے میں تاخیر کرنا	۴۱۹	بیمار سوار ہو کر طواف کر سکتا ہے
۴۲۰	بچوں کی طرف سے رمی حاجی تلبیہ کہنا کب موقوف کرے؟	۴۲۰	مترجم کا بیان
۴۲۱	سر منڈانے کا بیان	۴۲۱	حائضہ طواف کے علاوہ باقی مناسک حج ادا کرے
۴۲۲	سر کی تلبیہ ذبح کا بیان مناسک حج میں تقدیم و تاخیر	۴۲۲	حج مفرد کا بیان
۴۲۳	ایام تشریق میں رمی جمرات	۴۲۳	حج اور عمرہ میں قرآن کرنا
۴۲۴	یوم نحر کو خطبہ	۴۲۴	حج قرآن کرنے والے کا طواف
۴۲۵	بیت اللہ کی زیارت	۴۲۵	حج تمتع کا بیان
۴۲۶	زمزم پینا	۴۲۶	حج کا احرام نسج کرنا
۴۲۷	کعبہ کے اندر جانا	۴۲۷	ان کا بیان جن کا موقوف ہے کہ حج کا نسج کرنا خاص تھا
۴۲۸	منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنا مہذب میں اترنا	۴۲۸	صفا مروہ کی سعی
۴۲۹	طواف رخصت حائضہ طواف و داع سے قبل واپس ہو سکتی ہے	۴۲۹	عمرہ کا بیان
۴۳۰	اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا مفصل ذکر	۴۳۰	رمضان میں عمرہ کی فضیلت ذی قعدہ میں عمرہ
۴۳۱	جو شخص حج سے رک جائے بیماری یا عذر کی وجہ سے	۴۳۱	رجب میں عمرہ
۴۳۲	احصار کا فدیہ محرم کے لیے پھینکے لگوانا	۴۳۲	بیت المقدس سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے کی فضیلت
۴۳۳	محرم کو نسا تیل لگا سکتا ہے محرم کا انتقال ہو جائے	۴۳۳	نبی ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟
۴۳۴	محرم شکار کرے تو اسکی سزا جن جانوروں کو مار سکتا ہے	۴۳۴	منیٰ کی طرف نکلنا
۴۳۵	جو شکار محرم کیلئے منع ہے اگر محرم کیلئے شکار نہ کیا جائے تو کھا سکتا ہے	۴۳۵	منیٰ میں اترنا
۴۳۶	ہدی کے جانور کا اشعار	۴۳۶	علی اصح منیٰ سے عرفات جانے کا بیان
۴۳۷	مکہ و مدینہ کی فضیلت کعبہ میں مدفون مال	۴۳۷	عرفات میں کہاں اترے
۴۳۸	مکہ میں رمضان کے روزے بارش میں طواف پیدل حج کرنا	۴۳۸	موقوف عرفات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب النکاح

نکاحوں کا بیان

باب: نکاح کی فضیلت

۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النِّكَاحِ

۱۸۳۵: حضرت علقمہ بن قیس فرماتے ہیں کہ میں منیٰ میں عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ تھا۔ حضرت عثمانؓ ان کے ساتھ تنہائی میں ہوئے تو میں ان کے قریب بیٹھ گیا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا تمہارا دل چاہتا ہے کہ میں ایسی لڑکی سے تمہاری شادی کر دوں جو تمہارے لئے عہدِ ماضی کی یاد تازہ کر دے۔ جب ابن مسعود نے دیکھا کہ عثمانؓ کو ان سے اسکے علاوہ اور کوئی کام نہیں یعنی (راز کی بات نہیں کرنی) تو ہاتھ کے اشارہ سے مجھے بلایا میں حاضر ہوا اس وقت ابن مسعود فرما رہے تھے کہ اگر تم یہ کہہ رہے ہو تو رسول اللہؐ نے بھی یہ فرمایا ہے: اے جوانو! تم میں سے جس میں بھی نکاح کی استطاعت ہو تو وہ شادی کر لے کیونکہ اس سے نگاہ جھکی رہتی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے اور جس میں نکاح کرنے کی استطاعت نہ ہو تو وہ روزوں کا اہتمام کرے کیونکہ روزہ شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرٍ بْنُ زُرَّازَةَ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسَهَّرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِمِنَى فَخَلَّابِهِ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَجَلَسْتُ قَرِيبًا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ لَكَ أَنْ أُرْوِجَكَ جَارِيَةً بَكَرًا تَذَكَّرُكَ مِنْ نَفْسِكَ بَعْضَ مَا قَدْ مَضَى فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ بِسُوءٍ هَذَا أَشَارَ إِلَيَّ بِيَدِهِ فَجِئْتُ وَهُوَ يَقُولُ لِيْنِ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصْرِ وَأَحْضَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ.

۱۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی مجلس میں کسی صاحب نے سوال کیا کہ نکاح کی استطاعت نہیں کیا کروں؟ جواب میں ایک بڑے غیر مقلد عالم نے جواب دیا کہ حدیث میں آتا ہے کہ روزے رکھو۔ سائل نے کہا کہ روزے بھی

رکھ کر دکھے۔ اس پر حضرت تھانویؒ نے فرمایا اس شخص نے سوال تو مجھ سے کیا جواب آپ کو دینا مناسب نہیں یہ آداب مجلس کے خلاف ہے۔ اب آپ کے جواب میں اس نے جو کہا وہ سن لیا۔ اس سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین یا تکذیب ہوتی ہے۔ اب فرمائیں؟ پھر سائل کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ کتنے روزے رکھے؟ اس نے کہا: دس۔ اس پر فرمایا کہ اتنے روزوں سے تو شہوت اور بڑھ سکتی ہے مسلسل دو تین ماہ کے روزے رکھو اس سے وہ ٹوٹے گی اور کمزور ہو جائے گی۔ (عبدالرشید ارشد)

تشریح مولف رحمہ اللہ عبادت کے بعد معاملات کی احادیث لائے ہیں اس واسطے کہ بقاء لہابدین کا راز صحت معاملات ہی میں مضمر ہے پھر معاملات سے نکاح کو مقدم کر رہے ہیں کیونکہ عبادت کے ساتھ نکاح کا تعلق بہت قریبی ہے یہاں تک کہ استعمال بال نکاح نفلی عبادت کے لئے خلوت گزینی سے افضل ہے منشی میں ہے کہ مسلمانوں کے لئے ایمان اور نکاح کے علاوہ کوئی عبادت ایسی نہیں جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک مشروع رہی ہو اور پھر بہشت میں دائمی رہے نکاح سے متعلق چند چیزوں کا علم ضروری ہے اول اس کی لغوی تحقیق۔ اس کی توضیح میں ہے کہ لفظ نکاح مصدر ہے (ف'ض) کا اس کا اصل معنی کلام عرب میں "وطی" ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے ذکر کیا ہے کہ نکاح کا حقیقی معنی اللضم والتداخل یعنی ملانا اور جمع کرنا۔ شیخ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اس کا اطلاق عقد پر مشہور ہے اور اس کی حقیقت تین وجہ پر ہے۔ اول یہ کہ لفظ نکاح با شراک لفظی و طبی اور عقد کے درمیان مشترک ہے کیونکہ مشترک لفظ اپنے دونوں میں حقیقت ہوتا ہے اور حقیقت ہی اصل ہے دوم یہ کہ معنی عقد میں اس کا استعمال حقیقت اور طبی میں مجاز ہے۔ اصولیین نے حتیٰ امکان العمل بالحقیقة سقط المجاز (یعنی جب تک حقیقت پر عمل ممکن ہو تو مجاز ساقط ہوتا ہے) کی بحث میں اس قول کو امام شافعی کی طرف منسوب کیا ہے۔ سوم یہ کہ اس کا عکس ہے یعنی طبی اور اس کا معنی حقیقی ہے اور عقد (نکاح باندھنا) میں مجاز ہے۔ دلیل نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **تَنَاقَحُوا تَكَاتَرُوا وَطَيُّوا** کر کے اپنی تعداد بڑھاؤ۔ **لَعْنُ اللَّهِ فَاكُمْ يَدِيهِ** جو آدمی اپنے ہاتھوں کے ذریعے شہوت پوری کرتا ہے اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔ مشائخ حنفیہ کا یہی قول ہے جس کی تصریح فتح القدر میں موجود ہے۔ صاحب مغرب نے حزم و یقین ظاہر کیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ لفظ نکاح کا استعمال مذکورہ معانی میں سے ہر ایک میں متحقق ہے۔ نکاح کی شرائط دو قسم کی ہیں عام اور خاص۔ شرط عام محل قابل اور اہلیت کا ہونا ہے محل نکاح وہ عورت ہے جس کے نکاح کرنے سے کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو اور اہلیت سے مراد عقل اور بلوغ اور حریت (آزادی) کا ہونا ہے۔ اور شرط خاص دو گواہوں کا بوصف خاص سننا ہے اور رکن نکاح ایجاب و قبول ہے۔ اور نکاح کا حکم شوہر کے لئے زوجہ کا حلال ہونا اور ملک کا ثابت ہونا اور اس کے ذمہ مہر کا وجوب اور حرمت مصاہرت کا ثبوت ہے۔ صفت نکاح مرد کے حالات پر مبنی ہے کہ حالات کے اختلاف سے حکم بھی مختلف ہوتا ہے۔ پس اگر زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو اور نکاح کے بغیر اس سے بچنا ممکن نہ ہو تو نکاح کرنا فرض ہے اور اگر عورت کی حق تلفی کا خوف ہو تو مکروہ ہے۔ اور اگر ظلم و ستم کا یقین ہو تو حرام ہے۔ ان احادیث میں صیغہ امر ہونا ہمیشہ فرضیت کے لئے نہیں ہے جیسا کہ اصول میں مذکور ہے کہ صیغہ امر کے کئی معانی ہوتے ہیں۔

اس باب کی احادیث میں نکاح کے فوائد و مصالح اور فضائل بیان کئے گئے ہیں: (۱) نکاح امت محمدیہ کی کثرت کا سبب ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز فخر فرمائیں گے کہ میری امت تعداد میں ہی ساری امتوں سے زیادہ ہے۔ (۲) نکاح کی وجہ سے آنکھ اور شرم گاہ کا زنا سے بچاؤ نصیب ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ بھی فوائد ہیں اس میں ایسی اولاد کا حاصل ہونے کا امکان ہے جس سے مرنے کے بعد نفع پہنچنے یعنی وہ والدین کے حق میں دعا گو ہو چنانچہ امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق تعالیٰ جنت میں ایک نیک بندہ کا درجہ بلند کرے گا وہ عرض کرے گا: اے رب! یہ درجہ مجھے کیسے مل گیا؟ ارشاد ہوگا تمہارے حق میں تمہارے بچے کی دعاء مغفرت کے سبب اور یہ کہ اس میں اہل و عیال کے حقوق کی ذمہ داری۔ عورتوں کی بد مزاجی پر صبر ان کی صلاح کی سعی و کوشش ان کے لئے کسب حلال میں محنت اٹھانے اور اولاد کی تربیت پر قائم رہنے کی ریاضت شاقہ کا موقع ملتا ہے جس پر بڑا ثواب ہے۔ امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دینار وہ ہے جس کو تو راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے۔ ایک وہ ہے کہ جس کو غلام کی آزادی میں صرف کرتا ہے۔ ایک وہ ہے جس کو مسکین پر صدقہ کرتا ہے اور ایک وہ ہے جس کو اپنے متعلقین پر خرچ کرتا ہے ان چاروں میں سے سب سے بڑا اجر والا وہی دینار ہے جس کو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندہ کے اعمال نامہ میں اس کا وہ نفع رکھا جائے گا جو اس نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا۔

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِيِّ أَنَا أَدَمُ قَالَتْ غَيْسَى بِنُ مَيْمُونٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي وَتَزَوَّجُوا فَإِنِّي مُكَاتِبٌ بِكُمْ الْأَنْفَمُ وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ فَإِنَّ الصُّومَ لَهُ وَجَاءُ.

۱۸۳۶: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکاح میری سنت ہے جو میری سنت پر عمل نہ کرے اس کا مجھ سے تعلق نہیں اور نکاح کیا کرو اس لئے کہ تمہاری کثرت پر میں امتوں کے سامنے فخر کروں گا اور جس میں استطاعت ہو تو وہ نکاح کر لے اور جس میں استطاعت نہ ہو تو روزے رکھے اس لئے کہ روزہ اس کی شہوت کو توڑ دے گا۔

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ تَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ (يُر) لِمَتَخَاتِبِينَ مِثْلَ النِّكَاحِ.

۱۸۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو محبت کرنے والوں (میں محبت بڑھانے) کے لئے نکاح جیسی کوئی چیز نہ دیکھی گئی۔

تشریح: مطلب یہ کہ پہلے اکثر لوگوں میں دشمنی ہوتی ہے جب نکاح ہو جاتا ہے تو وہ دشمنی ختم ہو جاتی ہے بشرطیکہ مخلص ہوں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محبت کم ہوتی ہے تو نکاح سے زیادہ ہو جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ رشتہ داری دو قسم کی ہوگی: اول نسبی قرابت دوم سببی قرابت۔ جس طرح آدمی کو اپنے بہن بھائی سے محبت ہوتی ہے اسی طرح بیوی کے بھائی بہن ماں باپ سے اُلفت ہوتی ہے۔

۲ : باب التَّهْيِ عَنِ التَّبْتَلِ

باب: مجرور رہنے کی ممانعت

۱۸۴۸ : حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا
ابراهيم بن سعد عن الزُّهْرِيِّ عن سعيد ابن المسيب عن
سعد قال لقد رَدَّ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم علي
عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن له لاختصنا

۱۸۴۸: حضرت سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو مجرور رہنے سے منع فرما دیا اور اگر آپ ان کو اجازت دے دیتے تو ہم نفس ہو جاتے (تاکہ عورتوں کا خیال بھی نہ آئے)۔

۱۸۴۹ : حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ اِذْمَ وَ زَيْدُ بْنُ اِخْرَمَ قَالَا ثنا معاذُ
بن هشام ثنا ابى عن قتادة عن الحسن عن سمرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن التبتل زاد زيد
بن اخزم وقرأ قتادة: ﴿وَلَقَدْ ارسلنا رسلا من قبلك
وجعلنا لهم ازواجاً وذرية﴾ [الرحمہ ۱۳۸]

۱۸۴۹: حضرت سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرور رہنے سے منع فرمایا۔ زید بن اخزم کہتے ہیں کہ حضرت قتادہ نے یہ حدیث سن کر یہ آیت پڑھی: ”بے شک ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے اور ان کو بیویاں اور اولاد دی۔“

تبتل کا معنی ہے کہ آدمی نکاح نہ کرے اور اکیلے مجرور زندگی بسر کرے جسے بعض ہندو اور نصاریٰ کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی زندگی بسر کرنے سے منع فرمایا یہ بھی ارشاد فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام جتنے بھی نذر رہے ہیں ان کی بیویاں اور اولادیں تھیں مجرور زندگی کوئی اچھا کام ہوتا تو انبیاء علیہم السلام مجرور رہتے۔

۳ : باب حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ

باب: خاوند کے ذمہ بیوی کا حق

۱۸۵۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ ابْنِ شَيْبَةَ ثنا يزيد بن هارون
عن شعبة عن ابى قزعة عن حكيم بن معاوية عن ابىه ان
رجلا سال النبي صلى الله عليه وسلم ما حق المرأة على
الزوج؟ قال ان تطعمها اذا اطعم وان يكسوها اذا اكتسى
ولا يضرب الوجه ولا يهنجوا لافى البيت.

۱۸۵۰: حضرت معاویہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ خاوند کے ذمہ بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: جب خود کھائے تو اسے بھی کھلانے اور جب خود پہنے تو اسے بھی پہنانے اور چہرے پر نہ مارے اور برا بھلا نہ کہے اور اسے الگ نہ سلانے مگر اپنے ہی گھر میں۔

۱۸۵۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ ابْنِ شَيْبَةَ ثنا الحسين بن علي
عن زائدة عن شيب بن غرقدة البارقى عن سليمان بن
عمرو ابن الاخوص رضى الله تعالى عنه حدثنى ابى انه
شهد حجة الوداع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فحمد الله واتنى عليه وذكر ووعظ ثم قال استوضوا
بالنساء خيرا فانهن عندكم عوان ليس تملكون منهن

۱۸۵۱: حضرت عمرو بن احوص فرماتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا: عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت (مجھ سے) لو اس لئے کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں تم ان سے (جماع) کے علاوہ اور کسی چیز کے مالک نہیں ہو الا یہ کہ

ثُمَّ اغْبِرْ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَا
فَأَخْرَجُوا هُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرَبُوا هُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرَحٍ
فَإِنْ اطْعَمْتُمْ فَلَا تَبْتَغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنْ لَكُمْ مِنْ نِسَائِكُمْ
حَقٌّ وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقٌّ فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا
يُؤْطِنَنَّ فُرُشَكُمْ مِنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ
تَكْرَهُونَ إِلَّا وَحَقَّهِنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي
كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ.

اجازت و مرضی کے بغیر گھر نہ آنے دیں) اور جس کو تم ناپسند کرتے ہو اسے تمہارے گھر آنے کی اجازت نہ دیں اور سنو!
ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم لباس اور کھانا دینے میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ عورتوں سے احسان کرو اور شفقت و ہمدردی سے پیش آؤ اگر ناراضگی ہو جائے تو گھر نہ
چھوڑو ہاں البتہ بستر الگ کر سکتے ہو۔

بَابُ: بیوی کے ذمہ خاوند کا حق

۳: بَابُ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

۱۸۵۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو یہ حکم دیتا کہ
وہ دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے
خاوند کو سجدہ کرے اور اگر کوئی مرد بیوی کو حکم دے کہ
سرخ پہاڑ سے سیاہ پہاڑ پر اور سیاہ پہاڑ سے سرخ پہاڑ پر
(پتھر) منتقل کرو تو عورت کو چاہئے کہ ایسا کر گزرے۔

۱۸۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَفَّانُ ثنا حَمَّادُ بْنُ
سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيْبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ أَمَرْتُ
أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا
وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا أَمَرَ امْرَأَةً أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَحْمَرَ إِلَى جَبَلٍ
أَسْوَدٍ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدٍ إِلَى جَبَلٍ أَحْمَرَ لَكَانَ نَوْلُهَا أَنْ تَفْعَلَ.

۱۸۵۳: حضرت معاذ جب شام سے آئے تو نبی ﷺ
کو سجدہ کیا۔ آپ نے فرمایا: معاذ! یہ کیا؟ عرض کیا میں
شام گیا تو دیکھا کہ اہل شام اپنے مذہبی اور عسکری
رہنماؤں کو سجدہ کرتے ہیں تو میرے دل کو اچھا لگا کہ ہم
آپ کے ساتھ ایسا ہی کریں تو اللہ کے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: آئندہ ایسا نہ کرنا اس لئے کہ اگر میں کسی
کو حکم دیتا کہ غیر اللہ کو سجدہ کرے تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ

۱۸۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو زُهَيْرُ بْنُ مَرْوَانَ ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
أَبِي يُوَيْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ
لَمَّا قَدِمَ مَعَاذٌ مِنَ الشَّامِ سَجَدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا هَذَا يَا مَعَاذُ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ فَوَافَقْتُهُمْ يَسْجُدُونَ
لِاسَاقِفَتِهِمْ وَيَطَارِقَتِهِمْ فَوَدِدْتُ فِي نَفْسِي أَنْ تَفْعَلَ ذَلِكَ
بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلُوا فَإِنِّي
لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِغَيْرِ اللَّهِ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ

تَسْجُدُ لِزَوْجِهَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ
حَقَّ زَيْبِهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَالَهَا نَفْسُهَا وَهِيَ
عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعَهُ.

خاوند کو سجدے کرے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں
محمد (ﷺ) کی جان ہے عورت اپنے پروردگار کا حق
اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک اپنے خاوند کا حق

ادا نہیں کرتی اور اگر خاوند اس سے مطالبہ کرے کہ اپنے آپ کو میرے سپرد کر دو (صحبت کے لئے) اور بیوی اس وقت
پالان پر ہو (جہاں صحبت مشکل ہے) تو بھی عورت کو انکار نہیں کرنا چاہئے۔

۱۸۵۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَحْنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ
عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُسَاوِرِ
الْحِمَيْرِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ
وَزَوْجُهَا غَنَاهَا رَاضٍ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ.

۱۸۵۴ : حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو عورت بھی اس حال میں
مرے کہ اس کا خاوند اس سے خوش ہو وہ جنت میں داخل
ہوگی۔

تشریح :- کسی مخلوق پر کسی دوسری مخلوق کا زیادہ سے زیادہ حق بیان کرنے کے لئے اس سے زیادہ بلیغ اور موثر کوئی دوسرا
عنوان نہیں ہو سکتا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بیوی پر شوہر کا حق بیان کرنے کے لئے اختیار فرمایا
حدیث کا مطلب اور مدعا یہی ہے کہ کسی کے نکاح میں آجانے اور اس کی بیوی بن جانے کے بعد عورت پر خدا کے بعد سب
سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہو جاتا ہے اسے چاہئے کہ اس کی فرمانبرداری اور رضا جوئی میں کوئی کمی نہ کرے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی پوری صراحت اور وضاحت کے ساتھ معلوم ہو گئی کہ شریعت محمدیؐ میں سجدہ صرف اللہ
کے لئے ہے اس کے سوا کسی دوسرے کے لئے حتیٰ کہ افضل مخلوقات سید الانبیاء، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی کسی
طرح سجدہ کی گنجائش نہیں یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت معاذؓ یا حضرت قیس بن سعد یا جن دوسرے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور میں سجدے کے بارے میں عرض کیا تھا وہ سجدہ تحیہ ہی کے بارے میں عرض کیا تھا (جس کو لوگ سجدہ تعظیسی
بھی کہتے ہیں) اس کا تو شبہ بھی نہیں کیا جاسکتا کہ ان صحابہ کرامؓ نے معاذ اللہ سجدہ عبادت و عبودیت کے بارے میں عرض کیا
ہو جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا چکا اور آپؐ کی دعوت تو حید کو قبول کر چکا اس کو تو اس کا دوسرے بھی نہیں آسکتا
کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ عبادت کرے اس کے لئے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ کسی مخلوق کے لئے سجدہ تحیہ بھی حرام
ہے پس جو لوگ اپنے بزرگوں اور مرشدوں کو یا مرنے کے بعد ان کے مزاروں کو سجدہ کرتے ہیں وہ بہر حال شریعت محمدیؐ کے
مجرم اور باغی ہیں اور ان کا یہ عمل صورتہ بلاشبہ شرک ہے۔ یہ چند سطریں غیر اللہ کے لئے سجدہ کے بارے میں لکھی گئیں اب
اصل موضوع کے متعلق چند باتیں ملاحظہ ہوں میاں بیوی کے تعلق میں یہ ضروری تھا کہ کسی ایک کو سربراہی کا درجہ دیا جائے
اور اس حساب سے اس پر ذمہ داریاں بھی ذالی جائیں اور ظاہر ہے کہ اپنی فطری برتری کے لحاظ سے اس کے لئے شوہر ہی
زیادہ موزوں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ شریعت محمدیؐ میں گھر کا سربراہ مرد ہی کو قرار دیا گیا اور بڑی ذمہ داریاں اس پر ڈالی گئی ہیں

ان احادیث میں یہ بات خاص طور سے قابل لحاظ ہے کہ اس میں بیوی کے لئے شوہر کی اطاعت کو نماز روزہ اور زنا سے اپنی حفاظت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے یہ اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ شریعت کی نگاہ میں اس کی بھی ایسی ہی اہمیت ہے جیسی کہ ان ارکان و فرائض کی۔

جن احادیث میں کسی خاص عمل پر جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ عمل اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے اور اس کا صلہ جنت ہے اور اس کا کرنے والا جنتی ہے لیکن اگر بالفرض وہ عقیدہ یا عمل کی کسی ایسی گندگی میں ملوث ہو جس کی لازمی سزا دوزخ کا عذاب ہو تو اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق اس کا اثر بھی ظاہر ہو کے رہے گا۔ دوسری بات یہاں یہ قابل لحاظ ہے کہ اگر کوئی شوہر نا واجب طور پر اپنی بیوی سے ناراض ہو تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیوی بے قصور ہوگی اور ناراضی کی ذمہ داری خود شوہر پر ہوگی۔

پاب: عورتوں کی فضیلت

۵: بَابُ فَضْلِ النِّسَاءِ

۱۸۵۵: حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا نفع اٹھانے (اور استعمال کرنے) کی چیز ہے اور نیک عورت سے بڑھ کر فضیلت والی کوئی چیز متاع دنیا میں نہیں ہے۔

۱۸۵۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ بْنِ أَنْعَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَلَيْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنَ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ.

۱۸۵۶: حضرت ثوبانؓ جب سونے چاندی کے متعلق قرآن کی آیات: وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ نازل ہوئیں تو لوگوں نے کہا ہم کون سا مال (ضرورت کے وقت کے لئے جمع کر کے) رکھیں حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تمہیں بتاؤں گا انہوں نے اپنا اونٹ تیز کیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں ان کے پیچھے پیچھے تھا عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم کون سا مال رکھیں؟ آپ نے فرمایا: تم میں سے ایک شکر کرنے والا دل ذکر کرنے والی زبان اور ایمان دار بیوی جو آخرت کے معاملہ میں اس کی معاون بنے رکھ لے (ورحقیقت یہی چیزیں ضرورت کے وقت کام آنے والی ہیں)۔

۱۸۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ تَنَا وَكَيْعُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَ فِي الْفِطْرَةِ وَالذَّهَبِ مَا نَزَلَ قَالَ الْوَأَقَائِي الْمَالِ تَتَّخِذُ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاَنَا أَعْلَمُ لَكُمْ ذَلِكَ فَاَوْضِعْ عَلَيَّ بَعِيرَهُ فَأَذْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي أَثَرِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمَالِ تَتَّخِذُ فَقَالَ لِيَتَّخِذُ أَخَذَكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا وَلِسَانًا ذَكْرًا وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً تُعِينُ أَخَذَكُمْ عَلَيَّ أَمْرٍ الْآخِرَةِ.

۱۸۵۷: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے اللہ کے تقویٰ کے مؤمن نے نیک بیوی

۱۸۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا صَدَقَةُ ابْنُ خَالِدٍ تَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَابِكَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ

ابن امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یقول ما استفاد المؤمن بعد تقوی اللہ خیرا لہ من زوجة صالحہ ان امرها اطاعتہ وان نظر الیہا سرتہ وان اقسم علیہا ابرتہ وان غاب عنہا نصحتہ فی نفسہا ومالہ۔

ابن امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یقول ما استفاد المؤمن بعد تقوی اللہ خیرا لہ من زوجة صالحہ ان امرها اطاعتہ وان نظر الیہا سرتہ وان اقسم علیہا ابرتہ وان غاب عنہا نصحتہ فی نفسہا ومالہ۔

ابن امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یقول ما استفاد المؤمن بعد تقوی اللہ خیرا لہ من زوجة صالحہ ان امرها اطاعتہ وان نظر الیہا سرتہ وان اقسم علیہا ابرتہ وان غاب عنہا نصحتہ فی نفسہا ومالہ۔

ابن امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یقول ما استفاد المؤمن بعد تقوی اللہ خیرا لہ من زوجة صالحہ ان امرها اطاعتہ وان نظر الیہا سرتہ وان اقسم علیہا ابرتہ وان غاب عنہا نصحتہ فی نفسہا ومالہ۔

تشریح: عورت کی وجہ سے آدمی گناہوں سے محفوظ رہتا ہے مطلب یہ ہے کہ ان کی باتیں اچھی اور عمدہ ہوتی ہیں۔ مسند احمد میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاوند سے محبت کرنے والی اور بہت جتنے والی عورت سے نکاح کرو۔ آدمی عبادت کے کام اور دینی امور جمعہ کی اقامت اور جہاد جیسے امور عورت کی وجہ سے بہت آسانی سے انجام دیتا ہے جو بغیر عورت کے مشکل ہوتے ہیں۔ نیز نیک بیوی کی صحبت کا اثر آدمی پر بھی ہوتا ہے اور صالح بیوی تہجد کے لئے بھی جگاتی ہے۔

باب: دیندار عورت سے شادی کرنا

۶: باب تزویج ذات الدین

۱۸۵۸: حدیثنا یحییٰ بن حکیم ثنا یحییٰ بن سعید عن حماد بن محمد بن عمرو عن سعید بن ابی سعید عن ابنہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نکح النساء لاریع لمالہن وحسبہن ولجمالہن ولدینہن فاظفر بذات الدین تربت یداک۔

۱۸۵۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت سے چار وجوہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے حسب نسب کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کی دینداری کی وجہ سے پس تو دیندار بیوی کو حاصل کرتیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

۱۸۵۹: حدیثنا ابو کربیب ثنا عبد الرحمن المحاربی وجعفر بن عون عن الأفریقی عن عبد اللہ بن یزید عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزوجوا النساء لحسبہن فعسیٰ حسبہن ان یردینہن ولا تزوجوهن لاموالہن فعسیٰ اموالہن ان تظعیفن ولكن تزوجوهن علی الدین ولامة خرماء سوداء ذات ذین افضل۔

۱۸۵۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: عورتوں سے ان کی خوبصورتی کی وجہ سے شادی نہ کرو ہو سکتا ہے کہ ان کی خوبصورتی ان کو بلاکت میں ڈال دے اور نہ ان سے ان کے مالوں کی وجہ سے شادی کرو ہو سکتا ہے کہ ان کے اموال ان کو سرکش بنا دیں البتہ دینداری کی بنیاد پر شادی کرو اور یقینا کان میں سوراخ والی کالی باندی جو دیندار ہو بہتر ہے۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ دیندار کی پرہیزگاری و سب چیزوں پر مقدم رکھو اور جس عورت میں یہ صفت ہو اس سے نکاح کرو کیونکہ مال کا کوئی اعتبار نہیں۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ مال و دولت اس کو سرکش بنا دیگا۔ خاندانی شرافت پر مغرور ہو کر شوہر کو حقیر سمجھے گی اور حسن و جمال بھی عارضی ہے وہ تو بیماری سے بھی زائل ہو جاتا ہے باقی تو دینداری رہتی ہے۔

۷: بَابُ تَزْوِیجِ الْأَبْكَارِ

بَابُ: کنواریوں سے شادی کرنا

۱۸۶۰: حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلِيَّ عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبْكَرًا أَوْ ثَنِيًا؟ قُلْتُ ثَنِيًا قَالَ فِهَلَا بَكْرًا تَلَاعَبَهَا قُلْتُ كُنَّ لِي أَحْوَاتٌ فَحَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ اذَنْ.

۱۸۶۰: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں میں نے ایک عورت سے شادی کی تو آپ نے فرمایا: جابر! تم نے شادی کر لی؟ میں نے عرض کیا جی۔ فرمایا: کنواری سے یا ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) سے میں نے عرض کیا ثیبہ سے۔ فرمایا: کنواری سے کیوں نہ کی وہ تمہارے ساتھ کھیلتی میں نے عرض کیا میری (دس) بہنیں ہیں اس لئے مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ میرے اور ان کے درمیان حائل ہو جائے۔ فرمایا: پھر درست ہے۔

۱۸۶۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَرَامِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْعَةَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَالِمٍ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ غَوْنِمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَغْذَبُ أَقْوَامًا وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ.

۱۸۶۱: حضرت عویمر بن ساعدہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کنواری عورتوں کو (نکاح کے لئے) اختیار کرو کیونکہ وہ شیریں دہن زیادہ رحم جننے والی اور تھوڑے مال پر راضی ہونے والی ہوتی ہیں۔

تشریح: کنواری لڑکی اپنے خاوند کو بہت کچھ سمجھتی ہے اور رحم کی صفائی کی وجہ سے بچے زیادہ جنتی ہے سچ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ کنواریوں کے منہ شیریں ہوتے ہیں اور قلیل مال پر راضی ہو جاتی ہیں۔

۸: بَابُ تَزْوِیجِ الْحَرَائِرِ

بَابُ: آزاد اور زیادہ جننے والی عورتوں

وَالْوُلُودِ

سے شادی کرنا

۱۸۶۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَلَامُ بْنُ سَوَّارٍ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ سَلِيمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ مَزَاحِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ارَادَ أَنْ يُلْقَى اللَّهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرِ.

۱۸۶۳: حَدَّثَنَا يَغْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ كَسْبُ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي

۱۸۶۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو چاہے کہ اللہ کی بارگاہ میں پاک صاف حاضر ہو تو وہ آزاد عورتوں سے شادی کرے۔

۱۸۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح کیا کرو اس

هُرَيْرَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّكُمْ وَأَنَا مَكَاثِرٌ بِكُمْ. لئے کہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

تشریح: آزاد عورتیں لطیف اور پاک ہوتی ہیں تو طہارت ان کی شوہروں کی طرف سرایت کرے گی۔

باب: کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ہو

۹ : بَابُ النَّظْرِ إِلَى الْمَرْأَةِ إِذَا أَرَادَ

تو ایک نظر اسے دیکھنا

أَنْ يَتَزَوَّجَهَا

۱۸۶۴: حضرت محمد بن سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا پھر میں چپکے سے کوشش کرنے لگا یہاں تک کہ میں نے اس پر نظر ڈال ہی لی وہ اپنے ایک کھجور کے باغ میں تھی۔ کسی نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہو کر ایسا کر رہے ہیں فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جب اللہ تعالیٰ کسی مرد کے دل میں ڈال دے کہ وہ کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجے تو ایک نظر اسے دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۸۶۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا خَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حِجَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ بْنِ أَبِي خَثْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَطَبْتُ امْرَأَةً فَجَعَلَتْ اتَّخَبَلْتُهَا حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهَا فِي نَخْلٍ لَهَا فَقِيلَ لَهُ اتَّفَعَلْ هَذَا وَأَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا لَقِيَ اللَّهُ فِي قَلْبِ امْرَأَةٍ خَطْبَةً امْرَأَةٌ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا.

۱۸۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے شادی کا ارادہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اس پر ایک نگاہ ڈال لو اس لئے کہ یہ تم دونوں کے درمیان محبت میں اہم کردار ادا کرے گا انہوں نے ایسا ہی کیا پھر انہوں نے اپنی باہمی موافقت کا تذکرہ کیا۔

۱۸۶۵ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ هَبْ فَإِنَّظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤَدِمَ بَيْنَكُمَا فَفَعَلَ فَتَزَوَّجَهَا فَذَكَرَ مِنْ مُوَافَقَتِهَا.

۱۸۶۶: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک عورت کا تذکرہ کیا جسے میں نکاح کا پیغام دے رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اسے دیکھ بھی لو اس لئے کہ یہ تمہاری باہمی محبت کے لئے بہت مناسب ہے تو میں ایک انصاری عورت کے پاس گیا اور اس کے

۱۸۶۶ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ابْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ النَّبِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَزَبِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ امْرَأَةً أَخْطَبْتُهَا فَقَالَ إِذْ هَبْ فَإِنَّظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْدَرُ أَنْ يُؤَدِمَ بَيْنَكُمَا فَاتَيْتُ

اس سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں عام طور سے عورتیں چہرہ کھلاتی تھیں اس لئے ان صحابی کو چھپ چھپ کر دیکھنے کی کوشش کرنی پڑی۔

امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَخَطَبَتْهَا إِلَىٰ أَبِيهَا وَأَخْبَرَتْهُمَا
بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْهُمَا كَرِهًا
ذَلِكَ قَالَ فَسَمِعَتْ ذَلِكَ الْمَرْأَةُ وَهِيَ فِي
خَدْرِهَا فَقَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَكَ أَنْ تَنْظُرَ فَاَنْظُرِي إِلَّا فَاَنْشُدْكَ كَانَتْهَا
أَعْظَمْتُ ذَلِكَ قَالَ فَظَنَرْتُ إِلَيْهَا فَتَزَوَّجْتُهَا فَذَكَرَ مِنْ
مَوَافِقَتِهَا.

والدین کے ذریعے اسے پیغام نکاح دیا اور میں نے اسکے
والدین کو نبی کا فرمان بھی سنا دیا۔ شاید انہیں یہ اچھا نہ لگا
(کہ دولہا لڑکی کو دیکھے) تو اس عورت نے پردہ میں یہ
ساری بات سن لی کہنے لگی اگر تو اللہ کے رسول نے تمہیں
اجازت دی ہے کہ دیکھو تو دیکھ سکتے ہو ورنہ میں تمہیں اللہ
کی قسم دیتی ہوں (کہ ایسا نہ کرنا) گویا اس نے اسے بڑی
بات سمجھا۔ فرمایا: پھر میں نے اسے دیکھ لیا پھر انہوں نے
موافقت کا تذکرہ کیا (کہ باہم بہت الفت ہے)۔

تشریح ☆ ان احادیث کی بناء پر جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کو دیکھنے کی اجازت معلوم ہوتی ہے تاکہ بعد میں
ندامت اور پشیمانی نہ ہو اس سے دلوں میں محبت بھی بڑھتی ہے یہ بھی ایک ضرورت ہے جس طرح گواہ قاضی معالج کے لئے
اس جگہ کو دیکھنا مباح ہے جس کو علاج کے وقت دیکھنے کی ضرورت ہے یہی اکثر ائمہ کرام رحمہم اللہ کا مذہب ہے سنن ابی داؤد
میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان مروی ہے کہ میں نے ایک عورت کے لئے نکاح کا پیام دینے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت کے مطابق میں چھپ چھپ کر اس کو دیکھنے کی کوشش کرتا تھا یہاں تک کہ اس میں کامیاب ہو
گیا پھر میں نے اس سے نکاح کر لیا۔

باب: مسلمان بھائی پیغام نکاح دے تو

۱۰ : بَابُ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَيَّ

دوسرا بھی اسی کو پیغام نکاح نہ دے

خُطْبَةُ أَخِيهِ

۱۸۶۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: کوئی مرد اپنے (مسلمان) بھائی کے پیام پر پیام
نہ دے۔

۱۸۶۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا
ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ
عَلَيَّ خُطْبَةَ أَخِيهِ.

۱۸۶۸ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کوئی مرد اپنے
بھائی کے پیام پر پیام نہ دے۔

۱۸۶۸ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَكِيمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَيَّ خُطْبَةَ أَخِيهِ.

۱۸۶۹ : حضرت فاطمہ بنت قیس فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول
نے مجھے فرمایا: جب تمہاری عدت گزر جائے تو مجھے بتا دینا

۱۸۶۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْخَثَمِ بْنِ

مسجد المدینہ کی سماعت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ
عالیٰ عنہا بقول قال لى رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم ان حلت فادنیسی فادنتہ فحطبتہا معاویہ رضی اللہ
عالیٰ عنہ ر ابو الجہم رضی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
معاویہ فرجل نرب لامال لہ واما ابو الجہم فرجل
خرب الساء ولكن امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقالت
بدها نکذا امامة امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاعة اللہ وطاعة رسوله
صلی اللہ علیہ وسلم حیرتک قالت فتزوجتہ
فاغتطت بہ

میں نے آپ کو بتا دیا۔ پھر معاویہ ابو الجہم بن صخر اور اسامہ
بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان کو پیام دیا تو رسول اللہ نے
ارشاد فرمایا: معاویہ تو مفلس و نادار ہے اسکے پاس کچھ مال
نہیں اور ابو الجہم بیویوں کو بہت مارتا ہے البتہ اسامہ مناسب
ہے۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارہ سے کہا: اسامہ! اسامہ!
(فاطمہ بنت قیس نے اسامہ کو ابیت نہ دی اسلئے کہ وہ زید
کے بیٹے تھے اور زید غلام تھے نبی کے) آپ نے ان سے
فرمایا: اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت تمہارے لئے
بہتر ہے۔ فرماتی ہیں اسی پہ میں نے اسامہ سے شادی کر لی
تو مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

تعمیر میں یہ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کے لئے پیام دیا تو جب تک اوپر کا معاملہ ختم نہ
ہو جائے کسی دوسرے آدمی کے لئے درست نہیں کہ وہ اپنا پیام وہیں کے لئے دے ظاہر ہے کہ یہ بات پہلے پیام دینے
والے کے لئے ایذا اور ناگواری کا باعث ہوگی اور ایسی باتوں سے بڑے فتنے پیدا ہو سکتے ہیں۔ حدیث: ۱۸۶۹ سے ثابت
ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور حکم برداری کرنے سے اللہ تعالیٰ برکتیں عطا فرماتے ہیں۔ جیسے حضرت فاطمہ رضی
اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد دیکھنے سے مجھے بہت آرام اور راحت و تیش حاصل ہوئی تو مجھ پر
دوسری عورتیں رشک کرنے لگیں۔ نیز حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نکاح کے مسئلہ میں کوئی مسلمان مشورہ لے تو ٹھیک ٹھیک
بات کہے یعنی جو واقعی حیب ہو اس کو بیان کرے۔ جیسے حضرت ابو جہم اور حضرت معاویہ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے بیان فرمایا۔

باب: کنواری یا شیبہ دونوں سے نکاح کی

اجازت لینا

۱۸۷۰: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: شوہر والی عورت (بیوہ یا مطلقہ) اپنے
ولی سے زیادہ اپنے نفس پر حق رکھتی ہے اور کنواری سے
اس کے بارے میں اجازت لی جائے گی۔ کسی نے عرض
کیا اے اللہ کے رسول کنواری بات کرنے سے شرماتی

۱۱: باب استثمار البکر

والشیب

۱۸۷۰: حدثنا اسماعیل بن موسی الشاذلی ثنا مالک
بن اسب عن عبد اللہ بن الفضل الباسمی عن نافع بن
جبیر بن مطعم عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
عزیزہ وسلم الاثم اولی بنفسها من ولینها و البکر تستامر
فی نفسها قبل یرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

البکر تستحیی أن تتکلّم قال إذنها سکوتها۔

ہے۔ فرمایا اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔

۱۸۷۱ : حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم الدمشقي ثنا الوليد بن مسلم ثنا الأوزاعي حدثني يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تُسبّح الثيب حتى تستامر ولا البكر حتى تستاذن وإذنها السكوت۔

۱۸۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثیبہ کا نکاح نہ کرایا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لی جائے اور کنواری کا بھی نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لی جائے اور کنواری کا خاموش رہنا اجازت ہے۔

۱۸۷۲ : حدثنا عيسى بن حماد البصري ثنا ابان الليث بن سعد عن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي الحسين عن عبد الكندي عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الثيب تغرب عن نفسها والبكر رضاها صمتها۔

۱۸۷۲: حضرت عدی کنڈی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثیبہ خود اپنی مرضی کا اظہار کرے اور کنواری کی رضامندی خاموشی ہے۔

تشریح ☆ ”ایم“ کا اصل معنی ہیں بے شوہر والی عورت لیکن اس حدیث میں اس سے مراد ایسی عورت ہے جو شادی اور شوہر کے ساتھ رہنے کے بعد بے شوہر ہو گئی ہو، خواہ شوہر کا انتقال ہو گیا ہو یا اس نے طلاق دے دی ہو (اسی کو حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عدی کنڈی کی حدیث ثیبہ کہا گیا ہے) ایسی عورت کے بارے میں ان دونوں حدیثوں میں ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اس کی رائے اور مرضی معلوم کئے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے یعنی یہ ضروری ہے کہ وہ زبان سے یا واضح اشارہ سے اپنی رضامندی ظاہر کرے اس حدیث کے لفظ ”حتی تستامر“ کا یہی مطلب ہے اور اس کے مقابلہ ”بکر“ سے مراد وہ کنواری لڑکی ہے جو عاقل بالغ تو ہو لیکن شوہر دیدہ نہ ہو اس کے بارے میں ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اس کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے لیکن ایسی لڑکیوں کو حیا و شرم کی وجہ سے چونکہ زبان یا اشارہ سے اجازت دینا مشکل ہوتا ہے اس لئے دریافت کرنے اور اجازت مانگنے پر ان کی خاموشی کو بھی اجازت قرار دیا گیا ہے۔

۱۲ : باب من زوج ابنته وهي كارهة

باب: بیٹی کی مرضی کے بغیر اسکی شادی کرنا

۱۸۷۳ : حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا يزيد بن هارون عن يحيى بن سعيد أن القاسم بن محمد أخبره أن عبد الرحمن بن يزيد ومجمع بن يزيد الأنصاريين أخبراه أن رجلاً منهم يدعى خداماً أنكح ابنة له فكرهت نكاح أبيها فاتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت له فرد عليها نكاح أبيها فنكحت أبا لبابة بن عبد المنذر وذكر يحيى أنها كانت ثيباً۔

۱۸۷۳: حضرت عبدالرحمن بن یزید اور مجمع بن یزید دونوں انصاری ہیں روایت کرتے ہیں کہ ان میں ایک شخص خدام نامی نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا۔ بیٹی کو باپ کا یہ نکاح پسند نہ آیا وہ اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ بات عرض کر دی آپ نے باپ کے نکاح کو رد فرما دیا۔ پھر اس نے ابولبابہ بن عبدالمزدر سے نکاح کر لیا۔ حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ یہ لڑکی ثیبہ (مطلقہ یا بیوہ) تھی۔

۱۸۷۴: حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ ایک جوان عورت نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے والد نے اپنے بھتیجے سے میری شادی اسلئے کرا دی تاکہ میری وجہ سے اسکا خسیس اور حقارت ختم ہو جائے۔ فرماتے ہیں کہ آپ نے اس عورت کو اختیار دے دیا تو کہنے لگی: میرے والد نے جو کر دیا میں اسکی اجازت دیتی ہوں لیکن میں یہ چاہتی تھی عورتوں کو معلوم ہو جائے کہ باپ ناکے بارے میں یہ اختیار نہیں (کہ رضامندی کے بغیر ہی انکی شادی کر دیں)۔

۱۸۷۵: حدثنا ابو الشرف یحییٰ بن یزاد العسکری ثنا الحسن بن محمد المروروزی حدثنی جویر بن خازم عن ایوب عن عکرمہ عن ابن عباس ان جاریة بکرا انت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لہ ان اباها زوئجها وہی کأرہة فخیرها النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۸۷۶: حدثنا محمد بن الصباح أنبأنا معمر بن سلیمان الرقی عن زید بن حبان عن ایوب الشحیانی عن عکرمہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثله۔

۱۸۷۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کے والد نے زبردستی اس کا نکاح کرا دیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو اختیار دیا۔

۱۸۷۶: دوسری سند: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اس سند سے یہی (جیسا کہ اوپر گزرا) مضمون مروی ہے۔

تشریح ☆ یہ مسئلہ دراصل صحت عقد نکاح کے لئے ولی اور اس کی اجازت کے شرط ہونے اور نہ ہونے کا ہے اور شدید ترین اختلافی مسئلہ ہے امام ابو حنیفہ سے ایک روایت یہ ہے کہ عاقلہ بالغہ عورت کے لئے مباشرت عقد نکاح مطلق جائز ہے یعنی وہ اپنا نکاح بذات خود کر سکتی ہے اسی طرح اپنے علاوہ اوروں کا نکاح بھی کر سکتی ہے البتہ مستحب یہی ہے کہ نکاح ولی کے ذریعہ سے ہو امام صاحب کا ظاہر مذہب یہی ہے۔ امام ابو یوسف کا آخری قول بھی یہی ہے اور یہی امام محمد کا مرجع الیہ قول ہے اس کی تصریح ہدایہ میں موجود ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عبارت نساء سے نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا خواہ عورت اپنا نکاح کر رہی ہو یا کسی کی وکیل ہو احناف کے مستدلات یہ ہیں: (۱) آیت: ﴿وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمَّا جَلِهِنَّ فَلَا تَعْضِلُوهُنَّ أَنْ يَنْكَحْنَ أَوْ جَاهِبْنَ إِذَا تَرَاضُوا بَيْنَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور اپنی عدت تمام کر چکیں تو اب ان کو اپنے شوہروں کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ دستور کے مطابق یا ہم رضامند ہو جائیں وچہ استدلال یہ ہے کہ اس میں نکاح کی نسبت عورتوں کی جانب سے جو بذریعہ عبارت نساء بلا شرط ولی نکاح کے جائز ہونے پر دلالت کر رہی ہے نیز اس میں اولیا کو منع کیا گیا ہے کہ وہ زوجین کی رضامندی کے بعد عورتوں کو نکاح کرنے سے نہ روکیں

اس کے علاوہ تقریباً پانچ آیات کریمہ جو احناف کے مستدلات ہیں۔ احادیث باب بھی احناف کے مستدلات ہیں کہ ایک نوجوان عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ نے میری شادی اپنے بھائی کے لڑکے کے ساتھ کر دی تاکہ میرے ذریعہ سے اس کی حسیت دور ہو جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیا اس نے کہا میرے باپ نے جو کچھ کیا ہے میں اس کو جائز رکھتی ہوں میں تو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ نکاح کا معاملہ آباء (باپوں) سے متعلق نہیں ہے۔

پاپ: نابالغ لڑکیوں کے نکاح ان کے

باپ کر سکتے ہیں

۱۸۷۶: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے مجھ سے نکاح کیا جس وقت میری عمر چھ برس تھی۔ ہم مدینہ آئے تو بنو الحارث بن خزرج کے محلہ میں قیام کیا۔ مجھے اتنا شدید بخار ہوا کہ بال جھڑ گئے پھر بالوں کا چھوٹا سا گچھا موٹھوں تک ہو گیا میری والدہ ام رومان میرے پاس آئیں تو میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولے میں تھی۔ انہوں نے مجھے بلند آواز سے پکارا میں ان کے پاس چلی گئی اور مجھے معلوم بھی نہ تھا کہ انکا کیا ارادہ ہے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کے دروازہ پر کھڑا کر دیا اس وقت میرا سانس پھول رہا تھا یہاں تک کہ میرا سانس ٹھہر گیا پھر انہوں نے مجھ پانی لیا میرا چہرہ دھویا سر پونچھا اور گھر لے آئیں تو کمرہ میں کچھ انصاری عورتیں تھیں کہنے لگیں خیر و برکت والی اور اچھی قسمت والی ہو۔ میری والدہ نے مجھے انکے سپرد کر دیا۔ انہوں نے میرا سنگھار کیا پھر مجھے دن چڑھے رسول اللہ کی اچانک آمد سے گھبراہٹ سی ہوئی اس وقت میری عمر نو برس تھی۔

۱۸۷۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا جبکہ ان کی عمر سات سال تھی اور نو سال کی عمر

۱۳: بَابُ نِكَاحِ الصِّغَارِ

يُزَوِّجُهُنَّ الْآبَاءُ

۱۸۷۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ بَيْتِ بَيْنٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوَعَكَتْ فَتَمَرَّقَ شَعْرِي حَتَّى وَفَى لِي جُمَيْمَةُ فَاتَّبَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُوْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَإِنِّي لَفِي أَرْجُوخَةٍ وَمَعِيَ صَوَاحِبَاتُ بَنِي فَاتَّتِيهَا وَمَا أَدْرِي مَا تَرِيدُ فَاحْذَثْ بِيَدِي فَأَوْقَفْتَنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأَنْهَجُ حَتَّى سَكُنَ بَعْضُ نَفْسِي ثُمَّ اخْذَثْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحْتُ بِهِ عَلَى وَجْهِي وَرَأَيْتُ ثُمَّ ادْخَلْتَنِي الدَّارَ فَإِذَا بَسْرَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتٍ فَقُلْنَ عَلِيُّ الْخَيْرِ وَالْبَرْكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرْغَبْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْنِي فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يُومِنُ بِنْتُ سَبْعِ بَيْنٍ.

۱۸۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي عُثَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ

وہی بیٹا وہی بنتُ تسع و توفی عنہا وہی بنتُ تمانیہ میں رخصتی ہوئی اور جب آپ کا وصال ہوا اس وقت ان کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

تشریح: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ چھوٹی لڑکی کا نکاح باپ کر سکتا ہے۔ نیز اس سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ثابت ہوتی ہے ویسے آپ کے فضائل بے شمار ہیں اس کم عمری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا لیکن اس کے باوجود یہ حال تھا کہ عقل و دانش علم و فضل میں بڑی عمر کی عورتوں سے بہت نیچی تھیں۔

باب: نابالغ لڑکی کا نکاح والد کے علاوہ

کوئی اور کر دے تو

۱۴: باب نِكَاحِ الصَّغَارِيزِ وَجُنَّهِنَ

غَيْرِ الْأَبَاءِ

۱۸۷۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب عثمان بن مظعون کا انتقال ہوا۔ انہوں نے ایک بیٹی چھوڑی۔ ابن عمرؓ ماتے ہیں کہ میرے ماموں قدامہ نے جو اس لڑکی کے چچا تھے اس لڑکی سے مشورہ لئے بغیر ہی میرا نکاح اس سے کیا دیا اس وقت اسکے والد انتقال کر چکے تھے تو اس نے اس نکاح کو پسند نہ کیا۔ اسکی مرضی تھی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اسکی شادی ہو بالآخر قدامہ نے ان سے ہی نکاح کرادیا۔

۱۸۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَنِ ابْنِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ حِينَ هَلَكَ عُثْمَانُ ابْنُ مَظْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَرَكَ امْرَأَةً لَهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَزَّوَجْنِيهَا خَالِي قَدَامَةُ وَهُوَ عَمُّهَا وَلَمْ يُشَاوِرْهَا وَذَلِكَ بَعْدَ مَا هَلَكَ أَبُوهَا فَكَرِهْتُ نِكَاحَهُ وَأَحْبَبْتُ الْحَارِثَةَ أَنْ يُزَوِّجَهَا الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرَزَّوَجَهَا أَيُّهَا.

تشریح: احناف کے مسلک کی دلیل ہے جو یہ فرماتے ہیں کہ باپ اور دادا کے علاوہ کوئی ولی نکاح کرادے تو باطل ہونے کے بعد لڑکی کو اختیار ہوتا ہے منجھ کا یا حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیٹی جو ان ہو گئے تو اس اجازت کے بغیر نکاح کسی طرح جائز نہیں۔

باب: ولی کے بغیر نکاح باطل ہے

۱۸۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کا نکاح ولی نے نہ کرایا ہو تو اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے اگر مرد نے اس سے صحبت کی تو اسے اس وجہ سے مہر ملے گا اور لوگوں میں جھگڑا ہو تو بادشاہ ولی ہے اس کا جس کا اور کوئی ولی نہ ہو۔

۱۵: بَابُ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِالْوَالِي

۱۸۷۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاذُ ثَنَا ابْنُ جَرِيحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ لَمْ يُنْكَحْهَا الْوَالِيُ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ. فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا فَإِنْ اشْتَجَرُوا فَالْسلْطَانُ وَوَلِيُّ مَنْ لَا وُلِيَّ لَهُ

۱۸۸۰ : حدثنا أبو كريب ثنا عبد الله بن المبارك عن حجاج عن الزهري عن غروة عن عائشة عن النبي ﷺ عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ لا نکاح الا بولي وفي حديث عائشة والسُّلطان ولي من لا ولي له.

۱۸۸۰: حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی کے بغیر کوئی نکاح نہیں اور جس کا ولی نہ ہو تو اس کا ولی بادشاہ ہوتا ہے۔

۱۸۸۱ : حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب ثنا أبو عروانة ثنا أبو اسحق الهمداني عن ابی بريدة عن ابی موسى قال قال رسول الله ﷺ لا نکاح الا بولي.

۱۸۸۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔

۱۸۸۲ : حدثنا جميل بن الحسن العتكي ثنا محمد بن مروان العقيلي ثنا هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا تزوج المرأة ولا تزوج المرأة نفسها فان الزانية هي التي تزوج نفسها.

۱۸۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ اپنا نکاح کرے۔ اس لئے کہ بدکار عورت ہی اپنا نکاح خود کرتی ہے۔

تشریح: اس باب کی احادیث ائمہ ثلاثہ کے مستدلات ہیں۔ لیکن احناف اس کا ایک جواب یہ دیتے ہیں کہ ابن جریج کا بیان ہے کہ میں نے ابن شہاب زہری سے ملاقات کی اور اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو امام زہری نے اس کے متعلق کوئی شناسائی ظاہر نہیں کی۔ ابن جریج کے اس قصہ کو ابن عدی نے "الکامل" میں امام احمد نے "المسند" میں۔ حافظ بیہقی نے "العرف" میں ذکر کیا اور امام ترمذی نے بھی اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔ امام طحاوی نے تو شرح معانی الآثار میں اس کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے ملا وہ راوی حدیث سلیمان بن موسیٰ خود متکلم فیہ ہیں بہت سارے محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ (۲) حجاج بن ارطاة بھی متکلم فیہ ہیں نیز امام زہری کے ساتھ ساتھ نہیں رکھتے تعجب کی بات یہ ہے کہ ائمہ کبیر احناف کے مسئلہ میں حجاج بن ارطاة اور ابن لہیعہ آجائیں تو شوافع حضرات چراغ پا ہو جاتے ہیں اور یہاں ان کی روایت کا سہارا لیتے ہیں۔ (۳) بعض ماہرین حدیث سے منقول ہے کہ تین حدیثیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت نہیں ہیں جن میں سے ایک حدیث: ((لا نکاح الا بولي)) ہے اس وجہ سے شیخین نے صحیحین میں اس کی تخریج نہیں کی۔ اس حدیث کے وصل و ارسال میں شدید ترین اختلاف ہے۔

باب: شغار کی ممانعت

۱۶ : باب النهي عن الشغار

۱۸۸۳ : حدثنا سويد بن سعيد ثنا مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر قال نهى رسول الله ﷺ عن الشغار ان يقول الرجل للرجل زوجي ابتك او اختك علي ان

۱۸۸۳: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: ایک مرد دوسرے سے کہے کہ اپنی دختر یا ہمشیرہ کا نکاح مجھ سے کرو اس شرط پر کہ میں اپنی دختر یا ہمشیرہ کا نکاح تم سے

کردوں گا اور دونوں کا (اس نکاح کے علاوہ) کچھ مہر نہ ہوگا۔
۱۸۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔

۱۸۸۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں شغار نہیں ہے۔

☆ تشریح نکاح شغار یہ ہے کہ مہر مقرر نہ کیا جائے بلکہ دوسرے کی بہن یا بیٹی حاصل کرے احناف کے نزدیک نکاح تو درست ہو جاتا ہے لیکن مہر مثل واجب ہوگا حضرت امام شافعی کے نزدیک نکاح ہی باطل ہوگا۔

۱۷: بَابُ صَدَاقِ النِّسَاءِ

پای: عورتوں کا مہر

۱۸۸۶: حضرت ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا؟ فرمانے لگیں آپ کی ازواج کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا۔ تمہیں معلوم ہے نش کتنا ہوتا ہے نصف اوقیہ ہوتا ہے اور یہ پانچ سو درہم ہوا۔

۱۸۸۷: حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ عورتوں کے مہر گراں نہ رکھو اسلئے کہ اگر یہ دینیوی یا خدا کے ہاں تقویٰ کی بات ہوتی تو تم سب میں اسکے زیادہ حقدار محمد تھے۔ آپ نے اپنی ازواج میں سے اور اپنی صاحبزادیوں میں سے کسی کا مہر بھی بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہ فرمایا اور مرد اپنی بیوی کا مہر زیادہ رکھتا ہے پھر اسکے دل میں دشمنی پیدا ہو جاتی ہے (کہ بیوی مطالبہ کرتی ہے اور یہ ادا نہیں کر سکتا) اور کہتا ہے میں نے تیرے لئے مشقت برداشت کی یہاں تک کہ مشکیزہ کی رسی بھی اٹھانی

أَزْوَاجِكِ ابْنَتِي أَوْ أُخْتِي وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ
۱۸۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّغَارِ.

۱۸۸۵: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ أَنبَانَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَّغَارَ فِي الْإِسْلَامِ.

۱۸۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا عَبْدَ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صَدَاقِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُ فِي أَزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَوْقِيَةً وَ نَشًا هَلْ تَدْرِي مَا النَّشُ هُوَ نَصْفُ أَوْقِيَةٍ وَ ذَلِكَ خُمُسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ.

۱۸۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثنا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تَغَالُوا صَدَاقِ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ كَانَ أَوْلَاكُمْ وَ أَحَقَّكُمْ بِهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْدَقَ امْرَأَةً وَلَا أَصْدَقَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنْ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَوْقِيَةً وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيُثْقِلُ صَدَقَةَ امْرَأَتِهِ حَتَّى يَكُونَ لَهَا عِدَاوَةٌ فِي نَفْسِهِ وَيَقُولُ قَدْ كَلَّفْتُ إِلَيْكَ عِلْقَ الْقُرْبَةِ

أو عرق القربة.

پڑی یا مشک کے پانی کی طرح مجھے پسینہ آیا۔ ابوالعجفاء کہتے ہیں کہ میں اصل عرب نہ تھا بلکہ آبائی طور پر دوسرے علاقہ کا تھا اس لئے علق القربہ یا عرق القربہ کا مطلب نہیں سمجھا۔

وَكُنْتُ رَجُلًا غَرِيبًا مَوْلِدًا مَا أَذْرِي مَا عَلِقُ

القربة أو عرق القربة.

۱۸۸۸: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو نزارہ کے ایک مرد نے (بطور مہر) جو توں کے جوڑے کے بدلہ میں نکاح کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نکاح کو نافذ قرار دیا۔

۱۸۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الضَّرِيرُ وَهَذَا بِنُ السَّرِيِّ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي فُزَاةٍ تَزَوَّجَ عَلِيَّ نَعْلَيْنِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهُ.

۱۸۸۹: حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں نبی ﷺ نے فرمایا: ان سے کون نکاح کرے گا ایک مرد نے عرض کیا: میں۔ نبی نے فرمایا اسے کچھ دو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ اس نے عرض کیا میرے پاس تو یہ بھی نہیں۔ فرمایا: تمہارے پاس جو قرآن ہے اس کے عوض میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا۔

۱۸۸۹: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو وَثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَنْ يَتَزَوَّجُهَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْطِهَا وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ لَيْسَ مَعِيَ قَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَيَّ مَا مَنَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

۱۸۹۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک گھر کے سامان کے عوض نکاح کیا جس کی قیمت پچاس درہم تھی۔

۱۸۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامِ الرَّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ ثَنَا الْأَعْرُثِيُّ الرَّفَاعِيُّ عَنْ عَطِيَّةِ الْغَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ غَائِثَةَ عَلَيَّ مَنَاعَ نَيْبِ قَيْمَتِهِ خَمْسُونَ دِرْهَمًا.

تشریح ☆ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اس حساب سے ساڑھے بارہ اوقیہ کے پونے پانچ سو درہم ہوتے تھے یہ حساب اور تشریح خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے یہاں یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس زمانہ میں پانچ سو درہم کی رقم اچھی خاصی ہوتی تھی اس سے کم و بیش چالیس پچاس بکریاں خریدی جاسکتی تھیں۔ مہر زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کتنا ہونا چاہئے حضرت امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک کم از کم مہر کی کوئی حد نہیں بلکہ ہر وہ چیز جس پر زوجین رضامند ہو جائیں اور یہ کہ وہ چیز جو عقد بیع میں شمن بن سکتی ہو وہ عقد نکاح میں مہر بن سکتی ہے۔ کیونکہ مہر عورت کا حق ہے پس جس مقدار پر وہ راضی ہو جائے وہی مہر ہے۔ ان حضرات کی دلیلیں احادیث باب ہیں جن میں جو تینوں کا ذکر ہے اور تعلیم قرآن کو مہر بنانے کا بیان ہے۔ ان کے علاوہ بھی احادیث ان حضرات کے مستدلالت ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک کم از کم مہر دس درہم ہے احناف کے نقلی دلائل یہ ہیں: (۱) آیت: ﴿وَاحِلْ لَكُمْ مَا وُورَاءَ ذَالِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ﴾ اس میں حق تعالیٰ نے عورت کے حلال ہونے کے لئے یہ شرط لگائی کہ اس کا مہر مال ہونا چاہئے اور ظاہر ہے کہ دانہ اور وابق اور دو چار

درہموں کو مال نہیں کہا جاتا لہذا اتنی مقدار کا مہر ہونا صحیح نہ ہوگا۔ احادیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو مہر بارہ اوقیہ چاندی عطا کیا تھا اور بھی احادیث دوسری کتب میں موجود ہیں مثلاً دارقطنی نے روایت کیا ہے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کا نکاح نہ کرو مگر ہمسروں میں اور ان کا نکاح نہ کریں مگر اولیاء اور دس درہم سے کم مہر نہیں ہے۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دس درہم سے کم میں یا تو ہاتھ کا کاٹنا نہیں اور دس درہم سے کم مہر نہیں۔ یہ روایت گو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے لیکن چونکہ اس قسم کی چیزوں میں رائے اور قیاس کو دخل نہیں اس لئے یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہوگی۔ حنفیہ کی ایک عقلی دلیل بھی ہے جو صاحب ہدایہ نے نقل فرمائی ہے کہ مہر شریعت کا حق ہے جو عظمت بضع کے اظہار کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَقَدْ عَلَّمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْ اَزْوَاجِهِمْ﴾ تحقیق ہم جانتے ہیں جو کچھ ہم نے مردوں پر ان کی بیویوں کے حق میں فرض کیا ہے یہ نص قرآن اس کا مقتضی ہے کہ مقرر کرنا اور واجب قرار دینا یہ صاحب شرع کا حق ہے اور بندہ کا معین کرنا اس کی تعمیل ہے اور جب مہر کا وجوب اظہار عظمت و شرافت کے پیش نظر ہے تو کم از کم اتنی مقدار معین کی جائے گی جس سے شرافت محل ظاہر ہو سکے۔ اب ہم نے دیکھا کہ چوری کا نصاب دس درہم ہے تو یا دس درہم کی چوری پر شریعت میں ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے پس ہم نے اس پر قیاس کر کے ملک بضع کی قیمت دس درہم مقرر کر دی۔ یا جن احادیث میں دس درہم سے کم مہر مقرر کرنا آیا ہے ان میں سے کچھ ضعیف ہیں مثلاً جس واقعہ میں قرآن کی تعلیم کو مہر بنانے کا ذکر ہے اس کے بارے میں حدیث میں تعلیم قرآن کو مہر معجل قرار دیا ہے کہ نکاح کے موقع پر کچھ نہ کچھ دیا جاتا ہے اور جس حدیث میں نعلین (جوتیوں پر) نکاح کرنے کا ذکر ہے اس کے بارے میں اگرچہ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حسن صحیح ہے مگر اس کا راوی عام بن عبید اللہ ہے جس کے متعلق ابن الجوزی نے تحقیق میں شیخ ابن معین کا قول نقل کیا ہے کہ یہ ضعیف اور ناقابل احتجاج ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں کہ یہ فاحش الخطا ہونے کی بناء پر متروک ہے۔ اس تفصیل سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ شوافع وغیرہ کے استدلال میں جو احادیث نقل کی گئی ہیں وہ سب متکلم فیہ اور ضعیف ہیں اور اگر ان روایات کو کسی درجہ میں لائق استثناء مان لیا جائے تو یہ مہر معجل پر محمول ہوں گی کیونکہ اہل عرب کی یہ عادت تھی کہ قبل از خلوت کچھ نہ کچھ مہر ادا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابن عباسؓ ابن عمرؓ زبیرؓ اور قتادہؓ سے منقول ہے کہ عورت کو کچھ دیئے بغیر دخول نہیں کرنا چاہئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا قبل از مہر معجل کے۔

۱۸ : بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ وَلَا يَفْرُضُ لَهَا

پاب: مرد نکاح کرے مہر مقرر نہ کرے اسی

حال میں اسے موت آ جائے

فَيَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ

۱۸۹۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ

۱۸۹۱ : حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا اور رخصتی

عبداللہ ائہ سئل عن رجل تزوج امرأة فمات عنها ولم يدخل بها ولم يقرض لها قال فقال عبد اللہ لها الصداق ولها الميراث وعليها العدة فقال معقل بن سنان الاشجعی شهدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی بزوع بنت واشیق بمثل ذالک.

حدثنا أبو یکر بن ابی شیبہ ثنا عبد الرحمن بن مہدی عن سفیان عن منصور عن ابراهیم عن علقمة عن عبد اللہ مثله.

سے پہلے ہی فوت ہو گیا اور اس نے مہر بھی مقرر نہ کیا ہو (تو کیا حکم ہے) فرمایا عورت کو مہر بھی ملے گا اور ترکہ میں حصہ بھی ملے گا اور اس پر عدت بھی واجب ہوگی۔ تو حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بزوع بنت واشیق کے بارے میں ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا۔ دوسری سند میں بھی عبد اللہ بن مسعود سے یہی مضمون مروی ہے۔

تشریح اگر بوقت عقد مہر ذکر نہ کیا ہو یا اس کی نفی کر دی ہو تو عورت کو مہر مثل ملے گا اگر شوہر اس کے ساتھ وطی کرے یا اس کو چھوڑ کر مر گیا ہو حضرت ابن مسعود ابن سیرین ابن ابی لیلیٰ اسحاق امام احمد اور ائمہ احناف اسی کے قائل ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ مہر خالصتاً عورت کا حق نہیں بلکہ ابتدا اس کا وجوب شریعت کا حق ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ اور بقاء عورت کا حق ہے یعنی شرعاً واجب ہونے کے بعد اس کے لینے کی مقدار ہے۔ محیط میں ہے کہ مہر میں تین حق ہیں (۱) حق شرع اور وہ یہ ہے کہ دس درہم سے کم نہ ہو۔ (۲) حق اولیاء اور وہ یہ کہ مہر مثل سے کم نہ ہو۔ (۳) حق مراۃ اور وہ یہ ہے کہ مہر اس کی ملک ہے۔ اور مہر مثل سے مراد اس کے والد کے خاندان کی عورت کا جو مہر ہو اور عورتیں بھی ایسی جو عمر عقل و فہم حسن و جمال میں اس عورت کے مساوی ہوں۔

باب: خطبہ نکاح

۱۹ : بَابُ خُطْبَةِ النِّكَاحِ

۱۸۹۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلائی کی جامع اور ابتدائی و انتہائی باتیں عطا ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا خطبہ سکھایا اور حاجت (نکاح) کا۔ نماز کا خطبہ یہ ہے: ((التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) اور نکاح کا خطبہ یہ ہے: ((لِحَمْدِ اللَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْدَائِنَا مِنْ

۱۸۹۲: حدثنا هشام بن عمار ثنا عيسى بن يونس حدثني ابي عن جدي ابي اسحق عن ابي الاخوص عن عبد اللہ بن مسعود قال اوتيت رسول اللہ ﷺ جوامع الخير وحواتهم اوقال فواتح الخير فعلمنا خطبة الصلوة وخطبة الحاجة خطبة الصلاة التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهدان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله وخطبة الحاجة ان الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل

لَهُ وَمَنْ يُضِلُّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدَانُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَذَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدَانُ مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ ثُمَّ تَصَلَّ خُطْبَتِكَ بِثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ اتَّقَاؤِهِ حَتَّى تُقَاتِبَهُ﴾ [آل عمران: ۱۰۲] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسْتَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ﴾ [النساء: ۱] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ: ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ [الأحزاب: ۷۰-۷۱] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلُّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدَانُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَذَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدَانُ مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ ثُمَّ تَصَلَّ خُطْبَتِكَ بِثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ اتَّقَاؤِهِ حَتَّى تُقَاتِبَهُ﴾ [آل عمران: ۱۰۲] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسْتَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ﴾ [النساء: ۱] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ: ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ [الأحزاب: ۷۰-۷۱] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

(الأحزاب: ۷۰-۷۱)

۱۸۹۳: حَدَّثَنَا يَكْرُبُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلُّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدَانُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَذَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَإِنْ مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ وَأَمَّا بَعْدُ.

۱۸۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلُّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدَانُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَذَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَإِنْ مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ وَأَمَّا بَعْدُ.))

۱۸۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَمَقَلَانِيُّ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ كُلُّ أَمْرٍ ذِي نَالٍ لَا يَدُؤُا فِيهِ بِالْحَمْدِ أَقْطَعُ.

۱۸۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مہتمم بالشان کام جس میں حمد سے ابتدا نہ کی جائے ناقص ہوتا ہے۔

باب: نکاح کی تشہیر

۱۸۹۵: حَدَّثَنَا نَضْرَبُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَالْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْيَاسِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ وَاصْرَبُوا عَلَيْهِ بِالْغُرْبَانِ.

۱۸۹۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نکاح کی تشہیر کیا کرو اور اس میں دف بجاؤ۔

۱۸۹۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَافِعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَلَجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلَ بَيْنَ

۱۸۹۶: حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال اور حرام

الخلال والحرام الدف والصفوت فی النکاح۔ میں فرق دف اور نکاح میں آواز سے ہوتا ہے۔

تشریح ۶۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت کا مقصد بظاہر یہی ہے کہ نکاح چوری تھپے نہ ہو اس میں بڑے مفاسد کا خطرہ ہے لہذا نکاح کا اعلان کیا جائے اور اس کے لئے آسان اور بہتر ہے کہ مسجد میں کیا جائے۔ مسجد کی برکت بھی حاصل ہوگی اور لوگوں کو جمع کرنے کی زحمت بھی نہ ہوگی گواہوں شاہدوں کی شرط بھی خود بخود پوری ہو جائے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نکاح و شادی کی تقریب کے موقع پر دف بجانے کا رواج تھا اور بلاشبہ اس تقریب کا تقاضا ہے کہ بالکل خشک نہ ہو کچھ تفریح کا سامان ہو اس لئے آپ نے دف بجانے کی اجازت بلکہ ایک گونہ ترغیب دی۔

پاؤپ: شادی کے گیت گانا اور دف بجانا

۲۱ : بَابُ الْغِنَاءِ وَالْدَّفِّ

۱۸۹۷ : حضرت ابو الحسنین خالد مدنی فرماتے ہیں کہ ہم عاشورا کے دن مدینہ میں تھے (کم سن) بچیاں دف بجا رہی تھیں اور گیت گارہی تھیں ہم ربیع بنت معوذ کے پاس گئے اور یہ بات ان سے ذکر کی۔ فرمانے لگیں کہ میری شادی کی صبح رسول اللہ میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت دو (کم سن) بچیاں میرے پاس گیت گارہی تھیں اور میرے آباء کا تذکرہ کر رہی تھیں جو بدر میں شہید ہوئے اور گانے گاتے میں وہ یہ بھی گانے لگیں ”اور ہم میں ایسے نبی ہیں جو کل (آئندہ) کی بات جانتے ہیں“۔ آپ نے فرمایا: یہ بات مت کہو اس لئے کہ کل کی بات اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

۱۸۹۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ (اسْمُهُ خَالِدُ الْمَدَنِيُّ) قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَالْجَوَارِي يَضْرِبُونَ بِالْدَّفِّ وَيَتَغَنِينَ فَدَخَلْنَا عَلَى الرَّبِيعِ بِنْتِ مَعْوِذٍ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عُرْسِي وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ يَتَغَنِيَانِ وَتُدْبَانِ ابْنَتِي الَّذِينَ قَبِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ وَتَقُولَانِ فِيمَا تَقُولَانِ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ أَمَا هَذَا فَلَا تَقُولُوهُ مَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللَّهُ.

۱۸۹۸ : حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ابو بکرؓ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس دو (کسن) انصاری بچیاں وہ اشعار گارہی تھیں جو انصار نے بعاث کے دن کے متعلق کہے تھے (بعاث نامی جگہ میں انصار کے دو قبیلوں اوس و خزرج کی جنگ ہوئی پھر ۱۲۰ برس تک جاری رہی اسلام کی برکت سے یہ لڑائی موقوف ہوئی) یہ بچیاں باقاعدہ گانے والی تھیں تو ابو بکرؓ نے کہا شیطان کا باجائے کر

۱۸۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو اسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تَغَنِيَانِ بِمَا تَقَاوَلْتُ بِهِ الْأَنْصَارُ فِي يَوْمِ بَعَاثٍ قَالَتْ وَلَيْسَتْا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَيْمَرُ مَوْرٍ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدِ الْفِطْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۱ یعنی لوگوں میں اس نکاح کا چرچا اور شہرت ہو جائے اور بعض نے لکھا ہے کہ اس سے مراد چھوٹی بچیوں کا ساز باج وغیرہ کے بغیر شادی کے گیت گانا ہے۔ (عبدالرشید)

- غلیہ وسلم یا ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لکل قوم عیذاً وھذا عیذانہ۔
- ۱۸۹۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا عَوْفٌ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا هُوَ بِجَوَارِ يَضْرِبْنَ بِذَقَائِهِنَّ وَيَتَغَنَّينَ وَيَقْلُنَ نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَارِ يَأْخِذُ مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْبِيَّ لَا حَبْرُكَ.
- ۱۹۰۰ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْظُورٍ أَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنَا الْأَجْلَحُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ انْكَحْتُ عَائِشَةَ ذَاتَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَرَابَةَ لَهَا مِنْ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَهْدَيْتُمُ الْفِتَاةَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا يُغْنِي؟ قَالَتْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ قَلْبُ بَعْثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقْبُولُ اتِّبَاكُمْ اتِّبَاكُمْ فَحَيَاتَنَا وَحَيَاتِكُمْ.
- ۱۹۰۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْفَرِيَابِيُّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ السَّمِيْعِيِّ عَنْ لَيْثِ بْنِ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعَ صَوْتَ طَبْلِ فَأَدْخَلَ أَصْبَعِي فِي أُذُنِي ثُمَّ تَنَحَّيْتُ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
- نبی کے گھر میں آئی ہو۔ یہ عید الفطر کا دن تھا۔ نبی نے فرمایا اسے ابو بکر ہر قوم کی کوئی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔
- ۱۸۹۹ : حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی مدینہ میں کسی جگہ سے گزر رہے تھے دیکھا کہ کچھ بچیاں دف بجار ہی ہیں اور یہ گار ہی ہیں: ”ہم بنو نجار کی بچیاں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا خوب پڑوسی ہیں۔“ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔
- ۱۹۰۰ : حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ عائشہ نے اپنی ایک قرابتدار انصاریہ کی شادی کروائی۔ رسول اللہ تشریف لائے اور پوچھا تم نے دلہن کو روانہ کر دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: اس کے ساتھ کسی (بچی) کو بھیجا جو گیت گائے؟ عائشہ نے عرض کیا: نہیں۔ اللہ کے رسول نے فرمایا: انصاری گیت گانے کو پسند کرتے ہیں اگر تم انکے ساتھ کوئی بھیج دیتے جو یہ کہتیں: ”ہم تمہارے پاس آئی ہیں ہم تمہارے پاس آئی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی خوش رکھے اور تمہیں بھی خوش رکھے۔“
- ۱۹۰۱ : حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ آپ نے ڈھول کی آواز سنی تو دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور وہاں سے ہٹ گئے۔ تین بار ایسا ہی کیا پھر فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔
- تشریح: ان احادیث میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کے اشعار کا ذکر ہے یا جنگ کے حوالہ سے اشعار ہیں ایسے اشعار چھوٹی بچیاں کہہ رہی تھیں ایسی چھوٹی نابالغ لڑکیوں کا اشعار کہنا مباح ہو اس سے ڈھول شہنائی کی اباحت ہرگز ثابت نہیں ہوتی کیونکہ احادیث میں مزامیر کی سخت ممانعت آئی ہے۔ شادی کے موقع پر بندوانہ رسمیں کیسے جائز ہو سکتی ہیں۔ یہ موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو اپنانا چاہئے اسی میں برکت ہوتی ہے۔

۲۲ : بَابُ فِي الْمُخْتَبِينَ

بَابُ : مَبْجُورِينَ كَابِيَانِ

۱۹۰۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلْمَةَ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَمِعَ مُخْتَبًا وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ يَفْتَحِ اللَّهُ الطَّائِفَ غَدًا دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَأَةٍ تَقْبَلُ بَارِيعًا وَتَذْبِرُ بِشَمَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرِجُوهُ مِنْ بَيْتِكُمْ.

۱۹۰۲ : حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو سنا کہ ایک مہجرا حضرت عبداللہ بن امیہ سے کہہ رہا ہے اگر اللہ کل طائف فتح کرادیں تو میں تمہیں بتاؤں گا وہ عورت جو سامنے آئے تو پیٹ میں چار بل ہوتے ہیں اور واپس جائے تو (وہی بل دونوں طرف سے نکل کر) آٹھ ہو جاتے ہیں تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اس کو اپنے گھروں سے نکال دیا کرو۔

۱۹۰۳ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمَرْأَةَ تَشْتَبُهُ بِالرِّجَالِ وَالرَّجُلُ تَشْتَبُهُ بِالنِّسَاءِ.

۱۹۰۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس عورت پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے اور اس مرد پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے۔

۱۹۰۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُشْتَبِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَلَعَنَ الْمُشْتَبِيَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ.

۱۹۰۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر بھی لعنت فرمائی۔

تشریح جس کو ہمارے عرف میں مہجرا کہتے ہیں اسے عرب والے مختب کہتے ہیں ایک پیدائشی طور پر اعضاء میں نرمی اور لوج رکھتے ہیں عورتوں کی طرح یہ تو اس کے اختیار میں نہیں لہذا اس پر کوئی گناہ نہیں۔ دوسری قسم ان کی وہ ہے جو تکلف کے ساتھ مختب بن جاتے ہیں ایک مختب حضرت ام سلمہ کے گھر جاتا تھا اس لئے ایسے لوگوں کو عورتوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا یہ تو غیر اولیٰ الدرہ میں داخل ہوا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی زبان سے یہ الفاظ سنے تو گھروں میں ان کا داخلہ بند کر دیا بلکہ کتابوں میں یہاں تک لکھا ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے نکلوا دیا تھا بعد میں جب یہ بوڑھا ہو گیا اور محتاج بھی تو لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے درخواست کی اب وہ کمزور اور محتاج ہو گیا لہذا اس کو اجازت عنایت فرمائی کہ ہفتہ ایک دن مدینہ میں آسکتا ہے کہ بھیک وغیرہ مانگ کر پھر باہر اپنی جگہ پر چلا جائے۔

۲۳ : بَابُ تَهْنِئَةِ النِّكَاحِ

بَابُ : نِكَاحِ پَرْمَبَارِكِ بَادُوِينَا

۱۹۰۵ : حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

۱۹۰۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

الدَّزَاوَدِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَأَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکاح پر مبارکباد دیتے تو فرماتے: اللہ تمہیں برکت دے اور تم پر برکت ڈالے اور تمہیں عافیت کے ساتھ متفق و مجتمع رکھے۔

۱۹۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا اشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَقِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِنِ ابْنِ طَالِبٍ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي جُشَمٍ فَقَالُوا بِالرِّفَاءِ وَالْبَيْنِ فَقَالَ لَا تَقُولُوا هَكَذَا وَلَكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ.

۱۹۰۶: حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو جشم کی ایک عورت سے شادی کی تو لوگوں نے کہا تم میں اتفاق ہو اور بیٹے پیدا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایسے نہ کہو بلکہ وہ کہو جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس موقع پر) کہا: اے اللہ ان کو برکت دے اور ان پر برکت ڈال دیجئے۔

تشریح ☆ دنیا کی مختلف قوموں اور قبائل میں شادی اور نکاح کے موقع پر مبارکبادی کے مختلف طریقے رائج ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر اپنی تعلیم اور عمل سے یہ طریقہ مقرر فرمایا کہ دونوں کے لئے اللہ سے برکت کی دعا کی جائے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو بھرپور خیر اور بھلائی نصیب فرمائے اور اپنے کرم کا بادل برسائے۔

باب: ولیمہ کا بیان

۲۳: بَابُ الْوَلِيمَةِ

۱۹۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا ثَابِتُ الْبُنَّانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ طَفِرَ فَقَالَ مَا هَذَا أَوْمَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلِيٍّ وَرَنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلَمٌ وَلَوْ بِشَاةٍ.

۱۹۰۷: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زرد نشان دیکھا تو پوچھا یہ کیسا ہے؟ عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے ایک عورت سے گٹھلی کے برابر سونے کے عوض نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تمہیں برکت دے ولیمہ کر لینا خواہ ایک بکری ہی ہو۔

۱۹۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَّانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلِيٍّ شَيْءٌ مِنْ نَسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلِيٌّ زَيْنَبَ فَإِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً.

۱۹۰۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا ولیمہ ایسا کیا جیسا حضرت زینب کا کیا۔ آپ نے ایک بکری ذبح کی۔

۱۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ وَعَبَّادُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّحْبِيُّ قَالَا ثَنَا سُهَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ

۱۹۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمَ عَلِيَّ صَفِيَّةَ بِنُورِ بْنِ مَرْثَدٍ وَتَمْرًا.

۱۹۱۰ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْثَمَةَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ شَهِدْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْمَةَ مَا فِيهَا لَحْمٌ وَلَا خَبْرٌ قَالَ ابْنُ مَاجَةَ لَمْ يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ.

۱۹۱۱ : حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَابِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَرْوَقِ بْنِ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَتَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُجَهِّزَ فَاطِمَةَ حَتَّى نُدْخِلَهَا عَلَى عَلِيٍّ فَعَمَدْنَا إِلَى الْبَيْتِ فَمَرَّ شَاهُ تَرَابًا لَيْنًا مِنْ أَعْرَاضِ الْبَطْحَاءِ ثُمَّ حَشَرْنَا مِرْفَقَيْنِ لَيْنًا فَنَقَشْنَاهُ بِأَيْدِينَا ثُمَّ أَطْعَمْنَا تَمْرًا وَزَيْبًا وَسَقَيْنَا مَاءً أَغْذَبْنَا وَعَمَدْنَا إِلَى عَوْدٍ فَعَرَضْنَاهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ لِيَلْقَى عَلَيْهِ الثَّوْبُ وَيُعَلِّقَ عَلَيْهِ السِّقَاءَ فَمَا زَانَا عُرْسًا أَحْسَنَ مِنْ عُرْسِ فَاطِمَةَ.

۱۹۱۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ الشَّاعِدِيِّ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدِ الشَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُرْسِهِ فَكَانَتْ خَادِمَتُهُمُ الْعُرُوسُ . قَالَتْ تَدْرِي مَا سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْقَعْتُ تَمْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ صَفَيْتُهُنَّ فَأَسْقَيْتُهُنَّ آبَاءَهُ.

صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ولیمہ ستور اور چھوہارے سے کیا۔

۱۹۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ولیمہ میں شریک ہوا اس میں نہ گوشت تھا نہ روٹی۔ مصنف کہتے ہیں کہ یہ حدیث صرف امام ابن عیینہ ہی روایت کرتے ہیں۔

۱۹۱۱: حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تیار کر کے حضرت علیؑ کے پاس بھیجیں ہم کمرہ میں گئیں اور بطحا کے اطراف کی نرم مٹی اس میں بچھائی پھر دو تکیوں میں کھجور کی چھال بھری۔ پھر ہاتھوں سے ہی اس کی دھنائی کی۔ پھر ہم نے لوگوں کو چھوہارے اور کشمش کھلائی شیریں پانی پلایا اور ایک لکڑی کمرہ کے کونہ میں کپڑے اور مشکیزہ لٹکانے کے لئے لگائی اور ہم نے فاطمہ کی شادی سے اچھی شادی نہیں دیکھی۔

۱۹۱۲: حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی میں بلایا۔ دلہن نے ہی مہمانوں کی خدمت کی۔ دلہن نے کہا تمہیں معلوم ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا رات کو کچھ چھوہارے بھگو دیئے تھے صبح ان کو صاف کر کے وہ شربت آپ کو پلایا۔

تشریح ☆ ان احادیث سے ولیمہ کا مسنون ثابت ہوتا ہے لیکن ولیمہ میں ریاء و تکلف سخت منع ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ستور اور کھجور سے بھی ولیمہ کیا نیز فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ مستقل ایک بکری بھی ذبح کرنی پڑے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بدن یا کپڑے پر زعفران لگ گئی تھی وہ دلہن کے پاس رہنے کی وجہ سے تھپی مرد کے لئے زعفرانی رنگ منع ہے علماء کے نزدیک۔

۲۵ : باب اجابۃ الداعی

۱۹۱۳ : حدثنا علي بن محمد ثنا سفيان بن عيينة عن
الرهري عن غندار بن محمد الأعرابي عن أبي هريرة قال
شر الطعام طعام الوليمة. يُدعى لها الأغنياء ويترك
الفقراء. ومن لم يجت فقد عصى الله ورسوله.

۱۹۱۴ : حدثنا اسحق بن منصور. انا عبد الله بن
سبير. ثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله
ﷺ قال اذا دُعِيَ احدكم الى وليمة غرس فليجيب

۱۹۱۵ : حدثنا محمد بن عباد الواسطي ثنا يزيد بن
حازم. ثنا عبد الملك بن حسين ابو مالك النخعي عن
منصور عن ابي حازم عن ابي هريرة قال قال رسول الله
ﷺ اول يوم حق والثاني معروف والثالث رياء وسمعة.

باب : دعوت قبول کرنا

۱۹۱۳ : حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ بدترین کھانا
ولیمہ کا کھانا ہے جس کی دعوت مالداروں کو دی جاتی ہے
اور ناداروں کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور جو دعوت قبول نہ
کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۹۱۴ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی
کو نکاح کے ولیمہ کی دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے۔

۱۹۱۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولیمہ پہلے دن حق ہے
دوسرے دن نیکی ہے تیسرے دن ریا کاری اور شہرت
طلبی ہے۔

تشریح : ولیمہ کرنا سنت ہے اور اس کی دعوت قبول کرنا بھی مستنون ہے۔ مگر وہ ولیمہ برا ہے جس میں مالداروں کو بلایا
جائے اور محتاجوں کو نہ پوچھا جائے آج کل اکثر دعوتیں ایسی ہی ہوتی ہیں کہ بڑے بڑے مالداروں کو شریک کیا جاتا ہے
ریا، اور دکھلاوے کے لئے اور محتاجوں اور مساکین کو دھتکارا جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باہم مقابلہ کرنے
والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ یعنی جو لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں اپنی شان اونچی دکھانے کے لئے
شاندار دعوتیں کریں ان کے کھانے میں شرکت نہ کرو۔

۲۶ : باب الإقامة على البكر والثيب

۱۹۱۶ : حدثنا هناد بن السري. ثنا عبدة بن
سليمان عن محمد بن اسحق عن ائوب عن ابي قلابة
عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
الثيب ثلاثا واللبكر سبعا.

۱۹۱۷ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا يحيى بن سعيد
القطان عن سفيان عن محمد بن ابي بكر عن عبد
الملك (يعني ابن ابي بكر بن الخارث بن هشام) عن

باب : کنواری اور ثیبہ کے پاس ٹھہرنا

۱۹۱۶ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثیب (مطلقہ یا
بیوہ) کے لئے تین دن ہیں اور کنواری کے لئے سات
دن ہیں۔

۱۹۱۷ : حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے شادی کی تو تین
راتیں ان کے ہاں قیام کیا اور فرمایا: اپنے خاوند (یعنی

ابیه عن أم سلمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما تزوج أم سلمة أقام عندها ثلاثاً وقال ليس بك علي أهلك هو إن شئت سبعت لك . وإن سبعت لك سبعت لبياني .

میرے (نزدیک تمہارے لئے رسوائی) اور بے رغبتی) نہیں ہے اگر تم چاہو تو سات روز تمہارے ہاں ٹھہرو اور اگر تمہارے پاس سات روز ٹھہرا تو باقی بیویوں کے پاس بھی سات روز ٹھہروں گا۔

تشریح ☆ یہ حدیث ائمہ ثلاثہ کی دلیل ہے جو یہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بیوی باکرہ ہے تو عقد نکاح کے بعد اس کے پاس سات دن رہے اور اگر تیبہ ہے تو اس کے پاس تین دن رہے کیونکہ احادیث سے یہ تفصیل ثابت ہے۔

حنفیہ کے نزدیک قدیم اور جدیدہ بیوی میں بھی باری میں برابری ہے ان میں باری کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں حنفیہ کی دلیل حدیث ابو ہریرہ اور حدیث عائشہ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کے درمیان باری میں برابری کرتے اور فرماتے کہ الہی یہ میرا بٹوارہ ہے اس امر میں جس کا میں مالک ہوں اس میں مجھ سے مواخذہ نہ کیجئے اس امر کا جس کا میں مالک نہیں ہوں یعنی زیادتی محبت۔ اور احادیث باب کے تحت جیسا ہے کہ باری کی ابتداء نئی بیوی سے ہونی چاہئے یعنی اگر باکرہ کے پاس سات دن رہے تو اور بیویوں کے پاس بھی سات دن رہے اور اگر باکرہ کے پاس تین دن رہے تو دوسری ازواج کے پاس تین دن رہے یہ مطلب حدیث ام سلمہ سے معلوم ہوتا ہے۔

پایہ: جب بیوی مرد کے پاس آئے تو

۲۷ : بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَتْ

مرد کیا کہے؟

عَلَيْهِ أَهْلُهُ

۱۹۱۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیوی خادم یا جانور حاصل کرے تو اس کی پیشانی پکڑ کر کہے: ”اے اللہ میں اس کی بھلائی آپ سے مانگتا ہوں اور اس کی خلقت اور طبیعت کی بھلائی اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس کی خلقت و طبیعت کے شر سے۔“

۱۹۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَصَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْقَطَّانُ . قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى . تَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفَادَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً أَوْ خَادِمًا أَوْ دَابَّةً فَلْيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلَتْ عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلَتْ عَلَيْهِ .

۱۹۱۹: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو یہ کہے: ”اے اللہ دور کر دے مجھے شیطان سے اور دور کر دے شیطان کو اس (اولاد) سے جو آپ مجھے عطا فرمائیں

۱۹۱۹ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ تَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا اتَى امْرَأَتَهُ قَالَ اللَّهُمَّ جَنِّبِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ

الشَّيْطَانُ مَا رَفَعَنِي ثُمَّ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَسْلُطِ اللَّهُ عَلَيْهِ كَيْفَ كُنِيَ أَبُو بَكْرٍ بَنِي أَبِي شَيْبَةَ. ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالَا ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي جَدَّةٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَنْدُرُ؟ قَالَ أَحْفَظْ عَوْرَتَكَ. الْأَمِنْ رَوْحَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ؟ قَالَ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تُرِيَهَا أَحَدًا فَلَا تُرِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! فَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ فَإِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يَسْتَخِي مِنْهُ مِنَ النَّاسِ.

تشریح: شیطان دشمن ہے وہ نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اس کے ضرر اور نقصان کی کئی صورتیں ہیں: (۱) بچے کو گمراہ بنادے اور والدین کا نافرمان بن جائے۔ (۲) پیدائش کے بعد کسی مرض وغیرہ میں مبتلا کر دے۔ (۳) اگر جماع کے وقت دعائے پڑھی جائے تو شریک ہو جاتا ہے جس کا اثر بچے پر پڑتا ہے اور بھی کئی نقصانات شیطان کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تلقین فرمائی ہے کہ اس کی برکت سے ان شیطانی ہتھکنڈوں سے بچاؤ ہو سکتا ہے۔

باب: جماع کے وقت پر وہ

۲۸: بَابُ التَّسْتُرِ عِنْدَ الْجَمَاعِ

۱۹۲۰: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بتائیے ہم کس حد تک ستر کھول سکتے ہیں اور کس حد تک چھپانا ضروری ہے۔ فرمایا: اپنی بیوی اور باندی کے علاوہ ہر ایک سے اپنا ستر بچاؤ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بتائیے اگر لوگ (رشتہ دار باہم) اکٹھے رہتے ہوں؟ فرمایا: اگر تمہارے بس میں ہو کہ کوئی ستر نہ دیکھ سکے تو ہرگز ہرگز کوئی نہ دیکھے میں نے عرض کیا اگر ہم میں سے کوئی اکیلا ہو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ سے انسانوں کی نسبت زیادہ شرم و حیا کرنی چاہئے۔

۱۹۲۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ وَهَبِ الْوَابِئِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا الْأَخْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ عَنِ ابْنِ وَرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَى أَحَدَكُمْ أَهْلُهُ فَلْيَسْتَبِرْ وَلَا يَتَجَرَّدْ تَجَرُّدَ الْغَيْرِينَ.

۱۹۲۱: حضرت عتبہ بن عبید سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جائے تو پر وہ کرے اور گدھوں کی طرح ننگا نہ ہو (یعنی بالکل برہنہ نہ ہو)۔

۱۹۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ مَوْلَى لِعَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرُجَ رَسُولِ اللَّهِ قَطُّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِعَائِشَةَ.

۱۹۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک باندی روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ستر نہ دیکھا۔

۱۹۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ مَوْلَى لِعَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرُجَ رَسُولِ اللَّهِ قَطُّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِعَائِشَةَ.

تشریح ہے۔ ان احادیث سے ستر کا چھپانا ثابت ہوتا ہے، علماء فرماتے ہیں کہ ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت حصہ بدن ستر میں داخل ہے البتہ جماع اور بول براز کے وقت ستر کھولنے کی اجازت ہے لیکن بالکل جانوروں کی طرح ننگے ہو کر جماع کرنے سے منع فرمایا ہے یہ شرم حیا کے خلاف ہے ویسے میاں بیوی کا کوئی پردہ نہیں ہے۔

پاپ: عورتوں کے ساتھ پیچھے کی راہ سے

۲۹ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّبَانِ النِّسَاءِ

صحبت کی ممانعت

فِي ادْبَارِهِنَّ

۱۹۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتے جو اپنی بیوی سے پیچھے کی راہ سے صحبت کرے۔

۱۹۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ . ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ مُخَلَّبٍ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا .

۱۹۲۴: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں فرماتے (پھر ارشاد فرمایا:) عورتوں کے پاس پیچھے کی راہ سے مت جاؤ۔

۱۹۲۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّاحِدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَرَمِيٍّ عَنْ خَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ثَلَاثَ مَرَاتٍ لَا تَأْتُو النِّسَاءَ فِي ادْبَارِهِنَّ .

۱۹۲۵: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ یہودی کہا کرتے تھے کہ جو شخص عورت کی آگے کی راہ میں پیچھے کی جانب سے صحبت کرے تو بچہ بھیگا ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”تمہاری عورتیں کھیتیاں ہیں تمہارے لئے۔ سو آؤ اپنی کھیتوں میں جس طرح چاہو“۔

۱۹۲۵ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَجَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ . قَالَا ثنا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَتْ يَهُودٌ تَقُولُ مَنْ أَتَى امْرَأَةً فِي قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ . فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْتُوا نِسَاءَكُم مِّنْ دُبُرِهِنَّ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُغْنَوْا كَمَا كَانُوا يُوعَىٰ بِهَا .

پاپ: عزل کا بیان

۳۰ : بَابُ الْعَزْلِ

۱۹۲۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا: کیا تم ایسا کرتے ہو؟ اگر نہ کرو تو حرج بھی نہیں اس لئے کہ جس جان کے ہونے کا اللہ نے فیصلہ فرما دیا وہ ہو کر رہے گی۔

۱۹۲۶ : حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ . ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ . حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ ؟ فَقَالَ أَوْ تَفْعَلُونَ ؟ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ لَيْسَ مِنْ نَسْمَةٍ قَضَى اللَّهُ لَهَا أَنْ تَكُونَ إِلَّا هِيَ كَأَنَّ

۱۹۲۷: حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ اسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ غَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْمَلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزَلُ

۱۹۲۷: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کے عہد مبارک میں عزل کرتے تھے قرآن بھی اترتا تھا (لیکن قرآن میں اس کی ممانعت نہ آئی نہ وحی کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ سے منع کرایا گیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ جائز ہے۔)

۱۹۲۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ عِيسَى ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ زَيْنَعَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ أَنْ يُعَزَّلَ عَنِ الْحَرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا

۱۹۲۸: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل سے منع فرمایا۔

۳۱: بَابُ لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَئِهَا

پاؤپ: پھوپھی اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے بیٹی اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے

۱۹۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَئِهَا

۱۹۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھوپھی اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے بیٹی اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے۔

۱۹۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ عُثْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ نِكَاحِ مَنْ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَئِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا

۱۹۳۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نکاحوں سے منع فرماتے سنا یعنی کہ یہ آدمی مرد خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرے اور بیٹی اور پھوپھی کو نکاح میں جمع کرے۔

۱۹۳۱: حَدَّثَنَا جُبَّارَةُ بْنُ الْمُغَلَّبِ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّهْسَلِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَئِهَا

۱۹۳۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھوپھی اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے بیٹی اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے۔

تشریح ☆ ان حدیثوں میں بعض ان عورتوں کا ذکر ہے جن کو اکٹھے نکاح میں نہیں رکھ سکتا۔

۳۲ : بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ

ثَلَاثًا فَتَرْوَجُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ

أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَوْ يَرْجِعُ

إِلَى الْأَوَّلِ

۱۹۳۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . قَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ ' أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ' أَنَّ امْرَأَةً رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ . فَطَلَّقَنِي قَبْلَ طَلَائِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ . وَإِنْ مَانَعَهُ مِثْلُ هَذِهِ الثُّوبِ . فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتْرِيدُ أَنْ تَرْجِعِي إِلَيَّ رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتِكَ .

۱۹۳۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ . ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مُرَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَ بْنَ زُرَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ . عَنْ سَعِيدِ الْمُسَيَّبِ ' عَنْ ابْنِ عُمَرَ ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ فَيُطَلِّقُهَا . فَيَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا . أَوْ يَرْجِعُ إِلَى الْأَوَّلِ ؟ قَالَ لَا . حَتَّى يَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ .

پاپ: مرد اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے وہ کسی اور سے شادی کر لے اور دوسرا ، خاوند صحبت سے پہلے طلاق دے دے تو کیا پہلے خاوند کے پاس لوٹ کر آ سکتی ہے؟

۱۹۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی کی اہلیہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی میں رفاعہ کے نکاح میں تھی۔ انہوں نے مجھے طلاق دے دی تین طلاقیں۔ پھر میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے شادی کر لی اسکے پاس تو کپڑے کا پلو ہے (یعنی وہ صحبت کرنے کے قابل نہیں) یہ سن کر نبیؐ مسکرائے (اور فرمایا) تم پھر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم عبدالرحمن کا کچھ مزہ نہ چکھو اور وہ تمہارا کچھ مزہ نہ چکھیں۔

۱۹۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اس مرد کے متعلق جس کی بیوی ہو وہ اسے طلاق دے دے کوئی اور مرد اس سے شادی کر لے پھر صحبت سے پہلے ہی طلاق دے دے کیا وہ پہلے خاوند کے پاس لوٹ سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں لوٹ سکتی یہاں تک کہ کچھ شہد چکھے۔

تشریح ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ شوہر ثانی کا جماع کرنا ضروری ہے ورنہ پہلے شوہر کے لئے وہ عورت حلال نہ ہوگی یہ اجماعی اور متفق علیہ مسئلہ ہے۔ صرف تابعی جلیل حضرت سعید بن المسیب کے قول کے مطابق نکاح سے عورت حلال ہو جاتی ہے جماع کی ضرورت نہیں، لیکن آپ کا قول معتبر نہیں از روئے قرآن و حدیث۔

۳۳ : بَابُ الْمُحْلِلِ

وَالْمُحْلِلِ لَهُ

پاپ: حلالہ کرنے والا اور جس کے لئے

حلالہ کیا جائے

۱۹۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ' ثنا أَبُو غَابِرٍ ' عَنْ ذَمْعَةَ

۱۹۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

بن صالح 'عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرَمَةَ 'عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُحَلَّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ .
 ۱۹۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْبُخْتَرِيِّ الْوَاسِطِيُّ ثنا أَبُو أُسَامَةَ 'عَنْ ابْنِ عَوْنٍ وَمَجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ 'عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُحَلَّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ .
 ۱۹۳۶ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحِ الْمِصْرِيِّ ثنا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ السَّيِّدَ ابْنَ سَعْدٍ يَقُولُ قَالَ لِي أَبُو مُضْعَبٍ مَشْرُوحُ بْنُ هَامَانَ قَالَ عَقَبَةُ بْنُ غَامِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِالْبَيْتِ الْمُسْتَخَارِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ الْمُحَلَّلُ لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلَّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی حلالہ کرنے والے پر اور اس شخص پر جس کے لئے حلالہ کیا جائے۔
 ۱۹۳۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی حلالہ کرنے والے پر اور اس شخص پر جس کے لئے حلالہ کیا جائے۔
 ۱۹۳۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں مانگے ہوئے سائڈ کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: وہ حلالہ کرنے والا ہے اللہ نے لعنت فرمائی حلالہ کرنے والے پر اور اس پر جس کے لئے حلالہ کیا جائے۔

☆ تشریح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص پر لعنت فرمائی جو کسی عورت سے نکاح اس نیت سے کرتا ہے کہ یہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے ان احادیث کے ظاہر سے بعض علماء نے یہ فرمایا ہے کہ وہ عورت حلال ہی نہیں ہوتی۔ احناف فرماتے ہیں کہ عورت حلال تو ہو جاتی ہے کہ نکاح کا رکن اور شرائط پائی گئی ہیں لیکن اس شرط سے باطل ہے اس شرط کے ساتھ کرنے والے کو ملعون قرار دیا گیا ہے۔

باب: جو نسبی رشتے حرام ہیں وہ رضاعی

۳۳: بَابُ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاءِ مَا يَحْرُمُ

بھی حرام ہیں

مِنَ النَّسَبِ

۱۹۳۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ 'عَنِ الْحَجَّاجِ 'عَنِ الْحَكَمِ 'عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ 'عَنْ عُرْوَةَ 'عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاءِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ .

۱۹۳۸ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثنا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ 'عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلِيٌّ بِنْتُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنْ

۱۹۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رضاع سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں۔

۱۹۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا گیا حمزہ بن عبدالمطلب کی صاحبزادی سے نکاح کا آپ نے فرمایا: وہ میری رضاعی بھتیجی ہے اور رضاعت سے وہی رشتے

۱۹۳۸: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثنا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ 'عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلِيٌّ بِنْتُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنْ

الرِّضَاعَةُ ، وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ .
 ۱۹۳۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ، الْبَاهِلِيُّ ، عَنْ أَبِي خَبِيبٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
 الزُّبَيْرِ ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ خَبِيبَةَ حَدَّثَتْهَا
 أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكِحْ أُخْتِي
 عُرْوَةَ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكِحِينَ ذَلِكَ ؟
 قَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيبَةٍ .
 وَأَخُو مَنْ شَرِكْتَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي . قَالَتْ فَأَنَا تَتَخَدُّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ
 أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ . فَقَالَ بِنْتُ أُمَّ سَلَمَةَ ؟ قَالَتْ
 نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّهَا لَوْلَمْ تَكُنْ رَبِيبِي فِي
 حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لِابْنَةُ أُخْتِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي
 وَأَبَاهَا ثَوَيْبَةُ فَلَا تُعْرَضُنَّ عَلَيَّ أَخَوَاتِكُنَّ وَلَا بَنَاتِكُنَّ .
 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتُ أُمَّ
 سَلَمَةَ ، عَنْ أُمَّ خَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

تشریح ☆ جیسے ماں بہن بیٹی پھوپھی خالہ وغیرہ حرام ہوتی ہیں قرابت نسب کی وجہ اسی طرح رضاعت کے سبب سے یہ
 رشتے حرام ہو جاتے ہیں بجز دو صورتوں کے پہلی صورت یہ ہے کہ رضاعی بہن کی ماں کہ اس سے نکاح درست ہے اس کا
 مطلب یہ ہے کہ رضاعی بہن کی ماں حلال ہے اور نسبی بہن کی ماں حرام ہے اس لئے نسبی بہن کی ماں خود اپنی ماں ہے یا باپ
 کی بیوی ہوگی اس کی بھی دو صورتیں ہیں (۱) نسبی بہن کی رضاعی ماں حلال ہے۔ (۲) رضاعی بہن کی رضاعی ماں حلال
 ہے۔ دوسری حدیث استثنائی یہ ہے کہ اپنے نسبی بیٹے کی رضاعی بہن حلال ہے اس میں بھی دو صورتیں اور ہیں۔ (۱) رضاعی
 کے بیٹے کی رضاعی بہن حلال ہے۔ (۲) رضاعی بیٹے کی نسبی بہن حلال ہے۔

۳۵ : بَابُ لَا تُحْرَمُ الْمَصَّةُ وَلَا

الْمَصَّتَانِ

پالپ: ایک دو بار دودھ چوسنے سے حرمت

ثابت نہیں ہوتی

۱۹۴۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ
 ۱۹۴۰ : حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی

حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں۔
 ۱۹۳۹: ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ سے روایت ہے کہ
 انہوں نے اللہ کے رسول سے عرض کیا کہ میری بہن عروہ
 سے نکاح کر لیجئے۔ اللہ کے رسول نے فرمایا: تمہیں یہ
 پسند ہے۔ عرض کیا جی ہاں میں اکیلی تو آپ کے پاس
 نہیں ہوں (کہ سوکن کو ناپسند کروں آپ کی تو بہت سی
 ازواج ہیں) اور بھلائی میں میری شرکت کے لئے میری
 بہن بہت موزوں ہے۔ اللہ کے رسول نے فرمایا:
 میرے لئے یہ حلال نہیں۔ عرض کیا کہ ہم میں تو باتیں
 ہوتی رہتی ہیں کہ آپ و زہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا
 ارادہ رکھتے ہیں۔ فرمایا: ام سلمہ کی بیٹی۔ عرض کیا جی
 ہاں۔ اللہ کے رسول نے فرمایا: اگر وہ میری رپیہ نہ ہوتی
 تو بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی کیونکہ وہ میری رضاعی
 بھتیجی ہے مجھے اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا
 لہذا اپنی بہنیں اور بیٹیاں میرے سامنے پیش نہ کیا کرو۔
 دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

بشر ثنا ابن ابي غرؤبة عن قتادة عن ابي الخليل عن
عبدالله بن الحارث ان ام الفضل حدثته ان رسول الله
ﷺ قال لا تحرم الرضعة ولا الرضعتان او المصاة
والمصتان .

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک
دو بار دودھ پلانا یا چوسنا حرام نہیں کرتا۔ (یعنی حرمت
ثابت نہیں ہوتی)۔

۱۹۳۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَدَّاشٍ ثَنَا ابْنُ
عَلِيَّةٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحْرِمُ
الْمِصَّةُ وَالْمِصْتَانِ .

۱۹۳۱ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: ایک دو بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں
ہوتی۔

۱۹۳۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ
ثَنَا أَبِي ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنَ الْقُرْآنِ
ثُمَّ مَقَطٌ لَا يُحْرِمُ إِلَّا عَشْرَ رَضَعَاتٍ أَوْ خُمْسَ مَعْلُومَاتٍ .

۱۹۳۲ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
فرماتی ہیں قرآن کریم میں یہ نازل ہوا تھا پھر موقوف ہو
گیا کہ حرام نہیں کرتا مگر پانچ یا دس بار دودھ پینا جس کا
یقینی علم ہو۔

تشریح ☆ رضاعت کا لغت میں معنی ہے کہ مص اللبن من الثدي یعنی چھاتی سے دودھ چوسنا۔ اصطلاح شریعت میں
رضاعت کے معنی یہ ہیں مص الرضيع من ثدي الادمية في وقت مخصوص یعنی شیر خوار کا ایک مخصوص مدت
تک عورت کی چھاتی چوسنا ہے۔ مص سے مراد وصول (پہنچنا) ہے یعنی عورت کی چھاتی سے بچے کے پیٹ میں دودھ کا پہنچ جانا
منہ کے راستہ سے ہو یا ناک کے راستہ سے پھر اس میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ رضاعت کا ثبوت چند بار دودھ پلانے پر
موقوف ہے یا نہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ حرمت پانچ چسکاریوں سے ثابت ہوتی ہے اس سے کم میں نہیں ثابت ہوتی۔
احادیث باب ان کی مستدلالت ہیں۔ امام ابو حنیفہ آپ کے اصحاب۔ امام مالک سفیان ثوری امام اوزاعی لیث بن سعد
حسن بصری عطاء مکیول طاؤس وکیع ابن المبارک زہری عروہ بن الزبیر شعبی ابراہیم نخعی حماد قتادہ عمرو بن دینار وغیرہ
کے نزدیک بچہ دودھ کم پئے یا زائد بہر صورت حرمت رضاعت ہو جاتی ہے۔ اجلہ صحابہ حضرت علی ابن مسعود ابن عباس اور
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اس کے قائل ہیں۔ امام احمد سے بھی یہی مشہور ہے اور امام بخاری کا میلان بھی اسی طرف
ہے۔ ابوبکر رازی نے احکام میں اور ابن قدامہ میں المغنی میں لیث سے نقل کیا ہے کہ تمام مسلمانوں کا جماع ہے کہ کم دودھ
پینا یا زیادہ پینا حرام کرتا ہے جس طرح کہ روزہ دار کا روزہ کم کھانا پینا توڑ دیتا ہے۔ ان حضرات کی دلیل قرآن کریم کی
آیت: **وَامْهَاتِكُمُ اللَّائِي ارْضَعْنَكُمْ**: اس آیت میں مطلق دودھ پینے کی حرمت رضاعت کا ذکر ہے کم یا زیادہ کی کوئی
قید نہیں لہذا خبر واحد کو چونکہ یہ درجہ حاصل نہیں کہ وہ قرآن حکیم کے کسی مطلق حکم کو مقید کرے اس لئے مذکورہ فی الباب
حدیث اس بات کی دلیل نہیں بن سکتی کہ حرمت رضاعت اسی صورت میں ثابت ہوتی ہے کہ جبکہ بچہ نے تین بار سے

زائد دودھ چوسا ہو۔ اس طرح صحیحین کی حدیث ابن عباس و حدیث عائشہ: یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب: (جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ تمام رضاعت سے بھی حرام ہیں) بھی مطلق ہے جس میں قلیل و کثیر کی کوئی تفصیل نہیں البتہ رضاعت (دودھ پینا) علی الاطلاق حرمت کا سبب ہوگا۔ احادیث باب کا دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ احادیث منسوخ ہیں۔ نسخ کی دلیل وہ ہے جو شیخ ابو بکر رازی نے اپنے اصول میں باب اثبات القول بالعموم کے ذیل میں حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ کسی نے آپ سے کہا: یہ لوگ کہتے ہیں کہ ایک چسکاری حرام نہیں کرتی؟ ابن عباس نے فرمایا: یہ پہلے تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۳۶: بَابُ رِضَاعِ الْكَبِيرِ

پاپ: بڑی عمر والے کا دودھ پینا

۱۹۳۳: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ سہلہ بنت سہیل نبی کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی اے اللہ کے رسول! سالم کے میرے پاس آنے سے مجھے (اپنے خاوند) ابو حذیفہ کے چہرہ پر ناپسندیدگی کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ نبی نے فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو۔ عرض کیا اسے دودھ کیسے پلاؤں وہ تو بڑی عمر کا مرد ہے۔ اللہ کے رسول مسکرائے اور فرمایا: مجھے بھی معلوم ہے کہ وہ بڑی عمر کا مرد ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کر لیا پھر وہ نبی کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ اسکے بعد میں نے ابو حذیفہ میں ناپسندیدگی کی کوئی بات نہ دیکھی اور ابو حذیفہ بدری تھے۔

۱۹۳۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رجم کی آیت اور بڑی عمر کے آدمی کو دس بار دودھ پلانے کی آیت نازل ہوئی اور میرے تحت تلے تھی۔ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور ہم آپ کی وفات کی وجہ سے مشغول ہوئے تو ایک بکری اندر آئی اور وہ کاغذ کھا گئی۔

۱۹۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ . قَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سَهِيلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ الْكِرَاهِيَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ قَالَتْ كَيْفَ أَرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ؟ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ . فَفَعَلْتُ . فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا زَايْتُ فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ شَيْئًا أَكْرَهُهُ بَعْدَ وَكَانَ شَهِدًا بَدْرًا .

۱۹۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ نَزَلَتْ آيَةُ الرَّجْمِ وَرِضَاعَةُ الْكَبِيرِ عَشْرًا . وَلَقَدْ كَانَ فِي ضِحْفِيَةِ تَحْتِ سَرِيرِي . فَلَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَشَاغَلْنَا بِمَوْتِهِ دَخَلَ دَاجِنٌ فَأَكَلَهَا .

تشریح ۶۱: اس باب میں یہ مسئلہ بیان کیا جاتا ہے کہ مدت رضاعت گزرنے کے بعد دودھ پینے سے حرمت ہوگی یا نہیں۔ سو جمہور علماء کے نزدیک مدت رضاعت گزر جانے کے بعد حرمت ثابت نہیں ہوتی اس کے برخلاف حضرت عائشہؓ عبد اللہ بن زبیر قاسم بن محمد عطا لیس ابن علیہ ابن حزم اور اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ بڑے آدمی کو اگرچہ داڑھی مونچھ نکل آئی ہو دودھ پلا دینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے ان حضرات کی دلیل حدیث باب ہے جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ کی بیوی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو انہوں نے پانچ چسکاری دودھ پلا دیا اور وہ ان کے لڑکے کی طرح شمار ہونے لگا۔ جمہور کی دلیل اور حدیث عائشہؓ کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کے علاوہ دیگر احادیث میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ متفقہ تحریم (حرمت کا تقاضا کرنے والی) وہی رضاعت ہے کہ جو صغیر سنی میں ہو۔ (۱) طہران نے صحیح صغیر میں حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا رضاع بعد فصال ولا یتیم بعد حلم: کہ دودھ چھننے کے بعد رضاعت نہیں اور بلوغ کے بعد یتیمی نہیں۔ (۲) سنن ابن ماجہ میں حدیث نمبر ۱۹۳۵ ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے جبکہ ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ کو گویا یہ ناگوار ہوا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا دیکھ لو تمہارا بھائی کون ہو سکتا ہے کیونکہ رضاعت کا اعتبار بھوک کے وقت ہے۔ (۳) ابن ماجہ کی حدیث ۱۹۴۶ میں جمہور کی دلیل ہے عبد اللہ بن زبیر کی روایت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو دودھ پیٹ کو اس طرح سیر کر دے جس طرح کسی بھوکے پیٹ کو غذا سیر کر دے اور وہ دودھ بچہ کی انتزیوں میں غذا کی جگہ حاصل کر لے۔ ان کے علاوہ بھی احادیث موجود ہیں جن سے جمہور علماء رحمہم اللہ استدلال لیتے ہیں۔ رہا سالم کا مذکورہ بالا قصہ جس سے ابن حزم اور اہل حدیث نے استدلال کیا ہے۔ سو بقول حافظ ابن حجر علماء نے اس کے چند جوابات دیئے ہیں۔ (۱) یہ حکم منسوخ ہے محبت طبری نے احکام میں اسی پر حزم کیا ہے۔ (۲) یہ حضرت سالم کی خصوصیت تھی جیسا کہ حضرت ام سلمہؓ اور دوسری ازواج مطہرات کے الفاظ حدیث نمبر ۱۹۴۷ موجود ہیں۔ (۳) جواب یہ ہے کہ اس میں حرمت رضاعت ثابت ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت عائشہؓ کے نزدیک مدت رضاعت کے بعد بھی دودھ پینے سے نکاح کرنا حرام ہو جاتا ہے کیونکہ اس باب کے خلاف خود حضرت عائشہؓ کا یہ ارشاد نقل کر رہی ہیں اس لئے وہ اس کی قائل کیسے ہو سکتی تھیں۔ البتہ ان کا خیال یہ تھا کہ اگر کسی عورت نے بچہ کو مدت رضاعت کے بعد دودھ پلایا تو اس بچہ کے بالغ ہونے کے بعد اس عورت کو اس کے سامنے آنا اور اس سے بات چیت کرنا جائز ہے۔

باب: دودھ چھوٹنے کے بعد رضاعت نہیں

۳۷: بَابُ لَا رِضَاعَ بَعْدَ فِصَالٍ

۱۹۳۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے ان کے پاس ایک مرد تھا فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا میرا بھائی ہے۔ فرمایا: غور کرو تم کن کو اپنے پاس آنے دیتی ہو اس

۱۹۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ، فَقَالَ مَنْ هَذَا؟ قَالَتْ هَذَا

لئے کہ رضاعت اسی وقت ہوتی ہے جب بچہ کی غذا دودھ ہو (یعنی بچپن میں)۔

۱۹۳۶: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رضاعت وہی ہے جو آنتیں چیرے۔ (کم سنی میں ہو، یعنی جتنی مدت فقہاء کرام نے بتائی ہے اس کے اندر ہو)۔

۱۹۳۷: حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مخالفت کی اور انہوں نے حدیقہ کے غلام سالم کی طرح رضاعت کر کے اپنے پاس (اسی طرح باقی عورتوں کے پاس بھی) آنے جانے سے منع فرمایا اور سب نے کہا کیا خبر یہ صرف اکیلے سالم کے لئے رخصت ہو (باقیوں کے لئے ایسا حکم نہ ہو)۔

أَخْبَرَنَا قَالَ انْظُرُوا مَنْ تَدْخُلْنَ عَلَيْهِمْ . فَإِنَّ الرِّضَاعَةَ مِنَ الْمُجَاعَةِ .

۱۹۳۶ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ . أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ ' عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ' أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِضَاعَ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ .

۱۹۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهْيَعَةَ ' عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَعَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ . أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ ' عَنْ أُمِّهِ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ ' أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَرْوَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّهُنَّ خَالَفْنَ عَائِشَةَ وَأَبِيْنَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ أَحَدٌ بِمِثْلِ رِضَاعَةِ سَالِمِ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ وَقُلْنَ وَمَا يَذْرِبُنَا؟ لَعَلَّ ذَلِكَ كَانَتْ رُحُصَةً لِسَالِمٍ وَخَذَةَ .

تشریح ☆ یہ احادیث جمہور ائمہ رحمہم اللہ کی دلیل ہیں۔

باب: مرد کی طرف سے دودھ

۱۹۳۸: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد میرے رضاعی چچا الفلح بن قعیس میرے پاس آئے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اجازت دینے سے انکار کیا۔ یہاں تک کہ نبی میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: وہ تمہارے چچا ہیں انکو اجازت دیدو۔ میں نے عرض کیا مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے تو نہیں پلایا فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

۱۹۳۹: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا آئے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے

۳۸ : بَابُ لَبَنِ الْفَحْلِ

۱۹۳۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ' عَنْ الزُّهْرِيِّ ' عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ' قَالَتْ إِنِّي عَمِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي قَعِيسٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ ' بَعْدَ مَا ضَرَبَ الْحِجَابَ . قَائِبْتُ أَنْ أَدْنَ لَهُ . حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكَ فَادْنِي لَهُ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يَرْضَعْنِي الرَّجُلُ؟ قَالَ تَرَبَّثْ يَدَاكَ أَوْ يَمِينِكَ .

۱۹۳۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ' قَالَتْ جَاءَ عَمِي مِنَ الرِّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ

فرمایا: تمہارے چچا تمہارے پاس آسکتے ہیں۔ میں نے عرض کیا مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا۔ آپ نے فرمایا: وہ تمہارے چچا ہیں تمہارے پاس آسکتے ہیں۔

پاؤ: مرد و اسلام لائے اور اس کے نکاح

میں دو بہنیں ہوں

۱۹۵۰: حضرت دیلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں جن سے جاہلیت میں نکاح کیا تھا آپ نے فرمایا: واپس جاؤ تو ان میں سے ایک کو طلاق دے دینا۔

۱۹۵۱: حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ان میں سے جس ایک کو چاہو طلاق دے دو۔

عَلَى فَبَيِّنْتُ أَنْ أذن لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ عَمَّكَ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ . قَالَ إِنَّهُ عَمُّكَ . فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ .

۳۹ : بَابُ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ وَعِنْدَهُ

أُخْتَانِ

۱۹۵۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْدَةَ 'عَنْ أَبِي وَهَبِ الْجَيْشَانِيِّ 'عَنْ أَبِي حِرَاشِ الرَّغِينِيِّ 'عَنِ الدَّيْلَمِيِّ ' قَالَ قَبِلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي أُخْتَانِ تَرَوُجُهُمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ إِذَا رَجَعْتَ فَطَلِّقِي إِحْدَاهُمَا .

۱۹۵۱ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى . ثنا ابْنُ وَهَبِ . أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهَيْعَةَ 'عَنْ أَبِي وَهَبِ الْجَيْشَانِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الضَّحَّاكَ بْنَ فَيْرُوزِ الدَّيْلَمِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ' قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي اسَلَّمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي طَلِّقِي إِتَهُمَا شِئْتَ .

تشریح ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ دو بہنیں ایک شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔

پاؤ: مرد مسلمان ہو اور اس کے نکاح میں

چار سے زائد عورتیں ہوں

۱۹۵۲: حضرت قیس بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اسلام لایا تو میری آٹھ بیویاں تھیں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات عرض کی۔ فرمایا: ان میں سے چار کا انتخاب کر لو۔

۴۰ : بَابُ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ وَعِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ

أَرْبَعِ نِسْوَةٍ

۱۹۵۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ ثنا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى 'عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ الشُّمْرَدِلِ 'عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ ' قَالَ اسَلَّمْتُ وَعِنْدِي ثَمَانِ نِسْوَةٍ . فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ذَلِكَ لَهْ ' فَقَالَ اخْتَرِي مِنْهُنَّ أَرْبَعًا .

۱۹۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ مسلمان ہوئے تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: ان میں سے چار رکھ لو۔

۱۹۵۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ . ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ . ثنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ' قَالَ أَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا .

۴۱: بَابُ الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ

۱۹۵۴: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ جس شرط کو پورا کرنا ضروری ہے وہ وہ شرط ہے جس کی بنیاد پر تم (اپنے لیے) فرجوں کو حلال کرو۔

۱۹۵۴: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ' قَالَا ثنا أَبُو أُسَامَةَ ' عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ' عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ' عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُؤْفَى بِهِ مَا اسْتَحَلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ .

۱۹۵۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: نکاح بندھنے سے قبل جو بھی مہر تحفہ ہدیہ ہو وہ بیوی کا ہے اور جو نکاح بندھنے کے بعد ہو تو وہ اسکا ہے جسے دیا گیا یا ہبہ کیا گیا اور سب سے زیادہ آدمی کا اعزاز جس کی وجہ سے کیا جائے اسکی بیٹی یا بہن ہے۔

۱۹۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا أَبُو خَالِدٍ ' عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ' عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ ' عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ' قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ صِدَاقٍ أَوْ جِنَاءٍ أَوْ هَبَةٍ قَبْلَ عَضْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عَضْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَته أَوْ حَبِيٍّ وَأَحَقُّ مَا يُكْرَمُ الرَّجُلُ بِهِ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ .

۴۲: بَابُ الرَّجُلِ يُعْتِقُ أُمَّتَهُ ثُمَّ

۱۹۵۶: حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی باندی ہو وہ اسے اچھے انداز سے آداب سکھائے اور اچھے انداز سے اس کی تعلیم و تربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے اسے دوہرا اجر ملے گا اور جو بھی کتابی مرد اپنے نبی پر ایمان لائے اور محمد (ﷺ) پر ایمان لائے اسے دوہرا اجر ملے گا اور جو بھی مملوک غلام اللہ کے فرائض ادا کرے اور

يَتَزَوَّجُهَا

۱۹۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ' أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ . ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ' عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَبِيٍّ . عَنْ الشَّعْبِيِّ ' عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ' عَنْ أَبِي مُوسَى ' قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ آدِبَهَا . وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا . ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِيمَا رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ فَلَهُ أَجْرَانِ ' وَإِيمَا عَبْدٍ مَمْلُوكٍ أَدَّى

حق الله عليه وحق موالیه 'قله اجران .

قال صالح قال الشعبي : قد اغصبتكها
بغير شيء . ان كان الراكب ليركب فيما دونها الى
المدينة .

اپنے آقاؤں کا حق ادا کرے اس کو دوہرا اجر ملے گا۔
اس حدیث کے راوی صالح کہتے ہیں کہ
میرے استاذ امام شعبی نے فرمایا یہ حدیث میں نے تمہیں
بلا معاوضہ مفت ہی میں دے دی حالانکہ اس سے کم بات
معلوم کرنے کے لئے بھی مدینہ کا سفر کرنا پڑتا تھا۔

۱۹۵۷: حضرت انس فرماتے ہیں کہ صفیہ (جب خیر میں قید
ہوئیں تو) سیہ کلبی کے حصہ میں آئیں پھر بعد میں رسول
اللہ کو مل گئیں تو آپ نے ان سے شادی کر لی اور آزادی
کو ان کا مہر قرار دیا۔ حماد کہتے ہیں کہ عبدالعزیز نے ثابت
سے کہا آپ نے انس سے پوچھا تھا کہ رسول اللہ نے صفیہ
کو کیا مہر دیا؟ فرمایا: انکی ذات (آزادی) مہر میں دی۔

۱۹۵۷ : حدثنا أحمد بن غبده . ثنا حماد بن زيد .
ثنا ثابت وعبد العزيز ' عن انس رضي الله تعالى عنه ' قال
صارت صفية لبرصية الكلبى ، ثم صارت لرسول الله
صلى الله عليه وسلم بعد فتزوجها وجعل عتقها صداقها .
قال حماد فقال عبد العزيز لثابت يا ابا محمد انت
سألت انسا ما أمهرها ؟ قال أمهرها نفسها .

۱۹۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ
عنہا کو آزاد کیا اور آزادی کو ہی ان کا مہر قرار دے کر
ان سے شادی کر لی۔

۱۹۵۸ : حدثنا حبيش بن ميسرة . ثنا يونس ابن
محمد بن زيد ' عن أيوب ' عن عكرمة عن عائشة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم أعتق صفية ' وجعل عتقها
صداقها ' وتزوجها .

پاب: آقا کی اجازت کے بغیر غلام کا

۳۳ : باب تزويج العبد بغير

شادی کرنا

إذن سيده

۱۹۵۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لے تو وہ
زانی ہوگا۔

۱۹۵۹ : حدثنا أزهر بن مروان . ثنا عبد الوارث بن
سعيد . ثنا القاسم بن عبد الواحد . عن عبد الله بن محمد
بن عقييل ' عن ابن عمر ' قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم إذا تزوج العبد بغير إذن سيده . كان ماهرا .

۱۹۶۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو
غلام بھی مالکوں کی اجازت کے بغیر شادی کر لے وہ زانی
ہے۔

۱۹۶۰ : حدثنا محمد بن يحيى وصالح بن محمد بن يحيى
بن سعيد . قالنا ثنا أبو عشان مالك بن إسماعيل . ثنا مندل
عن ابن جريج عن موسى بن عقبة عن نافع ' عن ابن عمر قال
قال رسول الله أيما عبد تزوج بغير إذن موالیه فهو زان .

۳۴ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ

پہاں: نکاح متعہ سے ممانعت

۱۹۶۱: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۱۹۶۲: حضرت سہرہ فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع میں گئے لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول گھر سے دُوری ہمارے لئے سخت گراں ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر ان عورتوں سے نکاح کر کے فائدہ اٹھا۔ ہم ان عورتوں کے پاس گئے تو انہوں نے باہمی مدت مقرر کئے گئے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ صحابہ نے رسول اللہ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: پھر باہمی مدت مقرر کر لو تو میں اور میرا ایک چچا زاد بھائی نکلے میرے پاس بھی ایک چادر تھی اور اس کے پاس بھی لیکن اسکی چادر میری چادر سے عمدہ تھی البتہ میں اس کی بہ نسبت زیادہ جوان تھا۔ اس عورت نے کہا: چادر تو چادر کی طرح ہے سو میں نے اس سے شادی کر لی میں اس رات اسکے پاس ٹھہرا۔ صبح آیا تو نبی رکن اور باب کے درمیان کھڑے ہوئے فرما رہے تھے اے لوگو! میں نے تمہیں متعہ کی اجازت دی تھی غور سے سنو اللہ نے قیامت تک کیلئے متعہ حرام فرما دیا اسلئے جسکے پاس کوئی متعہ والی عورت ہو اسکا رستہ چھوڑ دے اور جو تم نے انہیں دیا اُس میں سے کچھ واپس نہ لو۔

۱۹۶۳: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جب حضرت عمر بن خطاب خلیفہ بنے تو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ہمیں متعہ کی اجازت دی پھر اسے حرام قرار دے دیا۔ اللہ کی قسم جس کے متعلق معلوم ہوا کہ متعہ کرتا ہے اور وہ محض ہوا تو میں اس کو

۱۹۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى . ثَابِتُ بْنُ عُمَرَ . ثَابِتُ بْنُ مَالِكٍ . عَنْ أَنَسِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ . عَنْ أَبِيهِمَا . عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ . أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَنْبَسِيَّةِ .

۱۹۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . ثَابِتُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ . سُلَيْمَانُ . عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ . عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ . عَنْ أَبِيهِ . قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ . فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! إِنَّ الْغُرَبَاءَ قَدْ اشْتَدَّتْ عَلَيْنَا . قَالَ فَاسْتَمِعُوا مِنِّي هَذِهِ النَّسَاءِ . فَاتَيْنَاهُنَّ . فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْكِحُنَنَا إِلَّا أَنْ نَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُنَّ أَجْلًا . فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اجْعَلُوا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُنَّ أَجْلًا . فَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبْنُ عَمِّ لِي . مَعَهُ بُرْدٌ وَمَعِيَ بُرْدٌ . وَبُرْدُهُ أَجْوَدُ مِنْ بُرْدِي وَأَنَا أَشْبُ مِنْهُ . فَاتَيْنَا عَلَى امْرَأَةٍ فَقَالَتْ بُرْدٌ كَبِيرٌ . فَتَرَوُجْتُهُمَا فَمَكَثْتُ عِنْدَهُمَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ . ثُمَّ غَدَوْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذْنُتُ لَكُمْ فِي الْأَسْتِمَاعِ . إِلَّا وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخْلِ سَبِيلَهَا . وَلَا تَأْخُذُوا بِمَا اتَّيَمُّوهُنَّ شَيْنًا .

۱۹۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَسْقَلَانِيِّ ثَابِتُ الْفَرْيَابِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي خَازِمٍ . عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَفْصٍ . عَنْ ابْنِ عُمَرَ . قَالَ لَمَّا وُلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ . خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا . ثُمَّ حَرَّمَهَا وَاللَّهِ ! لَا أَعْلَمُ أَحَدًا يَتَمَتَّعُ وَهُوَ مُحْصَنٌ

الَا رَجَعْتُمْ بِالْحَجَارَةِ الْاِ اِنْ يَاتِيَنِي بَارِعَةً يَشْهَدُوْنَ سگسار کروں گا۔ الا یہ کہ میرے پاس چار گواہ لائے جو
وان رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اخلها بغذاذ گواہی بھی دیں کہ اللہ کے رسول نے اسے حرام کرنے
حرّمها۔ کے بعد پھر حلال بتایا۔

تشریح: متعہ یہ ہے کہ ایک میعاد معین تک نکاح کرے۔ مثلاً ایک دن دو دن یا ایک ہفتہ یا ایک مہینہ ایک سال یہ حرام ہے۔ شرح السنہ میں ہے کہ علماء رحمہم اللہ نے متعہ کے حرام ہونے پر اتفاق کیا ہے گویا تمام مسلمانوں کا اس کی حرمت پر اجماع ہے اسلام کے ابتدائی زمانہ میں کچھ دن کے لئے اس کی اباحت ضرور ہوئی تھی جو شخص بہ سبب تخرج جنسی ہیجان کی وجہ سے حالت اضطرار کو پہنچ گیا ہو اس کے لئے اجازت تھی کہ وہ متعہ کر لے لیکن بعد میں قیامت تک کے لئے حرام کر دیا گیا۔ حضرت طلحہ سے اس کی حرمت مروی ہے۔ قاضی عیاض وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ متعہ صرف روافض اور شیعہ کے نزدیک جائز ہے جو آیت: ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ اجورهن﴾ فریضہ سے استدلال کرتے ہیں کہ اس میں استمتاع کا ذکر ہے نہ کہ نکاح کا اور استمتاع ہی متعہ ہے نیز اس میں اجر دینے کا حکم ہے اور اجر نکاح متعہ میں دیا جاتا ہے نہ نکاح میں لیکن تاجہ کرامہ اور فقہاء عظام بلکہ جمیع امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ متعہ بالکل حرام ہے اس کی حرمت پر استدلال کرتے ہوئے صاحب بدائع نے کہا ہے کہ لنا الكتاب والسنة والاجماع والقياس کہ ہمارے پاس کتاب وسنت واجماع اور قیاس ہیں اس کے بعد قرآن کریم کی یہ آیت پیش کی ہے: ﴿والذين هم لفروجهم حافظون الا على ازواجهم او ما ملكت ايماهم فانهم غير ملومين﴾ فمن ابتغى وراء ذلك فاولئك هم العادون ﴿ (اور جو اپنی شہوت کی جگہ کو تھامتے ہیں مگر اپنی عورتوں پر یا اپنے ہاتھ کے مال باندیوں پر سو ان پر کچھ الزام نہیں پھر جو کوئی ڈھونڈے اس کے سوا سو وہی ہیں حد سے بڑھتے والے۔ اس میں حق تعالیٰ شانہ نے نکاح اور ملک یمین کے علاوہ قضاء شہوت کا کوئی راستہ ڈھونڈنے والے کو حلال کی حد سے آگے نکل جانے والا قرار دیا ہے اور اب ایسا جہاں زنا لواطت و طی بہائم و عاریت جواری اجماعاً اور بعض کے نزدیک استمتاع بالید وغیرہ جیسی صورتیں آگئیں وہیں متعہ بھی آگیا اس لئے کہ متعہ نکاح ہے نہ ملک یمین کی ملک یمین نہ ہونا تو ظاہر ہے اور نکاح اس لئے نہیں کہ اول تو متعہ پر لفظ نکاح کا اطلاق نہ عرفاً سنا گیا ہے اور نہ شریعت میں وارد ہے دوسرے یہ کہ نکاح کی کچھ مخصوص شرائط ہیں جن کے نہ ہونے سے نکاح نکاح ہی نہیں رہتا۔ متعہ وقت گزرنے پر ختم ہو جاتا اور نکاح ہمیشہ باقی رہتا ہے۔ (۲) نکاح فراش ہوتا ہے جس کے ذریعہ بچہ کا نسب دعویٰ کے بغیر ہی ثابت ہوتا ہے اس کے برخلاف جو لوگ متعہ کے قائل ہیں وہ صاحب متعہ سے نسب ثابت نہیں کرتے۔ (۳) منکوحہ بیوی کو دخول کرنا بوقت جدائی ندرت کو واجب کرتا ہے اور موت سے بھی عدت واجب ہو جاتی ہے دخول ہو یا نہ ہو اور متعہ سے وفات کی عدت واجب نہیں ہوتی۔ (۴) نکاح کی وجہ سے میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں اور متعہ میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے بہر کیف نکاح کے یہ مخصوص احکام ہیں جو متعہ میں نہیں ہیں معلوم ہوا کہ متعہ نکاح نہیں ہے پس یہ حرام ہے۔ مفسرات میں ہے کہ جو شخص متعہ کو حلال جانے وہ کافر ہے امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ اللہ نے کسی شے کو

حلال کر کے حرام کیا ہو سوائے متعہ کے پھر بڑی عجیب بات ہے کہ شیعوں کی کتابوں میں انہی کی احادیث صحیحہ میں ائمہ سے متعہ کی حرمت منقول ہیں مگر وہ نہ صرف حرمت متعہ کے حلال ہونے پر اصرار کرتے ہیں بلکہ اس کے فضائل بھی بیان کرتے ہیں اور مزید ستم ظریفی یہ ہے کہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ متعہ کو دراصل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حرام کیا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے ہماری طرف سے صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ ان کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث قابل عبرت ہے جس میں صریح ممانعت ہے اور وہ صحیحین میں بھی موجود ہے اور شیعہ حضرات کا یہ اصول ہے کہ اختلافی مسائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آل بیت کی طرف مراجعت ضروری سمجھتے ہیں۔ احادیث کے علاوہ اجماع صحابہ بھی ہے کہ متعہ حرام ہے اس پر ایک سوال ہو سکتا ہے کہ ابن عباس متعہ کے جائز ہونے کے قائل ہیں پھر اجماع کہاں ہوا؟ جواب یہ ہے کہ حضرت ابن عباس کا رجوع ثابت ہے چنانچہ امام ترمذی نے جامع میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ متعہ (کا جواز) ابتداء اسلام میں تھا جب کوئی مرد کسی شہر میں جاتا اور وہاں اس کی شناسائی نہ ہوتی تو وہاں کسی عورت سے اتنی مدت کے لئے نکاح کر لیتا جتنی مدت اس کو ٹھہرنا ہوتا چنانچہ وہ عورت اس کے سامان کی دیکھ بھال کرتی اور اس کا کھانا پکاتی یہاں تک کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: **الاعلیٰ ازواجہم او ما ملکت ایمانہم**۔ تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ان دونوں (یعنی بیوی اور لونڈی) کی شرمگاہ کے علاوہ ہر شرمگاہ حرام ہے۔ شیخ حازمی نے کتاب الناح والمنسوخ میں بالاستاد سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے یہ عرض کیا: حضرت! آپ کے فتاویٰ تو شہرہ آفاق ہو گئے ہیں اور شعراء چٹکیاں لینے لگے۔ آپ نے دریافت کیا کیا ہوا؟ میں نے شاعر کے اشعار سنائے یہ سن کر آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! بخدا میں نے اس کا فتویٰ نہیں دیا میرے نزدیک تو متعہ بالکل ایسے ہی حرام ہے جیسے خون مردار اور خنزیر کا گوشت کہ یہ چیزیں سوائے مضطر کے کسی کے لئے جائز نہیں۔

باب: محرم شادی کر سکتا ہے

۴۵: بَابُ الْمُحْرِمِ يَتَزَوَّجُ

۱۹۶۴: ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی اس حال میں کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حلال تھے۔

۱۹۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدمَ، ثنا جَرِيدُ بْنُ حَارِمٍ، ثنا أَبُو قَزَازَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ.

یزید کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا میری اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خال ہیں۔

قَالَ وَكَانَتْ خَالَتِي وَخَالَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا.

۱۹۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام نکاح کیا۔

۱۹۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۱۹۶۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ ۱۹۶۶ : حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 الْمَكِّيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَالِعٍ عَنْ نَبِيهِ بْنِ وَهَبٍ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم نہ اپنا نکاح
 عَنْ إِبْنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَحْرَمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ . کرے نہ دوسرے کا نکاح کرے نہ ہی نکاح کا پیغام
 بھیجے۔

تشریح : اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ محرم اور محرمہ حالت احرام میں نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ائمہ ثلاثہ کے نزدیک جائز نہیں اگر کریں گے تو نکاح باطل ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی کے قائل ہیں امام ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب کے نزدیک جائز ہے صحابہ میں سے حضرت ابن عباسؓ ابن مسعودؓ انس بن مالکؓ اور جمہور تابعین ابراہیم نخعیؒ سفیان ثوریؒ عطاء بن ابی رباحؒ حکم بن عتبہؒ حماد بن ابی سلیمانؒ عکرمہؒ مسروقؒ بھی اسی کے قائل ہیں البتہ صحبت کرنا جائز نہیں تا وقتیکہ احرام سے حلال نہ ہو جائیں۔ احناف کی دلیل حدیث ابن عباس ہے جس کی تخریج ائمہ ستہ نے کی ہے اور سنن ابن ماجہ حدیث ۱۹۴۵ میں ہے: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نکح وهو محرم۔ بخاری کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے: وبنی بہا وهو حلال وماتت بسرف؛ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جماع کیا ہے احرام سے باہر اسی طرح بزار نے مسند میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے: انه عليه السلام تزوج ميمونة وهو محرم واحتجم وهو محرم کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں نکاح کیا اور سیئگی بھی احرام کی حالت میں لگوائی۔ علامہ سہلی الروض الانف میں فرماتے ہیں کہ اس سے حضرت عائشہ کی مراد نکاح ميمونہ ہے لیکن آپ نے ان کا نام ذکر نہیں کیا۔ حضرت ابن عباسؓ وغیرہ کی روایات کے معارض حضرت یزید بن الاحم کی روایت ہے جس میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ميمونہ سے حلال ہونے کے وقت نکاح کیا۔ یہ روایت اور صحابہ سے حدیث کی دوسری کتب میں بھی موجود ہے لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ یزید بن احم کی روایت کا وہ درجہ نہیں جو حضرت ابن عباسؓ کی روایت کا ہے کیونکہ وہ ائمہ ستہ (حدیث کے چھ اماموں) کی متفق علیہ روایت ہے بخلاف روایت یزید بن احم کہ اس کو نہ امام بخاری نے لیا ہے اور نہ امام نسائی نے پھر حفظ و اتقان میں یزید بن احم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے برابر نہیں ہو سکتے۔ مذکورہ بالا تقریر سے یہ بات واضح ہے کہ نکاح محرم کے جواز و عدم جواز دونوں کی بابت حدیث موجود ہے۔ چنانچہ حدیث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ممانعت پر دلالت ہے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما بابت و اجازت پر اب ان میں سے کسی ایک کو رد کرنے کے بجائے ترجیح و تطبیق کا طریق ہی اولیٰ ہے۔ اب اگر ترجیح کا طریق اختیار کیا جائے تو کئی وجوہ سے حدیث ابن عباس ہی راجح قرار پاتی ہے۔ (۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تائید حاصل ہے اور وہ نصوص قرآن ﴿فانکحوا ما طاب لکم﴾ اور ﴿انکحوا الایامی منکم﴾ وغیرہ کے موافق بھی ہے جو مطلق اباحت نکاح پر دلالت کر رہی ہیں پس عدم احرام کی شرط لگانا خبر واحد کے ذریعہ سے کتاب اللہ پر زیادتی ہے جو جائز نہیں۔ (۲) اصول میں یہ بات طے شدہ ہے کہ جب دو حدیثوں میں تعارض ہو تو اقوال

صحابہ کی طرف پھر قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ اب اگر اقوال صحابہ کو دیکھا جائے تو وہ مختلف ہیں چنانچہ حضرت عمر و علی اگر شوافع کے ساتھ ہیں تو حضرت ابن عباس و ابن مسعود اور حضرت انس بن مالک احناف کے ساتھ ہیں اور اگر قیاس کی طرف رجوع کیا جائے تو وہ احناف کے موافق ہے اس لئے جس طرح خرید و فروخت حالت احرام میں جائز ہے اور دونوں ایک جیسے ہیں ایجاب و قبول ہیں۔ لہذا نکاح بھی حالت احرام میں جائز ہونا چاہئے۔ اور اگر دونوں متعارض حدیثوں میں تطبیق کا طریق اختیار کیا جاسکتا ہے صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ حدیث عثمان میں نکاح کے لغوی معنی (وطی) مراد ہیں مطلب یہ ہے کہ حالت احرام میں وطی کرنا ممنوع ہے پس حدیث کا ترجمہ یہ ہوگا کہ نہ محرم وطی کرے اور نہ محرمہ عورت اپنے شوہر کو وطی پر قدرت دے اور کوئی وجہ نہیں یہ معنی اختیار کرنے میں۔ (واللہ اعلم)۔

پایہ: نکاح میں ہمسرا اور برابر کے لوگ

۳۶ : بَابُ الْأَكْفَاءِ

۱۹۶۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَابُورٍ الرَّقِيُّ . ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنِ سَلِيمَانَ الْأَنْصَارِيُّ ، أَخُو فُلَيْحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ ، عَنِ ابْنِ وَثِيمَةَ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاكُمْ مِنْ تَرْضُونَ خُلُقَهُ وَدِينَهُ فَرَوْجُهُ . إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ .

۱۹۶۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے پاس ایسا رشتہ آئے جس کے اخلاق اور دینی حالت تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کرو اگر نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا بگاڑ ہوگا۔

۱۹۶۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا الْحَرِثُ بْنُ عَمْرَانَ الْجَعْفَرِيُّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَيَّرُوا لِنُطْفِئِكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ الْأَكْفَاءَ وَإِنْ كُنْتُمْ الْيَهُمَّ .

۱۹۶۸ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے نطفوں کے لئے (اچھی عورتوں کا) انتخاب کرو اور کفو عورتوں سے نکاح کرو اور کفو مردوں کے نکاح میں دو۔

تشریح: کفو کا معنی ہے ہمسر جیسا کہ قرآن کریم میں ہے ولم یکن له کفو احد: کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ہمسر نہیں۔ بابت نکاح میں کفو و کفایت سے مراد ایک مخصوص برابری ہے جس کا اعتبار مرد کی جانب سے ہوتا ہے۔ پس احناف شوافع حنابلہ اور جمہور علماء کا مسلک کفایت کے متعلق یہ ہے کہ چند امور میں کفایت کا اعتبار ہے جن کی تفصیل مبسوط امام محمد میں ہے (۱) نسب (۲) حریت (آزاد ہونا) (۳) دین (دیانت) (۴) مال (۵) صنائع (پیشے) احادیث باب میں دین مقدم رکھنے کا حکم ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک دین میں بھی کفایت (برابری) کا اعتبار ہے دین سے مراد دیانت ہے یعنی ملاح و تقویٰ اور نیکو کارم اخلاق اس کے معتبر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دیانتداری سب سے زیادہ قابل فخر چیز ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم: تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل اکرام و مکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ نیز یہ کہ لوگ عورت کو اس کے شوہر کے نسب کے گھٹیا ہونے پر جس قدر عار دلاتے ہیں اس سے کہیں زیادہ اس کے فاسق ہونے پر عار دلائیں گے پس نیک و پارسا عورت اور فاسق عورت مرد میں برابری نہ ہوگی۔

۴۷ : بَابُ الْقِسْمَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ

۱۹۶۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . ثنا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الضَّرْبِيِّ أَنَسُ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ يَمِيلُ مَعَ أَحَدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَأَخَذَ بِقَبْلِهِ نَاقِطٌ .

۱۹۷۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . ثنا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ ، عَنْ مُعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ أَفْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ .

۱۹۷۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى . قَالَا ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ . أَنبَانَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ، قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ ، فَيَعْدِلُ ، ثُمَّ يَقُولُ : اللَّهُمَّ ! هَذَا فِعْلِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تُلْمِنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ .

۴۸ : بَابُ الْقِسْمَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ

۱۹۶۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں وہ ان میں سے ایک کو دوسری پر ترجیح دیتا ہو وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک حصہ ڈھلکا ہوا ہوگا۔

۱۹۷۰ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر تشریف لے جانے لگتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ ڈال لیتے۔

۱۹۷۱ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے درمیان باری مقرر فرماتے اور اس میں عدل اور برابری سے کام لیتے پھر بھی یہ دعا مانگتے: ”اے اللہ! یہ میری کارکردگی ہے اس چیز میں جس میں میرا اختیار ہے اب مجھے مورد ملامت نہ ٹھہرائیے اس چیز میں جو آپ کے اختیار میں ہے اور میرے اختیار میں نہیں ہے۔“

تشریح ☆ ان احادیث میں ایک سے زیادہ بیویوں کے درمیان انصاف اور باری میں برابری کی تاکید بیان کی گئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تقسیم واجب نہیں تھی لیکن پھر بھی قرعہ ڈالتے جس ام المؤمنین کا نام قرعہ میں نکلتا وہ سفر میں ساتھ تشریف لے جاتی۔

۴۸ : بَابُ الْمَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا لِصَاحِبَتِهَا

۱۹۷۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ، أَنبَانَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ لَمَّا كَبُرَتْ سُوْدَةَ بِنْتُ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ . فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَ سُوْدَةَ .

۴۸ : بَابُ الْقِسْمَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ

۱۹۷۲ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عمر رسیدہ ہو گئیں تو انہوں نے اپنی باری مجھے دے دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا دن بھی مجھے دیتے۔

۱۹۷۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا لَنَا عَفَّانُ . ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ سَمِيَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلِيَّ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيبٍ فِي شَيْءٍ فَقَالَتْ صَفِيَّةُ يَا عَائِشَةُ ! هَلْ لَكَ أَنْ تُرَضِيَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) غَنِيٌّ وَلَكِ يَوْمِي ؟ قَالَتْ نَعَمْ . فَأَخَذَتْ حَمَارًا لَهَا مَضْبُوعًا بِزَعْفَرَانٍ . فَرَشَّتَهُ بِالْمَاءِ لِيَفْرُوعَ رِيحُهُ . ثُمَّ قَعَدَتْ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ ! إِلَيْكَ عَنِي . إِنَّهُ لَيْسَ يَوْمَكَ فَقَالَتْ ذَلِكَ فَضَّلُ اللَّهُ يُؤْتِيهِ مِنْ يَشَاءُ . فَأَخْبَرْتُهُ بِالْأَمْرِ . فَرَضِيَ عَنْهَا .

۱۹۷۳ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کسی بات کی وجہ سے حضرت صفیہ بنت حبیب سے ناراض ہوئے تو صفیہؓ نے عائشہؓ سے کہا: اے عائشہؓ کیا تم چاہتی ہو کہ تم رسول اللہؐ کو مجھ سے راضی کرادو اور میری باری تمہیں مل جائے؟ عائشہؓ نے کہا: ٹھیک ہے۔ اسکے بعد عائشہؓ نے اپنا زعفران میں رنگا ہوا دوپٹہ لیا اور اس پر پانی چھڑکا تاکہ اسکی مہک پھیلے اور رسول اللہؐ کے پہلو میں جا بیٹھیں۔ نبیؐ نے فرمایا: عائشہؓ! دور رہو آج تمہاری باری نہیں ہے۔ عائشہؓ نے کہا: ﴿ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہیں عطا فرمائیں۔ اور ساری بات آپ کو بتائی تو آپ حضرت صفیہؓ سے راضی ہو گئے۔

۱۹۷۴ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو . ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ! إِنَّهَا قَالَتْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ . فِي رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ قَدْ طَالَتْ صُحْبَتُهَا . وَوَلَدَتْ مِنْهُ أَوْلَادًا . فَرَادَ أَنْ يَسْتَبَدَلَ بِهَا . فَرَأَتْهُ عَلَى أَنْ يَقِيمَ عِنْدَهُ وَلَا يَقْسِمَ لَهَا .

۱۹۷۴ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آیت: ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ ”اور صلح بھلی ہے“۔ نازل ہوئی اس مرد کے بارے میں جس کی بیوی عرصہ دراز سے اسکے نکاح میں تھی اور اس خاوند سے اسکی کافی اولاد بھی ہوئی تھی پھر اس مرد نے اس بیوی کو بدلنا چاہا (کہ اسکو طلاق دے کر کسی اور عورت سے شادی کر لے) تو اس عورت نے خاوند کو اس بات پر راضی لیا کہ وہ اس خاوند کے ہاں رہے اور خاوند اسکی باری اسے نہ دے۔

تشریح ☆ حضرت سودہ نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی۔ حدیث: ۱۹۷۳ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ان کے بلند مرتبہ کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے راضی ہو گئے۔ حدیث: ۱۹۷۴ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ زیادہ اولاد ہونے کی وجہ سے عورت جماع کے قابل نہ رہے تو اب وہ اپنے خاوند کو اپنی باری قربان کر کے جو ان عورت کو دے سکتی ہے اور اپنے نکاح کو برقرار رکھ سکتی ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ لیکن عورت کو اختیار ہوتا ہے کہ جب چاہے اپنی باری واپس لے لے۔

۳۹ : بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي التَّرْوِيجِ

باب: نکاح کرانے کے لئے سفارش کرنا

۱۹۷۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ . ثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى . ثَنَا

۱۹۷۵ : حضرت ابوہریرہ رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین سفارش یہ ہے کہ دو کے درمیان نکاح کی سفارش کرے۔

۱۹۷۶: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اسامہ دروازہ کی چوکھٹ پر گر پڑے ان کے چہرہ پر زخم آیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اس کا زخم صاف کرو (غبار وغیرہ جھاڑو) مجھے کراہت ہوئی تو آپؐ خود ہی ان کا خون صاف کرنے لگے اور چہرہ سے پونچھنے لگے پھر فرمایا: اگر اسامہ لڑکی ہوتا تو میں اس کو زیور پہناتا اور اچھے اچھے کپڑے پہناتا یہاں تک کہ اس کی شادی کر دیتا۔

پاپ: بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

۱۹۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے گھر والوں کے لئے بہترین ہیں اور میں تم میں سب سے زیادہ اپنے گھر والوں سے اچھا برتاؤ کرنے والا ہوں۔

۱۹۷۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سب سے بھلے وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے لئے بھلے ہیں۔

۱۹۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا تو میں آپ سے آگے بڑھ گئی۔

۱۹۸۰: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ (خیر سے واپسی پر) مدینہ تشریف لائے اور آپ صفیہ بنت حبیبہ کے دولہا بن چکے تھے تو انصاری عورتیں آئیں اور صفیہ کے متعلق بتانے لگیں۔ فرماتی ہیں میں نے اپنی ہیبت بدلی

مُعَاوِنَةُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ أَبِي ذُهَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَفْضَلِ الشَّفَاعَةِ أَنْ يُشْفَعَ بَيْنَ الْأَتْنَيْنِ فِي النِّكَاحِ .

۱۹۷۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَا شَرِيكَ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ عَنِ الْبَيْهَقِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَتَرَأْسَامَةَ بَعْتِ الْبَابَ فَشَجَّ فِي وَجْهِهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنْهُ الْأَذَى فَتَقَدَّرَتْهُ فَجَعَلَ يَقْصُ عَنْهُ الدَّمَّ وَيَمْجُءُ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ أُسَامَةُ جَارِيَةً لَحَلَيْتُهُ وَكَسَوْتُهُ حَتَّى أَتْفِقَهُ .

۵۰ : بَابُ حُسْنِ مَعَاشِرَةِ النِّسَاءِ

۱۹۷۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا تَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَمِّهِ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي .

۱۹۷۸ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَفِيقِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَائِهِمْ .

۱۹۷۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتَنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَبَقْتُهُ .

۱۹۸۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ عَبْدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ تَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُوَ غَرُوسٌ

نقاب ڈالا اور چلی گئی (صفیہ کو دیکھنے) رسول اللہ نے میری آنکھیں دیکھ کر پہچان لیا۔ فرماتی ہیں میں نے منہ موڑا اور تیزی سے چلی۔ رسول نے مجھے پکڑ لیا اور گود میں لے لیا۔ پھر فرمایا: تم نے کیسی دیکھی؟ میں نے کہا: بس چھوڑ دیجئے ایک یہودن ہے یہودنوں کے درمیان۔

۱۹۸۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے معلوم ہی نہ ہوا کہ زینب میرے پاس بلا اجازت آگئیں وہ غصہ میں تھیں کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! آپ کیلئے کافی ہے کہ ابو بکر کی بیٹی اپنی کرتی پٹے (یعنی بازو وغیرہ کھولے) پھر میری طرف متوجہ ہوئیں میں نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ نبیؐ نے فرمایا: تم بھی کہو اپنی مدد کرو (کیونکہ حضرت زینب نے سخت بات کی اور بلا اجازت گھر میں آئیں) میں انکی طرف متوجہ ہوئی (اور جواب دیا) یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ انکا منہ میں تھوک خشک ہو گیا۔ کچھ جواب نہیں دے سکیں پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ کا چہرہ جگمگا رہا ہے۔

۱۹۸۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں گڑیوں سے کھیلتی تھی جبکہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی آپ میری ہیلیوں کو میرے پاس کھینے کے لئے بھیج دیتے تھے۔

بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ. جَنَّ بِنَاءَ الْأَنْصَارِ فَأَخْبَرُنَّ عَنْهَا. قَالَتْ: فَتَنَكَّرْتُ وَتَنَقَّبْتُ فَذَهَبْتُ. فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ فَعَرَفَنِي. قَالَتْ: فَالْتَفْتُ فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ، فَأَذْرَكَنِي فَأَخْتَضَنِي لِقَالَ كَيْفَ رَأَيْتَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ أَرْسَلُ يَهُودِيَّةً وَسَطَ يَهُودِيَّاتٍ.

۱۹۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْبَيْهَقِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا عَلِمْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَهِيَ غَضَبِي. ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! أَحْبَبْتُكَ إِذَا قَبَلْتُ لَكَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ذُرِّيَعَتِهَا. ثُمَّ أَقْبَلْتُ عَلَيَّ. فَأَعْرَضْتُ عَنْهَا حَتَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرْنِيكَ، فَانْتَصِرِي. فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهَا حَتَّى رَأَيْتُهَا وَقَدْ يَسُرُّ رِيقَهَا فِي فِيهَا مَا تَرُدُّ عَلَيَّ شَيْئًا فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَلُ وَجْهَهُ.

۱۹۸۲: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ الْقَاضِي، قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كُنْتُ الْعَبَّ بِالْبَنَاتِ وَأَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُسْرِبُ إِلَيَّ صَوَاجِبِي يَلَا عَيْنِي.

تشریح: مطلب یہ ہے کہ آدمی کی اچھائی اور بھلائی کا خاص معیار اور نشانی یہ ہے کہ اس کا برتاؤ اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو آگے مسلمانوں کے واسطے اپنی اس ہدایت کو زیادہ موثر بنانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی مثال پیش فرمائی کہ خدا کے فضل سے میں اپنی بیویوں کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کرتا ہوں واقعہ یہ ہے کہ بیویوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ انتہائی دلجوئی اور دلداری کا تھا جس کی ایک دو مثالیں اگلی حدیثوں سے بھی معلوم ہوں گی۔

حدیث ۱۹۷۹: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ خاوند واپنی بیویوں سے حسن معاشرت سے رہنا چاہئے باوجودیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک بہت زیادہ تھی اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سفیر من تھیں لیکن آپ نے ان کو خوش رکھنے کی غرض سے ان کے ساتھ دوڑ (کافی احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھ دوڑ لگانا دو مرتبہ ہوا تھا۔ پہلی مرتبہ

حضرت عائشہ کی ناراضگی بتھانے بشریت تھی یعنی انسان ہونے کے ناطق سے سوکن کے بارے میں یہ الفاظ کہہ دینے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عائشہ کے ساتھ اس واقعہ میں بہت دلجوئی کا معاملہ فرمایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ صحیح روایات کے مطابق نو سال کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آگئیں تھیں اور اس وقت وہ گزریوں سے کھیلا کرتی تھیں اور انہیں ان سے دلچسپی تھی۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں خود حضرت عائشہ صدیقہ اپنے متعلق یہ بیان ہے کہ جب ان کی رخصتی ہوئی تو وہ نو سال کی تھیں اور ان کے کھیلنے کی گڑیاں ان کی ساتھ تھیں زیر تشریح حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس کھیل اور تفریحی مشغلہ سے نہ صرف یہ کہ منع نہیں فرماتے تھے بلکہ اس بارے میں ان کی اس حد تک دلداری فرماتے تھے کہ جب آپ کے تشریف لانے پر ساتھ کھیلنے والی دوسری بچیاں کھیل چھوڑ کر بھاگیں تو آپ خود ان کو کھیل جاری رکھنے کا فرمادیتے۔ ظاہر ہے کہ بیوی کی دلداری کی یہ انتہائی مثال ہے۔ واضح رہے کہ یہ گڑیاں تصویر کے حکم میں داخل نہیں تھیں ناقص ہونے کی وجہ سے جیسا کہ گھروں کی چھوٹی بچیاں اپنے کھیلنے کے لئے جو گڑیاں بناتی ہیں دیکھا گیا ہے کہ تصویر اور بت کے لحاظ سے وہ اتنی ناقص ہوتی ہیں کہ ان پر کسی طرح بھی تصویر کا حکم نہیں لگایا جاسکتا اس لئے حضرت عائشہ صدیقہ کی گزریوں سے گھروں میں تصویریں اور بت رکھنے کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔

۵۱ : بَابُ ضَرْبِ النِّسَاءِ

باب: بیویوں کو مارنا

۱۹۸۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَابِتُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعظَهُمْ فِيهِنَّ . ثُمَّ قَالَ إِيَّاكُمْ يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ أَمْرًا جَلْدَ الْأُمَّةِ ؟ وَلَعَلَّهُ أَنْ يَضَاجِعَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ .

۱۹۸۳ : حضرت عبداللہ بن زمعہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا : اس دوران عورتوں کا ذکر کیا اور مردوں کو عورتوں کے متعلق نصیحت فرمائی پھر فرمایا : کب تک تم میں ایک اپنی بیوی کو باندی کی طرح مارے گا ہو سکتا ہے اس دن کے آخر میں (یعنی رات کو وہ اس کو ساتھ لٹائے)

۱۹۸۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَادِمًا لَهُ وَلَا امْرَأَةً وَلَا ضَرَبَ بَيْدَهُ شَيْئًا .

۱۹۸۳ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی بھی خادم یا اہلیہ کو نہ مارا بلکہ اپنے دست مبارک سے کسی چیز کو نہیں مارا۔

۱۹۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا وَسُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبْنَ إِمَاءَ اللَّهِ فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ ذُنِرَ النِّسَاءُ عَلَى أَرْوَاجِهِنَّ . فَأَمُرُ بِضَرْبِهِنَّ . فَضْرِبْنَ فِطَافَ بَالٍ

۱۹۸۵ : حضرت ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ کی بندویوں کو ہاتھ نہ مارا کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ! عورتیں غالب آگئیں اپنے خاوندوں پر آپ نے انہیں مارنے کی اجازت دے دی تو ان کی پٹائی

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَائِفُ نِسَاءٍ كَثِيرٍ . فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَقَدْ طَافَ اللَّيْلَةَ بِأَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعُونَ امْرَأَةً كُلُّ امْرَأَةٍ تَشْتَكِي زَوْجَهَا فَلَا تَجِدُونَ أَوْلِيَّكُمْ خِيَارَكُمْ .

ہوئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے میں بہت سی عورتیں آئیں صبح کو آپ نے فرمایا: رات محمد کے گھرانے میں ستر عورتیں آئیں ہر عورت اپنے خاوند کی شکایت کر رہی تھی تم ان مردوں کو بہتر نہ پاؤ گے۔

۱۹۸۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكِ الطَّحَّانُ قَالَ قَتَابُ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُسْلِمِيِّ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَفْتُ عُمَرَ لَيْلَةً فَلَمَّا كَانَ فِي جُوفِ اللَّيْلِ فَمَ إِلَى امْرَأَةٍ يَضْرِبُهَا فَحَجَزْتُ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَوَى إِلَيَّ فَرَّاشَهُ قَالَ لِي يَا أَشْعَثُ احْفَظْ عَنِّي شَيْئًا سَمِعْتُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسَالُ الرَّجُلُ فِيمَ يَضْرِبُ امْرَأَتَهُ وَلَا تَسْمُ الْأَعْلَى وَتُرْوَسِيَّتُ الثَّلَاثَةَ .

۱۹۸۶ : اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے دعوت کے روز جب رات ڈھلنے کے قریب ہوئی کھڑے ہو کر اپنی عورت کو مارا۔ میں ان دونوں کے درمیان میں آ گیا۔ جب وہ اپنے بستر پر جانے لگے تو مجھ سے کہا: یاد رکھ! میں نے نبی سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مرد سے اپنی بیوی کو مارنے کے متعلق سوال نہ کیا جائے گا اور مت سوبغیر وتر پڑھے ہوئے اور ایک اور تیسری بات بھی کہی لیکن میں اس کو یاد نہ رکھ سکا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَدَّاشٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ .

ایک اور سند سے دوسری روایت بھی ایسی ہی مروی ہے۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ پہلے اتنا سخت مارنا پھر پیار کرنا یہ نامناسب ہوگا۔ مناسب یہ ہے کہ حتی الوسع عورت پر ہاتھ نہ اٹھائے۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کسی کو نہیں مارا اور نہ جہاد میں اللہ کے لئے تو کفار اور مشرکین کو مارا ہے۔ مطلب ان احادیث کا یہ ہے کہ مرد کو اللہ تعالیٰ نے عورت پر ایک طرح کی حاکمیت عطا فرمائی ہے اس وجہ سے انتظام کو درست رکھنے کی غرض سے مرد کو اجازت دی ہے کہ بیوی کو جائز حد تک مار سکتا ہے اور عورت اس سے انتقام نہیں لے سکتی لیکن باوجود ظلم مارنے کی اجازت نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان کا مقصد یہ ہے کہ اگر مرد نے عورت کو کسی حکم شرعی کو پامال کرنے یا ہناؤ سنگار نہ کرنے یا مرد کی نافرمانی پر مارا ہو تو اللہ تعالیٰ باز پرس نہیں کریں گے۔ اس حدیث سے وتر کا مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ نماز وتر سونے سے پہلے پڑھنا بھی جائز ہے بلکہ جب نیند سے اٹھنے کا یقین نہ ہو تو سونے سے پہلے پڑھنا افضل ہے۔

۵۲ : بَابُ الْوَأَصْلَةِ وَالْوَأَشْمَةِ

بالوں میں جوڑا لگانا اور گودنا کیسا ہے؟

۱۹۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَابْنُ أُسَامَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ يَافِعِ بْنِ أَبِي

۱۹۸۷ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی جوڑ لگانے والی اور

عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لعن الوصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة.

جوڑ لگوانے والی پر (بالوں میں) اور گودنے والی اور گدوانے والی پر۔

۱۹۸۸ : حدثنا أبو بکر بن أبي شيبة ثنا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن فاطمة عن أسماء قالت جاءت امرأة إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت ان ابنتي غريسة وقد اصابها الخضبة فتمرق شعرها فاصل لها فيه؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن الله الوصلة والمستوصلة.

۱۹۸۸: حضرت اسماء سے مروی ہے کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ کے ہاں آئی اور کہا: میری بیٹی کی (نئی) شادی ہوئی پھر اس کو چچک کی بیماری لاحق ہو گئی جس سے وہ گنچی ہو گئی، کیا میں اس کے بالوں میں جوڑا لگا لوں؟ آپ نے فرمایا: لعنت کی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جوڑ لگانے والی پر اور جس کے جوڑ لگایا جائے۔

۱۹۸۹ : حدثنا أبو عمر حفص بن عمر وعبد الرحمن بن عمر . قال ثنا عبد الرحمن ابن مهدي . ثنا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الواشمة والمستوشمة والمتمصات والمتفججات بلحسن المغيرات لخلق الله فبلغ ذلك امرأة من بني اسد يقال لها أم يعقوب فجاءت اليه . فقالت بلغني عنك انك قلت كيت وكيت . قال وما لي لا العن من لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في كتاب الله ؟ قالت اني لا اقرأ ما بين لوحينه فما وجدته . قال ان كنت قرأته فقد وجدته اما قرأت وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فائتوهوا ؟ قالت بلى قال فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهى عنه قالت فاني لاظن اهلك يفعلون . قال اذهبى فانظري فذهبت فنظرت فلم تر من حاجتها شيئا ما رايت شيئا قال عبد الله رضي الله تعالى عنه لو كانت كما تقولين ما جا معنا

۱۹۸۹: حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ نبی نے لعنت کی گودنے اور گدوانے والیوں پر اور بال اکھاڑنے اور دانتوں کو بطور حسن کشادہ کرنے والیوں پر (یعنی) اللہ کی خلقت کو بدلنے والیوں پر۔ یہ حدیث بنی اسد کی ایک خاتون ام یعقوب نے سنی تو وہ عبداللہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں نے سنا کہ تم نے ایسا (ایسا.....) کہا؟ انہوں نے کہا: کیوں مجھے کیا ہوا کہ میں لعنت نہ کروں جس پر نبی نے لعنت بھیجی اور یہ بات تو قرآن میں موجود ہے۔ وہ بولی میں نے تو سارا قرآن پڑھا لیکن یہ (لعنت) کہیں نہ پائی۔ عبداللہ نے کہا: اگر تو قرآن پڑھی ہوتی تو ضرور یہ آیت دیکھ لیتی: ”یعنی جو حکم تم کو اللہ کا رسول دے اس پر عمل کرو اور جس سے روکے رک جاؤ“ تو جتنی باتیں حدیث سے ثابت ہیں گویا وہ قرآن سے (بھی) ثابت ہیں۔ وہ خاتون بولی: ہاں! یہ تو قرآن میں ہے۔ عبداللہ نے کہا: تو نبی نے اس سے منع کیا ہو۔ وہ بولی: میرا خیال ہے تمہاری بیوی بھی ایسا کرتی ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جاؤ دیکھ لو۔ لیکن اس نے ایسی کوئی بات نہ پائی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ایسا ہوتا تو وہ کبھی میرے ساتھ

نہرہ سکتی۔

تشریح ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کے ساتھ دوسرے کے بالوں کا جوڑا لگانے پر لعنت فرمائی ہے چاہے بال مرد کے ہوں یا کسی دوسری عورت کے بال زیادہ کرنے کی غرض سے امام نووی فرماتے ہیں کہ احادیث سے ظاہر ہے اس فعل کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ ہمارے علماء نے لکھا ہے کہ اگر کسی انسان کے بال اپنے بالوں سے ملائے جائیں گے تو یہ بالاتفاق حرام ہے اس لئے کہ انسان کے بالوں یا کسی بھی جزء سے نفع اٹھانا اس کے اکرام کے خلاف اور حرام ہے لیکن اگر انسان کے بالوں کے علاوہ اگر کسی اور چیز کے پاک بال ہوں اور وہ عورت شادی شدہ نہ ہو تب بھی بال ملانا حرام ہے۔ اگر شوہر والی ہو تو اگر شوہر کی اجازت سے ایسا کرتی ہے تو جائز ہے امام مالک اور دوسرے بہت سے حضرات فرماتے ہیں بال ملانا منع ہے چاہے بال ہوں یا اون یا اور کوئی چیز۔ حضرت لیث فرماتے ہیں کہ نبی بالوں کے ملانے کے ساتھ خاص ہے لہذا اون یا اور کوئی چیز ملانا نائلون وغیرہ کے بال ملا سکتے ہیں۔ وائشہ اس عورت کو کہتے ہیں جو ہاتھوں اور چہرے کو گود کر اس میں نیل وغیرہ بھرتی ہے ایسا کرنا مناسب نہیں۔

پایہ: کن دنوں میں اپنی ازواج سے

۵۳: بَابُ مَتَى يَسْتَحِبُّ الْبِنَاءُ

صحبت کرنا مستحب ہے؟

بِالنِّسَاءِ

۱۹۹۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا اور صحبت بھی۔ پھر کیا کوئی بی بی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے زیادہ محبوب تھی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پسند تھا کہ خاوندوں کے پاس ان کی نکاحی عورتیں شوال کے مہینے میں جائیں۔

۱۹۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ، وَتَنِي بِي فِي شَوَّالٍ، فَأَيُّ نِسَائِهِ كَانَ أَحْطَى عِنْدَهُ مِنِّي وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخَلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ.

۱۹۹۱: حارث بن ہشام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شوال کے مہینے میں نکاح اور شوال کے مہینے میں ہی صحبت بھی کی۔

۱۹۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا سُؤدُ بْنُ غَابِرٍ، ثنا زُهَيْرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فِي شَوَّالٍ وَجَمَعَهَا إِلَيْهِ فِي شَوَّالٍ.

تشریح ☆ دور جاہلیت میں شوال کے مہینے کو منحوس سمجھا جاتا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا نکاح اور رخصتی اس ماہ مبارک میں کر کے تعلیم دی کہ یہ مہینہ ہرگز منحوس نہیں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر عمل فرمایا۔

۵۴ : بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ بِأَهْلِهِ قَبْلَ أَنْ

يُعْطِيَهَا شَيْئًا

۱۹۹۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى . ثنا الهيثمُ ابنُ جميل . ثنا شريكُ . عن منصور (ظنه) عن طلحة . عن خيثمة . عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم امرها أن تدخل على رجل امرأته قبل أن يعطيها شيئاً .

۵۵ : بَابُ مَا يَكُونُ فِيهِ الْيَمْنُ

وَالشُّومُ

۱۹۹۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا اسماعيلُ ابنُ عيَّاش . حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سَلِيمٍ الْكَلْبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ . عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ . قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا شُّومَ وَقَدْ يَكُونُ الْيَمْنُ فِي ثَلَاثَةٍ . فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ .

۱۹۹۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَاصِمٍ . ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ . ثنا مالِكُ بْنُ أَنَسٍ . عَنْ أَبِي خازِمٍ . عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ . أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ كَانَ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ يَغْنَى الشُّومُ .

۱۹۹۵ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ . أَبُو سَلَمَةَ ثنا بشرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ . عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اسْحَقَ عَنِ الرَّهْرِيِّ . عَنْ سَالِمٍ . عَنْ أَبِيهِ . أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّومُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ .

قال الرَّهْرِيُّ فَحَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ . أَنَّ جَدَّتَهُ زَيْنَبَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَعْدُو هَوْلَاءَ الثَّلَاثَةَ وَتَزِيدُ مَعَهُنَّ السَّيْفَ .

بَاب: مرد اپنی بیوی سے کوئی چیز دینے سے قبل دخول کرے؟

۱۹۹۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا شوہر کے پاس اس کی بیوی کو بھیج دیں قبل اس سے کہ خاوند نے بیوی کو کوئی چیز (مہر) دیا تھا۔

بَاب: کونسی چیز منحوس اور کونسی مبارک ہوتی ہے؟

۱۹۹۳: محمد بن معاویہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: منحوس کچھ شے نہیں اور کبھی تین چیزیں مبارک ہوتی ہیں: (۱) عورت (۲) گھوڑا اور (۳) گھر۔ (یعنی جب یہ منحوس نہیں تو باقی اشیاء بدرجہ اولیٰ مستثنیٰ ہو گئیں)۔

۱۹۹۴: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر (بالفرض) منحوس کوئی چیز ہوتی تو ان تین چیزوں میں ہوتی: (۱) عورت (۲) گھوڑے اور (۳) گھر میں۔

۱۹۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منحوس تین چیزوں میں ہے: گھوڑے، عورت اور گھر میں۔ زہری نے کہا: مجھ سے ابو عبیدہ نے بیان کیا کہ ان کی راوی زینب نے ان سے یہ حدیث بیان کی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ ان تین چیزوں کا شمار کرتی تھیں اور ہر ایک تلوار کو بڑھاتی تھیں۔

تشریح ☆ کارخانہ عالم میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے حکم سے ہوتا ہے کسی چیز کا انسان پر کچھ اثر نہیں ہوتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد زمانہ جاہلیت کے فاسد عقیدہ کا ابطال ہے کہ اگر نحوست ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ ان چیزوں کے مبارک ہونے سے یہ غرض ہے کہ کوئی گنہ بہت اچھا ہوتا ہے کھلا اور رہائشی لوگوں کے لئے خوشی کا باعث ہوتا ہے وہاں اولاد ہوتی ہے اسی طرح کوئی عورت صالحہ پارسا اور مطیعہ ہوتی ہے اور گھوڑا خوراک کم کھانے والا مختی اور چالاک ہوتا ہے یہ ان کیلئے مبارک ہوتا ہے۔ مکان کی نحوست اس کا تنگ و تاریک ہونا ہے جس میں رہنے والے بیماریوں میں مبتلا ہوا کریں۔ عورت کی نحوست یہ ہے کہ زبان دراز بدکار اور فضول خرچ ہو اور شوہر کی نافرمان ہو گھوڑے کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ سرکش ہو کھانا تو بہت ہو لیکن سوار کے سامنے سرکشی کرے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ چیزیں خود مصائب ہوتی ہیں بلکہ اس فاسد عقیدہ کی بیخ کنی فرمائی کہ نحوست کوئی چیز نہیں ہے۔

باب: غیرت کا بیان

۵۶: بَابُ الْغَيْرَةِ

۱۹۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعضی غیرت اللہ کو محبوب ہے بعضی ناپسند۔ جو پسند ہے وہ یہ ہے کہ تہمت کے مقام پر غیرت کرے اور جو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ بغیر تہمت کے بے فائدہ غیرت کرے اور فقط گمان پر کوئی قدم اٹھانا جہالت ہے۔

۱۹۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَمْعِيلَ . ثنا وَكِيعٌ عَنْ شَيْبَانَ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَهْمٍ (أَبِي سَهْمٍ) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يَحِبُّ اللَّهُ . وَمِنْهَا مَا يَكْرَهُ اللَّهُ . فَأَمَّا مَا يَحِبُّ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرَّيْبَةِ . وَأَمَّا مَا يَكْرَهُهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رَيْبَةٍ .

۱۹۹۷: حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ میں نے کبھی کسی عورت پر غیرت نہیں کھائی ماسوا خدیجہ کے کیونکہ میں دیکھتی تھی کہ نبی اکثر ان کو یاد کرتے (اگرچہ اُس وقت وہ وفات پا چکی تھیں) اور اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ خدیجہ جو جنت میں ہے اسے سونے سے بنائے گئے مکان کی بشارت دیدیں۔

۱۹۹۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اسْحَقَ . ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاعْرُثْتُ عَلِيَّ امْرَأَةً قَطُّ فَاعْرُثْتُ عَلِيَّ خَدِيجَةَ بِمَا زَانَتْ مِنْ ذَكَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَلَقَدْ امْرَأَةٌ رُبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ يَعْنِي مِنْ ذَهَبٍ . قَالَ ابْنُ مَاجَةَ .

۱۹۹۸: مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کو فرماتے سنا جب آپ منبر پر تھے کہ بتی ہشام بن المغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کر دیں؟ میں کبھی اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا (تین بار ارشاد فرمایا) ہاں!

۱۹۹۸: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ بِنْتِي هِشَامُ بْنُ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يَنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

یہ ہو سکتا ہے کہ علیؑ میری بیٹی (فاطمہؑ) کو طلاق دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے۔ اسلئے کہ فاطمہ میرا (جگر کا) ٹکڑا ہے اور جو اسے ناگوار لگے مجھے بھی لگتی ہے اور جس سے اُسے صدمہ پہنچے مجھے بھی اُس سے تکلیف ہوتی ہے۔

۱۹۹۹: مسور بن مخزمہؓ سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے ابو جہل کی بیٹی کو (نکاح کا) پیام دیا اور اس وقت اُن کے نکاح میں فاطمہ تھیں۔ جب یہ خیر فاطمہؑ نے سنی تو نبیؐ سے عرض کیا: آپ کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کے متعلق غصہ نہیں آتا۔ اسی وجہ سے علیؑ اب (دوسرا) نکاح کرنے والے ہیں ابو جہل کی بیٹی سے۔

مسور نے کہا: یہ خبر سن کر نبیؐ کھڑے ہوئے اور میں نے سنا آپؐ نے تشہد پڑھا پھر فرمایا: اما بعد! میں نے نکاح کیا اپنی بیٹی (زنوبہؓ) کا ابو العاص بن الربیع سے اور انہوں نے جو کہا تھا سچ ثابت کیا اور بے شک فاطمہؑ، محمدؐ کی دختر، میرا ایک ٹکڑا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ لوگ اسکو لٹا دیاں گھسیٹنے کی کوشش کریں۔ اللہ کی قسم! بے شک اللہ کے رسولؐ اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس کبھی جمع نہیں ہو سکتیں۔ یہ سن کر حضرت علیؑ کرمؑ نے پیغام (نکاح) ترک کر دیا۔

تشریح ہے: ان احادیث میں پسندیدہ غیرت کا ذکر ہے اور ناپسندیدہ کا بھی کم عقل اور خوف خدا سے خالی لوگ عقیقہ اور کسی صالحہ عورت پر جھوٹی بہمتیں اگا کر اس کے خاوند کو غیرت والا کر جدائی پیدا کر دیتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیال کیا ہوگا کہ مرد کو چار تک بیویاں رکھنے کی اجازت ہے اس لئے دوسرا نکاح کرنے کا ارادہ کیا لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تو کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا بلکہ جناب علی کرم اللہ وجہہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت اور اطاعت کرنے والے تھے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی حیات میں دوسری شادی نہیں فرمائی۔

اس حدیث میں ہے کہ حضرت علیؑ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو العاصؓ نے جو وعدہ کیا تھا اس کو انہوں نے پورا کیا اور بے شک فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے اللہ کی قسم! رسول اللہ کی بیٹی اور اللہ

فلا اذن لهم ثم لا اذن لهم ثم لا اذن لهم الا ان يرئد علي بن ابي طالب ان يطلق ابنتي وينكح ابنتهم. فانما هي بضعة مني يرئسني ما رابها ويؤذيني ما اذاها.

۱۹۹۹: حدثنا محمد بن يحيى ثنا ابو اليمان ابانا شعيب ان المنور بن مخزومة اخبره ان علي بن ابي طالب خطب بنت ابي جهل وعنده فاطمة بنت النبي صلى الله عليه وسلم فلما سمعت بذلك فاطمة اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت ان قومك يتحدثون انك لاتغضب لبناتك. وهذا علي ناكحا ابنة ابي جهل.

قال المنور فقام النبي صلى الله عليه وسلم نسمعتة حين تشهد ثم قال اما بعد فاني قد انكحت ابا العاص بن الربيع فحدثني فصدقني. وان فاطمة رضى الله تعالى عنها بنت محمد (صلى الله عليه وسلم) بضعة مني وانا اكره ان تفتنوها. والها والله لا تسجمع بنت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) وبنت عذو الله عند رجل واحد ابدا قال فنزل علي عن الخطبة.

کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہ ہوں گی۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور کسی حرام کو حلال نہیں کرتا لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے نبی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی جمع ہو جائیں ایک شخص کے پاس۔ یہ جمع کرنا منع ہو اور وجہ سے۔ ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے حضرت فاطمہؓ کو تکلیف پہنچتی یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کا باعث ہوتا تو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچائے گا وہ ہلاک ہوگا تو حضرت علیؓ پر شفقت فرماتے ہوئے منع فرما دیا دوسری علت یہ ہے کہ بی بی فاطمہؓ غیرت کی وجہ سے کہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نافرمانی نہ کر بیٹھیں تو فتنہ کے ڈر کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوسری شادی سے منع فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تعمیل ارشاد فرمائی۔

باب: جس نے اپنا نفس (جان) ہبہ کی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

۲۰۰۰: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کیا عورت شرم نہیں کرتی جو اپنا آپ ہبہ کر دیتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی: ”جس کو تو چاہے جدا کرے اور جس کو چاہے اپنے پاس رکھے“ تب میں نے کہا: آپ کا رب بھی آپ کی خواہش کے مطابق ہی حکم نازل کرتا ہے۔

۲۰۰۱: حضرت ثابت سے روایت ہے کہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس بیٹھے تھے اور ان کی ایک بیٹی بھی پاس تھی۔ انسؓ نے کہا: ایک عورت نبیؐ کے پاس آئی اور اپنے آپ کو آپؐ پر پیش کیا یعنی اگر آپؐ کو میری خواہش ہو تو قبول فرمائیں۔ یہ سن کر انسؓ کی بیٹی بولی: کیسی کم حیا والی تھی وہ خاتون؟ انسؓ نے کہا: (بلاشبہ) وہ تجھ سے بہتر تھی۔ اس نے رغبت کی اللہ کے رسولؐ میں اور اپنی جان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا۔

۵۷: بَابُ الَّتِي وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ أَمَا تَسْتَحْيِي الْمَرْأَةَ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿ تَرَجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُرْوَى إِلَيْكَ مِنْ تَشَاءُ ﴾ [الأحزاب : ۵۱] قَالَتْ فَقُلْتُ إِنَّ رَبَّكَ لِيَسَارِعَ فِي هَوَاكَ .

۲۰۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ . قَالَا ثنا مَرْحُومٌ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ . ثنا ثَابِتٌ ، قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَهُ . فَقَالَ اَنَسُ جَاءَتْ امْرَاةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي حَاجَةٍ ؟ فَقَالَتِ ابْنَةُ مَا أَقْلَ حَيَاءَ هَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ . وَغَبَّتْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ .

تشریح ۶۶ اس حدیث میں عائشہ صدیقہؓ نے آیت کا شان نزول بیان فرمایا کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیدیا جس عورت کے ساتھ چاہیں آپ نکاح کر لیں۔ بغوی نے لکھا ہے کہ آیت کی تفسیر میں اہل تفسیر کا اختلاف ہے سب سے زیادہ مشہور قول ہے کہ اس آیت کا نزول باری تقسیم کرنے کے سلسلہ میں ہوا پہلے عورتوں میں برابری کرنا رسول اللہ پر واجب تھا اس آیت کے نزول کے بعد برابری رکھنے کا حکم ساقط کر دیا گیا اور عورتوں کے معاملہ میں رسول اللہ کو پورا اختیار دیدیا گیا۔

۵۸ : بَابُ الرَّجُلِ يَشْكُ

فِي وُلْدِهِ

۲۰۰۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثنا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ 'عَنْ سَعِيدِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ' قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنِي فَرَازَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ أُمَّرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا سُودَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ ؟ قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا ؟ قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْزُقٍ ؟ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوْزُقًا . قَالَ فَاتَى أُمَّهَا ذَلِكَ ؟ قَالَ عَسَى عِرْقٌ نَزَعَهَا . قَالَ وَهَذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ ' (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ) .

۲۰۰۳ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ . ثنا عَبَّادُ بْنُ كَلَيْبِ اللَّيْثِيُّ أَبُو غَسَّانٍ ' عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنِ اسْمَاءَ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ أُمَّرَأَتِي وَلَدَتْ عَلِيًّا فِرَاشِي غُلَامًا سُودَ ' وَإِنَّا ' أَهْلُ بَيْتٍ ' لَمْ يَكُنْ فِيْنَا سُودٌ قَطُّ . قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ ؟ قَالَ نَعَمْ ' قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا ؟ قَالَ حُمْرٌ . قَالَ هَلْ فِيهَا سُودٌ ؟ قَالَ : لَا . قَالَ فِيهَا أَوْزُقٌ ؟ قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَاتَى كَانَ ذَلِكَ ؟ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ . قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ .

تشریح ☆

ثابت ہوا کہ بچے کے محض کالے یا گورے رنگ یا نقش کے اختلاف سے شک نہیں کرنا چاہئے۔ سبحان اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے خوبصورت پیرائے میں مخاطب کو سمجھایا۔

۵۹ : بَابُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَاللِّغَاہِرِ

الْحَجَرِ

۲۰۰۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . ثنا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

بَابُ : کسی شخص کا اپنے لڑکے (نسب) میں

شک کرنا

۲۰۰۲ : حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ بنی فزارہ کا ایک شخص نبی کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ! میری بیوی نے کالا لڑکا جتنا (یعنی نسب میں شک کیا) آپ نے فرمایا: تیرے پاس اونٹ ہیں؟ بولا: ہیں۔ آپ نے فرمایا: ان کا رنگ کیسا ہے؟ بولا: سرخ۔ آپ نے فرمایا: ان میں کوئی چیت کبرا ہے؟ بولا: ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ کہاں سے آیا؟ بولا: کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: پھر (شک کیوں کرتا ہے) تیرے یہاں بھی کسی رگ نے یہ رنگ نکالا ہوگا۔

۲۰۰۳ : حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جنگل کا رہائشی نبی کے پاس آیا اور کہنے لگا: میری بیوی نے ایک لڑکا جتنا سیاہ رنگ والا اور ہمارے یہاں کوئی کالا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تیرے پاس اونٹ ہیں؟ بولا: ہیں۔ آپ نے فرمایا: ان کا رنگ کیا ہے؟ بولا: سرخ۔ آپ نے فرمایا: ان میں کوئی چیت کبرا ہے؟ بولا: ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ رنگ کہاں سے آیا؟ بولا: شاید کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پھر تیرے بچے میں بھی کسی رگ نے (کالا رنگ) کھینچ لیا ہوگا۔

بَابُ : بچہ ہمیشہ باپ کا ہوتا ہے اور زانی

کے لیے تو (فقط) پتھر ہی ہیں

۲۰۰۴ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

عن الزُّهْرِيِّ ' عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ' قَالَتْ إِنَّ ابْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدًا اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ أُمِّةِ زَمْعَةَ. فَقَالَ سَعْدٌ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) يَا رَسُولَ اللَّهِ! (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوْصَانِي إِخِي' إِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ' أَنْ أَنْظُرَ إِلَى ابْنِ أُمِّةِ زَمْعَةَ فَأَقْبِضُهُ. وَقَالَ عَبْدُ بَنِ زَمْعَةَ إِخِي' وَابْنِ أُمِّةِ ابْنِي. وَوُلِدَ عَلِيُّ فَرَّاشِ ابْنِي. فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهَهُ بَعْتَبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بَنِ زَمْعَةَ. الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَاجْتَجِبِي عَنْهُ يَا سَوْدَةَ.

۲۰۰۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ غَيْثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ ' أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْفَرَّاشِ .

۲۰۰۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ. ثنا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ' أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ . وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ .

۲۰۰۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ . ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُيَيْنَةَ . ثنا شَرْحَبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ ' قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ ' وَ لِلْعَاهِرِ .

عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص نے آنحضرت کے پاس جھگڑا کیا زمعہ کی لونڈی کے بچہ میں۔ سعد نے کہا: یا رسول اللہ! میرے بھائی نے وصیت کی تھی کہ میں جب مکہ جاؤں تو زمعہ کی لونڈی کے بچے کو لے لوں اور عبد بن زمعہ نے کہا: وہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا۔ نبی نے اس بچہ کی مشابہت عتبہ سے محسوس کر کے فرمایا: وہ بچہ تیرا ہے اے عبد بن زمعہ! (گو مشابہت عتبہ سے ہے) اور بچہ ہمیشہ خاوند کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے فقط پتھر ہیں مگر سودہ تو (بہر حال) اس سے پردہ کر۔

۲۰۰۵ : امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ بچہ تو (بہر حال) خاوند کے واسطے ہے۔

۲۰۰۶ : حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے نبی نے فرمایا: بچہ ماں کو ملے گا یا اس کے خاوند کو اور زانی کے لیے (تو فقط) پتھر ہیں۔

۲۰۰۷ : ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بچہ تو ماں کا ہے اور زانی کے لیے تو (محض) پتھر ہیں۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ زنا کے سبب سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ اس عورت کے خاوند کا ہوتا ہے باندی کے مالک کا اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہیں۔

بَابُ: اگر زوجین میں سے کوئی پہلے

اسلام قبول کر لے؟

۶۰ : بَابُ الزَّوْجَيْنِ يُسَلِّمُ أَحَدُهُمَا قَبْلَ

الْآخَرِ

۲۰۰۸ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک خاتون نبی کے پاس آئی اور اسلام قبول کر لیا اور نکاح بھی کر لیا۔ پھر اس کا پہلا خاوند آیا اور کہنے لگا: یا

۲۰۰۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ . ثنا حَفْصُ بْنُ جَمِيعٍ ' ثنا سَمَّاكُ ' عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ . أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ قَالَ فَجَاءَ

زَوْجِهَا الْأَوَّلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي فُذِّ كُنْتُ اسْلَمْتُ
مَعَهَا وَعَلِمْتُ بِإِسْلَامِي قَالَ فَانْتَزَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ
زَوْجِهَا الْآخِرِ وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ .

۲۰۰۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ . قَالَا
لَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ . أُنْبَاؤُا مُحَمَّدَ بْنَ اسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ
الْحُضَيْنِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَيَّ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ .

۲۰۱۰ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ حِجَّاجٍ عَنْ
عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَيَّ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ .

تشریح یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ اگر زوجین میں سے کوئی ایک مسلمان ہو کر دار الحرب سے دارالاسلام میں بشرطیکہ
قید ہو کر نہ آئے تو پہلا نکاح باقی رہتا ہے۔ حنفیہ کے نزدیک تباہین دارین (یعنی دونوں کا دو الگ الگ ملکوں میں آ جانا)
جب جدائی کا ہے۔

یہ حدیث حنفیہ کی دلیل ہے۔ اور قرآن کریم کی آیت: ﴿فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لَأَهْنُ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ
يَحِلُّونَ لَهُنَّ﴾ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی عورت مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آ جائے تو ان کو واپس نہ کر دوہ عورتیں ان
کافروں کے لئے حلال نہیں اور نہ وہ کافر مردان مسلمان عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

دودھ پلانے کی حالت میں جماع کرنا؟

۶۱ : بَابُ الْغَيْلِ

۲۰۱۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ
اسْحَقَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
نَوْفَلِ الْقُرَشِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا عَنْ جَدَّامَةِ بِنْتِ وَهْبِ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ ارْتَدَّتْ أَنْ
أَنْهَى عَنِ الْغَيْالِ . فَإِذَا فَارِسٌ وَالرُّومُ يُغِيلُونَ فَلَا يَقْتُلُونَ
أَوْلَادَهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَسَبِيلُ عَنِ الْغَزْلِ فَقَالَ هُوَ الْوَأْدُ
الْخَفِيُّ .

۲۰۱۱ : جَدَّامَةُ بِنْتُ وَهْبٍ سَمِعَتْ رَوَايَتِهَا فِيهَا
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ
أَنْهَى عَنِ الْغَيْالِ . فَإِذَا فَارِسٌ وَالرُّومُ يُغِيلُونَ فَلَا
يَقْتُلُونَ أَوْلَادَهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَسَبِيلُ عَنِ الْغَزْلِ
فَقَالَ هُوَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ .

۲۰۱۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ . قَتَابِيُّ بْنُ حَمْرَةَ .
عَنْ غَمْرُو بْنِ مُهَجَّرٍ . أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ الْمُهَاجِرَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ
يُحَدِّثُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ . وَكَانَتْ مَوْلَانَةً
أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا .
فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ! إِنَّ الْعَيْلَ لِيُذْرِكُ الْقَارِسَ
عَلَى ظَهْرِ فَرْسِهِ حَتَّى يَضْرَعَهُ .

۲۰۱۳: اسما بنت یزید سے روایت ہے انہوں نے سنا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: اپنی
اولاد کو پوشیدہ قتل مت کرو۔ اُس ذات کی قسم! جس
کے ہاتھ میں میری (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے
غلیل سوار کو اپنے گھوڑے سے گرا دیتا ہے اُس وقت اثر
کرتا ہے۔

تشریح ☆ ان احادیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ رضاعت کے زمانہ میں دودھ پلانے والی عورت سے جماع نہ کرنا بہتر
ہے تاکہ بچہ کو نقصان نہ ہو کہ حمل کی وجہ سے بچہ کو دودھ پورا نہیں مل سکے گا اسکے کمزور رہنے کا ڈر ہے اسلئے اس کو خفیہ قتل فرمایا۔

بَابُ: جُوخَاتُونَ اپنے شوہر کو تکلیف

۶۲: بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تُؤْذِي

پہنچائے

زَوْجِهَا

۲۰۱۳: ابوالمامہ سے روایت ہے آنحضرتؐ کے پاس
ایک عورت آئی۔ اُس کے دو بچے تھے۔ ایک کو گود میں
لیے ہوئے تھی دوسرے کو کھینچ رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: یہ
عورتیں بچوں کو اٹھانے والی پیدا کرنے والی اپنے بچوں
پر رحم کرنے والیاں اگر اپنے شوہروں کو تکلیف نہ پہنچائیں
تو جو ان میں سے نمازی ہیں وہ جنت میں جائیں۔

۲۰۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُوَمَّلٌ ثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا مَعَهَا ضَبَّانٍ لَهَا
فَإِذَا حَمَلَتْ أَخَذْنَاهَا وَهِيَ تَقْوُذُ الْأَجْرِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِلَاتٌ وَالذَّائِرَاتُ زَحِيمَاتٌ لَوْلَا مَا
يَأْتِيَنِي أَلَى أَرْوَاجِهِنَّ دَخَلَ مُضَلِّبَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ .

۲۰۱۳: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیؐ
نے فرمایا: کوئی خاتون جو اپنے شوہر کو ایذا پہنچائے تو
جنت کی حوریں جو اُس مرد کے لیے مختص ہیں کہتی ہیں:
اللہ تجھے برباد کرے! اِس کو مت ستا! وہ تیرے پاس چند
روز کے لیے اترتا ہے اور قریب ہی ہے کہ تجھ کو چھوڑ کر
(واپس) ہمارے پاس لوٹ آئے گا۔

۲۰۱۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّوَّاهُ بْنُ الصُّخَّارِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَجِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ
كَثِيرِ بْنِ مَرَّةٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجِهَا إِلَّا قَالَتْ
زَوْجَتُهُ مِنَ الْحَوْرِ الْعَيْنِ لَا تُؤْذِيهِ فَاتْلُكِ اللَّهُ ! فَإِنَّمَا
هُوَ عِنْدَكَ ذَخِيلٌ أَوْ شَكٌّ أَنْ يُفَارِقَكَ إِلَيْنَا .

تشریح ☆ ثابت ہوا کہ ایک مسلمان عورت کا صرف اتنی مشقت کرنا جنت میں جانے کا سبب ہے چہ جائیکہ بڑی عبادت کی
لیکن اگر بڑی عبادت نہ بھی کر سکے صرف نماز کی پابندی کرے بشرطیکہ خاوند کو ایذا نہ دے اور اس کو نہ ستائے تو جنت کی مستحق
ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ میں زیادہ عورتوں کو دیکھا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ خاوند
کی ناشکری کرتی ہیں مقصد یہ ہے کہ خاوند کا بڑا حق ہے عورت پر۔

حقیقت میں ایک مسلمان کی بیوی وہی ہے جو جنت میں ہوگی یہ دنیا تو مسافر خانہ ہے چند روز کے بعد دنیا و ما فیہا کو چھوڑ کر دارِ آخرت میں جانا ہے۔ (علوی)

ایک اور جگہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ:

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کا انتقال اس حالت میں ہو کہ اُس کا شوہر اس سے خوش ہو تو وہ عورت (ضرور) جنت میں جائے گی۔“

(تہذیب فی الشعب ج ۶ ص: ۲۲۱ ترمذی ترغیب ج ۳ ص: ۳۳)

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ عورت مبعوض ہے جو اپنے گھر سے (بلا اجازت شوہر) چادر کھینچتی ہوئی (یعنی بے پردگی و افرا تفری میں) شوہر کی شکایت کرتی ہوئے نکلے۔“

(مجمع الزوائد ج ۳ ص: ۳۱۶) (ابو حازم)

باب: حرام حلال کو حرام نہیں کرتا

۶۳: بَابُ لَا يُحْرَمُ الْحَرَامُ الْحَلَالُ

۲۰۱۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعْلَى بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا اسْحَقُ
بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَزِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُحْرَمُ الْحَرَامُ
الْحَلَالُ.

۲۰۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔

تشریح ☆ لَا يُحْرَمُ الْحَرَامُ الْحَلَالُ اس جملہ کے دو معنی کئے گئے ہیں ایک تو یہ ہے کہ کوئی شخص بوجہ زہد اور تعنت حال کی بناء پر کسی حلال کو اپنے اوپر حرام قرار دے جیسا کہ بعض صحابہ کرام نے اپنے اوپر گوشت کو حرام کر دیا تھا اور بعض نے نکاح کو اور بعض نے نیند کو تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ارشاد ہوا اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو طیبات تمہارے لئے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ قرار دو اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ماریہ قبطیہ کو حرام کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے سورہ تحریم کی ابتدائی آیات: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ اخیر تک نازل فرمائی اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کا کفارہ دیا تھا۔ اس جملہ کا دوسرا معنی یہ ہے کہ اس پر بہت سارے مسائل متفرع ہوئے ہیں: (۱) چار بیویوں کے بعد پانچویں عورت سے نکاح کرنا پہلی بیوی کو حرام نہیں کرتا۔ (۲) بیوی کی بہن کے ساتھ نکاح کرنا پہلی کو حرام نہیں مگر تا خلاصہ یہ کہ کسی حرام کو ارتکاب پہلے حلال اور جائز کو حرام نہیں کرتا لیکن یہ مطلق نہیں بلکہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی بیٹی سے نکاح کرے گا تو اس لڑکی کی ماں حرام ہو جائے گی۔ باقی اس میں اختلاف ہے کہ زنا اور ذوالی زنا سے حرمت مصاہرت ہوتی ہے یا نہیں۔ احناف کا مذہب یہ ہے کہ زنا سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ زانی پر مزینہ کے اصول و فروع اور مزینہ پر زانی کے اصول و فروع (دادی نانی او پر تک اور پوتی نواسی نیچے تک) حرام ہو جائیں گے

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کثیر تعداد بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت عمرؓ، عمران بن حصینؓ، جابر بن عبد اللہؓ، ابی بن کعبؓ، عائشہؓ، ابن مسعودؓ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جمہورتا بعین حسن بصریؓ، شعبیؓ، ابراہیم نخعیؓ، اوزاعیؓ، طاؤسؓ، عطاءؓ، مجاہدؓ، سعید بن مسیبؓ، سلیمان بن یسارؓ، حماد بن زیدؓ، سفیان ثوریؓ اور اسحاق بن راہویہؓ رحمہم اللہ تعالیٰ سب کا مذہب یہی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرمت مصاہرت زنا سے ثابت نہیں ہے حدیث باب ان کی دلیل ہے۔ احناف کی طرف سے ان کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ حدیث کا مطلب وہ نہیں جو آپ حضرات نے سمجھا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ حرام باعتبار حرام ہونے کے کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور اس کو ہم بھی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ زنا جو موجب حرمت مصاہرت ہے وہ زنا ہونے کے اعتبار سے نہیں بلکہ وطی ہونے کے اعتبار سے ہے اس مسئلہ میں احناف پر بعض غیر مقلدین نے جو طعن کیا ہے وہ بالکل نامناسب ہے۔ کیونکہ احناف کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الطلاق

طلاق کا بیان

۱: بَابُ الطَّلَاقِ

بَابُ: طَلَاقِ كَا بِيَانِ

۲۰۱۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ غَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ، وَ مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ قَالُوا ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ حَيٍّ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَلَّقَ خَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا.

۲۰۱۶: امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین سیدہ خفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دی پھر ان سے (اللہ عزوجل کے فرمان وہ روزہ رکھنے والی عبادت کرنے والی اور جنت میں تیری بیوی ہے کی وجہ سے) رجعت کر لی۔

۲۰۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَوْمِلٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَلْتَعُونَ بِحُدُودِ اللَّهِ يَقُولُ أَحَدُهُمْ قَدْ طَلَّقْتُكَ قَدْ رَاجَعْتُكَ قَدْ طَلَّقْتُكَ.

۲۰۱۷: ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کی کیا حالت ہو گئی ہے جو اللہ عزوجل کے احکامات سے کھیل کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے میں نے تجھ کو طلاق دی، نہیں رجوع کیا، نہیں طلاق دی۔

۲۰۱۸: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمَاصِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَّانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْغِضْ الْجَلَالَ إِلَى اللَّهِ الطَّلَاقِ.

۲۰۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال کیے گئے کاموں میں سے اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ ناپسند (پیز) طلاق ہے۔

خلاصہ الباب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رجوع حکم خداوندی کیا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ روزہ رکھنے والی اور عبادت گزار ہیں اور جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں۔ سبحان اللہ! حضرت خفصہ بہت قسمت والی اور خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یاد فرمایا۔

طلاق حلال ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اسی لئے بلا وجہ اور بغیر ضرورت کے ٹروہ ہے۔

۲: بَابُ طَلَاقِ السُّنَّةِ

بَابُ: سنت طلاق کا بیان

۲۰۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ اَدْرِيسَ عَنْ غَيْبِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا وَإِنْ شَاءَ امْسَكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ .

۲۰۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ حضرت عمرؓ نے نبیؐ سے اسکا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا: اُسے کہو رجعت کر لے یہاں تک اُسکی بیوی حیض سے پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور اس سے پاک ہو اسکے بعد اگر خواہش ہو تو طلاق دے جماع سے قبل اور اگر چاہے تو نکاح میں رکھے اور یہی عدت ہے عورتوں کی جس کا اللہ عزوجل نے حکم فرمایا۔

۲۰۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلَّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ .

۲۰۲۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: سنت طریقتے سے طلاق دینا یہ ہے کہ عورت کو حیض سے فراغت پانے کے بعد طلاق دے اور اس طہر میں جماع نہ کرے۔

۲۰۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ يُطَلَّقُهَا عِنْدَ كُلِّ طَهْرٍ تَطْلِيْقَةً فَإِذَا طَهَّرْتَ الثَّلَاثَةَ طَلَّقَهَا وَعَلَيْهَا بَعْدَ ذَلِكَ حَيْضَةٌ .

۲۰۲۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: طلاق کا سنت طریقتے ہے کہ عورت کو طہر میں ایک طلاق دے جب تیسری بار پاک ہو تو آخری طلاق دے اور اس کے بعد عدت ایک حیض ہوگی۔

۲۰۲۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهَنَّمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جَبْرِ أَبِي غَلَابٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَنَّى عُمَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرَا جِعَهَا قُلْتُ أَيْعَدُّ بِتِلْكَ؟ قَالَ إِرَائِتُ أَنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ .

۲۰۲۲: یونس بن جبیر سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا: ایک مرد نے عورت کو طلاق دی حالت حیض میں؟ انہوں نے کہا: ابن عمرؓ کو پہچانتا ہے۔ انہوں نے طلاق دی اپنی عورت کو حالت حیض میں تو عمرؓ نے نبیؐ سے دریافت کیا تو آپؐ نے حکم دیا کہ وہ رجوع کرے۔ میں نے کہا: یہ طلاق شمار ہوگی یا نہیں؟ انہوں نے کہا: تیرا کیا خیال ہے اگر وہ عاجز ہو یا حماقت کرے۔

خلاصہ الباب: رجوع کا حکم اس لئے دیا تھا کہ حیض کی حالت میں طلاق درست نہیں نیز عورت کی عدت طویل ہو جائے گی تو اس کو اذیت ہوگی اختلاف کے نزدیک طلاق سنت یہ ہے کہ ایک طلاق ایسے طہر میں دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور پھر چھوڑے رکھے تا کہ وہ عدت گزار سکے تین طلاقیں ایک زمانہ میں ایک لفظ سے دینا بدعتی طلاق بہاتی ہیں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت غصہ اور ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

۳: باب الحامل کیف

تُطَلَّقُ

طریقہ

۳: باب: حاملہ عورت کو طلاق دینے کا

۲۰۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ فَقَالَ مُرَّةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرَةٌ أَوْ حَامِلَةٌ.

۲۰۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے طلاق دی اپنی عورت کو حالت حیض میں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجوع کرے پھر طلاق دے جب وہ حیض سے پاک ہو یا حاملہ ہو جائے۔

خلاصہ الباب مقصد یہ ہے کہ طہر کی حالت میں طلاق سے عورت کی عدت آسانی سے نزر جائے گی اسی طرح حالت حمل عدت وضع حمل ہوگی۔

۴: باب من طَلَّقَ ثَلَاثًا فِي

مَجْلِسٍ وَاحِدٍ

۳: باب: ایسا شخص جو اپنی بیوی کو ایک ہی

مجلس میں تین طلاقیں دیدے

۲۰۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرُوقَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قُلْتُ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسِ حَدِيثِي عَنْ طَلَّاقِكَ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا وَهُوَ خَارِجٌ إِلَى الْيَمَنِ فَاجَازَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۲۰۲۴: عامر شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے فاطمہ بنت قیس سے کہا: تم اپنی طلاق کی حدیث بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ میرے خاوند نے مجھ کو تین طلاقیں دیں اور وہ یمن کو جانے والا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (طلاق) کو برقرار رکھا۔

خلاصہ الباب: فقہاء کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ وقت اور محل کے لحاظ سے نفس طلاق کی تین قسمیں ہیں:

(۱) احسن (۲) حسن (اس کو سنی بھی کہتے ہیں)۔ (۳) بدعی۔

اور واقع ہونے کے اعتبار سے طلاق کی دو قسمیں ہیں:

(۱) رجعی۔ (۲) بائن۔

حکم اور نتیجہ کے اعتبار سے بھی دو قسمیں ہیں: مغدظہ مخففہ۔

طلاق احسن یہ ہے کہ جس طہر میں وطی نہ ہوئی ہو اس میں ایک طلاق دے کر چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت نزر جائے۔ یونکہ صحابہ کرام اسی کو مستحب سمجھتے تھے طلاق احسن یہ ہے کہ شوہر اپنی مدخول بہا منکوحہ کو تین طہروں میں جدا جدا تین طلاقیں دے اور عورت و حیض آتا ہو اور اگر حیض نہ آتا ہو جیسے آتے (جو نہ امید ہوئی ہو حیض سے) صغیرہ اور حاملہ تو اس و تین مہینے میں تین طلاق دے۔ امام مالک اس طلاق کو بدعت کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ طلاق میں اصل اس کا ممنوع

ہونا ہے مگر بعض اوقات اس کی ضرورت واقع ہوتی ہے اس لئے اس کو مباح کر دیا گیا اور ضرورت ایک سے پوری ہو سکتی ہے پس ایک سے زائد مسنون نہ ہوگی۔ پہلے مذہب والے کہتے ہیں اس طلاق حسن کے مسنون (مباح) ہونے کی دلیل حدیث ابن عمر ہے جس کو دارقطنی نے سنن میں تخریج کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دی پھر دوسری دو طلاقیں دو طہروں میں دینے کا ارادہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا: ابن عمر! ایسا کرنے کا تجھے اللہ نے حکم نہیں دیا تو سنت کو چوک گیا۔ سنت یہ ہے کہ تو طہر کا انتظار کرے اور ہ طہر میں طلاق دے چنانچہ حسب الحکم میں نے اپنی بیوی سے مراجعت کر لی۔ پھر آپ نے فرمایا جب وہ پاک ہو جائے تو اس کو طلاق دے یا روک لے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتلائیے اگر میں نے اسے تین طلاقیں دے دیں تو کیا اب بھی میرے لئے حلال ہوگا کہ اس سے رجعت کر لوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! وہ تجھ سے بانہ ہو جائے گی اور گناہ ہوگا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متفق طور پر تین طہروں میں تین طلاقیں واقع کرنا سنت ہے طلاق کی تیسری قسم طلاق بدی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک ہی طہر میں تین طلاقیں دے دے یا ایک حکم کے ساتھ تین طلاقیں دے دے تو یہ طلاقیں واقع ہوگی یا نہیں اور واقعہ ہونے کی صورت میں ایک طلاق واقع ہو یا تین۔ سو بیک وقت ایک مجلس میں ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاقیں دینے سے وقوع اور عدم وقوع طلاق کی بابت حافظ ابن القیم نے زاد المعاد میں چار مذہب ذکر کئے ہیں:

(۱) تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی قرآن و حدیث کی روشنی میں جمہور صحابہ تابعین محدثین فقہاء ائمہ مسلمین

اسی کے قائل ہیں۔ چنانچہ خلفاء اربعہ ابن مسعود ابو موسیٰ اشعری ابو ہریرہ انس بن مالک ابن عمر عبداللہ بن عمرو بن العاص حسن بن علی عمران بن حصین مغیرہ بن شعبہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح روایت یہی ہے۔ جس کو تفصیل کے ساتھ ثابت کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ نیز محمد بن منصور نے کتاب الاعالیٰ میں اپنی اسانید کے ساتھ اہل بیت سے بھی روایت کیا ہے الجامع الکافی میں حسن بن یحییٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ علی بن الحسین زید بن علی محمد باقر محمد بن عمر بن علی جعفر بن محمد عبداللہ بن الحسن محمد بن عبداللہ اور خیار اہل بیت سے اسی کو روایت کیا ہے احمد اربعہ ان کے تابعین امام اوزاعی ابراہیم نخعی سفیان ثوری اسحاق ابو ثور اور ابو عبید وغیرہ خالق شیخ اسی کی قائل ہے۔

(۲) طلاق واقع نہ ہوگی۔ یہ مذہب ابو محمد بن حزم نے نقل لیا ہے جسے امام احمد کہتے ہیں کہ یہ رافضیوں کا قول

ہے۔

(۳) ایک طلاق راجعی واقع ہوگی۔ یہ حضرت ابن عباس علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے ایک

روایت ہے عبداللہ بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم کا فتویٰ بھی یہی ہے جس کو محمد بن وضاح نے حکایت کیا ہے اور ابن مغیث نے کتاب اللوئائوق میں نقل کیا ہے (مگر یہ نقل غلط ہے جیسا کہ منقول ہے) امام احمد فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحاق کا مذہب بھی یہی ہے بعض حضرات نے تابعین میں سے داؤد بن علی اور اس کے اکثر اصحاب کا فتویٰ تلمسلی نے شرح تنزیح

میں بعض مالکیہ کا قول ابو بکر رازی نے محمد بن قائل سے بعض احناف کا اور ابن تیمیہ نے بعض حنابلہ کا فتویٰ۔ شیخ غنوی نے محمد بن قتی بن مخلد اور محمد بن عبد السلام حنفی وغیرہ مشائخ قرطبہ سے بھی یہی نقل کیا ہے اور خود ابن تیمیہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ (۱۴) عورت مدخول بہا ہو تو تین طلاقیں واقع ہوں گی اور غیر مدخول بہا ہو تو ایک طلاق واقع ہوگی۔ یہ قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اصحاب کی ایک جماعت کی طرف منسوب ہے۔ محمد بن نصر المروزی نے کتاب اختلاف العلماء میں اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی مذہب نقل کیا ہے۔ عطاء طاؤس اور عمرو بن دینار کا بھی صحیح مذہب یہی ہے جیسا کہ مشائخ الباجی اور مخلی بن حزم میں مرقوم ہے۔ مانعین وقوع طلاق یہ کہتے ہیں کہ ایک حکم کے ساتھ یکبارگی تین طلاقیں دینا بدعت محرمہ ہے اور بدعت مردود ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کی بناء ہے: من عمل عملاً ليس عليه احرا من محصورہ جو اب یہ ہے کہ حافظ ابن حزم نے مخلی میں تفصیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ یہ بدعت اور معصیت نہیں بلکہ سنت ہے چنانچہ حضرت غویمر جلائی کی روایت نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں۔ قال ابو محمد لو كانت طلاق الثلث مجموعة معصية الله تعالى لما سكت رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن بيان ذلك فصيح مباحة۔ ابو محمد کہتا ہے کہ اگر ایک لفظ سے تین طلاق دینا نہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بیان سے سکت نہ فرماتے۔ معلوم ہوا کہ یہ سنت مباحہ ہے۔ جو لوگ ایک طلاق رجعی واقع ہونے کے قائل ہیں ان کے دائل حسب ذیل ہیں (۱) آیت الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان کہ طلاق دو مرتبہ کی ہے (دوم جب طلاق دینے کے بعد دو اختیار ہیں) خواہ یہ کہ رجعت کر کے عورت کو قاعدے کے مطابق رکھ لے خواہ (یہ کہ رجعت نہ کرے) بدعت پوری ہونے دے اور اچھے طریقے سے اس کو چھوڑ دے۔ (۲) اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ مرتان لغت میں اس امر کے لئے بولا جاتا ہے جس کا واقع ہونا یکے بعد دیگرے ہوا ہو اور دوسری آیت میں یہ حکم ہے کہ جب تم عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت یعنی طہر کی حالت میں طلاق دیا کرو مطلب یہ ہوا کہ ایک طلاق کے بعد طہر میں دوسری طلاق دو معلوم ہوا کہ بیک وقت ایک لفظ سے تین طلاقیں واقع نہ ہوں گی کیونکہ مرتان کے مصداق کے خلاف ہے۔

جواب یہ ہے کہ مرتان کے معنی یکے بعد دیگرے بھی ہیں اور دو دو گنا دو بار بھی ہیں نیز اس سے تاثر بھی مقصود ہوتی ہے۔ چنانچہ آیت: نزلها اجرها مرتین۔ اور آیت: استعذبهم مرتین۔ میں بھی دو گنا ہے کہ ہم منصف دوہ ادو گنا اجر عطا کریں گے اور ان کو دوہرہ عذاب دیں گے۔ اور آیت: اولایرون انہم یفتنون فی کل عام مرة او مرتین۔ کلمتہ مراد ہے۔ آیت: الطلاق مرتان۔ انظر مرتان تشبیہ ہے جس کے معنی دو گنے ہیں۔ امام بخاری نے آیت کے یہی معنی سمجھے ہیں چنانچہ موصوف نے اس آیت کو "باب من اجاز الثلث بلفظ واحد" کے ذیل میں ذکر کیا ہے۔ عالم کرمانی نے بھی اسی کی تائید کی ہے۔ علامہ ابن حزم نے مخلی میں الطلاق مرتان کے معنی یکے بعد دیگرے کی تردید اور تعلیظ کی ہے۔ فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ قائلین وقوع طلاق رجعی کا یہ کہنا کہ الطلاق مرتان کے معنی یکے بعد دیگرے ہیں غلط ہیں

بلکہ یہ آیت تو قول باری تعالیٰ: نؤتھا اجرھا مرتین: کی طرح ہے کہ مرتین بھی مضاعف ہے۔ بہر کیش آیت میں یہ نہیں ہے کہ تکرار لفظ سے ایک طہر یا چند طہروں میں طلاق دی جائے تو واقع ہوگی اور حیض میں طلاق دی جائے تو واقع نہ ہوگی اسی طرح آیت میں یہ بھی مذکور نہیں کہ تین طلاق بتکرار لفظ چند مجلسوں میں دی جائیں تو واقع ہوں گی اور ایک مجلس میں چند بار طلاق دی جائے تو واقع نہ ہوگی بلکہ آیت طلاق واقع کرنے میں انت طالق، انت طالق، انت طالق کے لفظ کے تکرار سے سب صورتوں پر دال ہے۔ اور دوسری آیت میں صرف طہر میں طلاق دینے کا حکم ہے ایک طلاق دی جائے یا مجموعہ دو یا تین ہو آیت اس کی تفریق نہیں کرتی۔ اگر کسی نے طہر میں دو یا تین طلاقیں دے دیں تو آیت کریمہ اس سے مانع نہیں نہ اس کو باطل قرار دیتی ہے نہ اس سے ایک طلاق رجعی ثابت ہوتی ہے۔ اور اگر کسی نے طہر میں ایک طلاق دی پھر رجوع کر لیا اور اسی طہر میں دوسری طلاق دی پھر رجوع کر لیا اس کے بعد اسی طہر میں تیسری طلاق دے دی تو یہ صورت یقیناً آیت کے حکم کا مصداق ہے بلکہ اگر اس کو مستنون و سنت کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا اس سے بیک وقت تین طلاقیں دینے کی مانعت ثابت نہ ہوگی جب ایک طہر میں دو یا تین متفرق طلاقیں مذکورہ آیت سے ثابت ہیں تو مجموعہ دو یا تین طلاق بھی ایک طہر میں جائز ہوگا۔ (۳) حدیث ابن عباسؓ جس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ عہد نبویؐ اور عہد صدیقی اور دو سال خلافت عمرؓ میں تین طلاق ایک شمار ہوتی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے ایسے کام میں عجلت شروع کر دی جس میں ان کے لئے مہلت تھی سو اگر ہم ان کو جاری کر دیں (تو بہتر ہوگا) پس آپ نے ان کو جاری کر دیا۔ اور روایت طاؤس میں ہے کہ ابو الہیجاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اپنے امور مستقر میرا (عجیب و غریب) بیان کر دکھا عہد نبویؐ و عہد صدیقی میں تین طلاقیں ایک نہیں تھیں؟ آپ نے فرمایا: تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ بکثرت طلاق دینے لگے تو آپ نے تینوں کو ان پر نافذ کر دیا۔ اس دلیل کے کئی جواب دیئے گئے ہیں۔ جواب نمبر (۱) یہ حدیث ان احادیث میں سے ایک ہے جس کی بابت شیخین نے اختلاف کیا ہے۔ امام مسلم نے اس کی تخریج کی ہے اور امام بخاری نے نہیں اس لئے کہ حدیث ابو الہیجاء نہ سند کے لحاظ سے قابل حجت ہے اور نہ متن کے اعتبار سے اس کی کئی وجوہات ہیں جو مطولات میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ اور حافظ بیہقی کہتے ہیں میں اس کی وجہ یہی سمجھتا ہوں کہ حدیث ابو الہیجاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دیگر تمام روایات کے خلاف ہے۔ چنانچہ سعید بن جبیر، عطاء بن ابی رباح، مجاہد، عکرمہ، عمرو بن دینار، مالک بن الحارث، معاویہ بن ابی عیاش نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی روایت کیا ہے کہ آپ نے تین طلاقوں کو جائز رکھا ہے۔ جواب نمبر (۲) طاؤس جو حضرت ابن عباسؓ سے شاگرد ہیں خود اس روایت کے منکر ہیں چنانچہ حسین بن علی کراہی نے اپنی کتاب ادب القضاء میں یاخبار علی بن عبداللہ بن المدنی بطریق عبدالرزاق بروایت معمر بواسطہ ابن طاؤس طاؤس سے روایت کیا ہے انہ قال من حدثک عن طاؤس انہ کان یروی طلاق الثلث و احدہ کذبہ: طاؤس نے اپنے لڑکے سے کہا کہ جو تجھ سے یہ کہے کہ طاؤس طلاق الثلث کو واحدہ روایت کرتے ہیں تو اس کی تکذیب کر یعنی اس کو جھوٹا سمجھ میری طرف اس کی نسبت غلط ہے چنانچہ عبداللہ بن طاؤس یہ اس شخص کو جھوٹا کہتے تھے جو ان کے والد کی طرف طلاق الثلث واحدہ کے روایت کرنے کی نسبت آئے جب خود راوی

حدیث طاؤس اس کا منکر ہے تو یہ حدیث کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔ اسی طرح عطاء، بن ابی رباح جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دیگر شاگردوں کی بہ نسبت آپ کے اقوال و احوال سے زیادہ واقف ہیں وہ بھی اس کے منکر ہیں۔ جواب (۳) راوی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ خود اس کے خلاف ہے۔ معنی ابن قدامہ میں، یکجا جاسکتا ہے یہ ابن رجب حنبلی نے فرمایا حضرت ابن عباس سے بتواتر مروی ہے کہ آپ ایک لفظ سے تین طلاقوں کو تین ہی سمجھتے تھے اور تین کا ہی فتویٰ دیتے تھے اس کو علامہ ابن عبدالبر نے تمہید میں مسند ابیان کیا ہے۔ ابن حزم نے سعید بن جبیر سے یہ فتویٰ منقول کیا اور امام محمد نے کتاب الاثار میں عطاء سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ یہ تمام گزارش تو حدیث ابن عباس کے ناقابل احتجاج ہونے کی صورت میں ہے اور اگر ہم اس کو کسی درجہ میں صحیح بھی مان لیں تب بھی اس سے ایک طلاق رجعی ثابت نہیں ہوتی۔

(جواب (۴) کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما میں اس کی تصریح نہیں کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم یا آپ کی تقریر سے ثابت ہے کہ آپ کے حکم کے بغیر ہو یا اس معنی کہ زمانہ جاہلیت اور ابتداء اسلام میں یہی طریقہ تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کوفی کی روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے جس کی تخریج ابوداؤد اور نسائی نے کی ہے اب جن لوگوں کو نسخ کا علم ہوا وہ تین شمار کرنے لگے اور جن کو نسخ کی اطلاع نہیں ملی وہ ایک پر عمل کرتے رہے۔ جواب (۵) اور اگر یہی جان لیا جائے کہ عبد بنوق میں بھی یہی ہوتا تھا ممکن ہے کہ اس میں اس شخص سے بارے میں ہوتا ہو جو انست طالق، انت طالق، انت طالق کہہ کر طلاق دے کہ ان متفرق الفاظ سے حرمت کی تاکید مقصود ہوتی تھی نہ کہ تین طلاق۔ اور اس دور میں سچائی و سلامتی غالب تھی حیلہ سازی اور مکاری کا نام بھی نہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگوں کے حالات بدلے اور ایسے امور رونما ہونے جن کی وجہ سے آپ نے عام صحابہ کے مشورے سے الفاظ مذکورہ کو تاکید پر محمول کرنے سے منع کر کے تین طلاقوں کو لازم کر دیا علامہ قرطبی نے اس جواب کو پسند کیا ہے اور امام نووی نے اس کو صحیح الا جواب کہا ہے۔ علامہ ابن القیم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عمل کو تعزیر کا نام دیا ہے تاکہ لوگ یہ دھمکی سن کر متعدد طلاقیں دینے کی ناشائستہ حرکت سے باز آجائیں۔ ابن قیم کی یہ توجیہ غلط ہے کیونکہ یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا شخص اپنی رائے سے شریعت کے حکم مستمر کو بدل دے اور جتنے صحابہ اس وقت موجود تھے وہ سب خاموش بیٹھے رہیں اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے لے کر حضرت حسن بن علیؑ کے زمانہ تک سب ہی حکم شرعی کے مٹانے پر تلے ہوئے تھے استغفر اللہ۔ یہ تو وہ ہی شخص کہہ سکتا ہے جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جمہور صحابہ سے بعض للہی ہوگا۔ رہی تعزیر جلاوطنی سو حنفیہ کے نزدیک یہ بھی شرعی حکم ہے۔ جمہور علماء کے دلائل حسب ذیل ہیں (۱) قرآن کریم نے تین طلاقوں کو قطعی طلاق مانا ہے جو آیت: فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ سے ثابت ہے اس آیت نے تین طلاق کے بعد رجوع کا حق چھین لیا ہے۔ (۲) حدیث عائشہؓ جس کی تخریج احمد ستہ نے کی ہے۔ کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اس نے کسی سے نکاح نہ کیا اس نے بھی طلاق دینی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت لیا گیا وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں یہاں تک کہ وہ بھی پہلے ہی طرح اس کا مزہ چکھ لے۔ اگر تین طلاقیں واقع نہ ہوتیں تو شوہروں کے لئے عورت کی حلت شوہر ثانی کے وطنی کرنے پر موقوف نہ ہوتی۔ یہاں بھی یہ ذہن

میں رکھنا چاہئے کہ امام بخاری نے اس کی تخریج باب من اجاز طلاق الثلث کے ذیل میں کی ہے کیونکہ ابن حزم اور زہبی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے تین طلاقوں کے وقوع کو نقل کیا ہے۔ باقی محمد بن وصال کی طرف سے ابن المغزیث نے با اسناد ان روایات کو منسوب کیا ہے اور ان دونوں کی ملاقات ناممکن ہے اور زمانہ کے اعتبار سے یوں بعید ہے۔ نیز بہاری بحث یہاں مدخول بہا کے بارے میں ہے۔ عطاء و طاؤس و عمر و بن یسار کا قول غیر مدخول بہا کے متعلق ہے۔ چنانچہ ابن حزم میں تصریح موجود ہے نیز اور محمد بن اسحاق کی رائے صحابہ کے خلاف کوئی وقعت نہیں رکھتی کیونکہ یہ ائمہ فقہ میں سے نہیں ہے اس کا قول یہ و معارضی میں مقبول ہے صحت و حرمت میں مقبول نہیں۔ رہا بخش بن بدہ کا قول جو متفق ابن ابی ماریہ سے ہے کہ یہ باطل ہے اول اس لئے کہ صحابہ کا اجماع ظاہر ہے کہ کسی ایک صحابی سے سند صحیح یہ منقول نہیں کہ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امضاء، ثلث میں مخالفت کی ہو اور ایک اکھ آدمیوں کے نام نقل نہیں کئے جاسکتے۔ اس کے لئے بہت بڑے قدر کی ضرورت ہے علاوہ ازیں یہ اجماع سکوتی ہے۔

باب: رجوع (بعد از طلاق) کا بیان

۲۰۲۵: مطرف بن ثخیر سے روایت ہے عمران بن حصین سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص طلاق دے اپنی بیوی کو پھر اس سے جماع کرے اور نہ طلاق پر اس نے کسی کو گواہ کیا اور نہ ہی رجوع پر؟ عمران نے کہا: اس نے طلاق بھی سنت کے خلاف دی اور رجوع بھی خلاف سنت کیا۔ طلاق پر بھی لوگوں کو گواہ کرے اور رجوع پر بھی۔

نکاحیہ السبب اس سے ثابت ہوا کہ اس معاملہ میں گواہ بنا کر مسنون ہے باقی طلاق اور رجوع دونوں بغیر گواہ کے بھی ثابت ہو جاتے ہیں گواہ بنا کر شرط نہیں ہے۔

۵: بَابُ الرَّجْعَةِ

۲۰۲۵: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالِ الصَّوَّافِ ثنا جَعْفَرُ بْنُ سَلِيمَانَ الضَّمْعِيُّ عَنْ يَزِيدِ بْنِ الرِّشَكِ عَنْ مَطْرَفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطْمِيِّ سَأَلَ عَنْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَقَعُ بِهَا وَلَمْ يَشْهَدْ عَلَى طَلْقِهَا وَلَا عَلَى رَجْعِهَا فَقَالَ عُمَرَانُ طَلَّقْتَ بِغَيْرِ سُنَّةٍ وَرَاجَعْتَ بِغَيْرِ سُنَّةٍ أَشْهَدُ عَلَى طَلْقِهَا وَعَلَى رَجْعِهَا.

باب: بچہ کی پیدائش کے ساتھ ہی حاملہ

خاتون بائٹہ ہو جائے گی

۲۰۲۶: زبیر بن عوام سے مروی ہے کہ ان کے نکاح میں ام کلثوم بنت عقبہ تھیں۔ انہوں نے زبیر سے کہا: میرا دل خوش کر دو ایک طلاق دے کر۔ انہوں نے ایک طلاق اس کو دے دی۔ پھر نماز پڑھ کر واپس لوٹے تو وہ بچہ جن چکی تھی۔ زبیر نے کہا: کیا ہوا اس کو اس نے مجھ سے ٹکر کیا اللہ تعالیٰ

۶: بَابُ الْمُطَلَّاقَةِ الْحَامِلِ إِذَا وَضَعَتْ

ذَا بَطْنُهَا بَائِٹٌ

۲۰۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هِيَاجِ ثنا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ امُّ كَلْثُومِ بِنْتُ عُقْبَةَ فَقَالَتْ لَهَا وَهِيَ حَامِلٌ طَيِّبَ نَفْسِي بِتَطْلُقِهَا فَطَلَّقَهَا تَطْلُقُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَرَجَعَ وَقَدْ وَضَعَتْ فَقَالَ مَا لَهَا خَدَّ عَنِّي خَدَّيْهَا

اللَّهِ ثُمَّ اتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ سَبَقَ الْكِتَابُ اجْلُدْ اَخْطُبْهَا اِلَى نَفْسِهَا .

اس سے مکر کرے (بدلہ دے) پھر جناب نبی کے پاس آئے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی کتاب کی میعاد نزر گئی۔

خاصیت البیاب اس سے ثابت ہوا کہ حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل بچہ جننا ہے (اسی طرح نکاح سے نکل گئی ہے اب نکاح جدید سے بیوی ہو سکتی ہے۔

باب: وفات پا جانے والے شخص کی

حاملہ بیوی کی عدت بچہ جنتے ساتھ ہی

پوری ہو جائیگی

۲۰۲۷: ابوالسناہل سے مروی ہے سبعیہ سلمیہ جو حارث کی بیٹی تھی اپنے خاوند کی وفات کے بعد بیس دن بعد بچہ جنتی۔ جب نفاس سے فارغ ہوئی تو اس نے بناؤ سنگار کیا۔ لوگوں کو اچھنچھا ہوا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: بے شک وہ سنگار کرے۔ اس کی عدت مکمل ہو چکی۔

۲۰۲۸: مسروق اور عمرو بن عتبہ سے مروی ہے ان دونوں نے سبعیہ بنت حارث کو لکھا ان کا حال پوچھا۔ انہوں نے جواب لکھا کہ انہوں نے اپنے خاوند کی وفات کے پچیس دن بعد بچہ جننا پھر انہوں نے تیاری کی نکاح کی تو ان سے ابوالسناہل نے کہا: تو نے عدت کی پوری کر یعنی چار مہینے دس دن۔ یہ سن کر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے دعا فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا؟ اپنا پورا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اگر نیک شخص مل جائے تو نکاح کر لے۔

۲۰۲۹: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبعیہ سلمیہ کو حکم فرمایا کہ نکاح کر

۷: بَابُ الْحَامِلِ الْمُتَوَقِّفِ عَنْهَا

زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ حَلَّتْ

لِلْأَزْوَاجِ

۲۰۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ قَالَ وَضَعَتْ سَبِيعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بِنْتُ الْخُرَثِ حَمْلَهَا بَعْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا بِضْعَ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نَفْسِهَا تَشَوَّقَتْ فَعَنِبَ ذَلِكَ عَلَيْهَا وَذَكَرَ أَمْرَهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ مَضَى اجْلُهَا .

۲۰۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هَنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ وَعَمْرٍو بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُمَا كَتَبَا إِلَى سَبِيعَةَ بِنْتِ الْخَارِثِ بِسْأَلِهَا عَنْ أَمْرِهَا فَكَتَبَتْ إِلَيْهِمَا أَنَّهَا وَضَعَتْ بَعْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا بِحَمْسَةِ وَعِشْرِينَ فَتَهَيَّاتِ تَطْلُبُ الْخَيْرِ فَمَرَّ بِهَا أَبُو السَّنَابِلِ ابْنُ بَعْكَبٍ فَقَالَ قَدْ أَسْرَعْتَ اغْتَدِي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرًا فَاتَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ فِيمَا ذَاكَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ . فَقَالَ إِنْ وَجَدْتَ زَوْجًا صَالِحًا فَتَزَوَّجِي .

۲۰۲۹: حَدَّثَنَا لُصْرُ بْنُ عَلِيٍّ . وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ . قَالَا ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ . ثنا هِشَامُ بْنُ غَرْوَةَ عَنْ ابْنِهِ ، عَنْ

المسور بن مخرمة ان النبي ﷺ امر سبيغة ان تنكح ، اذا تعلق من نفاسها .

سکتی ہے جب اپنے نفاس سے فراغت حاصل کرتے۔ یعنی پاک ہو جائے تو۔

۲۰۳۰ : حدثنا محمد بن المثنى ، ثنا ابو معاوية عن الاعمش ، عن مسلم ، عن مسروق ، عن عبد الله بن مسعود ، قال والله لمن شاء لا عناه . لانزلت سورة النساء القصرى بعد اربعة اشهر وعشرا .

۲۰۳۰ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! جو کوئی چاہے ہم سے لعان کر لے کہ سورہ نساء مختصر (سورہ طلاق) اس آیت کے بعد اترتی جس میں چار مہینے دس دن کی عدت کا حکم دیا گیا ہے۔

خلاصہ الباب ۵۷ اس سے ثابت ہوا کہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے چاہے اس کا خاوند فوت ہو جائے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ چھوٹی سورت نساء (سورہ طلاق) نے لمبی سورہ نساء کو منسوخ کر دیا ہے یعنی سورہ بقرہ میں عدت وفات چار ماہ دس دن کا بیان ہے اور سورہ طلاق میں وضع حمل مذکور ہے اور سورہ طلاق بعد میں نازل ہوئی ہے۔

باب ۸: بیوہ عدت کہاں پوری کرے؟

۸: بَابُ اَيْنَ تَعْتَدُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

۲۰۳۱ : نسب بن كعب بن عجره سے مروی ہے جو ابو سعید خدری کے نکاح میں تھیں کہ میری بہن فریجہ بنت مالک نے کہا: میرا خاوند اپنے عجمی غلاموں کو ڈھونڈنے نکلا اور انکو پایا (علاق) قدم کے کنارہ پر لیکن غلاموں نے اسکو مار ڈالا میرے خاوند کے مرنے کی خبر پہنچی جس وقت میں انصار کے گھر میں تھی جو میری رہائش سے دور تھا۔ میں نبی کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے خاوند کی موت کی اطلاع آئی ہے اور میں دوسرے گھر میں ہوں جو دور ہے میرے اور میرے بھائیوں کے گھر سے اور میرے خاوند نے کچھ ورثہ نہیں چھوڑا جس کو خرچ کروں یا وارث ہوں۔ نہ ہی میرا ذاتی گھر ہے۔ اب اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو میں اپنے رشتہ داروں اور بھائیوں کے گھر میں چلی جاؤں۔ یہ مجھے مناسب لگتا ہے کہ اس سے مجھے سہولت ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا: اگر تو چاہتی ہے تو ایسے ہی کر لے۔ فریجہ نے کہا:

۲۰۳۱ : حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ، ثنا ابو خالد الاحمر ، سليمان بن حيان ، عن سعد بن اشحاق بن كعب بن عجرة ، عن زينب بنت كعب بن عجرة (وكانت تحت ابى سعيد الخدرى) ان اخته القرينة بنت مالك ، قالت خرج زوجى فى طلب اغلاج له ، فاذا ركبهم بطرف القدوم فقتلوه فجاء نعى زوجى وانا فى دار من دور الانصار شاسعة عن دار اهلى . فاتيته النبى صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله! (صلى الله عليه وسلم) انه جاء نعى زوجى وانا فى دار شاسعة عن دار اهلى ودار اخوتى . ولم يدع مالا ينفق على ، ولا مالا ورثته . ولا دار يملكها فان رايت ان تاذن لى فالحق بدار اهلى ودار اخوتى فانه احب الى ، واجمع لى فى بعض امرى . قال فافعلنى ان سنت قالت فخرجت قريرة عيسى لساقضى اللذلى على لسان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ادا کنث فی المسجد ، اوفی بغض الخجرة دعائی فقال کیف زعمت ، قالت فقصت علیہ فقال امکنی فی بیتک الذی جاء فیہ نغی زوجک حتی ینلغ الکتاب اجله قالت فاغتذت فیہ اربعة اشهر وعشرا .

میں یہ سن کر (مارے خوشی کے) نم آنکھوں سے نکلی بیونکہ اللہ نے اپنے رسول کی زبان مبارک پر میرے فائدہ کا حکم نازل کیا۔ میں مسجد میں ہی تھی یا کسی حجرے میں کہ پھر نبی نے مجھے بلایا اور فرمایا: تو کیا کہتی ہے؟ میں نے سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اسی گھر میں رہ جہاں تیرے خاوند کے مرنے کی خبر آئی۔ یہاں تک کہ قرآن کی (بتائی گئی) مدت پوری ہو جائے۔

خلاصہ الباب ۱۱۰ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اس کے متعلق حکم ہے کہ دن میں اپنے کام اور ضرورت کے لئے گھر سے نکل سکتی ہے اپنے خرچہ وغیرہ کا انتظام کرنے کے لئے لیکن رات اس گھر میں گزارے جس میں عدت ہوئی۔

حدیث باب بھی جمہور کی دلیل ہے صحیحین نے اسی طرح روایت کیا ہے فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ان کے شوہر ابو حفص بن مغیرہ محزوئی نے ان کو تین طلاقیں دیں اور یمن چلے گئے تو حضرت خالد بن ولید ایک جماعت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ام المؤمنین میمونہ کے گھر آئے اور کہا کہ ابو حفص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو کیا اس کے لئے نفقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے لئے نفقہ نہیں اور اس پر عدت واجب ہے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین طلاقوں کا وقوع تسلیم کیا تب بھی تو عدت واجب کی ورنہ ظاہر ہے کہ اگر تین طلاقیں نہ ہوتیں تو علیہا العدة (کہ اس پر عدت واجب ہے) کیوں فرماتے۔ (۴) مسنف عبدالرزاق میں ہے کہ عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ میرے دادا نے اپنی عورت کو ایک ہزار طلاق دی۔ میرے والد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قصہ ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تمہارا دادا اللہ سے نہیں ڈرا۔ بہر حال تین طلاقیں واقع ہو گئیں رہیں ۹۹۷ تو یہ حد سے تجاوز اور ظلم ہے خدا اُسے چاہے تو عذاب دے گا اور چاہے گا تو معاف کر دے گا۔ (۵) بیہقی طبرانی میں ہے کہ سوید بن غنفلہ کہتے ہیں کہ عائشہ بنت فضل حضرت حسن کے نکاح میں تھی جب خلافت پر بیعت کی گئی عائشہ نے ان کو مبارک باد دی۔ حضرت حسن نے فرمایا امیر المؤمنین کے قتل پر خوشی کا اظہار کرتی ہے جاتھے تین طلاق اور اسے دس ہزار درہم متعہ دیا پھر فرمایا اُس میں نے اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم یا اپنے والد سے جو میرے نانا سے روایت کرتے ہیں سنا نہ ہوتا کہ جب کوئی اپنی عورت کو طہ میں تین طلاق یا طلقات ثلاثہ مسہم دے دے تو عورت اس کے لئے حلال نہیں رہتی جب تک دوسرے سے نکاح نہ کر لے تو اس سے رجوع نہ ہوتا۔ یہ حدیث مرفوع ہے اس کی سند کی صحت میں کوئی کلام نہیں حضرت حسن صحابی ہیں انہوں نے ایک لفظ کے ساتھ ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں پس یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں جس میں رجوع کرنا جائز ہے۔ (۶) اسی طرح حدیث عویمر بن الشتر مجملانی جو صحیحین اور سنن ابوداؤد میں مروی ہے امام بخاری نے اس کی تخریج کتاب من اجاز الطلاق الثالث کے ذیل میں کی ہے۔

حالاً لکھنا کے بارے میں وارد ہے۔ (۷) حدیث عائشہؓ اس کو امام بخاری نے باب من اجاز اطلاق الثلث کے ذیل میں لاکر یہ بتایا کہ رفاء قرظی نے تین طلاقیں دفعہ واحدہ دی تھیں۔ (۸) اجماع صحابی اور اہل بیت بھی دیکھیں کہ اس کی نقول ابن رجب حنبلیؒ کے رسالہ "بیان مشکل الاحادیث الواردة فی ان الطلاق الثلث واحدة" میں اور ابو الوفاء کے "التذکرہ" اور مفتی الاخبار میں اور بہت سارے علماء کرام نے پیش کی ہیں ان کے سامنے "اعلام المواقف" کا وزن ہو سکتا ہے اس کا فیصلہ خود اہل علم کر سکتے ہیں۔ حضرت ابن مسعود اور عبد اللہ بن عمر اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کی طرف نسبت کرنا کہ وہ تین طلاقوں کو ایک طلاق شمار کرتے تھے غلط ہے۔

پاب: دورانِ عدت خاتون گھر سے باہر
جاسکتی ہے یا نہیں؟

۹ : بَابُ هَلْ تَخْرُجُ الْمَرْأَةُ
فِي عَدَّتِهَا

۲۰۳۲: حضرت عروہ سے مروی ہے کہ میں مروان کے پاس گیا اور میں نے کہا: تمہاری ہم قوم عورت کو طلاق دی گئی اور وہ باہر گھومتی پھرتی ہے۔ میں اُس کے پاس سے گزرا تو اُس نے کہا ہم کو فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر بدلنے کی اجازت دی۔ مروان نے کہا: بے شک فاطمہ بنت قیس نے اس کو حکم دیا؟ عروہ نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت عائشہؓ نے عیب کیا فاطمہ کی اس حدیث پر اور کہا: فاطمہ ایک خالی مکان میں تھی تو اسے خوف محسوس ہوا اس لیے نبیؐ نے مکان بدلنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۲۰۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، ثنا ابْنُ أَبِي الزِّنَاد ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ فَقُلْتُ لَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِكَ طَلَّقَتْ ، فَمَرَرْتُ عَلَيْهَا وَهِيَ تَنْقَلِبُ . فَقَالَتْ امْرَأَتُنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ وَاخْبَرْتَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَنْقَلِبَ . فَقَالَ مَرْوَانُ هِيَ امْرَأَتُهُمْ بِذَلِكَ ، قَالَ عُرْوَةُ ، فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ ! لَقَدْ عَابَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ . وَقَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَنْسَكٍ وَخَشِي . فَخِيفَ عَلَيْهَا . فَلِذَلِكَ أَرْخَصَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

۲۰۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا فاطمہ بنت قیس نے کہا: یا رسول اللہ! کوئی (چوز لیرا) میرے گھر میں تگھس آئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اجازت مرحمت فرمائی کہ وہاں سے نکل لے۔

۲۰۳۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حفص بن غياث عن هشام بن عروة ، عن أبيه عن عائشة قالت قالت فاطمة بنت قيس ، يا رسول الله ! اني اخاف ان يفتحم علي فامرها ان تتحول

۲۰۳۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میری خالہ کو طلاق دی گئی پھر انہوں نے ارادہ کیا اپنی کھجوروں (کا باغ) کاٹنے کا تو ایک شخص نے انہیں گھر سے نکلنے پر تنبیہ کی۔ وہ نبیؐ کے پاس آئیں۔ آپ نے

۲۰۳۴ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ، ثنا زَوْجٌ ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ . ثنا حجاج بن محمد ، جميعاً عن ابن جريج . أخبرني أبو الزبير عن جابر بن عبد الله . قال طَلَّقَتْ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجِدَ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ

تَخْرُجَ إِلَيْهِ. فَاتَتْ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ بَلَى. فَعَدَّتْ نَخْلَكَ. ارشاد فرمایا تمہیں! تو کاٹ اپنی کھجوروں کو اس لیے کہ تو فانک عسی ان تصدقنی او تفعلمی مغزوفا۔ صدقہ دے گی یا دیگر نیک کام سرانجام دے گی۔

خلاصہ الباب ۶۶ مطلقہ کو عدت کے دوران گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں کیونکہ قرآن کریم کی آیت لا یخرجن قطعاً ہے قطعاً آیت کے مقابلہ میں حدیث آحاد سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں اگر بہت ہی مجبوری اور ضرورت ہو تو باجماع علماء باہر نکلنا جائز ہے اگر سفر کی حالت میں طلاق ہوئی ہو اور عدت لازم ہو جائے اور قیام کی جگہ نہ ہو اور جس شہر سے سفر کرنے کے لئے نکلی تھی اس کا فاصلہ مسافت سفر سے کم ہو تو واپس آ جائے (سفر میں اقامت عدت نہ کرے اور سفر جاری رکھے) اور اگر منزل مقصود جہاں سے سفر شروع کیا تھا کا فاصلہ مقام طلاق سے برابر ہے تو عورت کو اختیار ہے چاہے تو واپس آ جائے اور چاہے منزل مقصود کی طرف سفر جاری رکھے خواہ ولی ساتھ نہ ہو واپس آنا زیادہ بہتر ہے شوہر کی پاسداری اور لحاظ میں کمی نہ ہو اور اگر طلاق بحالت سفر ایسے مقام پر ہوئی جہاں قیام ہو سکتا ہو تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اسی مقام پر عدت پوری کرے صاحبین کا قول ہے کہ اگر ولی اس کے ساتھ ہو تو وطن کی طرف لوٹنا اور منزل مقصود کی طرف جانا دونوں حسب تفصیل مذکور جائز ہیں۔

باب ۶۷: جس عورت کو طلاق دی جائے تو

عدت تک شوہر پر رہائش و نفقہ دینا واجب ہے یا نہیں؟

۱۰ : بَابُ الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا

هَلْ لَهَا سُكْنَى

وَنَفَقَةٌ

۲۰۳۵: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھیں کہ ان کے خاوند نے ان کو تین طلاقیں دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے سکنی دلائی اور نہ ہی نفقہ۔ (یعنی نہ ہی مکان دلوایا اور نہ ہی خرچہ)۔

۲۰۳۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَا لَنَا وَكَيْعٌ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَبِي النَّجْهَمِ بْنِ صَخْبِرِ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً .

۲۰۳۶: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے میرے خاوند نے عہد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تین طلاق دیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اے فاطمہ!) تیرے لیے نہ مکان ہے نہ نفقہ۔

۲۰۳۶ . حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغْبِرَةَ عَنِ الشُّعْبِيِّ ، قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِي زَوْجِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ .

خلاصہ الباب ۶۷ جمہور علماء کے نزدیک تین طلاق والی معتدہ کیلئے بھی نفقہ اور رہائش ہے جمہور علماء نے فاطمہ بنت قیس کی بات قبول نہیں کی۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے اسی طرح منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے رب کی کتاب اور نبی کی سنت کو ایک عورت کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے معلوم نہیں کہ اس نے یاد رکھا یا بھول گئی۔

۱۱ : بَابُ مُتْعَةِ الطَّلَاقِ

۲۰۳۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ أَبُو الْأَشْعَثِ الْعَجَلِيُّ ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ ثنا هِشَامُ بْنُ غُرُوفَةَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بِنْتَ الْخَوْنِ تَعَوَّذَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ . فَقَالَ لَقَدْ عُدْتِ بِمَعَاذِ فَطَلَّقَهَا . وَأَمَرَ أَسَامَةَ أَوْ أَنَسًا ، فَمَتَّعَهَا بِثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ رَازِقِيَّةٍ .

۱۲ : بَابُ الرَّجُلِ يَحْجِدُ الطَّلَاقِ

۲۰۳۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْيٍ ، ثنا عُمَرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَبُو حَفْصِ التَّيْسِيُّ ، قَالَ إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ زَوْجِهَا ، فَجَاءَتْ عَلَيَّ ذَلِكَ بِشَاهِدٍ عَدْلٍ ، اسْتَحْلَفَ زَوْجِهَا . فَإِنْ حَلَفَ بَطَلَتْ شَهَادَةُ الشَّاهِدِ وَإِنْ نَكَلَ فَتَكْوَلُهُ بِمَنْزِلَةِ شَاهِدِ الْخَرِّ . وَجَازَ طَلَاقُهُ .

۱۳ : بَابُ مَنْ طَلَّقَ أَوْ نَكَحَ أَوْ رَاجَعَ لَا عَيْبًا

۲۰۳۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ . ثنا خَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ . ثنا عُبَيْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكٍ . ثنا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِيَّاحٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ جَذْفَنَ جَذْدٌ وَهَزَلْنَهُنَّ جِذْدُ النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ وَالرَّجْعَةَ .

۱۴ : بَابُ مَنْ طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ بِهِ

يَتَكَلَّمْ بِهِ

۲۰۴۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ،

بَابُ : بوقتِ طلاق بیوی کو کپڑے دینا

۲۰۳۷ : حضرت عائشہ سے مروی ہے عمرہ بنت جون نے اللہ کی پناہ مانگی آنحضرت سے۔ جب وہ آپ کے پاس لائی گئی تو اس نے تعوذ پڑھا۔ آپ نے فرمایا: تو نے ایسے (اللہ عزوجل) کی پناہ طلب کی جس (کا ہی حق ہے) سے کہ پناہ مانگنی چاہیے۔

بَابُ : اگر مرد طلاق سے انکاری ہو؟

۲۰۳۸ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ جب عورت یہ دعویٰ کرے کہ اس کے شوہر نے طلاق دے دی ہے اور طلاق پر ایک معتبر شخص کو گواہ بھی بنائے تو اس کے خاوند کو قسم دی جائے گی۔ اگر وہ قسم کھائے کہ میں نے طلاق نہیں دی تو اس گواہ کی گواہی باطل ہو جائے گی اور اگر وہ (شوہر) قسم نہ کھائے تو اس کا قسم سے انکار کرنا دوسرے گواہ کے مثل ہوگا اور طلاق مؤثر ہو جائے گی۔

بَابُ : ہنسی (مذاق) میں طلاق دینا

نکاح کرنا یا رجوع کرنا

۲۰۳۹ : حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا: تین باتوں میں مذاق بھی ایسے ہی ہے جیسے حقیقت۔ اور حقیقت میں کہنا تو (بہر حال) حقیقی طور پر ہی (متصور) ہوتا ہے۔ ۱: نکاح ۲: طلاق ۳: رجعت۔

خلاصہ الباب ☆ جمہور ائمہ و علماء کا یہی مذہب ہے کہ سچ سے دل لگی سے یہ کام کئے سب صحیح ہو جاتے ہیں۔

زیر لب طلاق دینا اور زبان سے کچھ ادا نہ

کرنا

۲۰۴۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

وعبدۃ بن سلیمان - وحدثنا حمید بن مسعدة ثنا خالد بن
سحرث، جميعا عن سعيد بن ابی عمرو، عن قتادة عن زرارة
ابن اوفی، عن ابی هريرة، قال قال رسول الله ان الله تجاوز
لامتی عما حدثت به انفسها. ما لم تعمل به او تكلم به.

۱۵ : باب طلاق المعتوه والصغير

وَالنَّائِمِ

۲۰۴۱ : حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة . ثنا يزيد ابن هارون .
ح وحدثنا محمد بن خالد ابن خدائش ، و محمد بن يحيى .
قالا ثنا عبد الرحمن بن مهدي . ثنا حماد بن سلمة عن
حماد ، عن ابراهيم ، عن الامود ، عن عائشة ، ان رسول
الله قال رفع القلم عن ثلاثة . عن النائم حتى يستيقظ ،
وعن الصغير حتى يكبر وعن المجنون حتى يعقل او يفق .
قال ابو بكر في حديثه وعن المنبلي حتى
يقرب .

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے
میری امت سے دل میں پیدا ہونے (والے خیالات و
باتوں) سے درگزر کیا الا یہ کہ وہ (ان خیالات) پر عمل پیرا
ہو یا زبان سے ادا کرے۔

باب: دیوانے نابالغ اور سونے والے

کی طلاق کا بیان

۲۰۴۱ : حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: تین اشخاص سے قلم اٹھایا گیا (سونے والے سے
الا کہ وہ بیدار ہو۔ ۲) نابالغ سے حتیٰ کہ بلوغت کو پہنچ
جائے۔ (۳) دیوانے سے یہاں تک کہ وہ تندرست و توانا ہو
جائے۔

ابو بکر کی روایت یوں ہے الا یہ کہ وہ تندرست ہو
جائے۔

۲۰۴۲ : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قلم اٹھایا گیا نابالغ
سے دیوانے سے اور سونے والے سے۔ (الا کہ وہ اس
حالت سے نکل کر ہوش و ہواس میں آجائیں)۔

باب: جبر سے یا بھول کر طلاق دینے

کا بیان

۲۰۴۳ : حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے
میری امت سے بھول چوک اور زبردستی (کروائے گئے
کام) معاف کر دیئے۔

۲۰۴۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی

۱۶ : باب طلاق المکره

وَالنَّائِسِ

۲۰۴۳ : حدثنا ابراهيم بن محمد بن يوسف القريابي . ثنا
ايوب بن سويد . ثنا ابو بكر الهذلي ، عن شهر بن حوشب ،
عن ابی ذر الغفاري ، قال قال رسول الله ﷺ ان الله تجاوز
عن امتي الخطا والنسيان وما استكرهوا عليه
۲۰۴۴ : حدثنا هشام بن غمار . ثنا سفيان بن عيينة ،

عن مسعر ، عن قتادة عن زرارة ابن اوفى ، عن ابى هريرة ، قال قال رسول الله ﷺ ان الله تجاوز لامتى عما تؤسوس به ضؤورها . فالتم تعمل به او تتكلم به وما استكبر هو عليه

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے درگزر فرمادیا میری امت سے اس کام (وسوسوں) کو جو ان کے دلوں میں آئے الا یہ کہ عمل پیرانہ ہو یا زبان سے ادا نہ کرے۔ اسی طرح درگزر کیا بوجہ اکراہ کیے گئے کاموں سے۔

۲۰۳۵ : حدثنا محمد بن المصفي الحمصي ثنا الوليد بن مسلم ، ثنا الأوزاعي عن عطاء عن ابن عباس ، عن النبي ﷺ قال ان الله وضع عن امتي الخطأ والسيان وما استكبر هو اعليه .

۲۰۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے معاف کر دیا میری امت کو نسیان اور باہر مجبوری کیے گئے کام۔

۲۰۳۶ : حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا عبد الله بن نمير ، عن محمد بن اسحاق عن ثور عن عبيد بن ابى صالح ، عن صفية بنت شيبة قالت حدثتني عائشة ان رسول الله ﷺ قال لا طلاق ، ولا عتاق في اغلاق .

۲۰۳۶: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زبردستی (کرنے کی صورت میں) طلاق اور عتاق نہیں ہے۔

خلاصہ الباب ۱۰ مکرہ اور مجبور شخص کی طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں امام شافعی فرماتے ہیں کہ مجبور (یعنی جس پر زبردستی کر کے طلاق لی گئی ہو) کی طلاق واقع نہیں ہوتی دلیل حدیث باب ہے۔ حنفیہ کے نزدیک طلاق واقع ہو جاتی ہے اس لئے کہ مکرہ عاقل بالغ اور طلاق دینے کا اہل ہے اور اپنی بیوی کو قصد اطلاق دے رہا ہے اپنے آپ کو قتل یا ہاتھ پاؤں توٹنے سے بچا رہا ہے لہذا اس کا حکم و مقتضی لازم ہونا چاہئے مضطر اور مکرہ دونوں باتوں کو سمجھتا ہے کہ یا طلاق دے یا اپنے آپ کو مروانے ایسے میں اسے جو کم تر اور معمولی نظر آتا ہے اسے اختیار کر لیتا ہے یہ اس کام کو قصد و ارادہ اور اختیار سے کرنے کی علامت ہے البتہ وہ اس حکم کے نافذ ہونے کو پسند نہیں کرتا لیکن یہ طلاق واقع ہونے میں مغل نہیں بنتا جیسے مذاق میں طلاق دینے والا طلاق کا حکم لاگو ہونے کو پسند نہیں کرتا لیکن پھر بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اسی طرح یہاں بھی طلاق واقع ہو جائے گی البتہ طلاق کے رکھنے پر مجبور کرے اور زبان سے نہ کہے تو طلاق واقع نہ ہوگی یہی حکم غلام کو آزاد کرنے کا ہے اگر مجبور اجبر و اکراہ کی صورت آزاد کیا تب بھی غلام اور باندی آزاد ہو جائیں گے۔ حنفیہ حدیث باب کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے خطا، نسیان اور اکراہ کا حکم اخروی یعنی گناہ سے درگزر کر دیا ہے ایسے لوگ مذاب اخروی سے بچ جائیں گے باقی دنیا کے احکام سے ان چیزوں کی بناء پر درگزر نہیں مثلاً بھولے سے کیونکہ دنیا دار العمل ہے نماز میں سہو ہو جانے تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے بالا جماع تھقل موجب کفارہ ہے اگر کوئی خطا اپنے مورث کو قتل کر دے تو قاتل میراث سے محروم ہوتا ہے اسی طرح اور کئی مثالیں ہیں امام شافعی رحمہ اللہ بچوں چوک کا اعتبار دیتے ہیں۔

۱۷ : باب لا طلاق قبل

النکاح

۲۰۳۷ : حدثنا أبو كريب ثنا هشيم ابانا عامر الاخون .
وحدثنا أبو كريب . ثنا حاتم بن اسماعيل عن عبد الرحمن
بن الحارث جميعا عن عمرو بن شعيب . عن ابيه . عن
جده ان رسول الله ﷺ قال لا طلاق فيما لا يملك .

۲۰۳۸ : حدثنا أحمد بن سعيد الدارمي ثنا علي بن
الحسين بن واقد . ثنا هشام بن سعد عن الزهري . عن
عروة . عن المنصور بن مخرمة عن النبي ﷺ قال لا
طلاق قبل نكاح . ولا عتق قبل ملك .

۲۰۳۹ : حدثنا محمد بن يحيى ثنا عبد الرزاق ابانا معمر .
عن جويبر . عن الضحاك . عن الزال بن سبرة . عن علي
بن ابي طالب . عن النبي ﷺ قال لا طلاق قبل النكاح .

۱۸ : باب ما يقع به الطلاق من

الكلام

۲۰۵۰ : حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم الدمشقي ثنا
الوليد بن مسلم . ثنا الأوزاعي قال سألت الزهري ابي
ازواج النبي ﷺ استغاثت منه . فقال اخبرني عروة عن
عائشة ان ابنة الجون لما دخلت على رسول الله ﷺ
فدنا منها . قالت أعوذ بالله منك . فقال رسول الله ﷺ
غذت بعظيم الحقي باهلك .

باب : نكاح سے پہلے طلاق لغو

(بات) ہے

۲۰۳۷ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس عورت کا آدمی مالک (خاوند) ہی نہیں تو اس کو طلاق
نہیں پڑتی۔

۲۰۳۸ : مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح سے قبل طلاق نہیں اور نہ
ملک سے پہلے آزادی ہے۔ (یعنی جب کسی چیز کا ان
چیزوں میں سے تو مالک نہیں یا وجود نہیں تو زودکیسا)۔

۲۰۳۹ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح سے قبل طلاق کی
کوئی حیثیت نہیں۔

باب : کن کلمات سے طلاق ہو

جاتی ہے؟

۲۰۵۰ : اوزاعی سے روایت ہے میں نے زہری سے
دریافت کیا کہ نبی کی کونسی بیوی نے آپ سے پناہ مانگی؟
انہوں نے کہا: مجھ سے عروہ نے بیان کیا حضرت عائشہ سے
کہ جون کی بیٹی جب نبی کے پاس لائی گئی اور آپ قریب
ہوئے تو بولی: میں اللہ کی پناہ مانگی ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو
نے پناہ مانگی بڑے کی اب اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا۔

خلاصہ الباب ☆ طلاق صریح اور صاف الفاظ سے واقع ہوتی اور کن بات سے بھی واقع ہوتی الحقی باہلک کا لفظ
کنایہ ہے طلاق کی نیت سے کیا تو ایک جائز طلاق واقع ہوتی ہے اور اگر تمین طلاق کی نیت کرے تو تمین واقع ہو جائیگی
اور اگر وہی نیت کر لی تو ایک طلاق بائن ہوتی۔

۱۹ : بَابُ طَلَاقِ الْبَتَّةِ

بَابُ : طَلَاقِ بَتَّةٍ (بِأَنَّ) كَابِيَانِ

۲۰۵۱: رکات سے روایت ہے انہوں نے اپنی عورت کو طلاق بت دی تو وہ بتی کے پاس آئی۔ آپ نے فرمایا: بتہ سے تو نے کیا مراد لیا؟ انہوں نے کہا: ایک طلاق۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تو نے ایک ہی مراد لی؟ رکات نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تو ایک ہی مراد لی۔ ادوی نے کہا تب نبی نے رکات کی زوجہ واپس لوٹا دی۔

محمد بن ماجہ نے کہا میں نے ابوالحسن علی بن محمد طنافسی سے سنا وہ کہتے تھے یہ حدیث کتنی عمدہ ہے یعنی اس کی سند بہت صحیح ہے۔ ابن ماجہ نے کہا: ابو عبیدہ کوناجیہ نے ترک کیا اور امام احمد اس سے روایت کرنا ناپسند کرتے تھے۔

خلاصہ الباب: یہ لفظ کنائی ہے اس میں صحابی نے تین کی نیت نہیں کی تو حضور نے اس کی بیوی کو رد کر دیا۔ البتہ تین طلاقوں کو بھی کہتے ہیں کیونکہ بتہ کا معنی قطع کرنا اور تین طلاق کے بعد خاوند رجوع نہیں کر سکتا عورت قطع ہو جاتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بہت صادق اور دیانت و امانت والے جوان کی زبان پر آتا وہ ہی ان کے دل میں ہوتا ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رکات سے ان کی مراد دریافت فرمائی تو سچ سچ بتایا تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیوی کو واپس کر دیا۔

۲۰ : بَابُ الرَّجُلِ يُخَيِّرُ

بَابُ : آدَمِيْ اٰنِيْ عَوْرَتِيْ كَوَاخْتِيَارِيْ

اَمْرَاتِهِ

دے تو؟

۲۰۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم (ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) کو اختیار دیا لیکن ہم نے آپ ہی کو اختیار کیا۔ (تو) پھر آپ نے اس کو کچھ نہیں سمجھا۔

۲۰۵۳: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے جب آیت: ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ اتری تو نبی کریم سے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! میں تجھ

۲۰۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ الْأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْتَرَنَاهُ فَلَمْ يَرَهُ شَيْئًا .

۲۰۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَنبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ الْأَحْرَابِ: ۱۲ .

دخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْبُجِلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَأْمِرِي ابْنِيكَ ، قَالَتْ قَدْ عَلِمَ ، وَاللَّهِ ! إِنْ أَبَوِي لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ فَقَرَأَ عَلَيَّ : يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا زَوْجَ لَكَ أَنْ كُنْتَن تَرْضَيْن الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَرِزْقَهَا | الأحراب : ۲۸ | . الْآيَات . فَقُلْتُ فِي هَذَا السُّؤَالِ قَدْ اخْتَرْتُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ .

سے ایک بات کہتا ہوں اور اس میں کوئی برائی نہیں اس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لے۔ حضرت عائشہ نے کہا: اللہ کی قسم! آپ خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ آپ کو چھوڑ دینے کیلئے نہیں کہیں گے۔ خیر آپ نے یہ آیت پڑھی: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا زَوْجَ لَكَ أَنْ كُنْتَن تَرْضَيْن ﴿۲۸﴾ اے نبی! اپنی ازواج سے کہہ دو اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آسائش پسند کرتی ہو تو آؤ میں تم

کو کچھ دوں اور اچھی طرح رخصت کر دو اور اگر تم اللہ کو اور اسکے رسول کو چاہتی ہو تو اللہ نے جو تم میں سے نیک ہیں ان کے لیے بڑا ثواب تیار کیا ہے۔ میں نے کہا: کیا اس بات میں میں اپنے والدین سے مشورہ کروں۔ (مجھے اس معاملے میں مشورے کی کوئی ضرورت نہیں) میرے دل نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اختیار کیا۔

خلاصہ الباب ۲۱ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ اگر عورت اختیار کو رد کر دے تو طلاق نہیں واقع ہوتی اگر اپنے اس حق کو اختیار کرے تو طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے۔ یہی مذہب احناف کا ہے۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند کیا دنیا کی مال و دولت کے مقابلہ میں آج کی خواتین اسلام کو بھی اللہ تعالیٰ دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو ترجیح دینے والی بنادیں اور امہات المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کی پیروی و مطا فرمادیں۔

باب: عورت کے لیے خلع لینے کی

کراہت

۲۰۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی نے فرمایا: عورت اپنے خاوند سے تب تک طلاق نہ مانگے جب تک بہت مجبور نہ ہو جائے جو کوئی عورت ایسا کرنے لگی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گی اور (جان لو) جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے آ جاتی ہے۔

۲۰۵۵: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس عورت نے اپنے شوہر سے طلاق طلب کی بلا ضرورت (شرقی)

۲۱ : بَابُ كَرَاهِيَةِ الْخُلْعِ

لِلْمَرْأَةِ

۲۰۵۴ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ، أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَحِيٍّ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ فِي غَيْرِ كُنْهٍ فَتَجِدَ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحَهَا لِلزَّوْجِ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا .

۲۰۵۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ قَلَابَةَ ، عَنْ أَبِي اسْمَاءَ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ

الجنة . کے تو ایسی عورت پر جنت کی خوشبو سونگھنا بھی حرام کر دیا جاتا ہے۔

خلاصہ الباب ۲۱: ان احادیث میں سخت مجبوری کے خلع پر وعید سنائی ہے کہ ایسی عورت جنت کی خوشبو نہ سونگھے گی ثابت ہوا کہ عورت کو صبر کرنا چاہئے ایسے شوہر کو اذیت نہ دے بلکہ اس کی تابعداری کرے اس کے پاس کوئی تپلی پیش آئے تو برداشت کرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حمل والیاں بچے جننے والیاں اپنے بچوں پر شفقت کرنے والیاں اگر اپنے خاوند کو ایذا دیتیں تو جوان میں سے نمازی ہیں وہ جنت میں جائیں۔

باب: خلع کے بدل خاوند یا گیا مال

۲۲ : بَابُ الْمُخْتَلَعَةِ تَأْخُذُ

واپس لے سکتا ہے

مَا أَعْطَاهَا

۲۰۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جمیلہ بنت سلول نبی کے پاس آئی اور کہا: اللہ کی قسم! میں ثابت پر کسی دین یا خلق کی برائی سے غصہ نہیں ہوں لیکن میں سخت قباحت محسوس کرتی ہوں کہ مسلمان ہو کر شوہر کی ناشکری کروں میں کیا کروں؟ وہ مجھ پر حال میں ناپسند ہیں۔ تب آپ نے فرمایا: تو اس کا دیا ہوا باغ واپس کر دے گی؟ بولی: جی ہاں پھیر دوں گی۔ آخر آپ نے ثابت کو حکم دیا کہ عورت سے (فقط) اپنا باغ لیں زائد ہرگز نہ لیں۔

۲۰۵۶ . حَدَّثَنَا إِزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ . ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى . ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ جَمِيلَةَ بِنْتَ سَلُولٍ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ ! مَا اغْتَبَ عَلَيَّ ثَابِتٌ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ . وَلَكِنِّي أَخْرَفْتُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ . لَا أُطِيقُهُ بَعْضًا . فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتْرُدِينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ ؟ قَالَتْ نَعَمْ . فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا حَدِيثَهُ وَلَا يُزَادَ .

۲۰۵۷: عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے حبیبہ بنت سہل ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھی۔ وہ خوبصورت نہ تھی تو حبیبہ نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! اگر اللہ عزوجل کا خوف نہ ہوتا تو جب ثابت (پہلی دفعہ) میرے سامنے آئے تو میں اسکے منہ پر تھوک دیتی۔ آپ نے فرمایا: اچھا! تو اس کا باغ لوٹاتی ہے؟ وہ بولی: ہاں! پھر اس نے ثابت کا دیا گیا باغ لوٹا دیا اور نبی نے ان میں تفریق کروا دی۔

۲۰۵۷ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ حِجَّاجٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ كَانَتْ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيمًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَاللَّهِ ! لَوْلَا مَخَافَةُ اللَّهِ إِذَا دَخَلَ عَلَيَّ ، لَبَصَفْتُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتْرُدِينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ ؟ قَالَتْ نَعَمْ . قَالَ فَرَدَّتْ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ قَالَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

خلاصہ الباب ۲۲: خلع کہتے ہیں کہ عورت کچھ مال اپنے خاوند کو دے اور شوہر اس کو طلاق دے اس خلع سے ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہے اور عورت پر طے شدہ مال لازم ہوتا ہے اگر زیادتی مرد کی طرف سے ہو تو اسکے لئے خلع میں چھوینا ضروری ہے لیکن اگر زیادتی عورت کی طرف سے ہو تو مرد نے عورت کو جو دیا ہے اس سے زیادہ لینا ضروری ہے لیکن اگر لے نہ تو فتویٰ کے لحاظ سے جائز ہے دیا گیا اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے یہی ان احادیث میں بیان فرمایا ہے۔

۲۳ : بَابُ عِدَّةِ

الْمُخْتَلِعَةِ

بَابُ خَلْعِ وَالِي عَوْرَتِ عِدَّتِ كَيْسِ

گزارے؟

۲۰۵۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ النَّيْسَابُورِيُّ ثنا يَعْقُوبُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ سَعْدٍ . ثنا ابْنُ عَنِ بْنِ إِسْحَاقَ . أَخْبَرَنِي عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ ، قَالَ قُلْتُ لَهَا حَدَّثْتَنِي حَدِيثُكَ . قَالَتْ اخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِي ، ثُمَّ جِئْتُ عُثْمَانَ . فَسَأَلْتُ مَاذَا عَلِيٌّ مِنَ الْعِدَّةِ فَقَالَ لَا عِدَّةَ عَلَيْكَ ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَدِيثُ عَهْدِ بَيْتِكَ ، فَمُتَمَكِّنِينَ عِنْدَهُ حَتَّى تَخْضِبِينَ حَيْضَةَ . قَالَتْ وَإِنَّمَا بَعِ فِي ذَلِكَ قِضَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَرْيَمَ الْمَغَالِبَةِ . وَكَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ فَاخْتَلَعْتُ مِنْهُ .

۲۰۵۸ : عبادہ بن ولید بن صامت سے روایت ہے کہ میں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہا: تم اپنی حدیث مجھے سناؤ۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے شوہر سے خلع لی پھر میں حضرت عثمانؓ کے پاس آئی اور ان سے پوچھا: مجھ پر کتنی عدت ہے؟ انہوں نے کہا: تجھ پر عدت نہیں، مگر جب تیرے خاوند نے تجھ سے حال میں صحبت کی ہو۔ تو اس کے پاس رہ یہاں تک کہ تجھے ایک حیض آجائے۔ ربیع نے کہا: سلیمان نے اس میں بیروی کی نبی کے فیصلے کی۔ مریم مغالیہ کے باب میں۔ وہ ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں اور ان سے خلع لی تھی۔

خلاصہ الباب : خلع مصدر سے مشتق ہے بمعنی اتارنا۔ اصطلاح میں ازالہ ملک کو کہتے ہیں جو لفظ خلع یا اس کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ ہو اس کی صحت عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے۔ خلع طلاق بائن ہے اور عورت پر پوری عدت واجب ہوگی (یعنی تین حیض) یہی مذہب امام مالک و امام ابوحنیفہ اور مشہور قول امام شافعی کا ہے اور ایک روایت امام احمد سے بھی نہیں ہے۔ دوسرا قول امام احمد و شافعی کا یہ ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے۔ حنفیہ کی دلیل وہ ہے جو امام مالک نے نافع سے نقل کی کہ ربیع بن معوذ عبد اللہ بن عمر کے پاس آئی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اپنے خاوند کے ساتھ خلع کا ذکر کیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تیری عدت مطلقہ والی ہے۔ اسی طرح ام بکرہ اسمیہ نے اپنے خاوند سے خلع کیا اور مقدمہ حضرت عثمان کے پاس لائی تو حضرت عثمان نے ان کو جائز قرار دیا اور فرمایا کہ یہ طلاق بائن ہے۔

۲۴ : بَابُ الْإِيْلَاءِ

بَابُ الْإِيْلَاءِ كَمَا بَيَّانَ

۲۰۵۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ ، عَنْ ابْنِهِ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَقْسَمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيَّ نِسَابُهُ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا حَتَّى إِذَا كَانَ مَسَاءً ثَلَاثِينَ دَخَلَ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا . فَقَالَ الشَّهْرُ كَذَا يَرْسُلُ

۲۰۵۹ : حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی نے قسم کھائی کہ اپنی ازواج سے ایک ماہ تک صحبت نہ کریں گے پھر آپ اٹتیس دن تک رکے رہے جب تیسویں دن کی سہ پہر ہوئی تو آپ میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نے کہا: آپ نے تو ایک ماہ کیلئے قسم کھائی تھی کہ ہمارے قریب نہ آئیں گے؟ آپ نے فرمایا: مہینہ اتنا ہوتا ہے اور تین بار سب انگلیوں کو

اصابعه فيه ثلاث مرات و الشيفر كذا و ازل اصابعه كلها
و امسك اصبعها و احذا في الثالثة .

۲۰۶۰ : حدثنا سويد بن سعيد ثنا يحيى بن زكريا بن
ابى زائدة ، عن حارثة بن محمد عن عمرة ، عن عائشة ،
ان رسول الله ﷺ انما آلى ، لان زينب رذت عليه
حديثه . فقالت عائشة لقد اثماتك . فغضب ﷺ قالى
منهن .

۲۰۶۱ : حدثنا احمد بن يوسف السلمى ثنا ابو غاصم .
عن ابن جريج عن يحيى بن عبد الله ابن محمد بن صفى
عن عكرمة بن عبد الرحمن عن ام سلمة ، ان رسول الله
ﷺ آلى من بعض نساءه شهرا . فلما كان تسعة
و عشرين راح او غدا . فقبل يا رسول الله ! انما مضى
تسع و عشرون . فقال الشهر تسع و عشرون .

کھلا رکھا اور اتنا ہوتا ہے اور سب انگلیوں کو کھلا رکھا (ماسوا
ایک) آج ۲۹ دن پورے ہو گئے تو قسم بھی پوری ہو گئی۔

۲۰۶۰: حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی نے ایلاء کیا اس
لیے کہ حضرت زینب نے آپ کا بیجا ہوا حصہ پھیر دیا تو
حضرت عائشہ نے کہا: زینب نے آپ کو شرمندہ کیا۔ یہ سن
کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور آپ
نے ایلاء کیا ان (ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) سے۔

۲۰۶۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی
نے اپنی ازواج سے ایک ماہ تک ایلاء کیا جب اکتیس دن
کامل ہوئے تو آپ طلوع آفتاب کے بعد تشریف لائے۔
لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ابھی تو اکتیس دن ہوئے؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ (کبھی) اکتیس
دن کا بھی تو ہوتا ہے۔

خلاصہ الباب ☆ ایلاء یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھائے اگر چار مہینے سے کم کے لئے قسم
ہو تو حلف کو پورا کرے ورنہ قسم کا کفارہ دے۔ یہ شرعاً ایلاء نہیں ہوا اگر چار مہینے نذر جائیں اور خاوند نے اس سے صحبت نہ کی
ہو تو عورت کو خود بخود ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی یہ مذہب حضرات حنفیہ کا ہے۔ روایات میں ہے کہ امہات المؤمنین
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرچہ میں وسعت کا مطالبہ کیا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلاء کر لیا تھا حضرت ابو بکر و عمر
رضی اللہ عنہما نے اپنی بیٹیوں کو انہما اس کے بعد آیت تخیر نازل ہوئی۔

باب: ظہار کا بیان

۲۰۶۲: سلمہ بن صحر بیاضی سے مروی ہے میں عورتوں کو بہت
چاہتا تھا اور میں کسی مرد کو نہیں جانتا جو عورتوں سے اتنی صحبت
کرتا ہو جیسے میں کرتا تھا۔ خیر رمضان آیا تو میں نے اپنی
عورت سے ظہار کر لیا، خیر رمضان تک۔ ایک رات میری
بیوی مجھ سے گفتگو کر رہی تھی کہ اس کی راہ سے کپڑا اوپر ہو گیا۔
میں اس سے صحبت کر بیٹھا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں کے پاس
گیا اور ان سے بیان کیا اور عرض کی کہ میرے لیے یہ مسئلہ تم

۲۵ : بَابُ الظَّهَارِ

۲۰۶۲ : حدثنا ابو بکر بن ابى شيبة ثنا عبد الله ابن
نمير . ثنا محمد بن اسحاق ، عن محمد بن عمرو بن
عطاء ، عن سليمان بن يسار عن سلمة بن صحبر
البياضى . قال كنت امرأ التكثر من النساء . لا أرى
رجلا كان يصيب من ذلك ما أصيب . فلما دخل
رمضان طهرت من امرأتى حتى يسلم رمضان . فبينما
هى تحدثنى ذات ليلة انكشف لى منها شىء . فوثبت

عليها فواقعتها . فلما اصبحت غدوت على قومي .
 فاخبرتهم خبري وقلت لهم سلوا لى رسول الله صلى
 الله عليه وسلم فقالوا : ما كنا نعمل . اذا ينزل الله فينا
 كتابا . او يكون فينا من رسول الله صلى الله عليه
 وسلم قول فيبقى علينا عازة . ولكن سوف نسلنك
 بجريرتك اذهب انت فاذا ذكر شأنك لرسول الله
 صلى الله عليه وسلم قال فخرجت حتى حذت .
 فاخبرته الخبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 انت بذاك ! فقلت انا بذاك وها انا يا رسول الله !
 صابر لحكم الله على قال فاعتيق رقبة قال . قلت
 والذي بعثك بالحق ! ما اصبحت املك الا رقبتي
 هذه قال فضم شهرين متابعين قال . قلت يا رسول الله
 ! (صلى الله عليه وسلم) وهل دخل على ما دخل من
 البلاء الا بالصوم ! قال فتصدق او اطعم ستين
 مسكينا قال . قلت والذي بعثك بالحق ! لقد بنا
 ليلتنا هذه . مالنا عشاء قال فاذهب الى صاحب صدقة
 بنى زريق فقل له فليذفعها اليك واطعم ستين مسكينا .
 وانفع ببقيتها .

۲۰۶۳ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا محمد بن ابي
 غنيدة بن ابي عن الاعشى عن تميم بن سلمة عن
 غزوة بن الزبير . قال . قالت عائشة تبارك الذي وسع
 سمعه كل شيء انى لاسمع كلام خولة بنت ثعلبة .
 ويخفى على بعضه . وهى تستبكي زوجها لى رسول الله
 صلى الله عليه وسلم وهى تقول يا رسول الله ارحمنى الله
 عليه وسلم اكل شبابى . ونسرت له بطنى حتى اذا
 كبرت سننى . وانقطع ولدنى . ظاهر منى اللئيم ! انى

آنحضرت سے دریافت کرو۔ انہوں نے کہا . ہم تو نہیں
 پوچھیں گے ایسا نہ ہو کہ ہماری شان (برائی) میں کتاب نازل
 ہو جو تاقیامت باقی رہے یا نبی کچھ (غصہ) فرمادیں اور اس کی
 شرمندگی تا عمر ہمیں باقی رہے لیکن اب تو خود ہی اپنی غلطی کی
 سزا بھگت اور خود ہی جا اور تہی سے اپنا حال بیان کر۔ سلم نے
 بیان کیا کہ آپ نے فرمایا : تو یہ کام کیا ہے؟ عرض کیا . جی ہاں !
 کیا ہے اور میں حاضر ہوں یا رسول اللہ ! اور میں اللہ عزوجل
 کے حکم پر مصابر رہوں گا جو میرے بارے میں اترے۔ آپ نے
 فرمایا : تو ایک بردہ آزاد کر میں نے کہا : قسم اُس کی جس
 نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں تو بس اپنے ہی نفس کا
 مالک ہوں۔ آپ نے فرمایا : اچھا ! دو ماہ لگا تا روزے رکھ۔
 میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ ! یہ جو بلا مجھ پر آئی یہ روزہ رکھنے
 ہی سے تو آئی۔ آپ نے فرمایا : تو صدقہ دے اور ساتھ
 مساکین کو کھانا کھلا۔ میں نے کہا : قسم اُسکی جس نے آپ کو
 سچائی کے ساتھ بھیجا ہم تو اُس رات بھی فاقے سے تھے
 ہمارے پاس رات کا کھانا نہ تھا۔ آپ نے فرمایا : بنی زریق
 کے پاس جا اور اس سے کہہ وہ تجھے جو مال دے اُس میں سے
 ساتھ مساکین کو کھلا اور جو بچے اُسے اپنے استعمال میں لا۔

۲۰۶۳ : عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ عائشہ نے کہا : وہ
 بڑی برکت والا ہے جو ہر چیز کو مستجاب ہے۔ میں (ساتھ والے
 کمرے میں ہو کر) خولہ بنت ثعلبہ کی بات نہ سن پائی وہ
 شکایت کر رہی تھی اپنے خاوند سے متعلق کہ یا رسول اللہ ! میرا
 خاوند میری جوانی کھانا گیا اور میرا پیٹ اُسکے لیے چیرا گیا۔
 جب میں ضعیف ہوئی اور اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ رہی تو
 اس نے مجھ سے ظہار کیا۔ یا اللہ ! میں اپنا شکوہ تجھ سے کرتی
 ہوں۔ پھر وہ یہی کہتی رہی یہاں تک کہ جبرئیل یہ آیات لے

اشکو الیک . فما برحت حتی نزل جبرائیل بهنولاء
 الایات : ۵ قد سمع اللہ قول النبی تجادلک فی زوجہا
 وتشتکی الی اللہ ۱۱ | .
 کراتے : ۵ قد سمع اللہ قول النبی تجادلک
 "یعنی سن لی اللہ نے اس عورت کی بات جو جھگڑتی تھی تجھ
 سے اپنے خاوند کے بارے میں اور اللہ سے شکوہ کرتی تھی۔"

خلاصہ الباب ۲۶ : ان احادیث میں ظہار کے کفارہ کا بیان ہے۔ اس حدیث میں جو آیا ہے کہ سلمہ بنی کو حضور نے اختیار
 دے دیا تھا تو ان کی خصوصیت تھی دوسرے لوگوں کو ان پر قیاس نہیں کرتا چاہئے۔

باب ۲۶ : کفارہ سے قبل ہی اگر ظہار کرنے

۲۶ : بَابُ الْمُظَاهِرِ يُجَامِعُ قَبْلَ

وَالْإِجْمَاعِ كَرِيْهُنَّ

أَنْ يُكْفَرَ

۲۰۶۴ : حضرت سلمہ بن صحز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہار کرنے والا
 اگر کفارے سے پہلے جماع کرے تو ایک ہی کفارہ لازم
 ہوگا۔ (یعنی دو دفعہ کفارہ نہیں دینا پڑے گا بلکہ ایک ہی کفارہ
 کفایت کرتا ہے)۔

۲۰۶۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 اَدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اشْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
 بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ صَخْرٍ
 الْبِيضِيِّ ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ
 . قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ .

۲۰۶۵ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک
 شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ سے قبل اس سے
 صحبت کی پھر وہ نبی کے پاس آیا اور آپ سے ذکر کیا۔ آپ
 نے ارشاد فرمایا: تو نے (واقعی) ایسا کیا؟ وہ بولا: یا رسول
 اللہ! میں نے اس کی پنڈلی کی سفیدی دیکھی چاندنی میں اور
 میں بے اختیار ہو گیا اور جماع کر بیٹھا۔ یہ سن کر آپ صلی
 اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور آپ نے اس کو حکم دیا کہ کفارہ
 دینے سے قبل (اب دوبارہ) جماع نہ کرے۔

۲۰۶۵ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ . قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ . ثنا
 مَعْمَرٌ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ ابْنَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا : أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنْ أَمْرَاتِهِ . فَعَشِيَهَا
 قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ . فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،
 فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ ؟ فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ خَبْلِهَا فِي الْقَمْرِ ، فَلَمْ أَمْلِكْ
 نَفْسِي أَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا . فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ وَامْرَأَتَا
 يَقْرَبُهَا حَتَّى يُكْفَرَ .

خلاصہ الباب ۲۷ : جمہور علماء کے نزدیک اگر کفارہ سے قبل جماع کر لیا ہو تو ایک ہی کفارہ دینا ہوگا۔

باب ۲۷ : لعان کا بیان

۲۷ : بَابُ اللَّعَانِ

۲۰۶۶ : حضرت سہل بن سعدی سے مروی ہے کہ عویمیر بن
 عجلانی عاصم بن عدی کے پاس آیا اور کہا: نبی سے میرے
 لیے یہ مسئلہ دریافت کرو کہ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ

۲۰۶۶ : حَدَّثَنَا أَبُو مُرْوَانَ ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ .
 ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ
 السَّاعِدِيِّ . قَالَ جَاءَ عُوَيْمِرُ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ فَقَالَ سَلْ

کسی بیگانے نے شخص کو دیکھے (صحبت کرتے ہوئے) پھر اُس کو مار ڈالے تو کیا خود اسکے بدلے مارا جائے یا پھر کیا کرے؟ خیر عاصم نے نبی سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آپ نے ایسے سوالوں کو برا جانا۔ پھر عومیر عاصم سے ملا اور پوچھا تو نے میرے لیے کیا کیا؟ عاصم نے کہا: میں نے پوچھا لیکن تجھ سے مجھے کبھی کوئی بھلائی نہیں پہنچی۔ میں نے نبی سے پوچھا آپ نے برا محسوس کیا ان سوالوں کو۔ عومیر نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو جناب رسول اللہ! کے پاس جاؤں گا اور آپ سے پوچھوں گا پھر وہ آیا نبی کے پاس تو دیکھا کہ آپ پر اسی بابت وہی نازل ہو رہی ہے۔ آخر آپ نے لعان کر لیا۔ پھر عومیر نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں اب اس عورت کو اپنے ساتھ لے گیا تو گویا میں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی۔ آخر عومیر نے اس کو نبی کے بات کرنے سے پہلے ہی چھوڑ دیا۔ پھر یہ سنت ہوئی احسان کرنے والے میں۔ اس کے بعد نبی نے فرمایا: دیکھو اگر عومیر کی عورت کا لالچہ کالی آنکھوں والا بڑے سرین والا بنے تو میں سمجھتا ہوں کہ عومیر نے سچی تہمت لگائی اور اگر سرخ رنگ کا بچہ جیسے و ۷۰ (کیڑا) تو میں سمجھتا ہوں کہ عومیر جھوٹا ہے۔ راوی نے کہا پھر اس عورت کا بچہ بری شکل کا پیدا ہوا۔

۲۰۶۷: حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ہلال بن امیہ نے تہمت لگائی اپنی بیوی پر نبی کے سامنے شریک بن حنمہ کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا: تو گواہ لائیں تو قبول کر (حد) اپنی پیٹھ پر۔ ہلال نے کہا: قسم اُس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں سچا ہوں اور اللہ میرے بارے میں کوئی ایسا حکم ضرور اتارے گا جس سے میری پیٹھ سچ جائے۔ راوی نے کہا پھر یہ آیت اتری: ﴿وَالَّذِينَ يُرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ یعنی جو لوگ تہمت لگاتے ہیں اپنی بیویوں کو زنا کی اور ان کے پاس

لِي رَسُولِ اللَّهِ ذِي الرَّجُلِ الْمُرْتَدِ وَخَلَا فَفَقَلْنَا: أَيْتُ بِي؟ فَسَالَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَعَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّابِلَ. ثُمَّ لَقِيَهُ عُومَيْرٌ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ مَا صَنَعْتَ فَقَالَ مَا صَنَعْتُ أَنْكَ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَابَ السَّابِلَ فَقَالَ عُومَيْرٌ وَاللَّهِ! لَأَتِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا سَأَلَنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدُهُ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فِيهِمَا. فَلَا عَنْ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عُومَيْرٌ وَاللَّهِ! لَنْ أَنْطَلِقُتُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا قَالَ: فَفَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَتْ سِتَّةَ فِي الْمَتَلَا عَيْنِ

ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرُواَهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهَ اسْحَمَ، إِذْ عَجَّ الْعَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْبَتِينَ، فَلَا أَرَادَ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا. وَإِنْ جَاءَتْ بِهَ أَحْمِرَ كَأَنَّهَا وَحَرَّةٌ فَلَا أَرَادَ إِلَّا كَاذِبًا. قَالَ فَجَاءَتْ بِهَ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ.

۲۰۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ. قَتْنَا ابْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ. قَالَ ابْنَانَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ. ثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ بِشْرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَيْتَةُ أَوْحَدَةٌ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَيَسِّرَنَّ اللَّهُ لِي أَمْرِي مَا يَرْضَى ظَهْرِي. قَالَ فَنَزَلَتْ: ﴿وَالَّذِينَ يُرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ﴾ حَتَّى بَلَغَ

«وَالْخَامِسَةُ أَنْ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهَا أَنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ» | البر: ۶ تا ۹ | فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأُرْسِلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَ فَقَامَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ.

فَهَلْ مِنْ تَائِبٍ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ. فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ أَنَّ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهَا أَنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ قَالُوا لَهَا إِنَّهَا الْمَوْجِبَةُ

قال ابن عباس - فتلكات ونكصت. حتى ظننا انها سترجع فقالت والله! لا افصح قومي سائر اليوم فقال النبي صلى الله عليه وسلم انظروها. فان جاءت به اكل العيينين. سابع الاليتين خدج الساقين فهو لشريك بن سخماء فجاءت به كذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم لولا ماضى من كتاب الله لكان لى ولها شأن

کوئی گواہ نہیں مگر ماسوا ان کے اپنے نفس کے "آپ لوٹے اور ہلال اور اس کی بیوی کو بلوایا۔ وہ دونوں آئے۔ پہلے ہلال بن امیہ کھڑے ہوئے اور گواہی دی اور آپ یہی فرماتے جاتے بے شک اللہ بہتر جانتا ہے کہ تم میں سے ایک (ضرور) جھوٹا ہے۔ تو ہے کوئی توبہ کرنے والا۔ خیر! اس کے بعد عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی گواہیاں دیں جب پانچویں گواہی کا وقت آیا یعنی یہ کہنے کا کہ اللہ تعالیٰ کا غضب عورت پر اترے اگر مرد سچا ہے تو لوگوں نے کہا: یہ گواہی ضرور واجب کر دے گی رب ذو الجلال والا کرام کے غضب کو اور دوزخ کو اگر یہ جھوٹی ہوئی تو۔ یہ سن کر وہ خاتون جھجکی اور مڑی ہم نے خیال کیا شاید اب سنبھل جائے اور اپنی گواہی سے رجوع کر لے لیکن اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنے قبیلہ کو رسوا کرنے والی نہیں۔ آخر نبی نے فرمایا: دیکھو! اگر اس عورت کا بچہ کالی آنکھوں والا بھری ہرین والا موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہوا تو وہ شریک بن سخماء کا ہے۔ آخر اس صورت کا لڑکا پیدا ہوا۔ تب نبی نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ کی کتاب میں (لعان کی بابت) حکم نہ ہوتا تو میں اس عورت کے ساتھ (ضرور) کچھ (حد نافذ) کرتا۔

۲۰۶۸: عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے، ہم شب جمعہ کو مسجد میں تھے کہ ایک شخص نے کہا: اگر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ ایک شخص کو دیکھے پھر اس کو مار ڈالے تو کیا تم اس کو مار ڈالو گے؟ اور اگر زبان سے کہے تو اس کو کوڑے لگاؤ گے۔ اللہ کی قسم! میں یہ تو نبی سے کہوں گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے آیات لعان نازل فرمائیں۔ پھر وہ شخص آیا اور اس نے اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگائی۔ نبی نے دونوں میں لعان کرایا اور فرمایا: مجھے گمان ہے شاید اس عورت کے ہاں کالا بچہ پیدا ہو۔ یعنی

۲۰۶۸: حدثنا أبو بكر بن خالد الباهلي وإسحاق بن إبراهيم بن حبيب، قال ثنا عبدة بن سليمان، عن الأعمش، عن إبراهيم عن غلقمة، عن عبد الله، قال كنا في المسجد ليلة الجمعة. فقال رجل لو أنا رجلا وجد مع امرأته رجلا فقتله فقتلناه، وإن تكلمه جلد نموه. والله! لا أذكرن ذلك النبي ﷺ فذكره للنبي ﷺ. فأنزل الله آيات اللعان. ثم جاء الرجل بعد ذلك بقذف امرته فلا عن النبي ﷺ بينهما. وقال عسى أن

یجی ، بہ اسود فجانت بہ اسود جعدا .

ایسے ہی ہوا اس کے ہاں گھنگریا لے بالوں والا بچہ پیدا ہوا۔

۲۰۶۹ : حدثنا احمد بن سنان ثنا عبد الرحمن بن مہدی ، عن مالک بن انس ، عن نافع ، عن ابن عمر ، ان رجلا لا عن امراته وانسفی من ولدها . ففرق رسول اللہ ﷺ بينهما . والمحق الولد بالمرأة .

۲۰۶۹ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے لعان کیا اپنی عورت سے اور اس سے پیدا ہوئے بچے کو اپنا بچہ ماننے سے انکاری ہو تو نبی نے دونوں میں جدائی کروادی اور بچہ ماں کے حوالے کر دیا۔

۲۰۷۰ : حدثنا علی بن سلیمان النیسابوری ثنا یغوث بن ابراہیم بن سعید . ثنا ابی عن ابن اسحاق . قال ذکر طلحة بن نافع ، عن سعید بن جبیر ، عن ابن عباس ، قال تزوج رجل من الأنصار امرأة من بلعجلانا فدخل بها . فبات عندها . فلما أصبح قال ما وجدتها عذراء فرفع شأنها الی النبی ﷺ فدعا الجارية فسالها فقالت بلی فذکرت عذراء . فامر بها فتلاعنا واعطاها المهر .

۲۰۷۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک انصاری مرد نے (قبیلہ) ثعلبان کی خاتون سے نکاح کیا اور رات کو اس سے صحبت کی اسی کے پاس رہا۔ جب صبح ہوئی تو کہنے لگا میں نے اس کو باکرہ نہیں پایا۔ آخر دونوں کا مقدمہ تہ کی پاس پہنچا۔ اس نے کہا: میں تو باکرہ تھی۔ آپ نے حکم دیا تو دونوں نے لعان کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو مہر دلوا دیا۔

۲۰۷۱ : حدثنا محمد بن یحیی . ثنا حیوة بن شریح الحضرمی ، عن صفرة بن ربیعہ عن ابن عطاء ، عن ابیہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ، ان النبی ﷺ قال اربع من النساء . لا ملاءنة بینهن النصرانیة تحت المسلم ، والیهودیة تحت المسلم . والخزرة تحت المملوک والمملوكة تحت الحر .

۲۰۷۱ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار اقسام کی عورتوں میں لعان واجب نہیں: ایک نصرانیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو دوسری یہودیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو تیسرے آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہو چوتھی لونڈی جو آزاد کے نکاح میں ہو۔

خلاصہ الباب لعان اس کو کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگانے یا بچہ کے پیدا ہونے پر کہہ دے کہ یہ بچہ میرا نہیں اور عورت زنا کا انکار کرتی ہے تو لعان واجب ہوتا ہے لعان کی صفت اور طریقہ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ پہلے مرد چار بار گواہی دے کہ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ اس عورت کو زنا کی تہمت لگانے میں سچا ہوں اور پانچویں بار یوں کہے اگر میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو مجھ پر پھر عورت چار بار گواہی دے اللہ تبارک و تعالیٰ کا نام لے کر کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے اور پانچویں بار اس طرح کہے کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر غضب نازل ہوا اگر مرد اس تہمت میں سچا ہو۔ اس لعان میں یہ شرط ہے کہ دونوں شہادت کے ساتھ یمن بھی ہو کہ قسم اللہ تعالیٰ کی کہ میں گواہی دیتا ہوں یا دیتی ہوں اس کا حکم یہ ہے کہ اس کی وجہ سے لعان کے بعد بیوی سے وطی اور استفادہ حرام ہو جاتا ہے۔ خواہ قاضی نے تفریق نہ کی ہو یا مرد نے طلاق نہ دی ہو اگر مرد تہمت لگانے کے بعد لعان نہ کرے تو قاضی اسے قید کرے گا یہاں تک کہ یا لعان کرے یا

خود کو بھلائے اور اسے حد قذف لگے اگر مرد نے لعان کر لیا تو عورت پر لعان واجب ہوگا اگر نہیں کرے گی تو قاضی اسے قید کرے گا یہاں تک کہ یا لعان کرے یا مرد کی بات کی تصدیق کرے اور اسے حد زنا لگ جائے گی۔

یعنی بچہ ماں کے حوالے اور اس کا نسب باپ سے نہیں بلکہ ماں سے متعلق کر دیا وہ بچہ ماں کا وارث ہوگا۔
مطلب یہ ہے کہ لعان مؤمنہ اور آزاد عورت پر تہمت لگانے سے ہوتا ہے اگر عورت مؤمنہ نہیں بلکہ کافرا ہے یہ لوٹدی ہو یا اس کو پہلے حد زنا لگ چکی ہو تو لعان نہیں ہوگا۔

باب: (عورت کو اپنے پر) حرام کرنے

۲۸ : باب

کا بیان

الْحَرَامِ

۲۰۷۲: أم المؤمنین عائشة صدیقہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلاء کیا اپنی عورتوں (ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) سے اور حرام کیا (زواج کو اپنے اوپر) اور قسم میں کفارہ مقرر کیا۔

۲۰۷۲ : حَدَّثَنَا أَبُو نَسْرٍ بْنُ قَزَعَةَ ، ثنا مسلمة بن علقمة ، ثنا داود بن ابی ہند ، عن عامر ، عن مسروق عن عائشة قالت آلی رسول اللہ ﷺ من نساہ . وحرّم فجعل الحلال حراما وجعل فی الیمین کفارة .

۲۰۷۳: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: حرام میں قسم کا کفارہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے تم پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیروی کرنا بہتر بہتر ہے۔

۲۰۷۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، ثنا وھب بن جریر . ثنا ہشام الدستوی عن یحییٰ بن ابی کثیر ، عن یعلیٰ بن حکیم ، عن سعید بن جبیر ، قال : قال ابن عباس فی الحرام یمین . وکان ابن عباس یقول لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوة حسنة .

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی اپنے اوپر حرام کرے تو طلاق نہیں واقع ہوتی بس قسم کا کفارہ دینا ہوتا ہے سورہ تحریم کی ابتدائی آیات میں اس کا ذکر ہے۔

باب: لوٹدی جب آزاد ہوگئی تو اپنے

۲۹ : باب خیار الامة

نفس پہ مختار ہے

اذا اُعْتَقَتْ

۲۰۷۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو میں نے آزاد کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اور بریرہ کا خاوند آزاد تھا۔

۲۰۷۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ ابْنِ شَيْبَةَ ، ثنا حفص بن غياث ، عن الأعمش ، عن إبراهيم عن الأسود ، عن عائشة ، أنها أعتقت بريرة فخيرها رسول الله ﷺ وكان لها زوج حر .

۲۰۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَادٍ
 الْبَاهِلِيُّ ، قَالَا ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثنا حَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ
 عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ
 مُغِيثٌ كَاتِبِي أَنْظِرْ إِلَيْهِ يُطَوَّفُ خَلْفَهَا وَيَكْنَى وَ ذُمُوغَةُ تَسْبِلُ
 عَلَى خَدِّهِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ
 يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثِ بَرِيرَةَ ، وَمِنْ بُغْضِ
 بَرِيرَةَ مُغِيثًا ؟ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ
 رَاجَعْتِيهِ فَإِنَّهُ أَبُو وَلَدِكَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! تَأْمُرُنِي ؟
 قَالَ إِنَّمَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ

۲۰۷۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ . ثنا وَ كَيْعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ
 زَيْدٍ ، عَنْ الثَّمَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ مَضَى فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثَ سِنِينَ خَيْرَتْ
 حِينَ أُغْتَقَتْ . وَ كَانَ زَوْجُهَا مَمْلُوكًا . وَ كَانُوا يَتَصَدَّقُونَ
 عَلَيْهَا فَتُهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ
 هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَ هُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ الْوَلَاءُ لِمَنْ
 اِغْتَقَ .

۲۰۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ . ثنا وَ كَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ،
 عَنْ مُنْصَوِّرٍ ، عَنْ ابِرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ
 أَمْرَتْ بَرِيرَةَ أَنْ تَعْتَدَ بِثَلَاثِ حَيْضٍ .

۲۰۷۸: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تُوْبَةَ ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ،
 عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَيْرَ بَرِيرَةَ .

خلاصہ الباب اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ باندی متکوحہ جب آزاد ہو جائے تو اس کے بعد خیار عتق اس کو ہے یا نہیں تو امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر اس کا شوہر غلام ہو تو اس کو اختیار ہے اگر آزاد ہو تو پھر نہیں امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ دونوں صورتوں میں باندی کو آزادی کے بعد اختیار ہے حدیث عائشہ امام صاحب کی دلیل ہے۔ نیز ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہے۔

۲۰۷۵: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے بریرہ کا خاوند مغیث غلام تھا اور میں اس وقت بھی وہ لمحے یاد رکھتا ہوں جب وہ بریرہ کے پیچھے آنسو بہاتا پھرتا تھا۔ اس کے آنسو گالوں سے بہ رہے تھے۔ تب نبیؐ نے فرمایا: اے عباس! تم تعجب نہیں کرتے کہ مغیث بریرہ سے کس قدر محبت رکھتا ہے اور بریرہ کو مغیث سے کتنی نفرت ہے؟ آخر آپؐ نے بریرہ سے فرمایا: کاش تو لوٹ جا مغیث کے پاس وہ تیرے بچہ کا باپ ہے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے حکم دے رہے ہیں (لوٹنے کا)؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں! بلکہ صرف سفارش کرتا ہوں۔

۲۰۷۶: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے بریرہ کے (واسطے) تین سنتیں قیام پذیر ہوئیں۔ اول: وہ آزاد ہوئیں تو ان کو اختیار دیا گیا اور ان کا خاوند (شوہر) غلام تھا۔ دوم: لوگ بریرہ کو صدقہ دیتے وہ اسے نبیؐ کی خدمت میں تحفہ بھیج دیتی۔ آپؐ فرماتے: یہ صدقہ تو بریرہ کے لیے ہے ہمارے لیے تو ہدیہ ہے۔ سوم: آپؐ نے بریرہ کو اختیار دیا اور فرمایا: ولاء، اسی کا حق ہے جو آزاد ہے۔

۲۰۷۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بریرہ (رضی اللہ عنہا) کو حکم ہوا تین حیض کی مدت تک عدت کرنے کا۔

۲۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا (یعنی جب وہ آزاد ہوئیں تو نکاح برقرار رکھنے کا)۔

۳۰ : بَابُ فِي طَلَاقِ الْأَمَةِ وَعِدَّتِهَا

۲۰۷۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ . وَابِرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدِ الْجَوْهَرِيُّ . قَالَا لَنَا عُمَرُ بْنُ شَيْبَةَ الْمُسَلِّيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَلَاقُ الْأَمَةِ ثِنْتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ .

۲۰۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُظَاهِرِ بْنِ اسْلَمَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَقُرُوهَا حَيْضَتَانِ .

قَالَ أَبُو عَاصِمٍ . فَذَكَرْتُهُ لِمُظَاهِرٍ فَقُلْتُ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثْتَ ابْنَ جُرَيْجٍ فَاخْبِرْنِي عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَقُرُوهَا حَيْضَتَانِ .

پہلے: لونڈی کی طلاق اور عدت کا بیان
۲۰۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اس (لونڈی) کی عدت دو حیض ہیں۔ (یہ حدیث امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مستدل ہے)۔

۲۰۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ نبی نے فرمایا: لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت (بھی) دو حیض ہیں۔ ابو عاصم نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ میں نے یہ حدیث خود مظاہر بن اسلم سے بیان کی کہا مجھ سے یہ حدیث بیان کرو جیسے تم نے یہ حدیث ابن جریج کو بیان کی تھی۔ انہوں نے روایت کیا قاسم سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کہ نبی نے فرمایا: لونڈی کی دو طلاقیں اور اس کی عدت بھی دو حیض ہیں۔

خلاصہ الباب اس سے حنفیہ کا مسلک ثابت ہوتا ہے کہ آزاد عورت کی طلاقیں تین ہیں اور باندی کی دو ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ طلاق کے عدد کا اعتبار عورت پر ہے مرد پر نہیں یعنی اگر عورت آزاد ہے تو شوہر تو تین طلاق کا اختیار ہے اگر عورت لونڈی ہے تو دو طلاقوں کے بعد مغلظ ہو جائے گی اس حدیث سے ان کی عدت کا بھی ثبوت ہو گیا۔

۳۱ : بَابُ طَلَاقِ الْعَبْدِ

۲۰۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى . ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ . ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ ، عَنْ مُوسَى ابْنِ أَيُّوبَ الْغَافِقِيِّ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنْ سَيِّدِي زَوَّجَنِي أُمَّتَهُ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا ، قَالَ فَصَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ الْمَنْبِرَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَزُوجُ عَبْدَهُ أُمَّتَهُ ثُمَّ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا ؟ إِنَّمَا الطَّلَاقُ لِمَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ .

پہلے: غلام کے بارے میں طلاق کا بیان
۲۰۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ! میرے مالک نے اپنی لونڈی سے میرا نکاح کر دیا تھا۔ اب وہ کوشش کر رہا ہے کہ ہم دونوں میں جدائی کروادے۔ یہ سن کر نبی (غصہ کی حالت میں) منبر پر تشریف لائے اور کہا: اے لوگو! کیا حال ہے تم میں سے اس کا کہ وہ نکاح کر دیتا ہے اپنے غلام کا لونڈی سے پھر دونوں میں جدائی چاہتا ہے۔ (یاد رکھو!) طلاق کا اختیار اسی کو ہے جو پتلی تھامے۔

۳۲ : باب من طلق امة تطليقتين

ثُمَّ اشْتَرَاهَا

باب: اس شخص کا بیان جو لونڈی کو دو

طلاق دے کر پھر خرید لے

۲۰۸۲: مولیٰ بنی نوفل حضرت ابوالحسن سے مروی ہے کہ ابن عباس سے ایسے غلام کی بابت سوال کیا گیا جو اپنی عورت کو دو طلاقیں دیں پھر دونوں آزاد ہو جائیں تو کیا وہ اس (لونڈی) سے نکاح کر سکتا ہے؟ ابن عباس نے کہا: ہاں! ان سے کہا گیا یہ فیصلہ کس نے کیا؟ انہوں نے کہا: نبی نے۔ (راوی) عبدالرزاق نے عبداللہ بن مبارک سے کہا: ابوالحسن نے یہ حدیث بیان کر کے اپنے گردن پر بہت بھاری پتھر (بوجھ) اٹھالیا۔

۲۰۸۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ رَجْوَيْهٍ أَبُو بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مَعْتَبٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ، مَوْلَى بَنِي نُوْفَلٍ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ عَبْدِ طَلْقٍ امْرَأَتَهُ تَطْلِقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقَا يَتَرَوُجُهَا ؟ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ عَمَّنْ ؟ قَالَ قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ لَقَدْ تَحَمَّلَ أَبُو الْحَسَنِ هَذَا صَخْرَةً عَظِيمَةً عَلَى عُنُقِهِ .

۳۳ : باب عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ

باب: ام ولد کی عدت کا بیان

۲۰۸۳: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ہمارے اوپر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مشتبہ مت کرو۔ ام ولد کی عدت چار ماہ دس دن تک ہے۔

۲۰۸۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ رَجَاءُ بْنُ حَبِيبَةَ ، عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ لَا تُفْسِدُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ بَيْنَا مُحَمَّدٍ ﷺ . عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا .

۳۴ : باب كَرَاهِيَةِ الزَّيْنَةِ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا

باب: بیوہ عورت (دوران عدت)

زیب و زینت نہ کرے

زَوْجِهَا

۲۰۸۴: حضرت ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک خاتون نبی کے پاس آئی اور کہا: اس کی بیٹی کا شوہر وفات پا گیا اور اس (بیٹی کی) آنکھیں (آشوب چشم سے) دکھ رہی ہیں۔ وہ چاہتی ہے کہ سرمہ (یا دوا) لگا لے۔ آپ نے فرمایا: پہلے تم (عورتیں) ایک سال پورا ہونے پر اونٹ کی میٹھی پھینکتی تھیں (وہ تو تمہیں گوارا تھا) اور اب تو عدت (فقط) چار ماہ دس دن کی مدت ہے۔

۲۰۸۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ . أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ ابْنَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ تُخَدِّثُ أَنَّهُمَا سَمِعَتْ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ تَذْكُرَانِ أَنَّ امْرَأَةً اتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ : إِنَّ ابْنَةَ لَهَا تُوفِّي عَنْهَا زَوْجُهَا ، فَاشْتَكَّتْ عَيْنُهَا ، فَهِيَ تُرِيدُ أَنْ تَكْخُلَهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَدْ كَانَتْ أَحْدَاكُنْ تَرْمِي بِالْعَبْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ وَأَنَا هِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا .

خلاصہ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ دور جاہلیت میں تو ایسی سخت تکلیف ایک سال تک برداشت کرتی تھیں اب تو صرف چار ماہ دس دن عدت ہے یہ تو ایک بات فرمائی لیکن نذر کی بنا پر سرمر لگانا جائز ہے از روئے حدیث۔

باب: کیا عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے پہ سوگ کر سکتی ہے؟

۳۵: باب هل تحل للمرأة علی غیر زوجها

۲۰۸۵: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کو زیبا نہیں کہ کسی میت پر سوگ کرے تین دن سے زیادہ ماسوا خاوند کے۔

۲۰۸۵: حدثنا أبو بکر بن ابی شیبہ . ثنا سفیان بن عیینة ، عن الزهري عن عروة عن عائشة ، عن النبي ﷺ قال لا تحل لامرأة ان تحل علی میت فوق ثلاث . الا علی زوج .

۲۰۸۶: ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور یوم آخرت پر اس کو مناسب نہیں سوگ کرنا کسی میت پر تین روز سے زیادہ سوائے خاوند کے۔

۲۰۸۶: حدثنا هشاد بن السري . ثنا ابو الاخوص عن يعقوب بن سعيد ، عن نافع عن صفية بنت ابی عبيد ، عن حفصة زوج النبي ﷺ . قالت : قال رسول الله ﷺ لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحل علی میت فوق ثلث ، الا زوج .

۲۰۸۷: ام عطیہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کیا جائے مگر عورت اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے مگر رنگین بنی ہوئی چادر اوڑھ سکتی ہے اور سرمر مت لگائے خوشبو نہ لگائے مگر جب حیض سے پاکی حاصل ہو تو تھوڑی سی مقدار عود ہندی (قسط) اور اظفار (خوشبو کی ایک قسم) لگائے۔

۲۰۸۷: حدثنا أبو بکر بن ابی شیبہ ثنا عبد الله ابن نمير ، عن هشام بن حسان ، عن حفصة عن ام عطية . قالت : قال رسول الله ﷺ لا تحل علی میت فوق ثلاث الا امرأة تحل علی زوجها اربعة اشهر وعشرا ولا تلبس ثوبا مضبوغا ، الا ثوب عصب ، ولا تكتحل ولا تطيب الا عند اذنی طهرها . بنبرة من قسط او اظفار .

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سوگ صرف شوہر کی وفات کی وجہ سے ہے شوہر کے علاوہ رشتہ داروں کی وفات سے صرف تین دن سوگ ہے اس سے زائد نہیں۔

۳۶ : بَابُ الرَّجُلِ يَأْمُرُهَا ابْنَةُ بَطْلَانٍ

أَمْرَاتِهِ

۲۰۸۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ . ثنا يحيى بن سعيد القطان ، وعثمان بن عمر . قال ثنا ابن أبي ذئب ، عن خالد الحارث بن عبد الرحمن ، عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر ، قال كانت تحتى امرأة وكنت أحبها . وكان ابى يُعْضِئها . فذكر ذلك عمر للنبي ﷺ فامرني ان أطلقها . فطلقتها .

۲۰۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ . ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّ رَجُلًا أَمَرَهُ ابْنَةُ أَبِي ذَيْبٍ أَنْ يَطْلُقَ امْرَأَتَهُ فَجَعَلَ عَلَيْهِ مِائَةَ مَحْرُورٍ . فَاتَى ابَا لَدْرَدَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّي الضُّحَى وَيُطِيلُهَا . وَصَلَّى مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ أَبُو لَدْرَدَاءَ أَوْفَ بِنْدَرِكٍ ، وَبِرِّ وَالِدِيكَ .

وقال ابو لدرداء . سمعت رسول الله ﷺ يقول الوالد اوسط ابواب الجنة . فحافظ على والديك او تزك .

باب : والد اپنے بیٹے کو حکم دے کہ اپنی بیوی کو طلاق دو تو باپ کا حکم ماننا چاہیے

۲۰۸۸ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں میرے نکاح میں ایک عورت تھی اور میں اس سے محبت کرتا تھا اور میرے والد (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ) اس کو برا جانتے تھے۔ آخر انہوں نے نبی سے ذکر کیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ طلاق دیدو اس عورت کو اور میں نے طلاق دیدی۔

۲۰۸۹ : حضرت ابو عبدالرحمن سے مروی ہے ایک شخص کو اس کے باپ یا اسکی ماں نے حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے۔ اس شخص نے نذر مانی کہ اس نے اگر طلاق دی تو سو غلام آزاد کریگا۔ پھر وہ ابوالدرداء کے ہاں آیا وہ چاشت کی نماز پڑھتے تھے اور اسکو طویل کرتے تھے اور انہوں نے نماز پڑھی ظہر اور عصر کے درمیان۔ آخر اس شخص نے ابوالدرداء سے پوچھا تو انہوں نے کہا: اپنی نذر پوری کر اپنے والدین کی اطاعت کر۔

ابوالدرداء نے کہا: میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے: ماں باپ بہتر دروازہ ہیں جنت جانے کا۔ اب تیری منشاء والدین کا خیال کریا نہ کر۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ ماں باپ کا اپنی اولاد پر بہت زیادہ حق ہے۔ حدیث: ۲۰۸۹: غرض یہ ہے کہ والدین کی اطاعت ایسی بہترین چیز ہے کہ اس اطاعت کی بدولت جنت ملتی ہے اور جنت کی تمنا ہر مسلمان کرتا ہے اور اس کی ضرورت بھی ہے ویسے بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا ضروری ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الکفارات

کفاروں کا بیان

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کی قسم کھاتے؟

۲۰۹۰: حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قسم کھاتے تو یوں ارشاد فرماتے: قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری (محمد ﷺ کی) جان ہے۔

۲۰۹۱: حضرت رفاعہ بن عرابہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو قسم کھایا کرتے وہ یوں کھاتے: میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے ہاں یا قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔

۲۰۹۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اکثر قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یوں ہوتی: ایسا نہیں ہے قسم اُس (اللہ عزوجل) کی جو دلوں کو پھیر دینے والا ہے۔

۲۰۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم یوں

۱: بَابُ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْلِفُ بِهَا

۲۰۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مِصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا حَلَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ.

۲۰۹۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْعَانِيُّ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ عَرَابَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي يَحْلِفُ بِهَا، أَشْهَدُ عِنْدَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ.

۲۰۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ كَانَتْ أَكْثَرُ إِيمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا وَمُضْرَفِ الْقُلُوبِ.

۲۰۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حَمَادُ بْنُ خَالِدٍ وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ خَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ، ثنا مَعْنُ بْنُ

عینی، جمیعاً عن محمد بن ہلال، عن ابنہ، عن ابی ہریرۃ قال كانت یمین رسول اللہ ﷺ لا واستغفر اللہ کرتا ہوں۔

مخارج باب ۱۱۳: ان احادیث مبارکہ سے قسم کا جائز ہونا معلوم ہوا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کے الفاظ بیان ہوئے ہیں۔

باب: ما سوا اللہ (کی ذات کے) کے قسم

۲: باب النهی ان یتخلف

بغیر اللہ

کھانے کی ممانعت

۲۰۹۴: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم نے قسم کھاتے سنا اپنے والد کی توارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تم کو منع کرتا ہے اپنے آباء و اجداد کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمر نے فرمایا: اُس روز کے بعد میں نے کبھی باپ کی قسم نہیں کھائی۔ نہ اپنی طرف سے نہ دوسرے کی نقل کر کے۔

۲۰۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ غَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَهُ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَخْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَمَا حَلَفْتُ بِهَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا.

۲۰۹۵: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مت قسم کھاؤں، توں کی اور نہ اپنے آباء و اجداد (یعنی باپ دادوں) کی۔

۲۰۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ هِشَامِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَخْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ.

۲۰۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں یوں کہا قسم لات یا عزئی کی تو وہ کہے: لا الہ الا اللہ۔

۲۰۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ، فَقَالَ فِي يَمِينِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۲۰۹۷: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے میں نے قسم کھائی لات اور عزئی کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سوا (ہرگز) کوئی سچا الہ نہیں ہے وہ (وحدہ لا شریک) اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ پھر اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک اور تعوذ کہہ اور پھر دوبارہ ایسا مت کرنا۔

۲۰۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ اسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي اسْحَاقَ، عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخِدَّةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ، ثُمَّ انْفِثْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا وَتَعَوَّذْ، وَلَا تَعُدْ.

خلاصہ الباب ☆ غیر اللہ کی قسم کھانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بلکہ اس کو شرک قرار دیا زمانہ جاہلیت میں غیر اللہ کے نام کی قسمیں کھانی جاتی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کی بیخ کنی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ قسم صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی کھانی چاہئے اس زمانے میں بھی لوگ غیر اللہ کے ناموں کی قسم کھاتے ہیں کوئی پیغمبر علیہ السلام کی قسم کھاتا ہے اور کوئی اولیاء و صالحین کی اور کوئی اپنے باپ و دادا کی اور بعض لوگ اپنی اولاد کی قسم کھاتے ہیں یہ سب غلط اور شرکیہ قسمیں ہیں۔ شرک اس لئے کہ خدا تعالیٰ جیسی تعظیم مخلوق خدا کی کرنی شرک ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ کے اختیارات کسی دوسرے کے لئے تفویض کرنا اور مخلوق میں سے کسی نیک بستی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ حاضر ناظر ہے اور عالم الغیب ہے اسی طرح ان کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے نفع دے اور جس کو چاہے نقصان دے اور پھر ان کو پکارنا اور ان کے نام کی قسمیں کھانا یہ سب شرک ہے۔ اسی قسم کا شرک مشرکین عرب میں تھا اللہ تعالیٰ کو خالق و مالک رزاق زندہ کرنے والا مارنے والا تدبیریں کرنے والا مانتے ہوئے بھی اللہ کے نبیوں و لیوں کو ناسباناہ پکارتے اور ان کے نام کی نیازیں دیتے اور کہتے یہ تھے: *عسا نعبدهم الا لبقربونا الی اللہ زلفی* کہ ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قرب و نزدیکی حاصل ہو جائے سورۃ یونس میں ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم اپنے معبودوں کو اس لئے پکارتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہمارے لئے سفارشی ہوں۔

۳ : بَابُ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ

غَيْرِ الْإِسْلَامِ

باب: جس نے ماسوا اسلام کے کسی دین

میں چلے جانے کی قسم کھائی

۲۰۹۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ . قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَبِّدًا . فَهُوَ كَمَا قَالَ .

۲۰۹۸ : ثابت بن سحاک سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کے سوا اور کسی دیگر دین میں چلے جانے کی اگر کسی نے جان بوجھ کر قسم کھائی تو اس نے جیسا کہا ویسا ہی ہو بھی جائے گا۔

۲۰۹۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ . ثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ . عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ أَنَا ، إِذَا ، لِيَهُودِيٌّ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبَتْ .

۲۰۹۹ : حضرت انس سے مروی ہے نبی نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ وہ کہتا تھا ایسا کروں تو میں یہودی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا: اس کے لیے دوزخ واجب ہوئی۔

۲۱۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعِ الْبَجَلِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى . عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ . عَنْ أَبِيهِ . قَالَ قَالَ رَسُولُ

۲۱۰۰ : حضرت بریدہ سے بیان ہے کہ نبی نے فرمایا: جو شخص کہے اگر ایسا کروں تو اسلام سے بیزار ہوں اگر وہ جھوٹ کہے اور وہ کام کر بیٹھے جس پر اسلام سے جدا ہونے کی اس

اللہ ﷻ من قال انى برىء من الاسلام فان كان
كاذبا فهو كما قال وان كان صادقا لم يغذ اليه الاسلام
سالمہ

نے شرط قائم کی تھی تو جیسا اس نے کہا ویسا ہی ہوگا اور اگر
اپنی بات سچ کرنے جب بھی اسلام سلامتی کے ساتھ تو اس
کے پاس نہیں لوٹے گا۔

خلاصۃ الباب صحابہ انباج فرماتے ہیں کہ ائمہ میں سے بہت سے حضرات نے فرمایا کہ اس یمن سے حادث
ہونے کے وقت کفارہ واجب ہوگا کیونکہ اس نے اس فعل پر کفر تو معلق کیا ہے تو فعل حرام ہو گیا اور حلال و حرام قرار دینا یمن
قسم ہوتا ہے یہی مذہب ہے حنفیہ اور امام احمد کی مشہور روایت بھی یہی ہے۔ امام مالک و شافعی نے فرمایا کہ یہ قسم نہیں لہذا
کفارہ بھی نہیں ہوگا اور ایسے آدمی کے کفر کے بارے میں اختلاف کیا ہے علماء بعض فرماتے ہیں کہ اس آدمی نے اسلام کی
حرمت کو پامال کیا ہے اور کفر پر راضی ہوا ہے اس لئے کافر ہو گیا اور بعض دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ قال سے مراد تمہید
اور وعید میں مبالغہ ہے جس طرح تارک نماز کے بارے میں فرمایا کہ جان بوجھ کر نماز کا تارک کافر ہے۔

باب: جس کے سامنے اللہ کی قسم کھانی

۴ : باب من حلف له بالله

جائے اس کو راضی بہ رضا ہو جانا چاہیے

فليرض

۲۱۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی
نے ایک شخص کو اپنے باپ کے نام کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو
فرمایا: مت قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی جو شخص قسم کھائے
اللہ کے نام کی کھائے اور سچی کھائے اور جس کسی کیلئے اللہ کی
قسم اٹھائی جائے اس کو راضی ہو جانا چاہیے اور جو شخص اللہ
تعالیٰ کے نام پر راضی نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں رکھتا۔

۲۱۰۱ : حدثنا محمد بن اسماعيل بن سمره ثنا اسباط
بن محمد ، عن محمد بن عجلان عن نافع ، عن ابن عمر
، قال سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يخلف يابيه
فقال لا تخلفوا ابائكم من حلف بالله فليصدق ومن
خلف له بالله فليرض ، ومن لم يرض بالله ، فليس من
الله .

۲۱۰۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے نبی نے فرمایا:
حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا
تو کہا: تو نے چوری کی۔ وہ بولا: نہیں! قسم اس کی جس کے
سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں ایمان لایا
اللہ تعالیٰ پر اور میں نے جھٹلایا اپنی آنکھ (یعنی دیکھنے) کو۔

۲۱۰۲ : حدثنا يعقوب بن حميد بن كاسب ثنا حاتم
بن اسماعيل ، عن ابي بكر بن يحيى بن النصر عن ابيه ،
عن ابي هريرة ان النبي ﷺ قال راى عيسى بن مريم
رجلا يسرق فقال اسرفت قال لا والذى لا اله الا هو
فقال عيسى امث بالله وكذبت بصرى .

خلاصۃ الباب مطلب یہ ہے کہ جب ایک مسلمان نے قسم کھانی ہے تو جب اس کی بات کو قبول کرنا چاہئے ورنہ
دوسری صورت میں اللہ سے تعلق ٹوٹ جانے کا خطرہ ہے۔

خلاصۃ الباب مطلب یہ ہے کہ جب ایک مسلمان نے قسم کھائی ہے تو پھر اس کی بات کو قبول کرنا چاہئے ورنہ دوسری
صورت میں اللہ سے تعلق ٹوٹ جانے کا خطرہ ہے۔ حدیث ۲۱۰۲: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہمارے لئے مشعل

راہ ہے کہ آدمی دوسرے مسلمان سے اچھا گمان رکھے۔

۵ : بَابُ الْيَمِينِ حَيْثُ

أَوْ نَدَمَ

۲۱۰۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ . ثنا أَبُو مُغَاوِرَةَ عَنْ بَشَّارِ بْنِ كِذَّامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْحَلْفُ حَيْثُ أَوْ نَدَمَ .

۶ : بَابُ الْإِسْتِثْنَاءِ فِي

الْيَمِينِ

۲۱۰۴ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ . أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ . عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِسْتِثْنَاءَ اللَّهِ فَلَهُ ثَنِيَاءٌ .

۲۱۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيَْادٍ . ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ وَاسْتِثْنَى ، أَنْ شَاءَ رَجَعَ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ ، غَيْرَ حَائِبٍ .

۲۱۰۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ الرَّهْرِيُّ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ رَوَايَةً ، قَالَ مَنْ حَلَفَ وَاسْتِثْنَى فَلَنْ يَحْتُكُ .

۷ : بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا

خَيْرًا مِنْهَا

۲۱۰۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ . أَنبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، ثنا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ . عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى . قَالَ اتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ

بَاب: قسم کھانے میں یا قسم توڑنا ہوتا ہے یا

شرمندگی

۲۱۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم کھانا یا تو حنث (یعنی قسم توڑنا) ہے یا ندامت (شرمندگی) ہے۔

بَاب: قسم میں ان شاء اللہ (اگر اللہ نے

چاہا) کہہ دیا تو؟

۲۱۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ دیا تو یہ ان شاء اللہ کہنا اسے فائدہ دے گا۔

۲۱۰۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم میں استثناء کر لیا (مثلاً انشاء اللہ یعنی اگر اللہ نے چاہا کہہ دیا) تو چاہے وہ رجوع کر لے اور چاہے تو چھوڑ دے حادثہ نہ ہوگا۔

۲۱۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جس نے قسم میں استثناء کر لیا وہ ہرگز حائث نہ ہوگا۔

بَاب: قسم اٹھالی پھر خیال ہوا کہ اس کے

خلاف کرنا بہتر ہے تو

۲۱۰۷: حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ میں اشعریین کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے آپ سے سواری مانگی تو رسول اللہ نے

الاشعرتین نستحملہ ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ! ما عندی ما احملکم علیہ قال فلما ماشاء اللہ . ثم اتى بابل . فامر لنا بثلاثة ابل ذود غر الذرى . فلما انطلقنا قال بعضنا لبعض اتينا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستحملہ فحلف الا يحملنا ثم حملنا . ارجعوا بنا . فاتياف ، فقلنا : يا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! انا اتيناك نستحملك فحلفت ان لا تحملنا . ثم حملنا . فقال واللہ ! ما انا حملتکم . بل اللہ حملکم . انى واللہ ! ان شاء للہ . لا اخلف على يمينى فارى غيرها خيرا منها الا كفرت عن يمينى واتيى الذى هو خير او قال اتيت الذى هو خير وكفرت عن يمينى

فرمایا: اللہ کی قسم میرے پاس جانور نہیں ہیں کہ تمہیں سواری دوں۔ فرماتے ہیں ہم جتنا اللہ نے چاہا تمہارے رہے پھر کہیں سے اونٹ آئے تو رسول اللہ نے ہمارے لئے تین اچھی کوہان والے سفید اونٹوں کا حکم دیا جب ہم چلے تو ہمارے بعض ساتھیوں نے دوسروں سے کہا کہ جب ہم رسول اللہ سے سواری مانگنے گئے تھے تو آپ نے قسم اٹھائی تھی کہ ہمیں سواری نہ دیں گے پھر آپ نے ہمیں سواری دے دی۔ اس لئے واپس چلو ہم واپس رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے پاس سواری مانگنے آئے تھے تو آپ نے قسم اٹھائی تھی کہ ہمیں سواری نہ

دیئے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے تو تمہیں سواری دی ہی نہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواری دی اللہ کی قسم! اللہ چاہے تو جب بھی میں کوئی قسم اٹھاؤں پھر اس کے خلاف کرنے کو بہتر سمجھوں تو میں اسکے خلاف کر لیتا ہوں اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں یا فرمایا کہ میں بھلائی کی طرف رجوع کر لیتا ہوں اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرتا ہوں۔

۲۱۰۸ : حدثنا علي بن محمد ، وعبد الله بن عامر بن زرارة قالنا ثنا ابو بكر بن عياش عن عبد العزيز بن رفيع ، عن ثمام بن ظرفة عن عدى بن حاتم ، قال قال رسول الله ﷺ من خلف . على يمينى فارى غيرها خيرا منها فليات الذى هو خير وليكفر عن يمينه .

۲۱۰۸ : حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی قسم اٹھائے پھر اس کے خلاف (کام) کو بہتر سمجھے تو وہ جو بہتر ہو سمجھے وہ کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

۲۱۰۹ : حدثنا محمد بن ابى عمر العدنى ثنا سفیان بن غينة . ثنا ابو الزغراء عمرو بن عمرو وعن عمه ابى الاخوص غوف بن مالك الجشيمى عن ابیه . قال قلت لرسول اللہ ! يا بنى ابنى عتي فاحلف ان لا اعطيه ولا اصله قال كفر عن يمينك .

۲۱۰۹ : حضرت مالک جشمی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس میرا چچا زاد بھائی آئے اور میں یہ قسم اٹھا لوں کہ نہ اسے کچھ دوں گا اور نہ ہی اس سے صلہ رحمی کروں گا تو؟ فرمایا: اپنی قسم (توڑ کر اس) کا کفارہ دے دے۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اگر دوہم اکام بہتر ہے تو اس کام کو کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔

۸ : بَابُ مَنْ قَالَ كَفَّارَتَهَا

تَرَكُّهَا

۲۱۱۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ . ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَضِيرٍ ،
عَنْ خَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ ، عَنْ عُمَرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ،
قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ خَلَفَ فِي قِطْعَةٍ رَحِمٍ ،
أَوْ فِيمَا لَا يَصْلُحُ ، فَبِرُّهُ أَنْ لَا يَتِمَّ عَلَيَّ ذَلِكَ .

۲۱۱۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْوَاسِطِيُّ ، ثنا
عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ . ثنا رُوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ ، عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَيَّ يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا
مِنْهَا فَلْيَتْرُكْهَا فَإِنَّ تَرَكُّهَا كَفَّارَتُهَا .

۹ : بَابُ كَمْ يُطْعَمُ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ

۲۱۱۲ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ . ثنا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْبُكَائِيُّ . ثنا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ عَنْ
الْمُنْهَالِ بْنِ عُمَرُو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ،
قَالَ كَفَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ . وَأَمَرَ النَّاسَ
بِذَلِكَ . فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَنُصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ .

۱۰ : بَابُ مَنْ أَوْسَطَ مَا تَطْعَمُونَ

أَهْلِيكُمْ

۲۱۱۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ . ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ أَبِي
الْمُعِيزَةِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ كَانَ
الرَّجُلُ . يَقُوتُ أَهْلَهُ قُوْتًا فِيهِ سَعَةٌ وَكَانَ الرَّجُلُ يَفُوتُ
أَهْلَهُ قُوْتًا فِيهِ شِدَّةٌ . فَنَزَلَتْ : ﴿مَنْ أَوْسَطَ مَا تَطْعَمُونَ﴾

بَابُ : مَا مَنَاسِبُ قِسْمِ كَفَّارَةِ اسْ مَا مَنَاسِبِ

کام کونہ کرنا ہے

۲۱۱۰ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس نے رشتہ ناتا توڑنے کی یا
نامناسب کام کی قسم کھائی تو اس قسم کا پورا کرنا یہ ہے کہ اس
کام کو نہ کرے۔

۲۱۱۱ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا : جس نے کسی کام کی قسم کھائی پھر اس کے خلاف کو بہتر
سمجھا تو اس کام کو چھوڑ دے یہ چھوڑ دینا ہی اس کی قسم کا
کفارہ ہے۔

بَابُ : قِسْمِ كَفَّارَةِ اسْ مَا مَنَاسِبِ

۲۱۱۲ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع
کفارہ میں دیا اور لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو
بھی اس کا حکم دیا جس کے پاس کھجور نہ ہو تو وہ آدھا صاع
گندم دے دے۔

بَابُ : قِسْمِ كَفَّارَةِ اسْ مَا مَنَاسِبِ رُوِي كَفَّارَةِ

ساتھ کھلانا

۲۱۱۳ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے
ہیں کہ ایک مرد گھر والوں کو کھلاتا ہے جس میں وسعت اور
فراوانی ہے اور ایک مرد گھر والوں کو کھلاتا ہے جس میں تنگی
ہو تو یہ حکم نازل ہوا کہ قسم کے کفارہ میں فقراء کو کھلاؤ
(ویسا ہی) جو اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہوئے میانہ روی

اهلیکم: | الساندة: ۸۹.

کے ساتھ۔

۱۱ : بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَسْتَلِجَ الرَّجُلُ فِي يَمِينِهِ

بَابُ: اپنی قسم پر اصرار کرنے اور کفارہ نہ

وَلَا يَكْفِرُ

دینے سے ممانعت

۲۱۱۳ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ . ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ
 الْمُعَمَّرِيُّ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ هُرَيْرَةَ
 يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَلِجَ
 أَحَدُكُمْ فِي الْيَمِينِ فَإِنَّهُ أَلَمَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْكُفَّارَةِ الَّتِي
 أَمَرَ بِهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُخَاظِيُّ
 ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرَمَةَ
 ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَحْوَهُ

۲۱۱۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قسم پر اصرار
 کرے (اور توڑے نہیں حالانکہ اس میں دینی یا لوگوں کا
 عام دنیوی جزرہ ہے) تو وہ اللہ کے ہاں زیادہ گناہگار ہے۔
 نسبت اس کفارہ کے جس کا اسے حکم دیا گیا۔ دوسری سند
 سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔ استلج بيمينہ: اصرار کرنا
 اور یہ گمان کرتے ہوئے صادق ہے کفارہ ادا نہ کرنا۔

۱۲ : بَابُ اِبْرَارِ

بَابُ: قسم کھانے والوں کو قسم پوری کرنے

الْمُقْسِمِ

میں مدد دینا

۲۱۱۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
 صَالِحٍ ، عَنْ اشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُؤَيْدٍ
 بْنِ مِقْرَانَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ بِاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ .

۲۱۱۵ : حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ تعالیٰ
 بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ہمیں قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنے میں مدد کرنے کا
 حکم دیا۔

۲۱۱۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . ثنا مُحَمَّدُ بْنُ
 فَضِيلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ ، أَوْ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 الْقُرَشِيِّ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَ بَابِيهِ . فَقَالَ : يَا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لِي ابْنِي نَصِيْبًا مِنْ
 الْهَجْرَةِ فَقَالَ اللَّهُ ! هَجْرَةٌ فَانْطَلَقَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ . فَقَالَ
 قَدْ عَرَفْتَنِي ! فَقَالَ اجْلُ . فَخَرَجَ الْعَبَّاسُ فِي قَمِيصٍ لَيْسَ
 عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! قَدْ
 عَرَفْتَ فُلَانًا وَالَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَجَاءَ بَابِيهِ لِتَابِعِهِ عَلِيٌّ

۲۱۱۶: حضرت عبدالرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبدالرحمن
 فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن وہ اپنے والد کو لائے اور عرض
 کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد کے لئے ہجرت کے
 ثواب میں سے ایک حصہ ٹھہرا دیجئے۔ آپ نے فرمایا: اب
 وہ ہجرت نہیں (جو فتح مکہ سے قبل مسلمانوں پر لازم تھی) وہ
 چلا گیا اور حضرت عباسؓ سے دکر کہا آپ نے مجھے پہچانا!
 انہوں نے کہا جی ہاں لیا سو حضرت عباسؓ ایک قمیص پہنے
 ہوئے نکلے (کنڈھے کی) چادر بھی نہ لی اور عرض کیا اے
 اللہ کے رسول! آپ فلاں کو پہچانتے ہیں اور ہمارے اور

اس کے باہمی تعلقات سے بھی واقف ہیں۔ وہ اپنے والد کو لایا ہے تاکہ آپ اس کے والد سے ہجرت پر بیعت لیں نبی ﷺ نے فرمایا: اب تو ہجرت ہی نہیں ہے حضرت عباسؓ نے کہا میں قسم دیتا ہوں۔ آپ نے ہاتھ بڑھایا اور اس کے ہاتھ سے ملایا پھر فرمایا: میں نے اپنے چچا کی قسم کو سچا کیا لیکن ہجرت نہیں رہی۔ دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔ یزید بن ابی زیاد کہتے ہیں کہ جس دار کے لوگ مسلمان ہو جائیں وہاں سے ہجرت نہیں ہوتی۔

باب : مَا شَاءَ اللَّهُ وَبَشَتْ (جو اللہ اور

آپ چاہیں) کہنے کی ممانعت

۲۱۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قسم اٹھائے تو یوں نہ کہے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں بلکہ یوں کہے جو اللہ چاہے پھر اس کے بعد آپ چاہیں۔

۲۱۱۸: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان مرد نے خواب میں ایک کتابی مرد سے ملاقات کی کتابی (یہودی یا عیسائی) کہنے لگا تم بہت ہی اچھے لوگ ہو اگر شرک نہ کرو تم کہہ دیتے ہو جو اللہ چاہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چاہیں۔ مسلمان نے اپنا خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میرے ذہن میں بھی یہ بات آتی تھی تم یوں کہہ سکتے ہو جو اللہ چاہے اور اللہ کے بعد محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چاہیں۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

الهِجْرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا هِجْرَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ أَقْسَمْتُ. فَمَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَمَسَّ يَدَهُ. فَقَالَ أَبُو رَزْثَ عَمِّي وَلَا هِجْرَةَ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اذْرِيسَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، بِإِسْنَادِهِ، نَحْوَهُ.

قال يزيد بن ابى زياد، يعنى لا هجرة من دار، قد اسلم اهلها.

۱۳ : بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُقَالَ مَا شَاءَ

اللَّهُ وَبَشَتْ

۲۱۱۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، ثنا الْأَجْلَحُ الْكَنْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَبَشَتْ وَلَكِنْ لِقُلْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ بَشَتْ.

۲۱۱۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَأَى فِي النَّوْمِ أَنَّهُ لَقِيَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ نَعَمْ الْقَوْمُ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنْتُمْ تَشْرِكُونَ، تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ، وَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ! إِنْ كُنْتُ لَا عَرَفُهَا لَكُمْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ الطَّفِيلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخِي عَائِشَةَ لِأَقْبَاهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

۱۴ : بَابُ مَنْ وَرَى فِي يَمِينِهِ

۲۱۱۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ اسْرَائِيلَ ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ اسْرَائِيلَ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِيهَا سُؤَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ خَرَجْنَا تُرَيْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا وَاثِلُ بْنُ حَجْرٍ فَأَخَذَهُ عُدْوَانَةٌ . فَتَحَرَّجَ النَّاسُ أَنْ يَخْلِفُوا فَحَلَفْتُ اِنَا اللَّهُ اِجْنَى فَحَلَى سَبِيلَهُ . فَاتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ تَحَرَّجُوا أَنْ يَخْلِفُوا وَحَلَفْتُ اِنَا اللَّهُ اِجْنَى فَقَالَ صَدَقْتَ . الْمُسْلِمُ اخُو الْمُسْلِمِ .

۲۱۲۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اِنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُبَادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ اِبْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْيَمِينُ عَلَيَّ نِيَّةُ الْمُسْتَخْلِفِ .

۲۱۲۱ : حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَافِعٍ ، ثنا هُشَيْمٌ اِنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ اِبْنِ هُرَيْرَةَ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُكَ عَلَيَّ مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ .

۱۵ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ

۲۱۲۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْفَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ اللَّئِيمِ .

۲۱۲۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ اِبْنِ الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ اِبْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ اللَّئِيمِ .

بَابُ قَسْمٍ فِي تَوْرِيهِ كَرَلِينَا

۲۱۱۹ : حضرت سويد بن حنظلہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کی خدمت میں حاضری کے ارادہ سے نکلے ہمارے ساتھ وائل بن حجر بھی تھے ان کو انکے ایک دشمن نے پکڑا یا لوگوں نے برا خیال کیا کہ (جھوٹ موٹ) قسم کھائیں (کہ یہ وائل نہیں ہیں) میں نے قسم کھالی کہ یہ میرے بھائی ہیں تو اس نے انکار راستہ چھوڑ دیا۔ جب رسول اللہ کی خدمت میں حاضری ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ لوگوں نے قسم کھانا اچھا نہ خیال کیا اور میں نے قسم کھالی کہ یہ میرے بھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم نے سچ کہا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

۲۱۲۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم میں قسم لینے والے کی نیت کا اعتبار ہوتا ہے۔

۲۱۲۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری قسم کا وہی مطلب سمجھا جائے گا جس میں تمہارا ساتھی (قسم لینے والا) بھی تمہاری تصدیق کرے۔

بَابُ مَنْتٍ مَانِنٍ مِمَّا نَعَت

۲۱۲۲ : حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے منت ماننے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: اس کے ذریعے بخیل اور کینے سے مال نکلتا ہے۔

۲۱۲۳ : حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: نذر ابن آدم کو کچھ نہیں دیتی سوائے اسکے جو اسکے مقدر میں ہو لیکن تقدیر اس پر غالب آ جاتی ہے جو اس کے مقدر میں ہے (وہ ضرور ہوگا) نذر کی وجہ سے بخیل کے ہاتھ سے مال

نکلتا ہے اور اس کے لئے وہ بات (مال خرچ کرنا) آسان ہو جاتی ہے جو نذر سے قبل اسکے لئے آسان نہ تھی حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کرونگا۔

باب: معصیت کی منت ماننا

۲۱۲۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی نافرمانی کی منت درست نہیں اور جو آدمی کی ملک میں نہ ہو اس کی نذر بھی درست نہیں۔

۲۱۲۵: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نافرمانی کی منت درست نہیں لیکن اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہی ہے۔

۲۱۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی فرمانبرداری کی منت مانی وہ اللہ کی فرمانبرداری ضرور کرے (نذر پوری کر لے) اور جس نے نافرمانی کی منت مانی تو وہ نافرمانی نہ کرے (یعنی منت پوری نہ کرے بلکہ کفارہ دے دے)

باب: جس نے نذر مانی لیکن اسکی تعین نہ

کی (کہ کس بات پر منت مان رہا ہے؟)

۲۱۲۷: حضرت عقیب بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے منت مانی لیکن منت کی تعین نہ کی تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہی ہے۔

۲۱۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: جس نے منت مانی لیکن اس کی تعین

يَغْلِبُهُ الْقَدْرُ ، مَا قَدَّرَ لَهُ ، فَيُسْتَخْرَجُ لَهُ مِنَ الْبَيْتِ فَيَسْرُ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَسْرُ عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ ذَلِكَ . وَقَدْ قَالَ اللَّهُ انْفِقْ انْفِقْ عَلَيْكَ .

۱۶ : بَابُ النَّذْرِ فِي الْمَعْصِيَةِ

۲۱۲۳ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ . ثنا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَضِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ . وَلَا نَذْرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ .

۲۱۲۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ أَبُو طَاهِرٍ . ثنا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنبَانَا يُونُسُ ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ . وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ .

۲۱۲۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِه .

۱۷ : بَابُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا

وَلَمْ يُسَمِّهِ

۲۱۲۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا وَكِيعٌ ثنا اسْمَاعِيلُ بْنُ زَافِعٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرِ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا وَلَمْ يُسَمِّهِ ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ .

۲۱۲۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ . ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مُحَمَّدِ الصَّنَعَانِيُّ . ثنا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ

نہ کی تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہی ہے اور جس نے ایسی منت مانی جس کو پورا کرنا اس کے بس میں نہیں ہے تو اس کا کفارہ بھی کفارہ قسم ہی ہے اور جس نے ایسی منت مانی جو اس کے بس میں ہے تو اسے چاہئے کہ منت پوری کرے۔

باب: منت پوری کرنا

۲۱۲۹: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جاہلیت میں ایک منت مانی تھی اسلام لانے کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے مجھے منت پوری کرنے کا حکم دیا۔

۲۱۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم میں قسم لینے والے کی نیت کا اعتبار ہے (کہ اس نے کیا معنی سمجھے یا جب وہ قسم کھا رہا تھا تو اس کے ذہن میں کوئی بات کار فرماتی تھی)۔

۲۱۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری قسم کا وہی مطلب لیا جائے گا جس میں تمہارا ساتھی (قسم لینے والا) بھی تمہاری تصدیق کرے۔

حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا ابن دكين عن عبد الله بن عبد الرحمن . عن يزيد بن مقيم . عن ميمونة

بنت كزوم ، عن النبي ﷺ ، بنحوه .

باب: جو شخص مرجائے حالانکہ اس کے ذمہ

نذر ہو

۲۱۳۲: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ان کی والدہ کے ذمہ

اللہ بن الأشج ، عن كزيب عن ابن عباس ، عن النبي ﷺ . قال من نذر نذراً ولم يسبمه فكفارته كفارة يمين . ومن نذر نذراً لم يطلقه فكفارته كفارة يمين . ومن نذر نذراً اطاته فليف به

۱۸ : باب الوفاء بالنذر

۲۱۲۹ : حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة . ثنا حفص بن غياث ، عن عبيد الله بن عمر عن نافع ، عن ابن عمر ، عن عمر بن الخطاب قال نذرت نذراً في الجاهلية . فسألت النبي ﷺ بعد ما أسلمت فامرني أن أوفى بنذري .

۲۱۳۰ : حدثنا محمد بن يحيى وعبد الله ابن إسحاق الجوهري . قالنا ثنا عبد الله ابن رجاء أنانا المعودي عن حبيب بن أبي ثابت ، عن سعيد بن جبير ، عن ابن عباس أن رجلاً جاء إلى النبي فقال يا رسول الله إني نذرت أن أخرج بيوتاً فقال في نفسك شيء من أمر الجاهلية؟ قال لا . قال أوف بنذرك .

۲۱۳۱ : حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة . ثنا مروان بن معاوية ، عن عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي ، عن ميمونة بنت كزوم البسارية ، أن أباهما لقي النبي ﷺ وهي رديفة له فقال إني نذرت أن أخرج بيوتاً . فقال رسول الله هل بها وثن؟ قال لا . قال أوف بنذرك .

۱۹ : باب من مات

وعليه نذر

۲۱۳۲ : حدثنا محمد بن رُمح . أنانا الليث بن سعد . عن ابن شهاب ، عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس

ان سغد بن عبادة استفتی رسول الله ﷺ فی نذر کان علی أمه توفیت ولم تقضه ، فقال رسول الله ﷺ اقصه عنها

نذر تھی۔ وہ اسے پورا کرنے سے قبل ہی فوت ہو گئیں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی طرف سے منت پوری کر دو۔

۲۱۳۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى . ثنا يحيى ابن بكير . ثنا ابن لهيعة عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله ، ان امرأة اتت رسول الله ﷺ في نذر كان على أمه توفيت ولم تقضه . فقال رسول الله ﷺ ليضم عنها الولي .

۲۱۳۳ : حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ ان کی والدہ کے ذمہ نذر تھی ان کا انتقال ہو گیا اور وہ نذر پوری نہ کر سکیں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھ لے۔

۲۰ : بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَحْجَّ مَا شَاءَ

باب: پیدل حج کی منت ماننا

۲۱۳۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ . ثنا عبد الله ابن نمير . عن يحيى بن سعيد ، عن عبيد الله ابن نحر ، عن أبي سعيد الرعيبي ، ان عبد الله بن مالك اخبره ان عقيقة بن عامر اخبره ان أخته نذرت ان تمشي حافية ، غير مختبره وأنه ذكر ذلك لرسول الله ﷺ ، فقال مرها فلتركب ولتخمر ولتضم ثلاثة أيام .

۲۱۳۳ : حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ان کی ہمشیرہ نے منت مانی کہ سفر حج میں ہنگے سر دوپٹے کے بغیر پیدل چلے گی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے کہو کہ سوار ہو جائے سر ڈھانپے اور تین روزے رکھ لے۔

۲۱۳۵ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بن كاسب ثنا عبد العزيز بن محمد ، عن عمرو بن أبي عمرو ، عن الأعرج ، عن أبي هريرة ، قال رأى النبي ﷺ شيخاً يمسي بين أبنيه . فقال ما شأن هذا ؟ قال ابناه نذرا ، يا رسول الله قال اركب أيها الشيخ ! فإن الله غني عنك وعن نذرك .

۲۱۳۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک معمر شخص کو دیکھا کہ اپنے دو لڑکوں کے سہارے پیدل چل رہا ہے تو فرمایا اس کو کیا ہوا تو اس کے لڑکوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول منت مانی تھی۔ فرمایا: اے بڑھے سوار ہو جائے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اور تیری نذر سے بے نیاز ہیں۔

۲۱ : بَابُ مَنْ خَلَطَ فِي نَذَرِهِ

باب: منت میں طاعت و معصیت جمع

کروینا

طاعة لمعصية

۲۱۳۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى . ثنا اسحاق ابن محمد الفروي ، ثنا عبد الله بن عمر ، عن عبيد الله بن

۲۱۳۶ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ایک مرد کے پاس سے

عُمَرَ ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، مَرَّ
بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا هَذَا ؟
قَالُوا نَذِرٌ أَنْ يَصُومَ وَلَا يَسْتِظِلُّ إِلَى اللَّيْلِ . وَلَا يَتَكَلَّمُ .
وَلَا يَزَالُ قَائِمًا . قَالَ لِيَتَكَلَّمُ وَلِيَسْتِظِلَّ وَلِيَجْلِسُ وَلِيَتِمَّ
صَوْمَهُ .

گزرے وہ دھوپ میں کھڑا تھا۔ فرمایا: یہ کیا حرکت ہے۔
لوگوں نے عرض کیا اس نے منت مانی ہے کہ روزہ رکھے گا
اور رات تک سایہ میں نہ آئے گا نہ بات کرے گا اور مسلسل
کھڑا رہے گا۔ فرمایا: اسے چاہئے کہ بات کرے سائے
میں آئے بیٹھ جائے اور روزہ پورا کر لے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شَيْبَةَ الْوَاسِطِيُّ . ثنا
الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ وَهْبٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .
وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب التجارات

تجارت و معاملات کے ابواب

باب: کمائی کی ترغیب

۲۱۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاکیزہ ترین چیز جو مرد کھائے وہ اس کی اپنی (ہاتھ کی) کمائی ہے اور آدمی کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے۔

۲۱۳۸: حضرت مقدم بن معدیکرب زبیدی سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد نے اپنے ہاتھ کی مزدوری سے زیادہ پاکیزہ کمائی نہیں حاصل کی اور مرد اپنے اوپر اپنی اہلیہ پر اپنے بچوں پر اور اپنے خادم پر جو بھی خرچ کرے تو وہ صدقہ ہے۔

۲۱۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان سچا امانت دار تا جبروز قیامت شہداء کے ساتھ ہوگا۔

۲۱۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیواؤں مسکینوں کی

۱: باب الْحَتِّ عَلَى الْمَكَاسِبِ

۲۱۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ قَالُوا إِنَّا أَبُو مُغَاوِرَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ .

۲۱۳۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ . ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يُعْبَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ الْمُقَدَّمِ بْنِ مَعْدِيكَرِبِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا كَسَبَ الرَّجُلُ كَسْبًا أَطْيَبَ مِنْ عَمَلٍ يَدِهِ وَمَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَخَادِمِهِ فَهُوَ صَدَقَةٌ .

۲۱۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَسَانَ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا كَثُومُ بْنُ جَوْشَنِ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّاجِرُ الْأَمِينُ الصَّدُوقُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشَّهْدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۲۱۴۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَزْدِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ

مؤلیٰ بن مطیع عن ابی ہریرۃ ان النبی ﷺ قال الساعی علی الارملة والممکن کالمجاهد فی سبیل اللہ وکالذی یقوم اللیل ویضوم النهار .

نگہداشت کرنے والا اللہ کی راہ میں لڑنے والے کی مانند ہے اور اس شخص کی مانند ہے جو رات بھر قیام کرے اور دن بھر روزہ رکھے۔

۲۱۴۱ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ . ثنا خالد بن مخلد ثنا عبد اللہ بن سلیمان عن معاذ بن عبد اللہ بن حنیب عن ابیہ عن امہ قال کنا فی مجلس فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی رأسہ اثر فمأء فقال لہ بعضنا سواک الیوم طیب النفس فقال اجل والحمد للہ ثم افاض القوم فی ذکر الغنی فقال لاباس بالغنی لمن اتقى والصحة لمن اتقى خیر من الغنی وطیب النفس من النعم .

۲۱۴۱: حضرت حنیب اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہم ایک مجلس میں تھے کہ نبی تشریف لائے آپ کے سر پر پانی کے اثرات تھے۔ ہم میں سے کسی نے عرض کیا: ہم آپ کو (پہلے کی بنسبت زیادہ) خوش خوش محسوس کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں! الحمد للہ۔ پھر لوگوں نے مالدار کی کا ذکر شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا: جو تقویٰ اختیار کرنے اسکے لئے مالدار کی میں کچھ حرج نہیں اور متقی کیلئے تندرستی مالدار کی سے بھی بہتر ہے اور دل کا خوش ہونا (طبیعت میں فرحت) بھی ایک نعمت ہے۔

خاصۃ الباب مطلب یہ ہے کہ حال کمائی کا پیشہ اختیار کرنا بہت عمدہ ہے اور پاکیزہ ہے اور اولاد کا مال کھانا بھی طیب اور پاکیزہ ہے یہ ایسا ہی ہے جیسا اپنا کمایا ہو مال ہے۔ حدیث ۲۱۳۹: ان صفات کا حامل تاجر شہیدوں کا رتبہ حاصل کرے گا لیکن یہ صفات بہت مشکل ہیں اکثر لوگ سودی کاروبار کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھا کر مال فروخت کرتے ہیں۔ حدیث ۲۱۴۱: مطلب یہ ہے کہ سب سے بڑی مالدار کی نعمت اور تندرستی ہے اور آدمی کے دل کا خوش رہنا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔

۲ : باب الإقتصاد فی طلب المعیشتہ

باب: روزی کی تلاش میں میانہ روی

۲۱۴۲ : حدثنا ہشام بن عمار ، ثنا اسماعیل بن عیاش عن غمارة بن غزویۃ عن زینبۃ بن ابی عبد الرحمن عن عبد الملک بن سعید الانصاری عن ابی حمید الساعدی قال قال رسول اللہ ﷺ اجملوا فی طلب الدنیا فان کلامیسر لما خلق لہ .

۲۱۴۲: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی طلب میں اعتدال سے کام لو اس لئے کہ ہر ایک کو وہ (عہدہ یا مال) ضرور ملے گا جو اس کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

۲۱۴۳ : حدثنا اسماعیل بن بھرام ثنا الحسن بن محمد بن عثمان زوج بنت الشعیبی ثنا سفیان عن الاعمش عن

۲۱۴۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں

سب سے زیادہ عظیم فکر والا شخص وہ ہے جو اپنی دنیا اور آخرت دونوں کے کاموں کی فکر کرتا ہو۔ (یعنی کسی بھی معاملے میں حد سے تجاوز نہیں کرتا بلکہ شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی حتی المقدور سعی کرتا ہے)۔

۲۱۳۳: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور (دنیا کی) تلاش میں اعتدال سے کام لو اس لئے کہ کوئی جی ہرگز نہ مرے گا۔ یہاں تک کہ اپنی روزی لے لے لے اگرچہ وہ روزی اس کے کچھ وقت بعد ملے۔ اس لئے اللہ سے ڈرو اور طلب دنیا میں اعتدال سے کام لو حلال حاصل کرو اور حرام چھوڑ دو۔

یزید الرقاشی عن انس بن مالک قال قال رسول الله ﷺ اعظم الناس المؤمن الذي يهتم بامر دنياه و امر آخرته. قال ابو عبد الله هذا حديث غريب تفرد به اسماعيل.

۲۱۳۴: حدثنا محمد بن المصفي الحمصي ثنا الوليد بن مسلم عن ابن جريح عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايها الناس اتقوا الله واجملوا في الطلب فان نفسا لن تموت حتى تستوفى رزقها وان ابطأ عنها فاتقوا الله واجملوا في الطلب خذوا ما حل ودعوا ما حرم.

خلاصہ الباب ۳: مطلب یہ ہے کہ انسان کو آخرت کی فکر اور تیاری میں لگنا چاہئے بقدر ضرورت دنیا میں مشغول رہنا چاہئے جتنی روزی اللہ تعالیٰ نے مقدر میں لکھی ہے وہ انسان کو مل کے رہی گی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال طلب کی تلقین فرمائی اور حرام سے اجتناب کا حکم فرمایا ہے۔

باب: تجارت میں تقویٰ اختیار کرنا

۲۱۳۵: حضرت قیس بن غرزہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اللہ کے رسول کے زمانہ میں دلال کہا جاتا تھا ایک مرتبہ اللہ کے رسول ہمارے پاس سے گزرے تو ہمیں ایسے نام سے پکارا جو اس سے بہت اچھا تھا۔ فرمایا: اے سوداگروں کی جماعت خریدو فروخت میں قسم اٹھالی جاتی ہے لغو بات زبان سے نکل جاتی ہے اسلئے اس میں صدقہ خیرات ملا دیا کرو۔

۳: باب التوقي في التجارة

۲۱۳۵: حدثنا محمد بن عبد الله ابن نمير ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق عن قيس بن غرزة قال كنا نسقى في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم السمانه فمر بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمانا باسمه فوا احسن منه فقال يا معشر التجار ان البيع بخضرة الحلف واللغو فشوبوه بالصدق.

۲۱۳۶: حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر آئے تو لوگ صبح صبح باہم خرید و فروخت میں مشغول تھے۔ آپ نے پکار

۲۱۳۶: حدثنا يعقوب بن حميد بن كاسب ثنا يحيى بن سليم الطائفي عن ابي عبد الله بن عثمان بن سليم عن اسماعيل ابن عبيد بن رفاعه عن ابيه عن جده رفاعه قال

خرجنامع رسول الله ﷺ فاذا الناس يتابعون بكرة فناداهم يامعشر الشجر فلما رفعوا ابصارهم ومدوا اعناقهم قال ان الشجر يتبعون يوم القيامة فجازا الا من اتقى الله وبر وصدق .

کر فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! جب انہوں نے نگاہیں اٹھائیں اور گردن تان لیں تو فرمایا تاجر قیامت کے روز فاجر اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جو اللہ سے ڈریں نیکی کریں اور سچ بولیں۔

خلاصہ الباب ۳: مطلب یہ ہے کہ تقویٰ اور پرہیزگاری بروقت اختیار کرنی چاہئے تقویٰ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا تاجر کا تقویٰ بھی یہی ہوگا ملاوٹ نہ کرے جھوٹی قسم نہ کھائے سچ بولے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرے اگر کوئی مفلس ہے تو اس کو بہت دے اگر ممکن ہو تو قدرہ معاف کرے اور صدقہ خیرات کرنے سے لغوبات یا غیر ضروری قسم کا کفارہ ہو جائیگا ان الحسنات یدھبن السيئات .

باب: جب مرد کو کوئی روزی کا ذریعہ مل

جائے تو اسے چھوڑے نہیں

۲۱۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے کسی ذریعہ سے رزق حاصل ہو وہ اسے تھامے رہے۔

۲۱۳۸: حضرت نافع فرماتے ہیں میں شام اور مصر کی طرف اپنے تجارتی نمائندوں کو بھیجا کرتا تھا۔ پھر میں نے عراق کی طرف بھی بھیج دیا۔ اسکے بعد میں عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں شام کی طرف بھیجا کرتا تھا اب میں نے عراق بھیج دیا۔ فرمانے لگیں ایسا نہ کرو کیا تمہیں اپنی سابقہ منڈی میں کوئی دشواری ہے؟ بلاشبہ میں نے اللہ کے رسول کو فرماتے سنا جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی روزی کا کوئی ذریعہ بنا دے تو اسے نہ چھوڑے یہاں تک کہ وہ بدل جائے یا بگڑ جائے۔

۳: **باب** إِذَا قَسِمَ لِلرَّجُلِ رِزْقٌ مِنْ

وَجْهِ فَلْيَلْزِمَهُ

۲۱۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ . ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثنا فَرُومَةُ ابْنُ يُونُسَ عَنْ هَلَالِ بْنِ خَبِيرٍ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَ مِنْ شَيْءٍ فَلْيَلْزِمَهُ .

۲۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْخَبَرِيُّ ابْنِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ غَيْبٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ أَجْهَزُ إِلَى الشَّامِ وَالِي مِصْرَ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَانْتُ غَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كُنْتُ أَحْبَبُ إِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلِ مَالِكُ وَلَمْ تُجْرِكِ؟ فَانْتِي سَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَبَّ اللَّهُ لِأَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهِ فَلَا يَدْعُهُ حَتَّى يَتَغَيَّرَ لَهُ أَوْ يَتَّكِرَ لَهُ .

خلاصہ الباب ۳: مطلب یہ ہے کہ روزی کا ذریعہ ملے تو اس کو ترک نہ کرے جیسا کہ حضرت نافع و ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک طرف سے رزق کا سلسلہ ترک کر کے دوسری طرف شروع نہ

۵: بَابُ الصَّنَاعَاتِ

بَابُ: تِجَارَاتٍ مُخْتَلَفٍ بِشَيْءٍ

۲۱۴۹ : حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَحْصَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَاعَى غَنَمَ قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِنَّا كُنْتُ أَرْعَاهَا لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْقَبْرِ إِذْ يُطْفَأُ سَوِيْدٌ يَعْنِي كُلَّ شَاةٍ بِقَيْرَاطٍ .

۲۱۴۹ : حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جسے بھی نبی بنا کر بھیجا اس نے بکریاں چرائیں۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے بھی؟ فرمایا اور میں بھی اہل مکہ کی بکریاں قیراطوں کے بدلے چرایا کرتا تھا۔ امام ابن ماجہ کے استاذ سوید کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ ایک بکری کی اجرت ایک قیراط تھی۔

۲۱۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ وَالْحَاجُّ وَالْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ قَالُوا ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَارًا .

۲۱۵۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔

۲۱۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ .

۲۱۵۱ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تصویر بنانے والوں کو روز قیامت عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا زندہ کرو ان چیزوں کو جو تم نے بنائیں۔

۲۱۵۲ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ فَرْقِدِ السَّبْحِيِّ عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ النَّاسُ الصَّبَاغُونَ وَالصُّوَاغُونَ .

۲۱۵۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ جھوٹے رنگریز اور زرگر ہوتے ہیں

خلاصہ الباب : معلوم ہوا کہ حلال اور جائز پیشہ کو معیوب نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر یہ پیشے کرتے ہیں۔

۶: بَابُ الْحُكْرَةِ

بَابُ: ذَخِيرَةِ اِنْدُوْزِيْ اَوْ رَايِنِيْ شَهْرِ مِيْنِ

وَالْجَلْبِ

تجارت کے لئے دوسرے شہر سے مال لانا

۲۱۵۳ : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: دوسرے شہر سے مال

۲۱۵۳ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا ابْنُ أَحْمَدَ ثَنَا اسْرَائِيلُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمِ بْنِ ثُوْبَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَدْعَانَ

عن سعید ابن المسیب عن عمرو بن الخطاب قال قال رسول الله ﷺ الجالب مرزوق والمحتكر ملعون .

لانے والے کو رزق (اور روزی میں برکت و نفع) دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے۔

۲۱۵۴: حضرت معمر بن عبد اللہ بن نعلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذخیرہ اندوزی صرف خطا کا رنگناہ گار کرتا ہے۔

۲۱۵۳: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا يزيد بن هارون عن محمد بن اسحق عن محمد بن ابراهيم عن سعيد بن المسيب عن معمر بن عبد الله بن نضلة قال قال رسول الله ﷺ لا يختكر الا خاطي .

۲۱۵۵: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو مسلمانوں کے کھانے پینے کی اشیاء میں ذخیرہ اندوزی کرے اللہ تعالیٰ اسے کوڑھ کے مرض اور مفلسی میں مبتلا فرمائیں۔

۲۱۵۵: حدثنا يحيى بن حكيم ، ثنا ابو بكر الحنفي ثنا الهيثم بن رافع حدثني ابو يحيى المنكي عن فروخ مولى عثمان بن عفان عن عمر ابن الخطاب ، قال سمعت رسول الله ﷺ يقول من اختكر على المسلمين طعاما ضربته الله بالجذام والافلاس .

خوارق الباب : اس کا یہ ہے کہ مال کو خرید کر سستا کر لے جب مہنگا ہوگا تو فروخت کر دیں گا۔ جب کا معنی یہ ہے کہ دو مہرے شہر یا ملک سے مال لے کر آتا اور اپنے شہر میں فروخت کرنا۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اس کے راستے کی وجہ سے لوگوں و تنگی پیش آئے اور شہر میں خرید و نہ مت ہوا اور لوگوں کو نہ صرف ضرورت ہے اور اس نے بند کر کے رکھا ہوا ہے۔

۷: باب اجر الراقي

باب اجرت رقیبوں کی اجرت

۲۱۵۶: حدثنا محمد بن عبد الله بن يونس عن معاوية ثنا الاغش عن جعفر بن عباس عن ابي بصير عن ابي سعيد الخدري قال بعث رسول الله ﷺ ثلاثين راكبا في سرية . فسرنا بغزوهم فسالناهم ان يقرؤنا فابوا فلذبح سيدهم فاقولوا فيكم احذروني من العقرب فقلت نعم انا ولكن لا ازيد حتى توتونا عما قالوا فاننا نعطيكم ثلاثين شاة فقبلناها فقرأت عليه (الحنيد) سبع مرات فبرئ وقبضنا الغنم فعرض في انفسنا منها شيء فقلنا لا تعجلوا حتى ناتي النبي ﷺ فلما قدمنا ذكرت له احدى سمعت فقال او ما علمت انها زقية؟ افتسنوها

۲۱۵۶: حضرت ابو بکر بن عبد اللہ بن یونس نے کہا کہ میں نے معاویہ سے سنا ہے کہ ابو بصیر نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ثلاثین راکبوں کو ایک سرایت میں بھیجا ہم نے ایک قوم کے پاس پناہ مانگی اور وہ نے کہا کہ تمہارے لیے ایک سو تیرے ہمارے پاس آئے اور کہا تم میں کوئی بچھو کے ڈسے گا دم کرتا ہے؟ میں نے کہا جی میں کر لیتا ہوں۔ لیکن تمہارے سردار کو دم نہ کروں گا جب تک تم ہمیں بھریاں نہ دو کہنے لگے ہم تمہیں تمیں بھریاں دیں گے۔ ہم نے قبول کر لیا میں نے سات بار سورۃ الحمد اللہ

واضربوا لى معكم سهمًا .

حدَّثنا أبو كريب ثنا هشيم ثنا أبو بشر عن
ابن أبي المتوكل عن أبي المتوكل عن أبي سعيد عن
النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه . وحدثنا محمد
بن بشر ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن أبي بشر
عن أبي المتوكل عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه
وسلم بنحوه قال أبو عبد الله والصواب هو أبو
المتوكل .

پڑھ کر اس پر دم کیا وہ تندرست ہو گیا اور ہم نے بکریاں
وصول کر لیں پھر ہمارے دلوں میں کھٹک پیدا ہوئی میں
نے کہا جلدی نہ کرو یہاں تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوں جب ہم پہنچے تو میں نے جو کچھ
کیا تھا آپ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا:
کیا تمہیں معلوم نہیں یہ دم بھی ہے؟ ان بکریوں کو تقسیم کر لو
اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

دوسری سندوں سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

خاصیۃ الباب : معلوم ہوا کہ دم اور تعویذ کی اجرت لینا جائز ہے لیکن یہ واجب ہے کہ دم اور تعویذ شرکیہ الفاظ پر مشتمل
نہ ہو اور کسی کو اذیت اور نقصان پہنچانے کے لئے نہ ہو۔

باب: قرآن سکھانے پر اجرت لینا

۲۱۵۷ : حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرد کو قرآن کریم سکھایا تو
اس نے ایک کمان بطور ہدیہ مجھے دی میں نے اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا ذکر کیا۔
آپ نے فرمایا: اگر تم نے لے لی ہے تو (دوزخ کی)
آگ کی ایک کمان تم نے لے لی تو میں نے وہ واپس کر
دی۔

۲۱۵۸ : حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے صفہ
والوں میں بہت لوگوں کو قرآن لکھنا سکھایا ان میں سے
ایک مرد نے مجھے کمان بطور تحفہ دی میں نے سوچا کہ یہ قیمتی
مال بھی نہیں ہے اور اس سے اللہ کی راہ میں تیرا اندازہ
بھی کر لوں گا پھر میں نے رسول اللہ سے اسکے متعلق
دریافت کیا۔ فرمایا: اگر تمہیں اسکے بدلے دوزخ کی کمان
گردن میں لٹکائے جانے سے خوشی ہو تو یہ قبول کر لو۔

۸ : بَابٌ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ

۲۱۵۷ : حدثنا علي بن محمد ومحمد بن اسماعيل
قالا ثنا وكيع ثنا مغيرة ابن زياد الموصلي عن عبادة بن
نسي عن الأسود بن ثعلبة عن عبادة بن الصامت قال
علمت ناسا من اهل الصفة القران والكتابة فاهدي الي
رجل منهم قوسا . فقلت لست بمال وارمى عنها في
سبيل الله فسألت رسول الله ﷺ عنها فقال ان سرك
ان تطوق بها طوقا من نار فاقبلها .

۲۱۵۸ : حدثنا سهل بن أبي سهل . ثنا يحيى بن
سعيد . عن ثور بن يزيد . ثنا خالد بن معدان ثنا عبد
الرحمن بن سلم عن غطية الكلاعي عن أبي بن كعب
رضي الله تعالى عنهما قال علمت رجلا القران فاهدي
الي قوسا فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال ان أخذتها أخذت قوسا من نار
فرددتها .

خلاصۃ الباب ۹: ان احادیث کی بناء پر امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ تعلیم قرآن پر اجرت ناجائز ہے ہمارے متاخرین فقہاء نے تعلیم قرآن پر اجرت لینا درست قرار دیا ہے اس لئے کہ دینی امور میں سستی واقع ہو رہی ہے اگر اجرت نہ لی جائے تو قرآن کا علم کے ضائع ہونے کا خوف ہے۔ علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ نے ابتداً محض ثواب کی نیت سے قرآن کی تعلیم دینا شروع کی تھی اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ فرمایا اگر ابتداً اجرت کی شرط رکھی جائے تو پھر اس حدیث کے خلاف نہیں جیسا کہ کوئی شخص کسی کی کمشدہ چیز اس کے پاس لائے تو اس کی اجرت ناجائز ہے لیکن ابتداً تلاش کر کے لانے کی اجرت مقرر کرے تو جائز ہے اسی طرح تعلیم قرآن کی اجرت ابتداً مقرر کر لی جائے تو جائز ہے۔ ایک توجیہ اس حدیث کی یہ ہے کہ رقیہ کی حدیث سے الا ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ سے منسوخ ہے۔ نیز امام ذہبی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مدار مغیرہ بن زیاد پر ہے عن عبادہ بن نسی عن الاسود بن ثعلبہ عن عبادۃ اور اسود معروف نہیں ہے۔ حضرت علی ابن المدینی نے ایسا فرمایا۔

باب: کتے کی قیمت، زنا کی اجرت، نجومی کی اجرت اور سائنڈ چھوڑنے کی اجرت

۹: **بَابُ النَّهْيِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ**

سے ممانعت

الفحل

۲۱۵۹: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زنا کی اجرت اور نجومی کی اجرت (ان تمام ناجائز اجرتوں) سے منع فرمایا۔

۲۱۵۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثنا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ .

۲۱۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور سائنڈ چھوڑنے کی اجرت سے منع فرمایا۔

۲۱۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ ابْنِ حَازِمٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ .

۲۱۶۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت سے منع فرمایا۔

۲۱۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمَةَ أَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ السَّنُورِ .

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث کی بنا پر امام شافعی فرماتے ہیں کہ مطلقاً کتے کی بیع ناجائز ہے۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ جس کتے سے منفعت جائز ہے اس کی بیع بھی جائز ہے۔ نیز ان احادیث میں فرگھوڑا، اونٹ یا گدھا سے جفتی کرانے کی اجرت لینا منع ہے۔

۱۰ : بَابُ كَسْبِ الْحَجَّامِ

۲۱۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ وَاَعْطَاهُ اجْرَةً .

تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَخَذَهُ قَالَهُ ابْنُ مَاجَةَ .

۲۱۶۳ : حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ الصِّرَفِيُّ ثنا أَبُو دَاوُدَ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادَةَ الْوَابِطِيُّ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ ثنا وِرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ ابْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَامْرَأَتِي فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ اجْرَةً .

۲۱۶۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بِيَانٍ الْوَاسِطِيُّ ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اجْرَةً .

۲۱۶۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ خَمْرَةَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقِبَةَ بْنِ عَمْرِوٍ وَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ .

۲۱۶۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا شَابَانَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حِرَامِ بْنِ مَحِيصَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ ابْنِهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَهَاهُ عَنْهُ فَذَكَرَ لَهُ الْحَاجَةَ فَقَالَ اغْلُظْهُ نَوَاضِحًا

۱۱ : بَابُ مَا يَحِلُّ بَيْعُهُ

۲۱۶۷ : حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

بَابُ : كَسْبِ لِكَاغَانِ وَاللَّيْ كَمَا كَانِي

۲۱۶۲ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لگوائے اور کچھ لگانے والے کو اجرت دی۔

ابن ماجہ نے کہا ابن عمر اس حدیث میں متفرد ہیں۔

۲۱۶۳ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لگوائے اور مجھے حکم دیا تو میں نے کچھ لگانے والے کو اس کی اجرت دی۔

۲۱۶۴ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لگوائے اور کچھ لگانے والے کو اس کی اجرت دی۔

۲۱۶۵ : حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لگانے والے کی کمائی سے منع فرمایا۔

۲۱۶۶ : حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ لگانے والی کی کمائی کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے ان کو اس سے منع فرمایا۔ انہوں نے اپنی احتیاج ظاہر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے پانی لانے والے اونٹوں کے چارہ میں صرف کر دو۔

بَابُ : جَمْعِ شَيْءٍ كَمَا كَانِي

۲۱۶۷ : حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فتح مکہ کے سال مکہ میں فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے حرام فرمایا یا شراب مردار خنزیر اور

بت بیچنا اس وقت کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بتائیے کہ مردار کی چربی بیچنا کیسا ہے کیونکہ یہ چربی کشتیوں پر ملتے ہیں اور کھالوں پر بھی اور لوگ (چراغ میں ڈال کر) اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ فرمایا یہ حرام ہے پھر اللہ کے رسول نے فرمایا: اللہ یہود کو تباہ کرے اللہ تعالیٰ نے ان پر چربیوں کو حرام فرمایا تو انہوں نے چربی پگھلا کر (تیل بنا کر) بیچی اور اس کی قیمت استعمال کی۔

۲۱۶۸: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ممانعت کے بارے میں) ارشاد فرمایا: گانا گانے والی باندیوں کی خرید و فروخت سے اور ان کی کمائی سے اور ان کی قیمت کھانے سے بھی منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہود نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کو حلال جانا اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت فرمائی لیکن اس سے شرعی حیلہ کا نا جائز ہونا تو معلوم نہیں ہوتا لوگ خواہ مخواہ فقہاء کرام پر طعن کر کے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں۔

باب: منابذہ اور ملامسہ سے

ممانعت

۲۱۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع سے منع فرمایا: (۱) بیع ملامسہ سے اور (۲) بیع منابذہ سے۔

۲۱۷۰: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔ سقیان کہتے ہیں کہ ملامسہ یہ ہے کہ مرد دیکھنے بغیر چیز پر ہاتھ لگا دے (اور اس سے بیع لازم سمجھ لی جائے)

اللہ علیہ وسلم عام الفتح وهو بمكة ان الله ورسوله حرم بيع الحنصر والمنية والخزير والاضام فقبل له عند ذلك يا رسول الله انيت شحوم المنية فانه يذهن بها السفن ويذهن بها الجلود ويستصبح بها الناس قال هن حرام ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قاتل الله اليهود ان الله حرم عليهم الشحوم فاجملوه باغوة فاكلوا ثمنه.

۲۱۶۸: حدثنا احمد بن محمد بن يحيى بن سعيد القطان ثنا هاشم بن القاسم ثنا ابو جعفر الرازي عن عاصم عن ابي المقلب عن عبيد الله الافريقي عن ابي امامة قال نهى رسول الله ﷺ عن بيع المنغيات وعن شرايهن وعن كسبهن وعن اكل اثمانهن.

۱۲: باب ما جاء في النهي عن المنابذة

والملامسة

۲۱۶۹: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا عبد الله بن نمير وابو اسامة عن عبيد الله ابن عمر عن حبيب بن عبد الرحمن عن خفص بن عاصم عن ابي هريرة قال نهى رسول الله ﷺ عن بيعتين عن الملامسة والمنابذة.

۲۱۷۰: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وسهل بن ابي سهل قالنا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله ﷺ نهى عن الملامسة والمنابذة.

سَهْلٌ قَالَ سُفْيَانُ الْمَلَامَةُ أَنْ يَلْمَسَ الرَّجُلُ
بِيَدِهِ الشَّيْءَ وَلَا يَرَاهُ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُولَ الْقِيَامِيُّ مَا مَعَكَ
اور منابذہ یہ ہے کہ جو تیرے پاس ہے وہ میری طرف
پھینک دے اور جو میرے پاس ہے وہ میں تیری طرف
پھینک دیتا ہوں (اس سے بیع لازم ہو جائے گی)۔

خلاصہ الباب ۱۲ منابذہ کی تعریف یہ ہے کہ فروخت کرنے والا ایسا چیز مشتری کی طرف پھینکے اور مشتری بائع کی طرف
پھینک دے اور یہ کہے کہ یہ چیز اس کپڑے کے بدلہ میں ہے بعض نے منابذہ کی تعریف یہ کی ہے کہ کپڑا پھینکنے سے بیع
کامل ہو جائے۔ ملامہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے یہ کہے کہ جب تو نے بیع کیا میں نے تیرا کپڑا چھو تو بیع واجب ہوئی
(مغرب) ملامہ یہ ہے کہ میں یہ سامان تیرے ہاتھ اتنے میں فروخت کرتا ہوں سو جب میں تجھ کو چھوڑوں یا ہاتھ لگاؤں تو بیع
واجب ہے۔ (طحاوی) یا ایک دوسرے کا کپڑا چھونے اور چھونے والے کو بلا اختیارہ بیع لازم ہو جائے (فتح) بیع کی یہ
صورتیں زمانہ جاہلیت میں رائج تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا۔

۱۳ : بَابُ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَيَّ بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا
يَسُومُ عَلَيَّ سَوْمَهُ

باب: اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور
بھائی کی قیمت پر قیمت نہ لگائے

۲۱۷۱ : حَدَّثَنَا شُوَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ
عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ .

۲۱۷۱ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک کی بیع پر
دوسرا بیع نہ کرے۔

۲۱۷۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَيَّ بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَسُومُ
عَلَيَّ سَوْمَ أَخِيهِ .

۲۱۷۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے بھائی کی بیع پر
بیع نہ کرے اور اس کے قیمت لگانے کے بعد قیمت نہ
لگائے۔

خلاصہ الباب ۱۳ بیع پر بیع یہ ہے کہ بائع خریدار سے کہے کہ تو نے یہ چیز جو خریدی ہے واپس کر دے پھر میں اس سے بہتر
تجھ کو اس قیمت پر دیتا ہوں۔ سوم (نرخ) یہ ہے کہ ایک آدمی نے ایک شے کا بھاؤ طے کر دیا ہے اب دوسرا بھی جا کر اسی
شے کا بھاؤ طے کرنا شروع کر دے خریدنے کا ارادہ ہو یا دوسرے آدمی کو بیکانے کے لئے تاکہ وہ زیادہ قیمت دے یہ سب
کام منع فرمادئے کیونکہ اس کی اس حرکت سے ایک مسلمان بھائی کو نقصان ہوگا۔

۱۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّجْشِ

باب: نجش سے ممانعت

۲۱۷۳ : حَدَّثَنَا قُرَاطٌ عَلَى مُضْعَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيِّ

۲۱۷۳ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۱ : نجش یہ ہے کہ خریدنے کا ارادہ نہ ہو صرف قیمت زیادہ لگانے کے لئے خریدار کے سامنے یہ کہنا کہ مجھے اتنے میں دے دو۔ (مبداً تیسرا)

عن مالک ح وحدثنا أبو حذافة ثنا مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر ان النبي ﷺ نهى عن النجش .
 ۲۱۷۴ : حدثنا هشام بن عمار وسهل بن ابی سهل قالوا لنا سفیان عن الزهري عن سعيد عن ابی هريرة عن النبي ﷺ قال لا تناجشوا .
 روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا۔
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نجش مت کیا کرو۔

☆ خلاصہ الباب یعنی بلا ارادہ خریداری صرف دوسروں کو ابھارنے کے لئے شے کی قیمت بڑھانا مکروہ ہے۔

۱۵ : باب النهي ان يبيع حاضر لباد

پاؤں: شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے

۲۱۷۵ : حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا سفیان بن عيينة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال لا يبيع حاضر لباد .
 ۲۱۷۶ : حدثنا هشام بن عمار ثنا سفیان بن عيينة عن ابی الزبير عن جابر بن عبد الله ان النبي ﷺ قال لا يبيع حاضر لباد ذعوا الناس يرزق الله بعضهم من بعض .
 ۲۱۷۷ : حدثنا العباس بن عبد العظيم العنبري ثنا عبد الرزاق انانا مغمز عن ابن طاووس عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبيع حاضر لباد قلت لابن عباس ما قوله حاضر لباد قال لا يكون له سمسارا .
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے۔
 لوگوں کو چھوڑ دو اللہ بعض کو بعض سے روزی دیتے ہیں۔
 حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے۔
 لوگوں کو چھوڑ دو اللہ بعض کو بعض سے روزی دیتے ہیں۔
 حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے۔ حضرت طاووس کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔
 فرمایا شہر والا دیہات والے کا دلال نہ بنے۔

☆ خلاصہ الباب حاضر شہری کو کہتے ہیں باہر دیہاتی کو۔ بیع حاضر للبادی یہ ہے کہ قحط سالی میں باہر کا آدمی اناج فروخت کرنے کے لئے لایا شہری نے اس سے کہا: جلدی نہ کر میں اس کو گراں فروخت کر دوں گا تو یہ مکروہ ہے از روئے حدیث۔

۱۶ : باب النهي عن تلقى الجلب

پاؤں: باہر سے مال لانے والے سے شہر سے باہر جا کر ملنا منع ہے

۲۱۷۸ : حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وعلي بن محمد قالوا ثنا أبو أسامة عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابی هريرة عن النبي ﷺ قال لا تلقوا
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باہر سے آنے والے قافلوں سے نہ ملو اگر کوئی ملا اور کچھ خرید لیا تو

بیچنے والا جب بازار میں پہنچے اسے اختیار ہوگا (کہ بیچ قائم رکھے یا فسخ کر دے)

۲۱۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر سے آنے والے قافلہ کو ملنے سے منع فرمایا۔

۲۱۸۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کرنے والوں سے (باہر جا کر) ملنے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ تلقی جلب یہ ہے کہ شہری آدمی کا آگے بڑھ کر اناج والے قافلہ سے مل کر غلہ سستا غلہ خریدنا جبکہ اہل قافلہ کو شہر کا نرخ معلوم نہ ہو مگر وہ ہے۔

باب: بیچنے اور خریدنے والے کو اختیار

ہے جب تک جدا نہ ہو

۲۱۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دوسرا خرید و فروخت کریں تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ (دونوں) جدا نہ ہوں (یعنی) اکٹھے رہیں۔

۲۱۸۲: حضرت ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے جب تک جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے۔

۲۱۸۳: حضرت حسن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

الاجلاب فمن تلقى منه شيئا فاشترى فصاحبه بالخيار اذا اتى السوق .

۲۱۷۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَلْقَى الْجَلَبِ .

۲۱۸۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَحَمَّادُ بْنُ مُسْعَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ . ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ ثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَلْقَى الْبُيُوعِ .

۱۷ : بَابُ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ

مَا لَمْ يَفْتَرَقَا

۲۱۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ اَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اِذَا تَبَاعَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرَقَا وَكَانَا جَمِيعًا اَوْ يُخَيَّرُ اخِذَهُمَا الْاٰخَرُ فَاِنْ خَيَّرَ اخِذَهُمَا الْاٰخَرُ فَبِتَابِعًا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ وَاِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ اَنْ تَبَاعَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ .

۲۱۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ وَاحِدِ بْنِ الْمُقَدَّامِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْوَضِيِّ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْمَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرَقَا .

۲۱۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ

قالا ثنا عبد الصمد : ثنا شعبة عن قتادة عن الحسن عن
سفرة قال قال رسول الله ﷺ البيعان بالخيار ما لم
يتفرقا .
فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے جب تک جدا
نہ ہوں انہیں اختیار ہے۔

مختصر الباب ۱۸ ایجاب و قبول متحقق ہو جانے کے بعد اختیار باقی رہتا ہے اس کی بابت اختلاف ہے امام شافعی و احمد
وغیرہ فرماتے ہیں کہ حدیث باب کی بناء پر اختیار باقی رہتا ہے کیونکہ ما لم يتفرقا کے الفاظ اس پر دلالت کر رہے ہیں کہ جب
تک بائع و مشتری جدا نہ ہوں دونوں کو اختیار ہے امام ابو حنیفہ و امام مالک فرماتے ہیں کہ ایجاب و قبول مکمل ہونے کے بعد
خیار رویت و خیار عیب کے علاوہ کسی طرح بیع توڑنے کا اختیار باقی نہیں رہتا حدیث باب کا مطلب یہ بیان فرماتے ہیں کہ
اس میں تفرق بالابدان یا تفرق مجلس مراد نہیں ہے بلکہ تفرق اقوال مراد ہے یعنی ایجاب کے بعد دوسرے کا یہ کہنا کہ میں نہیں
خریدتا یا قبول کرنے سے پہلے ایجاب کرنے والے کا یہ کہنا کہ میں فروخت نہیں کرتا وجہ یہ ہے کہ حدیث میں البيعان کا حقیقی
اطلاق اسی وقت ہو سکتا ہے جب ایک نے ایجاب کیا ہو اور دوسرے نے ابھی قبول نہ کیا ہو۔ ایجاب و قبول سے پہلے ان کو
بیعان اور متبايعان کہنا اسی طرح بیع مکمل ہو جانے کے بعد متبايعان یا بیعان کہنا مجاز ہوگا جب حقیقی معنی لینے و بشوار نہیں تو
حقیقت پر محمول کرنا ہے تاکہ نصوص قرآنی کے خلاف نہ ہو۔

باب: بیع میں خیار کی شرط کر لینا

۱۸ : بَابُ بَيْعِ الْخِيَارِ

۲۱۸۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے
چارے کا گٹھا خریدا جب بیع ہو چکی تو اللہ کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میری طرف سے) تمہیں اب بھی
اختیار ہے (کہ بیع قائم رکھو یا فسخ کر دو) دیہاتی کہنے لگا
اللہ آپ کی عمر دراز فرمائے میں بیع کو اختیار کرتا ہوں۔

۲۱۸۴ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَىٰ وَاحْمَدُ بْنُ عِيْسَى
الْمِصْرِيُّانِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ الْخَيْرِيُّ ابْنُ جُرَيْجٍ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَعْرَابِ جَمَلًا خَبَطَ فَلَمَّا وَجِبَ
الْبَيْعُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْتَرِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ عَمْرُكَ
اللَّهُ بَيْعًا .

۲۱۸۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بیع تو دونوں (فریقوں) کی مکمل رضامندی سے ہی ہوتی
ہے۔

۲۱۸۵ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ
مُحَمَّدُ . ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ
الْمَدِينِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ .

باب: بائع و مشتری کا اختلاف ہو جائے تو؟

۱۹ : بَابُ الْبَيْعَانِ يَخْتَلِفَانِ

۲۱۸۶: حضرت عبد اللہ بن مسعود نے ایک سرکاری غلام

۲۱۸۶ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ

اشعث بن قیس کے ہاتھ فروخت کیا ثمن میں دونوں کا اختلاف ہو گیا۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے بیس ہزار میں تمہارے ہاتھ فروخت کیا ہے۔ اشعث بن قیس نے کہا کہ میں نے تو آپ سے دس ہزار میں خریدا ہے۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا تم چاہو تو میں تمہیں ایک حدیث سناؤں جو میں نے اللہ کے رسولؐ سے سنی ہے۔ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں بائع اور مشتری کو بیع فسخ کرنے کا اختیار بھی ہے۔ اس نے کہا میری رائے یہ ہو رہی ہے کہ بیع فسخ کر دوں۔ آپ نے بیع فسخ کر دی۔

پاب: جو چیز پاس نہ ہو اس کی بیع منع ہے اور جو چیز اپنی ضمان میں نہ ہو اس کا نفع

منع ہے

۲۱۸۷: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ کوئی مرد مجھ سے بیع کا مطالبہ کرے اور وہ چیز میرے پاس نہ ہو تو کیا میں اسے بیع دوں؟ فرمایا: جو چیز تمہارے پاس نہ ہو وہ نہ بیچو۔

۲۱۸۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اس کی بیع حلال نہیں اور جو چیز تمہاری ضمان میں نہیں اس کا نفع بھی حلال نہیں۔

۲۱۸۹: حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکہ بھیجا تو جو چیز ضمان میں نہ ہو اس کا نفع لینے سے منع فرمایا۔

قَالَ لَنَا هَشِيمٌ أَبَانَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَاعَ مِنْ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ رَقِيقًا مِنَ الْأَمَارَةِ . فَاخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْتُكَ بِعَشْرِينَ أَلْفًا وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَ مِنْكَ بِعَشْرَةِ أَلْفٍ . فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ بَشْتِ حَدِيثِكَ بِحَدِيثِ سَمْعَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ يَتَرَادَانِ الْبَيْعُ قَالَ فَإِنِّي أَرَى أَنْ أُرَدَّ الْبَيْعَ فَرَدَّهُ .

۲۰ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ مَا لَيْسَ

عِنْدَكَ وَعَنْ رِبْحِ مَالِكَ

يُضْمَنُ

۲۱۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ . ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا مُحَمَّدُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ مَاهِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَسْأَلُنِي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِي أَفَا بَيْعُهُ؟ قَالَ لَا بَيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ .

۲۱۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا اسْمَعِيلُ بْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ ثنا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجُوزُ بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَلَا رِبْحُ مَالِكَ يُضْمَنُ

۲۱۸۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضِيلِ عَنْ لَيْثِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ إِلَى مَكَّةَ نَهَاهُ عَنْ شَفِّ مَالِهِ يُضْمَنُ .

۲۱ : بَابُ إِذَا بَاعَ الْمُجْتَزَّانِ

فَهُوَ لِلأَوَّلِ

۲۱۹۰ : حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مُسْعِدَةَ ثنا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثنا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ . أَوْ سُمْرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا .

۲۱۹۱ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثنا وَكَيْعٌ ثنا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُمْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَاعَ الْمُجْتَزَّانِ فَهُوَ لِلأَوَّلِ .

دُأبُ: جب دو با اختیار شخص بیع کریں تو وہ پہلے خریدار کی ہوگی

۲۱۹۰: حضرت عقبہ بن عامر یا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دو مردوں سے بیع کر لی تو بیع پہلے کی ہوگی۔

۲۱۹۱: حضرت حسن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو با اختیار شخص بیع کر لیں تو پہلے کی بیع معتبر ہوگی۔

۲۲ : بَابُ بَيْعِ الْعُرَبَانِ

۲۱۹۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعُرَبَانِ .

۲۱۹۳ : حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ ثنا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ كِتَابَ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعُرَبَانِ .

قال أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْعُرَبَانِ عَنْ يَشْتَرِي الرَّجُلُ ذَابَةَ بِمِائَةِ دِينَارٍ فَيُعْطِيهِ دِينَارَيْنِ غُرْبُونَا فَيَقُولُ وَان لَمْ اشْتَرِ الذَّابَةَ فَالذَّيْنَارَيْنِ لَكَ .

وَقِيلَ يَعْنِي وَاللَّهِ اعْلَمُ ان يَشْتَرِي الرَّجُلُ الشَّيْءَ فَيُذْفَعُ اِلَى الْبَائِعِ دَرَاهِمًا اَوْ اَقْلَ اَوْ اَكْثَرَ . وَيَقُولُ ان اخذته وَاِلا فَالذَّهْمُ لَكَ .

دُأبُ: بیع میں بیعانہ کا حکم

۲۱۹۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں بیعانہ مقرر کرنے سے منع فرمایا۔

۲۱۹۳: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں بیعانہ مقرر کرنے سے منع فرمایا۔

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ عربان کا مطلب یہ ہے کہ مرد سواری خریدے سواشرنی کے بدلے اور دو اشرفی بطور بیعانہ دے دے اور یہ کہے کہ اگر میں نے سواری نہ خریدی تو بھی یہ دونوں اشرفیاں تمہاری ہوں گی۔

اور بعض نے کہا واللہ اعلم عربان یہ ہے کہ مرد کوئی چیز خریدے تو فروخت کنندہ کو ایک درہم کم یا زیادہ دیدے اور کہے: اگر میں نے یہ چیز لے لی تو ٹھیک ورنہ یہ درہم تمہارا۔

☆ خلاصہ الباب بیع عربان یہ ہے کہ بائع کو مشتری کہے کہ یہ اونٹ میں نے تجھ سے سو دینار میں خریدا اور یہ دو دینار بطور بیعاندہ کے قبول کرا کر میں یہ اونٹ نہ خریدوں تو یہ دو دینار تیرے ہیں یہ سراسر ظلم ہے اور شریعت کے خلاف ہے۔

باب: بیع حصاة اور بیع غرر

۲۳: بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْحَصَاةِ

سے ممانعت

وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

۲۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ کی بیع سے اور حصاة (کنکری) کی بیع (دونوں اقسام کی بیع) سے منع فرمایا۔

۲۱۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ الْعَدَنِيُّ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ.

۲۱۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ والی بیع سے منع فرمایا۔

۲۱۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعُبَيْرِيُّ قَالَ تَنَا الْأَسْوَدُ ابْنُ غَامِرٍ تَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

☆ خلاصہ الباب بیع حصاة یہ ہے کہ آدمی سنگریزہ پھینکے اور جس چیز پر وہ سنگریزہ لگے اس کی بیع ہو جائے یہ زمانہ جاہلیت میں رائج تھا۔ بیع غرر یہ ہے کہ جس چیز کے ملنے یا نہ ملنے میں تردد ہو جیسے پرندہ ہوا میں یا مچھلی دریا ہو اس کی بیع کرنا ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

باب: جانوروں کا حمل خریدنا یا تھنوں میں

۲۴: بَابُ النَّهْيِ عَنِ

جو دودھ ہے اسی حالت میں وہ خریدنا یا

شَرَاءِ مَا فِي بُطُونِ

غوطہ خور کے ایک مرتبہ کے غوطہ میں جو

الْأَنْعَامِ وَضُرُوعِهَا

بھی آئے (شکار کرنے سے قبل) اسے

وَضُرْبَةِ

خریدنا منع ہے

الْغَائِصِ

۲۱۹۶: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے جانوروں کے حمل خریدنے سے منع فرمایا یہاں

۲۱۹۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، تَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

تَنَا جَفْصَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَمَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

۱۔ بیع حصاة یہ ہے کہ خریدار کنکری پھینکے گا وہ جس چیز کو بھی لگے گی اس کی بیع ہو جائے گی جاہلیت میں اس کا رواج تھا۔ (مبدا: تشبیہ)

۲۔ بیع غرر میں یہ بھی داخل ہے کہ بائع یا تکلف بیع کو پسہ دکنے پر قادر نہ ہو جیسے مچھلی تالاب میں ہو یا پرندہ ہوا میں ہو اسی حالت میں اس کی بیع

کردی۔ (مبدا: تشبیہ)

تک کہ بچہ ہو جائے اور تھنوں میں دودھ خریدنے سے منع فرمایا الا یہ کہ ماپ لیس (یعنی دو بنے کے بعد) اور بھاگے ہوئے غلام کو (اسی حالت میں) خریدنے سے منع فرمایا اور غنیمت کا حصہ تقسیم سے قبل خریدنے سے منع فرمایا اور صدقات خریدنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وصول کر لے جائیں اور غوطہ خور کا ایک غوطہ خریدنے سے منع فرمایا۔

۲۱۹۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کے حمل کی بیع سے منع فرمایا۔

الباہلی عن محمد بن زید العبدی عن شہر بن حوشب عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شراء مافی بطون الانعام حتی تضع وعمافی ضروعہا الا بکیل وعن شراء العبد وفواہق وعن شراء المغانم حتی تقسم وعن شراء الصدقات حتی تقبض وعن ضربۃ الغانص

۲۱۹۷: حدثنا ہشام بن عمار: ثنا سفيان عن ابي ابي عن سعید بن جبیر عن ابن عمر ان النبي ﷺ نہی عن بیع جبل الحبلۃ .

خلاصہ الباب ۲۵: جانوروں کے بیٹوں میں بیچوں کی بیع کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اور ضربۃ الغانص یہ ہے کہ ایک مرتبہ جال پھینکا اس کی اتنی قیمت ہے خواہ جتنی چھپیاں اس میں آئیں یا نہ آئیں یہ بیع بھی فاسد ہے۔

باب: نیلامی کا بیان

۲۱۹۸: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک انصاری مرد نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے گھر میں کچھ ہے؟ عرض کیا: ایک ٹاٹ ہے۔ کچھ بچھا لیتے ہیں اور کچھ اوڑھ لیتے ہیں اور پانی پینے کا پیالہ ہے۔ فرمایا: دونوں لے آؤ۔ وہ دونوں چیزیں لے کر آئے۔ رسول اللہ نے دونوں چیزیں اپنے ہاتھوں میں لیں اور فرمایا: یہ دو چیزیں کون خریدے گا؟ ایک مرد نے عرض کیا کہ میں دونوں چیزیں ایک درہم میں لیتا ہوں آپ نے دو تین مرتبہ فرمایا کہ ایک درہم سے زائد میں کون لے گا؟ ایک مرد نے عرض کیا میں دو درہم میں لیتا ہوں تو آپ نے وہ دونوں درہم انصاری کو دیئے اور فرمایا: ایک درہم سے آٹھانا خرید کر گھر دو اور دوسرے سے کلہاڑا خرید کر میرے پاس

۲۵: باب بیع المزايدة

۲۱۹۸: حدثنا ہشام بن عمار: ثنا عيسى بن يونس ثنا الاخصر بن عجلان ثنا ابو بكر الحنفي عن انس بن مالك ان رجلا من الانصار جاء الى النبي صلی اللہ علیہ وسلم يسأله فقال لك في بيتك شيء قال بلي جلس لبس بغضة ونبسط بغضة وقدح نشرب فيه الماء قال انسى بهما قال فاتاه بهما فاخذهما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يده ثم قال من يشتري هذين فقال رجل انا اخذهما بدرهم قال من يزيد علي درهم موتين او ثلاثا قال انا اخذهما بدرهمين فاغظاهما الانصاري وقال اشتر باحدہما طعاما فانبذہ الى اهلك واشتر بالآخر فدوما فأتني به ففعل فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشذ فيه غودا بيده وقال اذهب فانخطب ولا اراك خمسة عشر يوما ففعل بنخطب وبيع وجاء وقد

اصاب عشرة ذراهم فقال اشتر ببعصها طعاما وبعصها ثوبان ثم قال هذا خير لك من ان تجي والمسألة نكتة في وجهك يوم القيامة ان المسألة لا تضح الا لذى فقر مذق اولذى غرم مفتح او ذم موجه

لے آؤ اس نے ایسا ہی کیا۔ رسول اللہ نے کلباڑا لیا اور اپنے دست مبارک سے اس میں دست ٹھونکا اور فرمایا: جاؤ لکڑیاں اکٹھی کرو اور پندرہ یوم تک میں تمہیں نہ دیکھوں وہ لکڑیاں چیرتا رہا اور بیچتا رہا پھر وہ حاضر ہوا تو اسکے پاس دس درہم تھے۔ فرمایا: کچھ کا کھانا خرید لو اور کچھ سے کپڑا۔ پھر فرمایا کہ خود کمانا تمہارے لئے بہتر ہے نسبت اسکے کہ تم قیامت کے روز ایسی حالت میں حاضر ہو کہ مانگنے کا داغ تمہارے چہرہ پر ہو مانگنا درست نہیں سوائے اسکے جو انتہائی محتاج ہو یا سخت مقروض ہو یا خون میں گرفتار ہو جو ستائے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس کو نیلامی یعنی بولی لگانا کہتے ہیں از روئے حدیث جائز ہے بشرطیکہ خریدنے کا ارادہ ہو۔

باب: بیع فسخ کرنے کا بیان

۲۶ : باب الإقالة

۲۱۹۹ : حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْخَطَّابِ ثنا مَالِكُ بْنُ سَعْبَرٍ : ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَ اللَّهُ عَشْرَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۱۹۹: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مسلمان سے اقالہ کر لے (یعنی بیچی ہوئی چیز واپس لے لے) اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی اغزشوں سے درگزر فرمائیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں اقالہ کا ثبوت اور سودا پھیرنے والے کو آخرت کی خوشخبری سنائی ہے۔

باب: نرخ مقرر کرنا مکروہ (منع) ہے

۲۷ : باب مَنْ كَرِهَ أَنْ يُسْعَرَ

۲۲۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثنا حجاجُ ثنا خَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَحَمِيدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ غَلَا السَّعْرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَا السَّعْرُ فَسَعِّرْ لَنَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ إِنِّي لَا رَجُوَ أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ لِي دِمٍ وَلَا مَالٍ

۲۲۰۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول کے عہد میں قیمتیں گراں ہو گئیں تو لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قیمتیں گراں ہو گئیں۔ اس لئے آپ ہمارے لئے قیمتیں متعین فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نرخ مقرر فرماتے ہیں وہ کبھی روک لیتے ہیں کبھی چھوڑ دیتے ہیں وہی رازق ہیں میں امید کرتا ہوں کہ اللہ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہوں کہ کوئی مجھ سے خون یا مالی ظلم کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔

۲۲۰۱: حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول کے عہد

۲۲۰۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى ثنا سَعِيدٌ

میں قیمتیں گراں ہو گئیں تو لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ غَلَا السَّعْرُ عَلَى

رسول! اگر آپ قیمتیں متعین فرمادیں (تو بہتر ہوگا) فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم سے ایسی حالت میں جدا ہوں کہ کوئی مجھ سے ظلم کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو جو میں نے اس پر کیا ہو۔

پاب: خرید و فروخت میں نرمی سے کام لینا
۲۲۰۲: حضرت عثمان بن عثمان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مرد کو جنت میں داخل فرمائیں جو خرید و فروخت میں نرمی کرتا ہو۔

۲۲۰۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تم فرمائے اس بندہ پر جو نرمی کرے بیچنے میں خریدنے میں تقاضہ اور مطالبہ کرنے میں۔

پاب: نرخ لگانا

۲۲۰۴: حضرت قیلہ ام بن انمارؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک عمرہ کے موقع پر مردہ کے پاس نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں ایک عورت ہوں خرید و فروخت کرتی ہوں جب میں خریدنے لگتی ہوں تو جتنی قیمت دینے کا ارادہ ہوتا ہے اس سے بھی کم بتاتی ہوں اور جب چیز بیچنے لگتی ہوں تو جتنی قیمت کا ارادہ ہوتا ہے اس سے زیادہ بتاتی ہوں پھر کم کرتے کرتے مطلوبہ قیمت پر آ جاتی ہوں۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا قیلہ ایسا نہ کیا کرو جب تم بیچنا چاہو تو مطلوبہ قیمت ہی ذکر کرو خواہ تم دو یا نہ دو۔

۲۲۰۵: حضرت جابر فرماتے ہیں میں ایک جنگ میں نبی کے ساتھ تھا آپ نے مجھ سے فرمایا: اللہ تمہاری بخشش

عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا لولا قومت یا رسول اللہ قال انی لا رجو ان افارقکم ولا یطلبنی احد منکم بمظلمة ظلمتہ۔

۲۸: بَابُ السَّمَاخَةِ فِي الْبَيْعِ

۲۲۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ابْنِ الْبَلْجِيِّ أَبُو بَكْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غَلْبَةَ عَنْ يُونُسَ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ فَرُوحٍ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا بَانِعًا وَمُشْتَرِيًا۔

۲۲۰۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارِ الْجَمْعِيُّ ثَنَا ابْنُ ثَنَا أَبُو عُثْمَانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُتَكَبِّرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَاعَ اللَّهُ عَبْدًا إِذَا بَاعَ سَمَحًا إِذَا اشْتَرَى سَمَحًا إِذَا اقْتَضَى۔

۲۹: بَابُ السَّوْمِ

۲۲۰۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَابَسٍ ثَنَا يَغْلَى بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ حُنَيْمٍ عَنْ قَيْلَةَ أُمِّ بِنِي أَنْمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ عَمْرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي امْرَأَةٌ أَبِيعُ وَأَشْتَرِي فَإِذَا ارْدْتُ أَنْ أَبْتَاعَ الشَّيْءَ سَبَعْتُ بِهِ أَقْلَ بِمَا أُرِيدُ وَإِذَا ارْدْتُ أَنْ أَبِيعَ الشَّيْءَ سَمْتُ بِهِ أَكْثَرَ مِنَ الَّذِي أُرِيدُ ثُمَّ وَضَعْتُ حَتَّى أَبْلُغَ الَّذِي أُرِيدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلِي يَا قَيْلَةَ إِذَا ارْدْتُ أَنْ تَبْتَاعِي شَيْئًا فَاسْتَامِي بِهِ الَّذِي تُرِيدِينَ أَعْطَيْتِ أَوْ مَنَعْتَ۔

۲۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي لُصْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ فُقَالَ لِي أَتَبِعُ نَاصِحَكَ هَذَا بِدِينَارٍ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهُوَ نَاصِحُكُمْ إِذَا آتَيْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ فَتَبِعْهُ بِدِينَارٍ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ فَمَا زَالَ يَزِيدُ بَنِي دِينَارًا دِينَارًا وَيَقُولُ مَكَانَ كُلِّ دِينَارٍ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ حَتَّى بَلَغَ عَشْرِينَ دِينَارًا فَلَمَّا آتَيْتُ الْمَدِينَةَ أَخَذْتُ بِرَأْسِ النَّاصِحِ فَآتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَعْطِهِ مِنَ الْغَنِيمَةِ عَشْرِينَ دِينَارًا وَقَالَ انْطَلِقْ بِنَاصِحِكَ فَادْهَبْ بِهِ إِلَى أَهْلِكَ .

فرمائے اپنا پانی لانے والا یہ اونٹ ایک اشرفی کے بدلے مجھے بیچتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مدینہ پہنچ جاؤں پھر یہ اونٹ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا: کیا تم اسے ایک اور اشرفی کے بدلہ بیچتے ہو (یعنی کل دو اشرفی) اللہ تمہاری بخشش فرمائے۔ فرماتے ہیں کہ آپ مسلسل ایک ایک اشرفی میرے لئے بڑھاتے رہے اور ہر اشرفی کی جگہ یہ فرماتے رہے اور اللہ تمہاری بخشش فرمائے۔ یہاں تک کہ میں اشرفیوں تک پہنچ گئے جب میں مدینہ پہنچا تو میں نے اونٹ کا سر تھاما اور نبی کی خدمت میں لے آیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بلال! انکو غنیمت میں سے بیس اشرفیاں دیدو اور فرمایا: اپنا اونٹ لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کے پاس جانا۔

۲۲۰۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنَّنَا الرَّبِيعُ بْنُ خَبِيبٍ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ السُّومِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعَنْ ذُبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ .

۲۲۰۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ منع فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب سے قبل قیمت لگانے سے (کیونکہ یہ ذکر و عبادت کا وقت ہے) اور دودھ دینے والا جانور بیچنے سے منع فرمایا۔

۳۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِيمَانِ فِي

بَابُ: خَرِيدٍ وَفِرْوَحَتٍ فِي سَمَائِهِ

الشَّرَاءِ وَالْبَيْعِ

اٹھانے کی کراہت

۲۲۰۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ قَالُوا لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُرَكِّبُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ رَجُلٌ عَلَى قَضَلٍ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ ابْنُ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِلُغَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَخَلَفَ بِاللَّهِ لِأَخَذِهَا بِكَذَابٍ وَكَذًا فَضَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُتَابِعُهُ

۲۲۰۷: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ ان سے کلام فرمائے نہ نظر کرم فرمائے نہ گناہوں سے پاک فرمائے اور انکو تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ ایک وہ مرد جسکے پاس بیابان میں زائد پانی ہو اور مسافروں کو نہ دے اور ایک وہ مرد جس نے عصر کے بعد دوسرے فرد سے سامان کا سودا کیا تو اللہ کے نام سے یہ قسم اٹھائی کہ یہ سامان اتنے کا لیا ہے دوسرے نے اسکی تصدیق کر دی حالانکہ واقع میں ایسا نہ تھا

اور ایک وہ مرد جو دنیا ہی کی خاطر کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کرے اگر وہ امام اسے کچھ دنیا دیدے تو بیعت کی پابندی کرے اور اگر نہ دے تو امام کے ساتھ وفات نہ کرے۔

۲۲۰۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ روز قیامت اللہ نہ ان سے کلام فرمائیں گے نہ ان کی طرف نظر کرم فرمائیں گے نہ ان کو گناہوں سے پاک فرمائیں گے اور ان کو دردناک عذاب ہوگا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کون ہیں وہ تو نامراد ہوئے اور گھائے میں پڑ گئے۔ فرمایا: ازار (شلوار تہبند) ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور دے کر احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر سامان فروخت کرنے والا۔

۲۲۰۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیچتے وقت قسم سے بہت بچو کیونکہ اس سے (بہر حال) سامان تو بک جاتا ہے لیکن پھر بے برکتی بھی (لازم) ہوتی ہے۔

خلاصہ الباب ان احادیث میں تین آدمیوں کو وعید سنائی گئی ہے اللہ تعالیٰ سب گناہوں سے بچنے کی توفیق دے اور

أَلَا لَدُنْيَا فَإِنِ اغْتَاةً مِنْهَا وَفِي لَهْ وَإِنْ لَمْ يَغْطَهُ مِنْهَا لَمْ يَفِ لَهْ.

۲۲۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا سَأَلْنَا عَنِ الْمُسْعُوذِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُذْرَبٍ عَنْ خُرْشَةَ بْنِ الْحَرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُذْرَبٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو وَبْنِ جَرِيرٍ عَنْ خُرْشَةَ بْنِ الْحَرِّ عَنِ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَزَكِّيهِمْ وَلِيَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمَتَانُ عِطَاءَهُ وَالْمُنْفِقُ بِلْعَانِهِ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ.

۲۲۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى (ح) وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيَّاكُمْ وَالْحَلْفُ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنْفِقُ ثُمَّ يَمْحَقُ.

اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نصیب فرمادے۔

۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤْتَرًا وَ

عَبْدَ اللَّهِ مَالًا

پاؤپ: پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت یا مال

والاعلام بیچنا

۲۲۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: جس نے پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل فروخت کنندہ کا ہوگا الا یہ کہ خریدار پہلے طے کر

۲۲۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَرَى نَخْلًا فَقَدْ أَبْرَثَ فَتَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ

یشترط المبتاع .

لے (کہ پھل میں لوٹکا تو خریدار کا ہو جائیگا)۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِخَوِّهِ .

۲۲۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

۲۲۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ (ح)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پیوند کیا ہوا کھجور کا

وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ جَمِيعًا عَنْ

درخت بیچا تو اس کا پھل فروخت کنندہ کا ہوگا الا یہ کہ

ابن شہاب الزہری عن سالم بن عبد اللہ ابن عمر عن

خریدار پہلے سے شرط ٹھہرا لے اور جو مال والا غلام

ابن عمر ان رسول اللہ ﷺ قال من باع نخلا قد ابرث

خریدے تو اس کا مال فروخت کنندہ کا ہوگا الا یہ کہ خریدار

فمرتها للذي باعها الا ان يشترط المبتاع ومن ابتاع

شرط ٹھہرا لے۔

عبدًا وله مال فماله للذي باعه الا ان يشترط المبتاع .

۲۲۱۲: دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۲۲۱۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا

شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا وَبَاعَ

عَبْدًا جَمَعَهُمَا جَمِيعًا .

۲۲۱۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۲۱۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ خَالِدٍ النَّمِرِيُّ أَبُو النَّغَلِسِ ثَنَا

بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ

یہ فیصلہ صادر فرمایا: کھجور کا پھل پیوند کاری کرنے والا

يُحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عِبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَضَى رَسُولُ

کا ہوگا الا یہ کہ خریدار پہلے ہی شرط ٹھہرا لے اور غلام

اللَّهِ ﷺ بِشَمْرِ النَّخْلِ لِمَنْ أَبْرَثَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

کا مال فروخت کنندہ کا ہوگا الا یہ کہ خریدار شرط ٹھہرا

وَأَنَّ مَالَ الْمَمْلُوكِ لِمَنْ بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ

لے۔

الْمُبْتَاعُ .

خلاصہ الباب ☆ تاہم کا معنی پیوند کرنا جب پیوند کرتے ہیں تو درخت میں کھجور ضرور پیدا ہوتی ہے اس میں اختلاف ہے

علماء کا تاہم کے بعد اور پہلے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک کھجور کے پھل میں تاہم شرط ہے اگر تاہم ہوئی تو پھل بائع کا ہوگا ورنہ مشتری

(خریدار) کا ہوگا احادیث باب ائمہ ثلاثہ کا مستدل ہیں حنفیہ کے نزدیک اگر بائع نے پھل دار درخت فروخت کیا تو درخت

کی بیج میں پھل شریک کے بغیر داخل نہ ہوگا کیونکہ درخت کے ساتھ پھل کا متصل ہونا گویا خلقنا ہے مگر ہمیشگی کے لئے نہیں ہے

بلکہ کتنے ہی کے لئے حنفیہ کی دلیل وہ حدیث مرفوع ہے جو امام محمد نے "اصل" میں روایت کی ہے مفہوم حدیث کا یہ ہے کہ جو

ایسی زمین خریدے جس میں کھجور کے درخت ہوں تو پھل بائع کا ہوگا۔ الا یہ کہ مشتری شرط لگا لے اس میں تاہم و عدم تاہم کی

کوئی قید نہیں لہذا اپنے اطلاق پر رہے گی اور علامہ زیلیعی نے گو اس کی بابت "غریب بهذا اللفظ": کہا مگر اس سے امام

محمد کا استدلال کرنا اس کی صحت کی دلیل ہے۔

غلام والا مسئلہ متفق علیہ ہے البتہ غلام اور باندی کے بدنی کپڑوں کے بارے میں اختلاف ہے۔

۳۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْأَثْمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ

بَابُ: پھل قابل استعمال ہونے سے قبل بیچنے سے ممانعت

صَلَاحُهَا

۲۲۱۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول

ﷺ نے فرمایا: پھل نہ بیچو یہاں تک کہ اس کا قابل

استعمال ہونا ظاہر ہو جائے بیچنے والے اور خریدنے

والے دونوں کو منع فرمایا۔

۲۲۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا وَاللَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ

وَالْمَشْتَرِيَ .

۲۲۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھل

نہ بیچو یہاں تک کہ اس کا قابل استعمال ہونا ظاہر ہو

جائے۔

۲۲۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ الْعَيْسِيُّ الْمِصْرِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

زُهَيْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ

الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ .

۲۲۱۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: اس سے کہ پھل قابل

استعمال ہونے سے قبل بیچا جائے۔

۲۲۱۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ نَهَى عَنِ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى

يَبْدُوَ صَلَاحُهُ .

۲۲۱۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل پکنے سے

قبل بیچنے سے منع فرمایا اور انگور سیاہ ہونے سے قبل بیچنے

سے اور دانہ سخت ہونے سے قبل بیچنے سے۔

۲۲۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثنا حجاجُ ثنا حمادُ

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى

عَنِ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تَرْهَوْ وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَ

وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَ .

خلاصہ الباب ☆ بیع ثمار کی چار صورتیں ہیں (۱) پھلوں کی بیع ان کے کارآمد ہونے سے پہلے ہوئی اور یہ شرط لگائی کہ

لاسن ارتفاع کے پھلوں کو اتار لیا جائے گا یہ بالاتفاق صحیح ہے۔ (۲) نمودار ہونے کے بعد کارآمد ہونے سے پہلے ہوئی اور یہ

شرط لگائی گئی کہ بائع پھلوں کو درخت پر رہنے دے گا۔ یہ بالاتفاق صحیح نہیں۔ (۳) کارآمد ہوجانے کے بعد فروخت کیا یہ

بالاتفاق صحیح ہے۔ (۴) پھلوں کی بڑھوتری تمام ہوجانے کے بعد بیع ہوئی اور درخت پر رہنے دینے کی شرط لگائی گئی اس میں

شیخین اور امام محمد کا اختلاف ہے۔ یعنی شیخین کے نزدیک یہ بیع فاسد ہے کیونکہ یہ شرط مقتضائے عقد کے خلاف ہے امام محمد

اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک تعامل الناس کی وجہ سے بیع جائز ہے امام طحاوی نے اس کو اختیار کیا ہے۔

۳۳ : بَابُ بَيْعِ الشَّمَارِ سِنِينَ

وَالجَانِحَةِ

پاپ: کئی برس کے لئے میوہ بیچنا اور

آفت کا بیان

۲۲۱۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سال کے لئے (باغ کا پھل) بیچنے سے منع فرمایا۔

۲۲۱۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی پھل بیچا پھر اس پر آفت آن پڑی تو وہ اپنے بھائی کے مال میں سے کچھ نہ لے وہ اپنے مسلمان بھائی کا مال کس بنیاد پر لیتا ہے۔

۲۲۱۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا :
ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبِيْدٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَبْنِيِّينَ
۲۲۱۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ ثَنَا ثَوْرُ
بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ ثَمْرًا فَاصَابَتْهُ
جَانِحَةٌ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ مَالِ أَخِيهِ شَيْئًا غَلَامٌ يَأْخُذُ أَخَذَكُمْ
مَالِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ .

۳۴ : بَابُ الرَّحْجَانِ فِي الْوَزْنِ

پاپ: جھکتا تولنا

۲۲۲۰: حضرت سوید بن قیس فرماتے ہیں کہ میں اور مخرمہ عبدی ہجر کے علاقہ سے کپڑا لائے تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے ایک پانچامہ کا سودا کیا اور ہمارے پاس ایک تولنے والا تھا جو اجرت لے کر (قیمت ادا کرنے کے لئے اشرفی درہم) تولتا تھا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اے تولنے والے تول اور جھکتا تول۔

۲۲۲۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالُوا ثَنَا وَكَيْعُ سُفْيَانُ عَنْ سَمَاكِ
بْنِ خَرْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ
الْعَبْدِيُّ بُرًّا مِنْ هَجْرٍ فَجَاءَ نَارِسُؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَارَ مِنَّا سَرَاوِيلَ وَعِنْدَنَا وَرَّانٌ يَزُونَ بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا وَرَّانُ زِنُ وَارْجِعْ .

۲۲۲۱: حضرت مالک ابو صفوان بن عمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہجرت سے قبل میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک پانچامہ فروخت کیا آپ نے میرے لئے (قیمت میں اشرفی یا درہم) تولنا اور جھکتا تول۔

۲۲۲۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَاكِ بْنِ خَرْبٍ قَالَ
سَمِعْتُ مَالِكًا أَبَا صَفْوَانَ بْنَ عَمِيرَةَ قَالَ بَعْتُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ رَجُلًا سَرَاوِيلَ قَبْلَ الْهَجْرَةِ فَوَزَنَ لِي فَأَرْجَحُ
لِي .

۲۲۲۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم تولو تو جھکتا تولو۔

۲۲۲۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ مَخَارِبِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَزَنْتُمْ فَأَرْجَحُوا .

۳۵ : بَابُ التَّوَقُّي فِي الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ

بَابُ : نَابِ تَوَلِّ فِي احْتِيَاطِ

۲۲۲۳ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہاں کے لوگ ناپ تول میں سب سے برے تھے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری " ہلاکت ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے....." تو اس کے بعد انہوں نے ناپ تول اچھا کر دیا۔

۲۲۲۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ ابْنُ الْحَكَمِ قَالَ : ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنُ وَقِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ خُوَيْلِدٍ حَدَّثَنِي ابْنِي حَدَّثَنِي يَزِيدُ النَّحْوِيُّ أَنَّ عِكْرَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ كَانُوا مِنْ أَحْبَبِ النَّاسِ كَيْلًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ : ﴿وَرَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ﴾ [المطففين : ۱] فَأَحْسَنُوا الْكَيْلَ بَعْدَ ذَلِكَ .

۳۶ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغَشِّ

بَابُ : مَلَاوِثَ مِنْ مَمَانَعَتِ

۲۲۲۴ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ ایک اناج بیچنے والے مرد کے پاس سے گزرے۔ آپ نے ڈھیر میں ہاتھ ڈالا تو اس میں ملاوٹ کی گئی تھی تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ملاوٹ کرنے والا ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۲۲۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ الْغَلَاءِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ مَغْشُوشٌ فَأِذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ .

۲۲۲۵ : حضرت ابو الحمراءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پہلو کی جانب سے گزرے اس کے پاس برتن میں اناج تھا۔ آپ نے اس میں ہاتھ ڈالا پھر فرمایا: لگتا ہے تم دھوکہ دے رہے ہو (اچھا اناج اوپر اور معیوب نیچے) جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۲۲۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو نُعَيْمٍ ثنا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ ابْنِ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ الْحَمْرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَنَابِ رَجُلٍ عِنْدَهُ طَعَامٌ فِي وَغَاءٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَقَالَ لَعَلَّكَ غَشَّتَ مَنْ غَشَّنا فَلَيْسَ مِنَّا .

۳۷ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ مَالِهِمْ

بَابُ : اَنَاجِ كَيْلِ قَبْضِهِ فِي آتِيهِ

قَبْلِ آتِيهِ بَيْعِهِ مِنْ مَمَانَعَتِ

يُقْبَضُ

۲۲۲۶ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اناج خریدے تو آگے نہ بیچے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کر لے۔

۲۲۲۶ : حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ .

۲۲۲۷ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اناج

۲۲۲۷ : حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَعَاذٍ الصَّرِيرِيُّ ثنا أَبُو عَوَانَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا

ثَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ.

خریدے تو وہ آگے فروخت نہ کرے یہاں تک کہ اسے وصول کر لے۔

قَالَ أَبُو عَوَانَةَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَأَحَبُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَ الطَّعَامِ.

حضرت ابو عوانہ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ ہر چیز (کا حکم) اناج کی مانند ہے۔

۲۲۲۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ ابْنِ الرَّيْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَجْرَى فِيهِ الصَّاعَانِ صَاعُ الْبَائِعِ وَصَاعُ الْمُشْتَرِي.

۲۲۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اناج بیچنے سے منع فرمایا۔ یہاں تک کہ اس میں دو صاع جاری ہوں بیچنے والے کا ماپ تول اور خریدار کا ماپ تول۔

خلاصہ الباب : اس حدیث کی بناء پر جمہور ائمہ کا مذہب یہی ہے جب تک مشتری کیل وزن نہ دھرا لے اس وقت اس کے لئے مکمل یا وزنی چیز کو فروخت کرنا جائز نہیں (مگر وہ تحریمی ہے)۔

حدیث: ۲۲۲۸ سے ثابت ہوا کہ قبضہ سے پہلے منقولہ اشیاء کی فروخت جائز نہیں یہی مذہب ہے احناف کا اور امام شافعی کا۔ امام مالک کے نزدیک صرف غلہ قبضہ سے پہلے فروخت کرنا جائز نہیں باقی چیزیں جائز ہیں امام احمد کا مذہب شیخ شاہ ولی اللہ دہلوی نے یہی نقل کیا ہے۔

باب: اندازے سے ڈھیر کی خرید و

فروخت

۲۲۲۹ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم سواروں سے غلہ خریدتے ڈھیر کے ڈھیر اندازے سے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وہ غلہ اپنی جگہ سے منتقل کئے بغیر آگے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۲۲۳۰ : حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بازار میں چھو بارے فروخت کرتا تھا میں کہتا میں نے اپنے اس ٹوکڑے میں ماپ کرا تے صاع ڈالے ہیں تو میں اسی حساب سے کھجور کے ٹوکڑے دے دیتا اور اپنا حصہ لے لیتا پھر مجھے اس میں تردد ہوا تو میں نے اللہ کے

۳۸ : باب بَيْعِ

الْمَجَازِفَةِ

۲۲۲۹ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ جَزَافًا فَنَهَا نَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ.

۲۲۳۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ لَهَيْعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ التَّمْرَ فِي السُّوقِ فَأَقُولُ كَلْتُ فِي وَسْقِي هَذَا كَذَا فَأَذْفَعُ أَوْسَاقَ التَّمْرِ بِكَيْلِهِ وَأَخَذُ شِقِي فَدْخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ

فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا سَمَّيْتَ الْكَيْلَ فَكَلِّهِ .

رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جب تم کہو کہ اتنے صاع ہیں تو خریدار کے سامنے ماپو۔

۳۹ : بَابُ مَا يُرْجَى فِي كَيْلِ الطَّعَامِ مِنَ

پاپ : اناج ماپنے میں برکت

الْبَرَكَاتِ

کی توقع

۲۲۳۱ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَيْحُصِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ الْمَازِينِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كَيْلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ .

۲۲۳۱: حضرت عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا اپنا اناج ماپ لیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت ہو جائے گی۔

۲۲۳۲ : حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَعْبٍ بِنِ دِينَارِ الْجَمْعِيِّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَجِيرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَيْلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ .

۲۲۳۲: حضرت ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا اناج ماپ لیا کرو اس میں تمہارے لئے برکت ہو جائے گی۔

۴۰ : بَابُ الْأَسْوَاقِ وَدُخُولِهَا

پاپ : بازار اور ان میں جانا

۲۲۳۳ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَائِيُّ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ وَعَلِيُّ ابْنَا الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْبُرَّادِ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْمُنْذِرِ ابْنَ أَبِي أُسَيْدٍ الشَّاعِدِيَّ حَدَّثَهُمَا أَنَّ ابْنَهُ الْمُنْذِرَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى سُوقِ النَّبِيطِ فَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَيْسَ هَذَا لَكُمْ بِسُوقٍ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى سُوقٍ فَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَيْسَ هَذَا لَكُمْ بِسُوقٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى هَذَا السُّوقِ فَطَافَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا سُوقُكُمْ فَلَا يَنْتَقِضَنَّ وَلَا يَضْرِبَنَّ عَلَيْهِ خَرَّاجٌ .

۲۲۳۳: حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سوق النبیط (تامی بازار) میں گئے اور اس میں خریداری کو (حال) دیکھا تو فرمایا یہ بازار تمہارے لئے (موزوں نہیں) کیونکہ (یہاں دھوکہ بہت ہوتا ہے) پھر ایک اور بازار میں گئے اور وہاں بھی دیکھ بھال کی اور فرمایا: یہ بازار بھی تمہارے لئے (موزوں) نہیں پھر اس بازار میں آئے اور چکر لگایا پھر فرمایا یہ ہے تمہارا بازار (یہاں خرید و فروخت کرو) یہاں لین دین میں کمی نہ کی جائے گی اور اس پر محصول مقرر نہ کیا جائے گا۔

۲۲۳۴ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِدِّ الْعُرُقِيُّ ثَنَا أَبِي ثَنَا عِيْسَى بْنُ مَيْمُونٍ ثَنَا عَوْنُ الْعَقِيلِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ

۲۲۳۴: حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَاً بِرَأْيَةِ الْإِيمَانِ وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوقِ غَدَاً بِرَأْيَةِ ابْلِيسَ .

فرماتے سنا: جو صبح نماز کے لئے آیا اس نے ایمان کا جھنڈا اٹھایا اور جو صبح بازار کی طرف گیا اس نے ابلیس کا جھنڈا اٹھایا۔

۲۲۳۵ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَعَاذٍ الصَّرِيرِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ جِئْتُ يَدْخُلُ السُّوقَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَّةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تَوَلَّى اللَّهُ تَعَالَى اس کے لئے دس لاکھ تکیاں لکھیں گے اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف فرمادیں گے اور جنت میں اس کے لئے ایک محل تعمیر کروائیں گے۔

۲۲۳۵ : حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَّةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تَوَلَّى اللَّهُ تَعَالَى اس کے لئے دس لاکھ تکیاں لکھیں گے اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف فرمادیں گے اور جنت میں اس کے لئے ایک محل تعمیر کروائیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں بشرطیکہ ان مساجد میں شریعت کے خلاف امور کا ارتکاب نہ ہوتا ہو۔ ایسی مساجد جہاں شریعت کے موافق احکام ادا ہوتے ہیں ان ہی میں جانے کا ثواب ہے اور وہی خیر البقاع ہیں بازار تو دنیا کے کاموں کے لئے ہیں صبح سویرے پہلے تو مسجد ہی میں جانا چاہئے جو شخص مسجد کے بجائے بازار گیا وہ تو شیطان کا ساتھی ہے اور اس کا جھنڈا اٹھایا۔

بازار اللہ عزوجل کی یاد سے غفلت اور دنیا میں مشغول ہونے کی جگہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا بہت اجر عظیم کا باعث ہوا۔ (علوی)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ((أحب البلاد إلى الله مساجدها وأبغض البلاد إلى الله أسواقها)). [صحیح مسلم] "زیادہ محبوب مکانوں شہروں کے طرف اللہ کی مسجدیں ہیں اور بہت مبغوض مکانوں شہروں کی طرف اللہ کے بازار ہیں۔" صحیح مسلم ہی میں ابو ہریرہ سے ایک اور روایت ہے کہ: "جو کوئی دن کے اول مسجد کی طرف جائے (اور) آخر وقت میں بھی اللہ اس کے لیے مہمانی کرنا لازم ہے بہشت میں....." (ابومعاز)

۴۱ : بَابُ مَا يُرْجَى مِنَ الْبَرَكَةِ فِي الْبُكُورِ

پہلے صبح کے وقت میں متوقع برکت

۲۲۳۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خَدِيدٍ عَنْ ضَخْرِ الْعَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي

۲۲۳۶ : حضرت صحیح غامدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ میری امت کو صبح میں برکت دیجئے۔ فرمایا کہ جب آپ صلی

بُكُورَهَا.

قَالَ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ فِي

أَوَّلِ النَّهَارِ.

قَالَ وَكَانَ صَخْرٌ زَجَلًا تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعُثُ

تِجَارَتَ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ .

۲۲۳۷ : حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونِ الْمَدِينِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ

عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ .

۲۲۳۸ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَسْبٍ ثَنَا إِسْحَاقُ

بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْجَدْعَانِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا .

اللہ علیہ وسلم نے کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ فرماتا ہوتا تو

شروع دن میں روانہ فرماتے۔ راوی کہتے ہیں حضرت

صحیحہ مرد تاجر تھے تو وہ اپنے تجارتی قافلے شروع دن میں

روانہ کرتے تو وہ بہت مالدار ہوئے اور ان کا مال بہت

بڑھ گیا۔

۲۲۳۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! میری امت کو جمعرات کی صبح میں برکت

دے دیجئے۔

۲۲۳۸ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! میری امت کو صبح کے وقت میں برکت دے

دیجئے۔

☆ خلاصہ الباب اس سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز کے بعد ہی لینے دینے کے کاموں میں مشغول ہونا اور تجارت و کاروبار

کرنا برکت کا ذریعہ ہے۔

باب: مصراة کی بیع

۴۲ : بَابُ بَيْعِ الْمَصْرَاةِ

۲۲۳۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے مصراة جانور خرید اسے تین روز تک اختیار

ہے اگر واپس کرے تو اس کے ساتھ کھجور بھی دے گندم

ضروری نہیں۔

۲۲۳۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَا ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ خَشَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

مَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ ابْتِاعَ

مَصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا مِنْ تَمْرٍ

لِاسْمَرَاءَ يَعْنِي الْجَنْطَةَ .

۲۲۴۰ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: اے لوگو جو مصراة بیچے تو خریدار کو تین روز

۲۲۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي

الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ سَعِيدِ

الْحَنْفِيُّ ثَنَا جَمِيعُ بْنُ عُمَيْرِ التَّمِيمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ

۱۔ مصراة: وہ جانور جس کا دودھ دو تین روز نہ دوں تاکہ تھن بھرے ہوئے معلوم ہوں اور خریدار زیادہ دام دینے پر آمادہ ہو جائے۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ بَاعَ مُحَفَّلَةً فَهُوَ
بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا مِثْلَى لَيْبِهَا (أَوْ قَالَ)
مِثْلَ لَيْبِهَا قَمِيحًا .

تک اختیار ہے اگر وہ جانور واپس کرے تو اس کے
ساتھ اس کے دودھ سے دو گنا یا دودھ کے برابر گیہوں
دے۔

۲۲۳۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا
الْمُسْعُودِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الصُّحَيْبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى الصَّادِقِ الْمُسَدِّقِ أَبِي الْقَاسِمِ
ﷺ أَنَّهُ حَدَّثَنَا قَالَ بَيْعُ الْمُحَفَّلَاتِ خِلَابَةٌ وَلَا تَجِلُّ
الْخِلَابَةُ لِمُسْلِمٍ .

۲۲۳۱ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ صادق مصدوق
ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا : مصراۃ
جانوروں کو بیچنا دھوکا ہے اور مسلمان کے لئے دھوکہ
حلال نہیں۔

خلاصہ الباب ☆ مصراۃ اسے کہتے ہیں جس بکری یا گائے بھینس کا دودھ تین روز تک نہ دوھا جائے تاکہ خریدار سمجھے کہ
اس کا دودھ زیادہ ہے۔ اس فعل سے منع کیا گیا اگر کسی نے ایسی بیچ کی پھر مشتری اس جانور کو واپس کرتا ہے تو اس بارے
میں اختلاف ہے۔

باب : نفع ضمان کے ساتھ مربوط ہے

۳۳ : بَابُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ

۲۲۳۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ مُخَلَّبِ بْنِ خُفَّافِ بْنِ أَيْمَاءِ ابْنِ
رَحْصَةَ الْبُقَارِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَضَىٰ أَنْ خَرَاجَ الْعَبْدِ بِضْمَانِهِ .

۲۲۳۲ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ صادر
فرمایا کہ غلام کی کمائی اس کے ضمان کے ساتھ مربوط
ہے۔

۲۲۳۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ
خَالِدِ الرَّزَّازِيِّ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
رَجُلًا اشْتَرَىٰ عَبْدًا فَاسْتَفْلَهُ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا فَرَدَّهُ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ اشْتَعَلَ غُلَامِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ .

۲۲۳۳ : حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک فرد نے
غلام خریدا اسے کام میں لگایا پھر اس میں عیب دیکھا تو واپس
کر دیا۔ فروخت کنندہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول اس
نے میرے غلام کو کام میں لگا کر فائدہ اٹھایا تو اللہ کے رسول
ﷺ نے فرمایا: نفع ضمان کے ساتھ مربوط ہے۔

باب : غلام کو واپس کرنے کا اختیار

۳۴ : بَابُ عُهْدَةِ الرَّقِيقِ

۲۲۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ
سَلِيمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ شَاءِ اللَّهِ
عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُهْدَةُ الرَّقِيقِ

۲۲۳۴ : حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا : غلام کو واپس کرنے کا اختیار تین روز

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

تک ہے۔

۲۲۴۵ : حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَافِعٍ ثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا عُقْدَةَ بَعْدَ أَرْبَعٍ .

۲۲۴۵ : حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار یوم تک (بائع کی) کوئی ذمہ داری نہیں۔

۴۵ : بَابُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا

بَابُ : معیوب چیز بیچتے وقت عیب ظاہر

فَلْيَبِينَهُ

کر دینا

۲۲۴۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ وَلَا يَجِلُّ لِلْمُسْلِمِ بَاعٌ مِنْ أَخِيهِ بِيَعَا فِيهِ عَيْبٌ إِلَّا بَيَّنَّهُ لَهُ .

۲۲۴۶ : حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے ہاتھ معیوب چیز فروخت کرے الا یہ کہ اس کے سامنے عیب ظاہر کر دے۔

۲۲۴۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الصُّحَّاحِ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَكْحُولٍ وَسَلِيمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يَبِينَهُ لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللَّهِ وَلَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ .

۲۲۴۷ : حضرت واہلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس نے عیب دار چیز عیب ظاہر کئے بغیر فروخت کی وہ مسلسل اللہ کی ناراضگی میں رہے گا اور فرشتے مسلسل اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔

☆ خلاصہ الباب : جب بائع عیب بیان کر دے پھر مشتری اس کو خریدے تو اب پھیرنے کا اختیار نہ ہوگا اگر بائع عیب بیان نہ کرے تو اختیار عیب مشتری کے لئے ثابت ہوتا ہے۔

۴۶ : بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ

بَابُ : (رشتہ دار) قیدیوں میں تفریق

السَّبَبِيِّ

سے ممانعت

۲۲۴۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُوتِيَ بِالسَّبَبِيِّ أَعْطَى أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا كَرَاهِيَةَ أَنْ يُفْرَقَ بَيْنَهُمْ

۲۲۴۸ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب قیدی لائے جاتے تو آپ ایک گھرانہ اکٹھا ہی عطا فرما دیتے اس لئے کہ آپ کو یہ پسند نہ تھا کہ ان میں جدائی کرا دیں۔

۲۲۴۹: حضرت علی کرم فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام عطا فرمائے وہ آپس میں بھائی تھے میں نے ایک بیچ دیا۔ آپ نے فرمایا: دونوں غلاموں کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا ان میں سے ایک میں نے فروخت کر دیا۔ فرمایا اسے واپس لے لو۔

۲۲۵۰: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس شخص پر جو ماں اور اولاد کے درمیان اور بھائی بھائی کے درمیان تفریق کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ محارم غلاموں اور باندیوں میں تفریق کے بارے میں حنفیہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک بڑا ہے دوسرا چھوٹا تو ان میں تفریق جائز نہیں۔ شافعیہ کا مسلک یہی ہے البتہ امام احمد فرماتے ہیں چاہے بڑے ہوں ان میں تفریق یعنی جدائی کرنا جائز نہیں۔

باب: غلام کو خرید لینا

۴۷: بَابُ الْبُرَاءِ الرَّقِيقِ

۲۲۵۱: حضرت عبدالجبار بن وہب فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عداء بن خالد بن ہوزہ نے فرمایا: میں تمہیں وہ مکتوب نہ پڑھاؤں جو رسول اللہ نے میرے لئے تحریر فرمایا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں ضرور پڑھائیے۔ انہوں نے ایک مکتوب نکال کر مجھے دیا۔ اس میں تھا: یہ وہ ہے جو عداء بن خالد نے محمد رسول اللہ سے خریدا۔ ان سے ایک غلام خریدا یا (لکھا تھا) ایک لونڈی خریدی اس میں نہ کوئی بیماری ہے نہ چوری کا مال ہے نہ حرام مال۔ مسلمان کی بیع مسلمان سے ہے۔

۲۲۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عُبَادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكُرَابِيِّيْنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِي الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوَزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْأَنْقَرِيُّكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلَى فَاخْرَجَ لِي كِتَابًا فَإِذَا فِيهِ هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوَزَةَ مِنْ مُحَمَّدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لِأَدَاءٍ وَلَا عَائِلَةً وَلَا خُبَةَ بَيْعِ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ.

۲۲۵۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: جب تم میں کوئی باندی خریدے تو یہ دعائے لگے: ”اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اسکی بھلائی کی اور اسکی سرشت میں جو بھلائی آپ نے رکھی اسکا

۲۲۵۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ الْجَارِيَةَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا

اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں اسکے شر سے اور اسکی ہرشت میں جو شر آپ نے رکھا اس سے“ اور برکت کی دعا مانگے اور جب تم میں سے کوئی اونٹ خریدے تو اسکی کوہان بالائی حصہ سے پکڑ کر برکت کی دعا مانگے اور یہ مذکورہ دعا بھی مانگے۔

باب: بیع صرف اور ان چیزوں کا بیان

جنہیں نقد بھی کم و بیش بیچنا درست نہیں

۲۲۵۳: امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونا سونے کے عوض سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ بیچا جائے تو سود نہیں اور گندم گندم کے عوض اور جو جو کے عوض سود ہے الا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور کھجور کھجور کے عوض سود ہے الا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔

۲۲۵۴: حضرت مسلم بن یسار اور عبداللہ بن عبید سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت معاویہ یہودیوں یا عیسائیوں کے گرجے میں جمع ہوئے تو حضرت عبادہ نے حدیث بیان کی فرمایا اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں چاندی کو چاندی کے عوض اور سونے کو سونے کے عوض اور گندم کو گندم کے عوض اور جو کو جو کے عوض اور چھوہارے کو چھوہارے کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ایک راوی نے یہ بھی کہا کہ اور نمک کو نمک دوسرے سے نمک کا تذکرہ نہیں کیا اور ہمیں قلم دیا کہ گندم جو کے عوض اور جو گندم کے عوض نقد و نقد جیسے چاہیں (کی بیشی کے ساتھ بیچیں)۔

۲۲۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

وَحَيْرٌ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعْوُذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَلِيَذَّعَ بِالْبُرْكََةِ وَإِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذُرْوَةِ سَنَامِهِ وَلِيَذَّعَ بِالْبُرْكََةِ وَلِبِقْلِ مِثْلِ ذَلِكَ.

۲۸: بَابُ الصَّرْفِ وَمَا لَا يَجُوزُ مَتَفَاعِلًا

يَدَا بَيْدٍ

۲۲۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَنُصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانَ النَّضْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالذَّهَبِ بِالدَّهَبِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ.

۲۲۵۴: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَدَّاشٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ قَالَا ثَنَا سَلْمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ التَّمِيمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبِيدَةَ حَدَّثَاهُ قَالَ جَمَعَ الْمُتَمَرُّ بَيْنَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَمَعَاوِيَةَ أَمَا فِي كَنِيْسَةِ وَأَمَا فِي بَيْعَةٍ فَحَدَّثْتُهُمْ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ نَهَا نَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمَلْحُ بِالْمَلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَأَمَرْنَا أَنْ نَبِيعَ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرِ بِالْبُرِّ يَدَا بَيْدٍ كَيْفَ شَنَّا.

۲۲۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبِيدَةَ ثَنَا

فَضِيلُ بْنُ عَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَعِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ .

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونا اور جو کے بدلے جو اور گندم کے بدلے گندم برابر برابر بیچا کرو۔

۲۲۵۶ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْزُقُنَا تَمْرًا مِنْ تَمْرٍ الْجَمْعِ فَتُسْتَبَدَلُ بِهِ تَمْرًا هُوَ أَطْيَبُ مِنْهُ وَنَزِيدُ فِي السَّعِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَضْلُخُ صَاعٌ تَمْرًا بِصَاعَيْنِ وَلَا دَرَاهِمٌ بِدَرَاهِمَيْنِ وَالذَّرْهَمُ بِالذَّرْهَمِ وَالذَّنْيَارُ بِالذَّنْيَارِ وَلَا فَضْلٌ بَيْنَهُمَا إِلَّا وَزْنَا .

۲۲۵۶ : حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کھجور دیتے ہم اس کے بدلہ میں اچھی کھجور لے لیتے اور اپنی کھجور کچھ زیادہ دے دیتے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک صاع کھجور دو صاع کے عوض بیچنا درست نہیں اور ایک درہم ایک درہم کے عوض ایک اشرفی ایک اشرفی کے عوض جن کا وزن برابر ہو کسی طرف بھی زیادہ ہو بیچنا درست ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ احادیث ربوا (سود) کی حرمت کے بارے میں ہیں ربوا لغت میں مطلق زیادتی کو کہتے ہیں۔ شریعت میں ربوا مال کی اس زیادتی کو کہتے ہیں جو معاوضہ مال میں بلا عوض ہو یعنی دو ہم جنس چیزوں میں سے ایک کا دوسرے پر بمعیار شرعی زائد ہونا ربوا کہلاتا ہے۔ معیار شرعی سے مراد کیل اور وزن ہے نفس ربوا کی حرمت تو آیت: ﴿وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ سے ثابت ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں لیکن آیت میں انتہائی اجمال ہے اسی وجہ سے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تشفی نہ ہوئی اور انہوں نے السہم بین لنا بیانا شافیا سے مستجاب درخواست پیش کی تو زبان نبوت پر یہ کلمات شافیہ جاری ہوئے یہ جو ان احادیث میں مذکور ہیں باقی کتب حدیث میں بھی تقریباً سولہ صحابہ کرام سے مروی ہے۔ اب اہل ظاہر تو ربوا کا دائرہ صرف انہی مذکورہ اشیاء تک محدود رکھتے ہیں لیکن علماء مجتہدین رحمہم اللہ کا اس پر اتفاق ہے کہ ان چھ چیزوں کے علاوہ دیگر اشیاء میں بھی ربوا ہو سکتا ہے جن کا حکم ان پر قیاس کر کے نکالا جائے گا اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ ماخذ علت یہی حدیث ہے لیکن معیار حرمت اور علت ممانعت میں آراء مختلف ہیں۔ امام شافعی کے قول جدید میں گندم جو کھجور اور نمک میں طعم (کھانا) اور سونے چاندی سے شمیت اور دوسرا وصف جنس کا متحد ہونا علت قرار دیا ہے چونکہ چونہ وغیرہ میں یہ دونوں علتیں نہیں پائی جاتیں اس لئے شوافع کے یہاں اس میں کمی بیشی جائز ہوگی۔ امام مالک نے گندم جو کھجور نمک میں غذائیت اور باقی اشیاء میں ذخیرہ کرنا علت مانی ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان اشیاء کے مقابلہ سے اتحاد جنس اور مماثلت سے قدر معبود یعنی کیلی یا وزنی ہونا حرمت ربوا کی علت نکالی ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ حدیث مذکور میں چھ اشیاء کو بطور مثال ذکر کر کے ایک قاعدہ کلیہ کی طرف اشارہ ہے اس واسطے سونا چاندی وزنی ہیں باقی اشیاء ملکی ہیں تو گویا یوں ارشاد نبوی ہوا کہ ہر کیلی اور موزونی چیز میں مماثلت ضروری ہے اور مماثلت دو اعتبار سے ہوتی ہے صورتاً اور معنی۔

۴۹ : بابٌ مِنْ قَالَ لَارِبًا الْآ

فِي النَّسِيئَةِ

۲۲۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ الذَّرْهَمُ بِالذَّرْهَمِ وَالذِّينَارُ بِالذِّينَارِ فَقُلْتُ
إِنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَقَيْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ
هَذَا الَّذِي تَقُولُ فِي الضَّرْفِ أَشْيَاءَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ مَا
وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ .

۲۲۵۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ أَنبَانَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
سُلَيْمَانَ ابْنِ عَلِيٍّ الرَّبِيعِيِّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَأْمُرُ
بِالضَّرْفِ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ وَيُحَدِّثُ ذَلِكَ عَنْهُ ثُمَّ بَلَغَنِي
أَنَّهُ رَجَعَ عَنْ ذَلِكَ فَلَقِيْتُهُ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ
رَجَعْتَ قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ رَأْيَا مَنِيَّ وَهَذَا أَبُو سَعِيدٍ
يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ
الضَّرْفِ .

خلاصہ الباب : ان احادیث سے سو دو والی اشیاء میں ادھار کا حرام ہونا ثابت ہوا۔

باب : ان لوگوں کی دلیل جو کہتے ہیں کہ

سو ادھار ہی میں ہے

۲۲۵۷ : حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں میں نے ابو سعید
خدریؓ کو یہ فرماتے سنا: درم درم کے عوض اشرفی اشرفی
کے عوض بیچنا جائز ہے۔ میں نے کہا میں نے ابن عباسؓ
سے کچھ اور بات سنی ہے تو ابو سعید خدریؓ نے کہا: سنو!
میں ابن عباسؓ سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ یہ جو
آپ بیچ صرف کے متعلق کہتے ہیں اسکے متعلق بتائیے۔
آپ نے اللہ کے رسولؐ سے کچھ سنا ہے یا اللہ کی کتاب
میں غور کر کے سمجھا ہے کہنے لگے یہ مسئلہ نہ میں نے اللہ کی
کتاب میں غور کر کے سمجھا نہ خود اللہ کے رسولؐ سے سنا
البتہ (حضرت) اسامہ بن زیدؓ نے مجھے بتایا کہ اللہ کے
رسولؐ نے فرمایا: سو ادھار میں ہی ہے۔

۲۲۵۸ : حضرت ابو الجوزاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت
ابن عباسؓ کو سنا کہ صرف کو جائز قرار دیتے ہیں پھر مجھے
معلوم ہوا کہ انہوں نے اس سے رجوع کر لیا ہے میں مکہ
میں ان سے ملا اور کہا مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے رجوع کر لیا
ہے۔ فرماتے لگے جی ہاں یہ میری رائے تھی اور ان ابو سعید
نے مجھے اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث سنائی کہ آپ نے
صرف سے منع فرمایا (جب برابر برابر یا نقد و نقد نہ ہو)۔

باب : سونے کو چاندی کے بدلہ

فروخت کرنا

۲۲۵۹ : حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو چاندی کے

۵۰ : بابٌ صَرَفِ الذَّهَبِ

بِالْوَرِقِ

۲۲۵۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سَيِّبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ بْنَ الْحَدَثَانَ يَقُولُ

عوض فروخت کرنا سود ہے الا یہ کہ نقد در نقد ہو ابو بکر بن شبیبہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام سفیان کو یہ کہتے سنا یا رکھنا سونے کو چاندی کے عوض فرمایا ہے (یعنی اختلاف جنس کے باوجود ادھار کو سود فرمایا ہے)۔

۲۲۶۰: حضرت مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں میں یہ کہتا ہوا آیا کہ کون در اہم کی بیع صرف کرے گا طلحہ بن عبید اللہ حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے اپنا سونا ہمیں دکھاؤ پھر ٹھہر کر آنا جب ہمارا خزانچی آئے گا تو ہم در اہم دے دیں گے۔

اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: ہرگز نہیں بخدایا تم اس کو چاندی ابھی دو یا اس کا سونا اسے واپس کر دو اس لئے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: چاندی سونے کے عوض فروخت کرنا سود ہے الا یہ کہ نقد در نقد ہو۔

۲۲۶۱: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اشرفی اشرفی کے عوض اور درم درم کے عوض بیچو تو ان میں کمی بیشی نہ ہو جس کو چاندی کی ضرورت ہو وہ اس کو سونے کے عوض اور جس کو سونے کی ضرورت ہو وہ اس کو چاندی کے عوض لے لے اور بیع تو صرف ہاتھوں ہاتھ ہونا ضروری ہے۔

بَابُ: چاندی کے عوض سونا اور سونے

کے عوض چاندی لینا

۲۲۶۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا تو میں چاندی (جو قیمت میں طے ہوئی) کے عوض سونا اور کبھی سونا (جو قیمت میں طے

سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالذَّهَبِ بِالزُّورِقِ رَبَا الْإِهَاءِ وَهَاءِ.

قال أبو بكر بن أبي شيبة سمعت سفیان يقول الذهب بالزورق أحفظوا.

۲۲۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَضْطَرُّ مِنَ الدَّرَاهِمِ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرْنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ أَتَيْنَا إِذَا جَاءَ خَازِنُنَا نَعْطُكَ وَرِقًّا.

فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَلَّا وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنَّهَ وَرِقَّهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزُّورِقُ بِالذَّهَبِ رَبَا الْإِهَاءِ وَهَاءِ.

۲۲۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّافِعِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ شَافِعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا فَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِزُورِقٍ فَلْيَضْطَرِّفْهَا بِذَهَبٍ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِذَهَبٍ فَلْيَضْطَرِّفْهَا بِالزُّورِقِ وَالضَّرْفُ هَاءٌ وَهَاءٌ.

۵۱: بَابُ اقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنَ الزُّورِقِ وَالزُّورِقِ

مِنَ الذَّهَبِ

۲۲۶۲: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ خَبِيبٍ وَسَفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْجَمَانِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُيَيْنَةَ الطَّنَافِسِيُّ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ الشَّائِبِ أَوْ سِمَاكُ

ہوتا اس کے) عوض چاندی اور دراہم کے عوض اشرفیاں اور اشرفیوں کے عوض دراہم لے لیتا تھا پھر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: جب سونا چاندی میں سے ایک چیز لو اور دوسری دو تو اپنے ساتھی سے ایسی حالت میں جدا نہ ہو کہ تمہارے درمیان کچھ کھٹک اور اشتباہ ہو (بلکہ معاملہ بالکل صاف کر کے اور حساب بے باق کر کے جدا ہو)۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

باب: دراہم اور اشرفیاں توڑنے

سے ممانعت

۲۲۶۳: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کا راجح سکے توڑنے سے منع فرمایا الا یہ کہ مجبوری ہو۔

باب: تازہ کھجور چھوہارے کے عوض بیچنا

۲۲۶۴: حضرت ابو عیاش ثمالی نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا کہ سفید گیہوں جو کے عوض خریدنا کیسا ہے؟ تو سعد نے ان سے کہا: ان میں بہتر چیز کون سی ہے؟ میں نے کہا: سفید گیہوں۔ آپ نے مجھے اس سے منع فرمایا اور کہا: میں نے رسول اللہ سے سنا آپ سے پوچھا گیا کہ تازہ کھجور چھوہارے کے عوض خریدنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: تازہ کھجور جب خشک ہوگی تو کم ہو جائیگی؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے اس سے منع فرما دیا۔

وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا سِمَاكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ ابِيعُ الْاِبِلِ فَكُنْتُ اَخُذُ الذَّهَبَ مِنَ الْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ مِنَ الذَّهَبِ وَالذَّنَانِيرَ مِنَ الذَّنَانِيرِ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِذَا اخَذْتَ اَحَدَهُمَا وَاَعْطَيْتَ الْاٰخَرَ فَلَا تُفَارِقْ صَاحِبَكَ وَبَيْنَهُ لَيْسَ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اسْحَقَ

اَبَانَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَمَاكِ بْنِ خَرَّبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

۵۲ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَسْرِ الدَّرَاهِمِ

وَالذَّنَانِيرِ

۲۲۶۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونَ ابْنُ اسْحَقَ قَالُوا اَبَانَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فِضَاءٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ عَنْ كَسْرِ سِكَّةِ الْمُسْلِمِينَ الْجَائِزَةَ بَيْنَهُمْ اِلَّا مِنْ بَأْسٍ .

۵۳ : بَابُ بَيْعِ الرُّطْبِ بِالتَّمْرِ

۲۲۶۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ وَاسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ لَنَا مَالِكُ بْنُ انسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ زَيْدًا ابَا عِيَّاشٍ مَوْلَى لِبْنِي زُهْرَةَ اخْبَرَنِي أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ ابْنِ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ اشْتِرَاءِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْبِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ اِيْتُهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهَيْتَنِي عَنْهُ وَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اشْتِرَاءِ الرُّطْبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ اِنْقُصِ الرُّطْبُ اِذَا بَيْسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ .

خلاصہ الباب ☆ یہ حدیث ائمہ ثلاثہ اور صحابین کی دلیل ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پختہ کھجور کو چھوہارے کے عوض کیل کے اعتبار سے فروخت کرنا جائز نہیں کیونکہ بعد میں تر کھجور خشک ہو کر کم ہو جائے گی امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں برابر برابر فروخت کرنا جائز ہے امام صاحب کا کہنا یہ ہے کہ ان حدیثوں میں ادھار بیع کرنے سے منع کرنا مقصود ہے کیونکہ

سوال اسی کی بابت تھا چنانچہ سنن ابی داؤد مستدرک حاکم دارقطنی اور طحاوی کی روایت میں اس کی تصریح موجود ہے۔ ان کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۴ : بَابُ الْمَزَابِنِ وَالْمُحَاقَلَةِ

بَابُ : مَزَابِنِ اور محاقلہ

۲۲۶۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَزَابِنِ وَالْمُزَابِنَةِ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ تَمْرًا خَائِطَهُ إِنْ كَانَتْ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَتْ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَيْبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَتْ زُرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلٍ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كَيْلَهُ .

۲۲۶۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ آدمی اپنے باغ کی کھجوریں تکی ہوئی کھجوروں کے بدلہ میں اندازے سے بیچے اور اپنے انگوروں کو ماپی ہوئی کشمش کے بدلے میں اندازے سے بیچے اور کھیتی کو ماپے ہوئے اناج کے بدلے اندازے سے بیچے۔ آپ نے ان سب سے منع فرمایا۔

۲۲۶۶ : حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ .

۲۲۶۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۲۲۶۷ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ .

۲۲۶۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

خلاصہ السباب ✽ ان احادیث میں بیع مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔ بیع مزابنہ یعنی درخت خرما پہ پکی ہوئی کھجوروں کو خشک کٹی ہوئی کھجوروں کے عوض اندازہ کے ساتھ ماپ کر فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ امام شافعی پانچ دسق سے کم میں اس صورت کو جائز کہتے ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور عرایا کی اجازت دی ہے عرایا جمع ہے عریت کی جس کی تفسیر امام شافعی کے یہاں وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی بشرطیکہ پانچ دسق سے کم میں ہو خفیہ کہتے ہیں کہ عریت دراصل عطیہ کو کہتے ہیں اہل عرب کی عادت تھی کہ وہ اپنے باغ سے ایک ادھ درخت کے پھل مسکین کو بہہ کر دیتے پھر جب پھل کے موسم میں باغ کا مالک اپنے اہل و عیال کے ساتھ باغ میں آتا تو اس اجنبی مسکین کی وجہ سے تنگی محسوس کرتا پس اس ضرورت کے پیش نظر مالک کو اس کی اجازت دی گئی کہ وہ مسکین کو ان پھلوں کے بجائے دوسرے کٹے ہوئے پھل دے دے تو ظاہر کے لحاظ سے گویہ بیع کی صورت ہے لیکن درحقیقت بیع نہیں بلکہ بہہ ہے۔

۵۵ : بَابُ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا

بَابُ : بَيْعِ عَرَايَا

۲۲۶۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا
ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي
زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا .

۲۲۶۸ : حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی رخصت دی۔

۲۲۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
يُحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍَا أَنَّهُ قَالَ
حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَخَّصَ فِي بَيْعِ
الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا .

۲۲۶۹ : حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کو انداز اس کے برابر کھجور کے عوض فروخت کرنے کی اجازت دی۔
حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ عرایا یہ ہے کہ مرد اپنے اہلخانہ کے کھانے کے لئے کھجوروں کے درخت خریدے اور اس کے بدلے میں انداز اتنی ہی کھجوریں دے۔

قَالَ يُحْيَى الْعَرَايَا أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ تَمْرًا الشَّخْلَاتِ
بِطَعَامِ أَهْلِهِ رُطْبًا بِخَرْصِهَا تَمْرًا .

۵۶ : بَابُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ

بَابُ : جَانُورُ كُوجَانُورُ كُے بدلہ میں

نَسِيئَةٌ

أُدْهَارُ بَيْحِنَا

۲۲۷۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْخَمْسِ عَنْ سَمُرَةَ
بِنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ
بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً .

۲۲۷۰ : حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلہ میں ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔

۲۲۷۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَ
أَبُو خَالِدٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْحَيَوَانِ وَاحِدًا بَاثْنَيْنِ يَدَا بَيْدٍ
وَكَرْهَهُ نَسِيئَةً .

۲۲۷۱ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک جانور کو دو جانوروں کے بدلہ ہاتھوں ہاتھ فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور ادھار کو پسند نہ فرمایا۔

۱۔ عرایا یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے دو تین درخت مثلاً مسکین کو دے دیتا ہے پھر وہ مسکین باغ میں پھل اتارنے کے لئے آتا ہے مگر طور سے موسم میں باغوں والے اہل خانہ سمیت باغ میں ہی اقامت اختیار کر لیتے تھے اس لئے مالک کو اور اہل خانہ کو بار بار بار کی آمد و رفت سے دقت ہوتی تو مالک مسکین سے کہتا کہ جتنی کھجور پر ہے انداز اتنی ہی تم مجھ سے اترتی ہوئی وصول کر لو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی کیونکہ پہلے جو درخت دیئے وہ بہت تھا جس پر مسکین کا قبضہ نہیں ہوا اس لئے بہت نام نہ ہونے کی وجہ سے مالک کے لئے رجوع جائز ہوا پھر اس نے اس بہ غیر تمامہ کے عوض ایک اور بہہ (اتری ہوئی کھجوریں دے) کر دیا تو اس میں بھی شرعاً کوئی قباحت نہیں بخلاف بیع مزاہنہ کے کہ وہ درست نہیں کیونکہ وہ اس سے مختلف ہے۔ (عبدالرشید)

۵۷ : بَابُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ مُتَّفَاضِلًا

يَدَا بَيْدٍ

۲۲۷۲ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَنَبِيُّ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُرْوَةَ ج وَحَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ اشْتَرَى صَفِيَّةَ بَسْبُغَةَ أَرُوسٍ .

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنْ دَخِيَةِ الْكَلْبِيِّ .

۵۸ : بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الرَّبَا

۲۲۷۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بِيْ عَلَى قَوْمٍ يُطَوِّنُهُمْ كَالْبَيْوُتِ فِيهَا الْحَيَّاتُ تَرَى مِنْ خَارِجٍ نَطْوِنُهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرَائِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرَّبَا .

۲۲۷۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّبَا سَبْعُونَ حُوبًا أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكَحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ .

۲۲۷۵ : حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ الصِّيْرَفِيُّ أَبُو حَفْصٍ ثَنَا بِنُ أَبِي عَبْدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الرَّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ بَابًا .

۲۲۷۶ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُتَسِيبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِنْ آجَرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ الرَّبَا وَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ وَلَمْ

ہا آپ : جانور کو جانور کے بدلہ میں کم و بیش
لیکن نقد بیچنا

۲۲۷۲ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو سات غلاموں کے بدلہ میں خریدا۔ حضرت عبدالرحمن کی روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے خریدا۔

ہا آپ : سود سے شدید ممانعت

۲۲۷۳ : حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس شب مجھے (معراج اور) سیر کرائی گئی میں ایک جماعت کے پاس سے گزرا جن کے پیٹ کمروں کی مانند تھے ان میں بہت سے سانپ پیٹوں کے باہر سے دکھائی دے رہے تھے میں نے کہا جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہنے لگے یہ سودخور ہیں۔

۲۲۷۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود (میں) سترگناہ ہیں سب سے ہلکا گناہ ایسے ہے جیسے مرد اپنی ماں سے زنا کرے۔

۲۲۷۵ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے تہتر باب ہیں (یعنی تہتر گناہوں کے برابر ہے)

۲۲۷۶ : حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں (معاملات میں) سب سے آخر میں سود کی آیت نازل ہوئی (اسلئے وہ منسوخ نہیں) اور اللہ کے رسول ﷺ کا وصال ہو گیا اور آپ اس آیت کی پوری تفسیر نہ فرما سکے اسلئے سود کو

يُفْتَرُهَا لَنَا فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّبِّيَّةَ .

بھی چھوڑ دو اور جس میں سود کا شبہ ہو اسے بھی چھوڑ دو۔

۲۲۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا

۲۲۷۷ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

شُعْبَةُ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ

روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سود

عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

کھانے والے کھلانے والے اس کی گواہی دینے والے

ﷺ لَعَنَ أَكْلَ الرِّبَا وَمُؤْكَلَهُ وَشَاهِدِيهِ وَكَاتِبَهُ .

اور اس کا معاملہ لکھنے والے سب پر لعنت فرمائی۔

۲۲۷۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ

۲۲۷۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي خَيْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ

ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَأْتِيَنَّ عَلَيَّ النَّاسُ

لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ کوئی بھی ایسا نہ رہے گا

زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا فَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ أَضَابَهُ

جو سود خور نہ ہو اور جو سود نہ کھائے اسے بھی سود کا غبار

مِنْ غُبَارِهِ .

لگے گا۔

۲۲۷۹ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ غَوْنٍ ثَنَا

۲۲۷۹ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ دُكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی سود (کالین

عَمِيلَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أَحَدٌ

دین) زیادہ کرتا ہے اس کا انجام مال کی کمی کی صورت

أَكْثَرَ مِنَ الرِّبَا إِلَّا كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهِ إِلَى قَلْبِهِ .

میں ظاہر ہوتا ہے۔

خلاصہ الباب ان احادیث میں سود کی برائی بیان کی گئی ہے سود کی حرمت کے بابت آیت قرآنیہ قطعاً ہے ناقابل تہنئ

ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ کوئی آدمی سود سے نہ بچے گا تو یہ پیشین گوئی اس

زمانہ میں پوری ہو رہی ہے جتنا بھی کوئی سود سے بچنا چاہے نہیں بچ سکتا۔

باب : مقررہ ماپ تول میں مقررہ مدت

۵۹ : بَابُ السَّلْفِ فِي كَيْلِ مَعْلُومٍ وَوَزْنِ

تک سلف کرنا

مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ .

۲۲۸۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

۲۲۸۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اس وقت اہل

ابن ابی نجیح عن عبد الله بن كثير عن ابی المنهال عن

مدینہ کھجوریں دو تین سال تک کے لئے سلف کرتے تھے

ابن عباس قال قدم النبي ﷺ وهم يسلفون في التمر

آپ نے فرمایا جو سلف کرے تو اسے چاہئے کہ معین ماپ

السنين والثلاث فقال من أسلف في تمر فليسلف في

تول میں معینہ مدت کے لئے سلف کرے۔

كَيْلِ مَعْلُومٍ وَوَزْنِ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ .

۲۲۸۱ : حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ ایک مرد

۲۲۸۱ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا الْوَلِيدُ

بن مسلم عن محمد بن حمزة بن يوسف بن عبد الله ابن سلام عن ابيه عن جده عبد الله ابن سلام قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان بنى فلان اسلموا لقوم من اليهود والهم قد جاعوا فاحاف ان يرتدوا فقال النبي صلى الله عليه وسلم من عنده فقال رجل من اليهود عندي كذا وكذا بشيء قد سماه اراه قال ثلاث مائة دينار بسفر كذا وكذا من حائط بنى فلان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذا وكذا الى اجلي كذا وكذا وليس من حائط بنى فلان.

۲۲۸۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي عن ابي الثعالدي قال امترى عبد الله ابن شداد وابو برزة في السلم فارسلوا الى عبد الله بن ابي اوفى رضي الله تعالى عنه فسألته فقال كنا نسلم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وعهد ابي بكر وعمر في الحنطة والشعير والزبيب والتمر عند قوم ما عندهم.

فَسَأَلْتُ ابْنَ اَبْرِي فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ

خلاصہ الباب ۵۱ ان ابواب میں بیع سلم کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ از روئے قیاس سلم جائز نہیں کیونکہ بوقت عقد منتظم فیہ (بیع) موجود نہیں ہوتی مگر یہ کتاب و سنت اور اجماع سب سے ثابت ہے اس لئے قیاس کو ترک کرنا پڑا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بخدا حق تعالیٰ نے سلف (سلم) کو حلال فرمایا ہے اور اس کے بارے میں اطول آیت: یا ایہا الذین امنوا اذا تدانتم بدين الى اجل مسمى نازل فرمائی۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک بیع سلم سات شرطوں سے صحیح ہوگی (۱) مسلم فیہ (بیع) کی جنس معلوم ہو کہ گیہوں سے یا کھجور۔ (۲) نوع معلوم ہو کہ وہ گیہوں یا کھجور آدمیوں کے بیچے ہوئے ہوں گے یا بارش کے۔ (۳) حقیقت معلوم ہو کہ عمدہ قسم کے ہوں گے یا گھنیا۔ (۴) مقدار معلوم ہو کہ اس من ہوں گے یا بیس من کیونکہ ان چیزوں کے اختلاف سے منتظم فیہ (بیع) مختلف ہوتی ہے اس لئے بیان کر دینا ضروری ہے تاکہ جھگڑانہ ہو۔ (۵) مدت معلوم ہو کہ پندرہ روز بعد لے گا یا بیس روز بعد۔ امام شافعی کے یہاں با مدت بھی صحیح ہے پھر حنیفہ کے یہاں اقل مدت (کم از کم) میں چند اقوال ہیں۔ (۶) رأس المال کی مقدار معلوم ہو اگر عقد رأس المال کی مقدار سے متعلق ہو۔ (۷) جن اشیاء میں بار برداری کی کلفت ہو ان میں مکان ایقاع (بیع ادا کرنے کی جگہ) کا بیان۔ صاحبین اور

نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں یہودی قوم مسلمان ہو گئی ہے اور وہ بھوک میں مبتلا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں (العیاذ باللہ) مرتد نہ ہو جائیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس کچھ مال ہو وہ مجھ سے سلم کر لے تو ایک یہودی مرد نے کہا میرے پاس اتنا اتنا ہے مال کی مقدار بتائی میرا گمان ہے کہ تین سو دینار کہے اس نرخ پر غلہ لوں گا فلاں قبیلہ کے باغ یا کھیت سے تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: غلہ اس نرخ پر اتنی مدت کے بعد ملے گا اور اس قبیلہ کے کھیت کا ہونا ضروری نہیں۔

۲۲۸۲: حضرت ابو مجالد فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن شداد اور حضرت ابو برزہ کا سلم کے بارے میں اختلاف ہوا انہوں نے مجھے حضرت عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے ان سے سوال کیا تو فرمایا ہم رسول اللہ اور حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں گندم جو کشمش اور کھجور میں جن لوگوں کے پاس یہ چیزیں ہوتیں ان سے سلم کرتے تھے میں نے اس کے بعد حضرت ابن ابزی سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اس کی بھی ضرورت نہیں۔ نیز حنفیہ کے نزدیک جاندار میں بیع سلم صحیح نہیں۔ دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان میں بیع سلم سے منع فرمایا ہے۔ اس حدیث کو حاکم دارقطنی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک حیوان میں بیع سلم درست ہے حدیث باب ان کی دلیل ہے امام ابوحنیفہ کی طرف سے جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حیوان کی بیع حیوان کے عوض میں ادھار جائز ہے حالانکہ صحیح احادیث جس کو ابن حبان، عبدالرزاق، دارقطنی، بزار، بیہقی، طبرانی، ترمذی، مسند احمد سے روایت کیا ہے اس کی مخالفت ثابت ہے۔

۶۰ : بَابُ مَنْ أَسْلَمَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرَفُهُ

إِلَى غَيْرِهِ

پاؤ: ایک مال میں سلم کی تو اسے

دوسرے مال میں نہ پھیرے

۲۲۸۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی ایک چیز میں سلم کرو تو اب اسے دوسری چیز میں نہ ٹھہراؤ۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۲۲۸۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْلَمْتَ فِي شَيْءٍ فَلَا تُصْرَفُهُ إِلَى غَيْرِهِ .

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْلَمْتَ فِي شَيْءٍ فَلَا تُصْرَفُهُ إِلَى غَيْرِهِ .

۶۱ : بَابُ إِذَا اسْلَمَ فِي نَخْلٍ بِعَيْنِهِ

لَمْ يُطْلِعْ

پاؤ: معین کھجور کے درخت میں سلم کی

اور اس سال اس پر پھل نہ آیا تو؟

۲۲۸۴: نجرانی کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا میں کھجور کے درخت میں پھل آنے سے قبل سلم کر لوں؟ فرمایا: نہیں میں نے عرض کیا کیوں؟ فرمایا نبی کے زمانہ میں ایک مرد نے باغ میں سلم کی پھل آنے سے قبل۔ پھر اس سال باغ میں کچھ بھی پھل نہ آیا تو خریدار نے کہا جب تک پھل نہ آئے یہ میرا ہے اور فروخت کنندہ نے کہا کہ میں نے تو تمہیں اسی سال (کا پھل) بیچا تھا اور بس ان دونوں نے اپنا جھگڑا اللہ کے رسول کی خدمت میں پیش کیا آپ نے فروخت کنندہ سے فرمایا: اس نے

۲۲۸۴ : حَدَّثَنَا هُنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النَّجْرَانِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ اسْلَمَ فِي نَخْلٍ قَبْلَ أَنْ يُطْلِعَ قَالَ لَا قُلْتُ لِمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا اسْلَمَ فِي حَدِيثِهِ نَخْلٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَبْلَ أَنْ يُطْلِعَ النَّخْلَ فَلَمْ يُطْلِعِ النَّخْلَ شَيْئًا ذَلِكَ الْعَامَ فَقَالَ الْمُشْتَرِي هُوَ لِي حَتَّى يُطْلِعَ وَقَالَ الْبَائِعُ إِنَّمَا بَعْتُكَ النَّخْلَ هَذِهِ السَّنَةَ فَاصْتَصِمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلْبَائِعِ اخذ مِنْ نَخْلِكَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ فِيمَ تَسْتَجِلُّ مَا لَهُ أَرْدُو عَلَيْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ وَلَا تُسَلِّمُوا لِي

نَحْلٍ حَتَّى يَتَذَوَّضَ لِحَاةً .

تمہارے باغ سے کچھ پھل لیا؟ اس نے کہا نہیں آپ

نے فرمایا: پھر تم اسکا مال کیسے حلال سمجھ رہے ہو جو تم نے اس سے لیا ہے واپس کرو اور جب تک درخت کے پھلوں کا قابل استعمال ہونا معلوم نہ ہو درخت میں سلم نہ کرو۔

۶۲ : بَابُ السَّلْمِ فِي الْخِيَوَانِ

پاب: جانور میں سلم کرنا

۲۲۸۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ اسْلَمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي زَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا وَقَالَ إِذَا جَاءَتْ إِبِلُ الصَّدَقَةِ قَضَيْنَاكَ فَلَمَّا قَدِمَتْ قَالَ يَا أَبَا زَافِعِ اقْضِ هَذَا الرَّجُلِ بَكْرَهُ فَلَمْ اجْزِ إِلَّا رُبَاعِيًا فَصَاعِدًا فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اعْطِهِ فَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً .

۲۲۸۵: حضرت ابورافع سے روایت ہے کہ نبی نے ایک مرد سے جو ان اونٹ (بکر) میں سلم کی اور فرمایا: جب صدقہ کے اونٹ آئیں گے تو ہم تمہیں ادا کیگی کر دیں گے جب صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ نے فرمایا: اے ابورافع اس مرد کو اسکا بکر (جو ان اونٹ) ادا کرو مجھے (صدقہ کے اونٹوں میں) صرف رباعی یا اس سے بڑا ملا۔ میں نے نبی کو بتایا۔ آپ نے فرمایا: رباعی دے دو اسلئے کہ بہترین لوگ وہ ہیں جو ادا کیگی اچھے طریقے سے کریں۔

۲۲۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا مُغَاوِرَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ هَابِيءٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَرَبِيَّ ابْنَ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ أَقْضِنِي بَكْرِي فَأَعْطَاهُ بَعِيرًا مُبِينًا فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا اسْرُ مِنْ بَعِيرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ خَيْرُهُمْ قَضَاءً .

۲۲۸۶: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا میرا بکر (جو ان اونٹ) ادا کیجئے۔ آپ نے اسے مسن (اس سے بڑا اونٹ) دے دیا تو دیہاتی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ میرے اونٹ سے بڑا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنا قرض اچھے طریقہ سے ادا کریں۔

۶۳ : بَابُ الشَّرِكَةِ وَالْمُضَارَبَةِ

پاب: شرکت اور مضاربت

۲۲۸۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَابُو بَكْرِ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مَهَاجِرٍ عَنْ قَائِدِ السَّائِبِ عَنِ السَّائِبِ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ كُنْتُ شَرِيكِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكُنْتُ خَيْرَ شَرِيكٍ كُنْتُ لَا تُدَارِنِي وَلَا تَمَارِنِي .

۲۲۸۷: حضرت سائب رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: زمانہ جاہلیت میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے شریک تھے۔ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) بہترین شریک تھے نہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ سے مقابلہ کرتے تھے نہ جھگڑتے تھے۔

۲۲۸۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور سعد اور عمار بدر کے روز غنیمت میں شریک ہوئے (یعنی یہ ملے کیا کہ جنگ کریں گے غنیمت جس کو بھی ملے وہ تینوں کی مشترک ہوگی) تو میں اور عمار تو کچھ تلے اور سعد نے دو مرد (کافروں کے) پکڑے۔

۲۲۸۹: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں میں برکت ہے مدت معینہ تک ادھار پر فروخت کرنا، مضاربت کرنا اور گندم جو میں ملانا گھر میں استعمال کے لئے نہ کہ فروخت کے لئے۔

☆ خلاصہ الباب: مضاربت کی تعریف یہ ہے کہ آدمی دوسرے کو اپنا روپیہ دے وہ اس میں تجارت کرے اس شرط پر کہ نفع میں دونوں کا حصہ ہوگا۔ اس حدیث کے راوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کو بیان فرماتے ہیں سبحان اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شروع فطرت سے ایسے تھے کہ ایسے اخلاق تو تعلیم و تربیت اور مجاہدہ کے بعد بھی حاصل ہونا مشکل ہیں۔

باب: مرد اپنی اولاد کا مال کس حد تک

استعمال کر سکتا ہے

۲۲۹۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاکیزہ ترین چیز جو تم کھاؤ وہ تمہاری اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد (کی کمائی) بھی تمہاری کمائی ہے۔

۲۲۹۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرا مال بھی ہے اور اولاد بھی اور میرا باپ چاہتا ہے کہ میرا تمام مال ہڑپ کر جائے۔ آپ نے فرمایا: تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے ہیں۔

۲۲۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَقَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَسَعْدٌ وَعُمَارٌ يَوْمَ بَدْرٍ فِيمَا نَصِيبُ فَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَلَا عُمَارٌ بِشَيْءٍ وَجَاءَ سَعْدٌ بِرَجُلَيْنِ .

۲۲۸۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا بَشْرُ بْنُ ثَابِتِ الْبَزَّازِ ثَنَا نَصْرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَبْدِ الرَّحِيمِ) بْنِ دَاوُدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَهْبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ فِيهِنَّ الْبَرَكَاتُ الْبَيْعُ إِلَى أَجَلٍ وَالْمُقَارَضَةُ وَالْخَلَاطُ الْبِرْنَا لَشَعْبِرٍ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ .

۶۳: بَابُ مَا لِلرَّجُلِ مِنْ مَالٍ

وَلِدِهِ

۲۲۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمِيهِ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَطِيبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَإِنْ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ .

۲۲۹۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا وَإِنَّ أَبِي يُرِيدُ أَنْ يَتَحْتَاحَ مَالِي فَقَالَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ .

۲۲۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرا باپ میرا مال ہڑپ کر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے اس لئے تم ان کا مال کھاؤ۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باپ اپنے بیٹے کے مال میں تصرف کر سکتا ہے۔ بیٹا اپنے ماں باپ سے کسی صورت میں مقابلہ نہیں کر سکتا والدین کے اپنی اولاد پر بہت حقوق ہیں کما حقہ ان کو پورا کرنا مشکل ہے۔

باب: بیوی کے لئے خاوند کا مال لینے کی کس حد تک گنجائش ہے؟

۲۲۹۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول بخیل مرد ہے مجھے اتنا نہیں دیتا کہ مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو جائے الا یہ کہ میں اس کی لاعلمی میں اس کے مال میں سے کچھ لے لوں (تو اس سے گزارہ ہو جاتا ہے) آپ نے فرمایا: اتنا لے سکتی ہو جو دستور کے موافق تمہیں اور تمہارے بچوں کو کافی ہو جائے۔

۲۲۹۳: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بیوی خاوند کے گھر سے برباد اور ضائع کئے بغیر خرچ کرے یا فرمایا کھلائے تو اس کو بھی اس کا اجر ملے گا خاوند کو اس کا اجر ملے گا اس لئے کہ اس نے کمایا اور خازن کو اتنا ہی اجر ملے گا اور ان میں سے کسی کے اجر میں کمی بھی نہیں کی جائے گی۔

۲۲۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَيَحْيَىٰ بْنُ حَكِيمٍ قَالَا قَتَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ أَنَّنَا خَجَّاجٌ عَنْ عَمْرٍو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي اجْتَنَحَ مَالِي فَقَالَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ.

۶۵: بَابُ مَا لِلْمَرْأَةِ مِنْ مَالِ

زَوْجِهَا

۲۲۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو عَمْرٍو الضَّرِيرُ قَالُوا شَاوِ كَيْعٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنًا سَفِيَانٌ رَجُلٌ شَجِيحٌ لَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ.

۲۲۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَمِيرٌ ثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ وَقَالَ أَبِي لِي حَدِيثُهُ إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مَنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا اكْتَسَبَتْ وَلَهَا بِمَا انْفَقَتْ وَبِالنَّخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا.

۲۲۹۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا اسْمَاعِيلُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي شُرْحَبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْحَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابا امامة الباهلي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَلِكَ مِنْ أَفْضَلِ أَمْوَالِنَا .

۲۲۹۵ : حضرت ابو امامہ باہلی فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے سنا بیوی اپنے گھر سے کوئی چیز بھی خاوند کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ اور کھانے کی چیز بھی خرچ نہ کرے۔ آپ نے فرمایا: یہ تو ہمارے افضل ترین اور قیمتی و مرغوب اموال میں سے ہے۔

خلاصہ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بندہ کو اجازت دی تو معلوم ہوا کہ بیوی اپنے خرچہ کے لئے شوہر کے مال سے ضرورت کے موافق لے سکتی ہے۔

باب: غلام کے لئے کس حد تک دینے

اور صدقہ کرنے کی گنجائش ہے؟

۶۶ : بَابُ مَا لِلْعَبْدِ أَنْ يُعْطَى

وَيَتَصَدَّقَ

۲۲۹۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثنا جَرِيرٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْمَلَتِي سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ يُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ .

۲۲۹۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مَوْلَى أَبِي الدَّحْمِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ مَوْلَايَ يُعْطِينِي الشَّيْءَ فَأُطْعِمُهُ مِنْهُ فَمَنْعَنِي أَوْ قَالَ فَضْرَبَنِي فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْسَالَهُ فَقُلْتُ لَا أَنْتَهَى أَوْ لَا ادْعُهُ فَقَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا .

۲۲۹۶ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غلام کی دعوت بھی قبول فرما لیتے تھے۔

۲۲۹۷ : حضرت ابی اللہم کے غلام عمیر کہتے ہیں کہ میرا آقا مجھے کوئی چیز دیتا تو میں اس میں سے دوسروں کو بھی کھلا دیتا۔ اس نے مجھے روکایا سرزنش کی تو میں نے یا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں نے عرض کیا میں اس سے نہیں رک سکتا یا میں اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا: ثواب تم دونوں کو ملے گا۔

خلاصہ الباب سبحان اللہ! ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق! آج کے زمانے میں جب کہ "نفسا نفسی" اور "سینس" کا دور دورہ ہے وہیں پہ مینارۃ اخلاق (ﷺ) ہمیں اک ادنیٰ سے غلام کی دعوت قبول کرتے ہوئے اور بخوشی قبول کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کاش کہ مسلمان آج اس بات کو سمجھ لیں کہ اسلام میں فضیلت صرف اور صرف تقویٰ والے کو حاصل ہے باقی مال و دولت یہ تو آئی جانی شے ہے آج اس کے پاس تو کل اس کے پاس۔ حدیث ۲۲۹۷ میں غلام کو ایسے مال میں سے جو مالک نے اسے بخش دیا صدقہ کرنے کی اجازت مرحمت ہو رہی ہے اور مالک کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امر بالمعروف پہ ابھارنے کے لئے فرمایا کہ اس کے ثواب میں تو بھی حصہ دار ہے۔ (ابو حازم)

۶۷ : بَابُ مَنْ مَرَّ عَلَى مَا شِئِيَ قَوْمٌ أَوْ حَائِطٌ
هَلْ يُصِيبُ مِنْهُ

۲۲۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ
ع وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي إِيَّاسٍ
قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ شُرْحَبِيلَ (رَجُلًا مِنْ بَنِي عُيَيْنَةَ) قَالَ
أَصَابَنَا عَامٌ مَخْمَصَةٌ فَاتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَاتَيْتُ حَائِطًا مِنْ
حَيْطَابِهَا فَأَخَذْتُ سُبُلًا فَفَرَكْتُهَ وَأَكَلْتُهُ وَجَعَلْتُهُ فِي كِسَابِي
فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَضْرَبَنِي وَأَخَذَ ثَوْبِي فَاتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَطْعَمْتَهُ إِذْ
كَانَ جَائِعًا أَوْ سَاعِبًا وَلَا عَلِمْتَهُ إِذْ كَانَ جَاهِلًا فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِوَسْقٍ مِنْ طَعَامٍ
أَوْ نِصْفِ وَسْقٍ .

۲۲۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَبِقُورِ بْنِ حَمِيدِ بْنِ
كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي
الْحَكَمِ الْعُقَابِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ عَمِّ أَبِيهَا رَافِعِ بْنِ
عَمْرِ الْعُقَابِيَّ قَالَ كُنْتُ وَأَنَا غُلَامٌ أَرْمِي نَخْلَنَا أَوْ قَالَ نَخْلَ
الْأَنْصَارِ فَاتَى بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ
(وَقَالَ ابْنُ كَاسِبٍ فَقَالَ يَا بَنِي) لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قَالَ قُلْتُ
أَكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِي النَّخْلَ وَكُلْ مِمَّا يَسْقُطُ لِي أَنَا لَهَا
قَالَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ اللَّهُمَّ اشْبِعْ بَطْنَهُ .

۲۳۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا
الْحَجْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اتَيْتُ عَلِيَّ
رَاعٍ فَسَادَهُ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَإِنْ أَجَابَكَ وَإِلَّا فَاشْرَبْ فِي غَيْرِ

۲۲۹۸ : بَابُ مَنْ مَرَّ عَلَى مَا شِئِيَ قَوْمٌ أَوْ حَائِطٌ
هَلْ يُصِيبُ مِنْهُ

۲۲۹۸ : بنی عمر کے ایک صاحب عباد بن شریحیل کہتے ہیں
کہ ایک سال ہمارے ہاں قحط پڑا تو میں مدینہ گیا وہاں
ایک باغ میں پہنچا اور اناج کی بالی لے کر ملی اور کھالی اور
کچھ اناج اپنے کپڑے میں باندھ لیا اتنے میں باغ کا
مالک آیا اس نے میری پٹائی کی اور میرا کپڑا بھی لے
لیا۔ میں نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ساری بات عرض
کر دی کہ بھوکا تھا۔ نبی نے اس مرد سے فرمایا: تو نے اسے
کھلایا بھی نہیں اور یہ جاہل تھا تو نے اسے بتایا بھی نہیں
(کہ دوسرے کا مال بلا اجازت نہیں لیا کرتے) پھر نبی
نے اسے حکم دیا تو اس نے میرا کپڑا واپس کر دیا اور آپ
نے میرے لئے ایک وسق یا آدھا وسق اناج کا حکم دیا۔

۲۲۹۹ : حضرت رافع بن عمر عقابری فرماتے ہیں کہ بچپن
میں اپنے یا فرمایا انصار کے کھجور کے درختوں پر پتھر
مارتا تھا مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ فرمایا:
اے لڑکے (ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا بیٹا) تم
درختوں پر سنگباری کیوں کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ
پھل کھاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا آئندہ سنگباری مت کرنا
اور جو خود نیچے گر جائے وہ کھا سکتے ہو پھر آپ نے میرے
سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اے اللہ اس کا پیٹ بھر دے۔

۲۳۰۰ : حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے
فرمایا: جب تم جانوروں کے گلہ پر پہنچو اور بھوک لگی ہو تو
چرواہے کو تین بار آواز دو اگر وہ جواب دے (تو اس
سے اجازت لے لو) ورنہ بقدر ضرورت پی لو اور ضائع

ان تُفْسِدَ وَإِذَا اثْبَتْ عَلَى خَائِطِ بُسْتَانٍ فَنَادَ صَاحِبَ
الْبُسْتَانِ فَلَا تُفْسِدُ مَرَاتٍ فَإِنْ اجَابَكَ وَإِلَّا فَكُلْ فِي أَنْ لَا
تُفْسِدَ .

نہ کرو اور جب کسی باغ میں پہنچو (اور بھوک لگی ہو) تو
باغ کے مالک کو تین بار آواز دو وہ جواب دے تو ٹھیک
ورنہ بقدر ضرورت کھا لو اور ضائع مت کرو۔

۲۳۰۱ : حَدَّثَنَا هَدِيثُهُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَأَيُّوبُ بْنُ خَشَّانَ
الْوَأَسَطِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ سَلْمَةَ قَالُوا لَنَا يَنْحَبِي بْنُ سَلِيمِ الطَّائِفِيُّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ بِحَائِطٍ فَلْيَاكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً .

۲۳۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں
سے کوئی باغ سے گزرے تو بقدر ضرورت کھالے اور
کپڑے باندھے نہیں۔

خلاصہ الباب ۶۷ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ جو پھل درخت سے گرتا ہے اس کا کھالینا بغیر مالک کی اجازت صحیح ہے یا
نہیں۔ بعض نے فرمایا کہ ہر ملک کا دستور جدا ہے شاید مدینہ میں یہ دستور ہوگا جو پھل درخت سے گرے اس کے کھانے کی
عام اجازت ہوگی اور اس سے منع نہ کرتے ہوں گے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دستور کے مطابق اجازت مرحمت فرما
دی۔ حدیث ۲۳۰۱: امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان کو یہ حق حاصل ہے جب کسی کھیت یا باغ سے گزرے تو
مالک کو تین بار پکارے اگر وہ نہ بولے تو بقدر حاجت غلہ یا میوہ استعمال کر سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہ امام مالک اور امام شافعی
اور جمہور علماء کے نزدیک کسی کو حق حاصل نہیں کہ غلہ کا پھل یا دودھ استعمال کرے مگر جب اضطراری حالت ہو تو بقدر رفع
ضرورت استعمال جائز ہے اس حدیث کے بارے میں امام طحاوی نے فرمایا کہ اوائل اسلام کی ہیں کہ جب مہمانی واجب تھی
بعد میں یہ احادیث منسوخ ہو گئیں اور ضیافت کا وجوب ختم ہو گیا۔

۶۸ : بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُصِيبَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا
بِإِذْنِ صَاحِبِهَا

باب: مالک کی اجازت کے بغیر کوئی چیز
استعمال کرنے سے ممانعت

۲۳۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فَقَالَ لَا يَحْتَلِبُنَّ أَحَدُكُمْ مَا شِئْتَهُ
رَجُلٍ بغيرِ إِذْنِهِ أَوْ يَأْكُلُ مِنْهُ أَنْ تُؤْتَى مَشْرَبَتُهُ فَيَكْسُرُ
بِأَبِ حَزْرَانَةَ فَيَنْشَلُ طَعَامَهُ فَإِنَّمَا تَخْزَنُ لَهُمْ ضُرُوعُ
مَوَاشِيهِمْ أَطْعَمَاتِهِمْ فَلَا يَحْتَلِبُنَّ أَحَدُكُمْ مَا شِئْتَهُ أَمْرِي بغيرِ
إِذْنِهِ .

۲۳۰۲: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کھڑے ہوئے
اور فرمایا: تم سے کوئی بھی مالک کی اجازت کے بغیر اسکے گلے
سے دودھ نہ دوے کیا تم میں سے کسی کو پسند ہے کہ کوئی دوسرا
اسکے بالا خانے پر جا کر اسکے خزانے کا دروازہ توڑے اور
انکے نکال کر لے جائے جانور والوں کیلئے انکے جانوروں
کے تھن انکے کھانے کا خزانہ (سور) ہیں اسلئے تم میں سے
کوئی بھی مالک کی اجازت کے بغیر اس کا جانور نہ دوے۔

۲۳۰۳ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بَشِيرٍ ابْنِ مَرْثُودٍ ثَنَا عُمَرُ

۲۳۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

بُنْ عَبِيٍّ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ سُلَيْطِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الطُّهَوِيِّ عَنْ
 ذَهَيْلِ بْنِ عَوْفِ بْنِ شَمَّاحِ الطُّهَوِيِّ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا
 نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ إِذْ رَأَيْنَا
 بِلَا مَضْرُوزَةَ بَعْضَاهِ الشَّجَرَ فَنَبْنَا إِلَيْهَا فَنَادَانَا رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْإِبِلَ لِأَهْلِ
 بَيْتِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ هُوَ قُوَّتُهُمْ وَيَمْنُهُمْ بَعْدَ اللَّهِ أَيَسْرُكُمْ لَوْ
 رَجَعْتُمْ إِلَى مَوَادِكُمْ فَوَجَدْتُمْ مَا فِيهَا قَدْ ذُهِبَ بِهِ أَتْرُونَ
 ذَلِكَ عَدْلًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّ هَذَا كَذَلِكَ قُلْنَا أَفَرَأَيْتُ إِنْ
 اخْتَجْنَا إِلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَقَالَ كُلْ وَلَا تَحْمِلْ
 وَاشْرَبْ وَلَا تَحْمِلْ .

کہ ان میں سے کھانا کوئی اور لے اڑا ہے کیا تمہاری رائے میں یہ عدل ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: پھر یہ بھی اسی کی مانند ہے ہم نے عرض کیا: اگر ہمیں کھانے پینے کی حاجت ہو تو؟ فرمایا: کھا لو لیکن ساتھ مت اٹھاؤ پی بھی لو مگر ساتھ مت لے جاؤ۔

پاؤں: جانور رکھنا

۲۳۰۴: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: بکریاں رکھ لو ان میں برکت ہے۔

۲۳۰۵: حضرت عروہ باریقی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹ (پالنے) سے مالک میں غرور پیدا ہوتا ہے اور بکریاں برکت ہیں اور بھلائی قیامت تک کے لئے گھوڑوں کی پیشانی میں باندھ دی گئی ہے۔

۲۳۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

۶۹: بَابُ اتِّخَاذِ الْمَاشِيَةِ

۲۳۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ
 ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا
 اتَّخِذِي غَنَمًا فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَاتًا .

۲۳۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ يَرْفَعُهُ
 قَالَ الْإِبِلَ عَزْلًا لَهَا وَالْغَنَمَ بَرَكَاتًا وَالْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي
 نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۳۰۶: حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ النَّيْسَابُورِيُّ وَمُحَمَّدُ
 بْنُ فَرَّاسِ أَبُو هُرَيْرَةَ الصَّيْرَفِيُّ قَالَا ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ثَنَا
 زُرَيْبِيُّ إِسْمَاعِيلَ مَسْجِدِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الشاة من ذواب الجنة .

۲۳۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مالداروں کو بکریاں اور ناداروں کو مرغیاں پالنے کا حکم دیا اور فرمایا: جب مالدار بھی مرغیاں پال لیں تو اللہ تعالیٰ اس بستی کو تباہ کرنے کا حکم دے دیتے ہیں۔

۲۳۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ ابْنِ عُرْوَةَ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْأَغْنِيَاءَ بِاتِّخَاذِ الْغَنَمِ وَأَمْرُ الْفُقَرَاءِ بِاتِّخَاذِ الدَّجَاجِ وَقَالَ عِنْدَ اتِّخَاذِ الْأَغْنِيَاءِ الدَّجَاجِ يَأْذُنُ اللَّهُ بِهَلَاكِ الْقَرْيِ .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الاحکام

احکام اور فیصلوں کے ابواب

باب: قاضیوں کا ذکر

۲۳۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے لوگوں کے درمیان قاضی مقرر کر دیا گیا اسے چھری کے بغیر ہی ذبح کر دیا گیا۔

۲۳۰۹: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عہدہ قضا کا مطالبہ کیا اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا گیا اور جسے قاضی بننے پر مجبور کیا جائے تو اس پر ایک فرشتہ نازل ہو کر راہِ راست کی طرف اس کی راہنمائی کرتا رہتا ہے۔

۲۳۱۰: حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (عامل بنا کر) یمن بھیجا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے (عامل بنا کر) بھیج رہے ہیں حالانکہ میں نوجوان ہوں میں ان کے درمیان فیصلے کروں گا حالانکہ مجھے فیصلہ کرنے کا سلیقہ نہیں فرماتے ہیں کہ آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا پھر فرمایا: اے اللہ

۱: باب ذکر القضاة

۲۳۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مَعْلَى بْنُ مَنصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سَكِّينٍ .

۲۳۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثنا وَكَيْعٌ ثنا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ الْقَضَاءَ وَكَمَلَ إِلَى نَفْسِهِ وَمَنْ جَبُرَ عَلَيْهِ نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَسَدَّدَهُ .

۲۳۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا يَعْلَى وَابُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَبْعَنِي وَأَنَا شَابٌّ أَقْضِي بَيْنَهُمْ وَلَا أَدْرِي مَا الْقَضَاءُ قَالَ فَضْرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبِي وَثَبِّتْ لِسَانِي قَالَ فَمَا شَكَّكَ بَعْدَ فِي قَضَاءِ بَيْنِ الْأَشْيَيْنِ .

اس کے دل کو ہدایت پر رکھ اور اس کی زبان کو مضبوط کر۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ میں کبھی تردد نہ ہوا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ قضاء کا عہدہ بڑے خطرے اور مواخذے کا کام ہے اس میں آخرت میں تباہ ہونے کا بھی ڈر ہے مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچالے پس اس لئے سلف صالحین نے تکلیف اور مصیبتیں جھیلنا گوارا کر لیا لیکن قضاء کا عہدہ قبول نہ کیا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ مشہور ہے کہ ان کو منصور نے قید کیا اور مارا بھی لیکن قاضی بننا قبول نہیں کیا۔ (فجزا اللہ احسن الجزاء)۔

باب: ظلم اور رشوت سے شدید ممانعت

۲۳۱۱: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو حاکم بھی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہو گا وہ روز قیامت اس حالت میں حاضر ہو گا کہ ایک فرشتہ اس کی گردن سے پکڑے ہوئے ہو گا پھر وہ فرشتہ آسمان کی طرف سر اٹھائے گا اگر یہ حکم ہو گا کہ اس کو پھینک دو تو وہ اسے پھینک دے گا ایک خندق میں جس میں چالیس سال تک وہ گرتا چلا جائے گا۔

۲۳۱۲: حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک قاضی ظلم نہ کرے اللہ اس کے ساتھ ہوتے ہیں اور جب وہ ظلم کر بیٹھے تو اللہ اسے اس کے نفس کے حوالہ کر دیتے ہیں۔

۲۳۱۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی لعنت ہے رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر۔

۲: بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْحَيْفِ وَالرِّشْوَةِ

۲۳۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ثَنَا مُجَالِدٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ اخْتَذَ بِقَضَاءِهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنْ قَالَ أَلْبَهُ الْقَاهُ فِي مَهْوَاةٍ أَرْبَعِينَ خَرِيْفًا.

۲۳۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْقَطَّانِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ يَعْنَى بْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجْرَفَا ذَا جَارٍ وَكَذَلِكَ إِلَى نَفْسِهِ.

۲۳۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ خَالِدِ الْحَارِثِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي.

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں ظلم اور رشوت کے لینے دینے پر شدید وعید بیان کی گئی ہے رشوت لینے والے پر تو ظاہر ہے کہ وہ رشوت لے کر ضرور اس فریق کی رعایت کرے گا اور رشوت دینے والے پر اس لئے کہ وہ رشوت دے کر دوسرے کا مال ناحق کھائے گا۔ متاخرین علماء نے فرمایا ہے کہ اگر ایک آدمی کا مقدمہ حق ہے اور کوئی حاکم بغیر رشوت کے حق فیصلہ نہ

کرتا ہو تو ظلم کو دفع کرنے کے لئے اگر رشوت دے کر اپنا جائز کام کروانا ہے تو گناہ گار نہ ہوگا۔ بہر حال حدیث میں مطلقاً دونوں پر وعید ہے۔

۳ : بَابُ الْحَاكِمِ يَجْتَهِدُ فَيُصِيبُ الْحَقَّ

پاب: حاکم اجتہاد کر کے حق کو سمجھ لے

۲۳۱۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ
الْتَرَاوَزْدِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ بَشْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى
عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ
الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ
فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ .

۲۳۱۴ : حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جب حاکم فیصلہ کرتے وقت خوب اجتہاد و کوشش کرے اور حق سمجھ لے تو اس کو دو اجر ملیں گے اور جب فیصلہ کرتے وقت اجتہاد کرے اور اس سے خطا ہو جائے تو اس کو ایک اجر ملے گا۔

قَالَ يَزِيدُ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرٍ بَنَ عُمَرَ بْنَ حَزْمٍ
فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

یزید کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابو بکر بن عمرو بن حزم کو سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے یہ حدیث مجھے اسی طرح سنائی۔

۲۳۱۵ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نُؤْبَةَ ثَنَا خَلْفُ ابْنِ خَلِيفَةَ
ثَنَا أَبُو هَاشِمٍ قَالَ قَالَ لَوْلَا حَدِيثُ بَنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَضَاءُ
ثَلَاثَةٌ أَثْنَانِ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ رَجُلٌ عَلِمَ
الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى
جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ جَازَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ
فِي النَّارِ فَقُلْنَا: إِنَّ الْقَاضِيَ إِذَا اجْتَهَدَ فَهُوَ فِي
الْجَنَّةِ .

۲۳۱۵ : حضرت ابو ہاشم فرماتے ہیں کہ اگر بریدہ کی اپنے والدہ سے مروی یہ حدیث نہ ہوتی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قاضی تین قسم کے ہیں دو دوزخی اور ایک جنتی۔ ایک وہ مرد جس نے حق کو جانا پھر اس کے مطابق فیصلہ کیا تو وہ جنتی ہے اور ایک مرد جس نے جہالت کے باوجود لوگوں کے فیصلے کئے وہ دوزخی ہے اور ایک وہ مرد جس نے فیصلہ کرنے میں ظلم و جور سے کام لیا وہ بھی دوزخی ہے تو ہم یہ کہہ دیتے کہ قاضی جب اجتہاد کرے تو وہ جنتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں اجتہاد کی فضیلت بیان ہوئی ہے اجتہاد کی تعریف یہ ہے کہ حامل اوصاف آدمی کا اپنی طاقت و کوشش کو احکام شرعیہ کے استنباط کرنے میں صرف کر دینے کو اجتہاد کہتے ہیں اس کا حکم خود شارع علیہ السلام نے دیا ہے اور خود بھی اس پر عمل کیا ہے اور اس کو بند بھی فرمایا ہے چنانچہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا چاہا تو بطور امتحان کے دریافت کیا کہ فیصلہ کس طرح کرو گے تو حضرت معاذ نے عرض کیا کتاب سے کروں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ پاؤ؟ عرض کیا اس سے فیصلہ کروں گا جس سے اللہ کے رسول (ﷺ) نے کیا۔ فرمایا اگر یہ بھی نہ پاؤ؟ عرض کیا اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے رسول کے فرستادہ کو اس بات کی توفیق دی جو اس کے رسول کو پسند ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تصویب فرمانا اور خدا کا شکر ادا کرنا دلیل صریح ہے کہ جب کوئی حکم کتاب اللہ و سنت رسول میں مصرح نہ ہو تو اجتہاد سے کام لیا جائے۔ حدیث باب میں تو اجتہاد صحیح پر دو نیکیاں ملنے کی بشارت سنائی اور غلطی پر ایک اجر و نیکی۔ امام ابو بکر جصاص نے احکام القرآن میں حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے کہ دو آدمیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت خاصہ کیا آپ نے فرمایا: ان کا فیصلہ کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی موجودگی میں فیصلہ کروں؟ آپ نے فرمایا: فیصلہ کر اس لئے کہ اگر تو نے صحیح فیصلہ کیا تو تجھے دس نیکیاں ملیں گی اور اگر تو نے خطا کی تو صرف ایک نیکی ملے گی اس سلسلہ میں صاحب ترجمان السنۃ نے کیا خوب بات کہی ہے کہ خالق نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو منصب تشریح سے نوازا تھا اس کے رسول نے اپنے صحابہ کرام کو منصب اجتہاد سے نوازا دیا اور اس طرح جو نعمت رسول کے حصہ میں آئی تھی امت کا بھی اس میں حصہ لگ گیا۔ (ہر کس ناکس کو اجتہاد کی اجازت نہیں) جس شخص کو قوت اجتہاد یہ حاصل نہ ہو اس کو اجتہاد کرنے کی اجازت نہیں۔ ابوداؤد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کے زکام لگ گیا پھر اس کو احتلام ہو گیا ساتھیوں نے اس کو غسل کا حکم کیا اس نے غسل کیا اور مر گیا آپ کو یہ خبر پہنچی تو فرمایا: لوگوں نے اس کو قتل کیا خدا ان کو قتل کرے، کیا ناواقفی کا علاج یہ نہ تھا کہ پوچھ لیتے اس کو تو یہ کافی تھا کہ تیمم کرنا اور اپنے زخم پر پیٹی باندھ لیتا اور اس پر مسح کر کے باقی بدن کو دھو لیتا۔ ساتھیوں نے اپنی رائے سے آیت "وان کنتم جنباً فاطہروا": کو معذور و غیر معذور کے حق میں اور آیت "وان کنتم مرضی..." کو حدیث اصغر کے ساتھ خاص سمجھ کر فتویٰ دے دیا اس فتویٰ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رد و انکار فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ فتویٰ دینے والے صلاحیت اجتہاد نہ رکھتے تھے اس لئے اجتہاد سے فتویٰ دینا ان کے لئے جائز نہیں رکھا گیا۔ مؤطا امام مالک میں عطاء بن یسار سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے اس شخص کی بابت مسئلہ پوچھا جس نے اپنی بیوی کو قبل از صحبت تین طلاقیں دیں عطاء نے کہا کہ باکرہ کو ایک ہی طلاق پڑتی ہے حضرت عبداللہ بولے تم تو نرے و اعظ آدمی ہو ایک طلاق سے بائن ہو جاتی ہے اور تین طلاق سے حلال کرنے تک حرام ہو جاتی ہے۔ حضرت عطاء کے فتویٰ کے باوجود ان کے اتنے بڑے محدث عالم ہونے کے حضرت عبداللہ نے محض ان کی قوت اجتہاد یہ کی کمی کی وجہ سے معتبر و معتدبہ نہیں سمجھا اور "انما انت قاص" سے ان کے مجتہد ہونے کی طرف ارشاد فرمایا جس کا حاصل یہ ہے کہ نقل روایت اور بات ہے اور فقہ و اجتہاد اور بات ہے۔ تو عالم ہونے کے باوجود بعض لوگوں میں درجہ اجتہاد نہیں ہوتا تعجب ہے ان لوگوں پر جو اس کے قائل ہیں کہ چند کتابیں دیکھنے سے مجتہد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور سلف صالحین سے بھی آگے بڑھنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اس سے زیادہ تعجب ان پر ہے جو یہ کہتے ہیں پہلے ہزرگوں کے پاس علم کی کمی تھی آج کے لوگوں کے پاس علم زیادہ ہے خصوصاً امام ابو حنیفہ کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی مرویات ڈیڑھ سو ہیں ایسے لوگ امام صاحب کے مقام اور مرتبہ سے ناواقف ہوتے ہیں تقریباً چار ہزار شیوخ سے حدیث کا علم حاصل کیا تعجب کی پٹی آنکھوں سے کھول کر دیکھیں تو امام ابو حنیفہ کے مقام رفیع کا علم ہو جائے گا۔

۴ : بَابُ لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ وَهُوَ

غَضْبَانٌ

بَابُ: حَاكِمُ غَضَبِهِ كِي حَالَتِ فِي صِلَتِهِ

كِرَى

۲۳۱۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَ أَحْمَدُ بْنُ نَابِتِ الْجَحْدَرِيُّ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقْضِي الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ.

قَالَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَقْضِي

بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ.

۲۳۱۶: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قاضی غصہ کی حالت میں دو فریقوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔

ہشام نے یوں کہا کہ حاکم جب حالتِ غصب

(غصہ) میں ہو تو اسے فیصلے صادر نہیں کرنا چاہیے۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر علماء نے فرمایا کہ حاکم قاضی یا مفتی غصہ کی حالت میں یا غم یا بھوک یا غنیمت کے غلبہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے اگر غصہ کی حالت میں فیصلہ کر دے تو جمہور علماء کے نزدیک وہ فیصلہ صحیح اور حق نہیں ہے۔ باقی روایات میں جو آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ غصہ کی حالت میں فیصلہ فرمایا تو یہ حضور کی خصوصیت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غصہ غالب نہیں آتا تھا۔

۵ : بَابُ قِضِيَةِ الْحَاكِمِ لَا تُجَلُّ حَرَامًا وَلَا

تُحَرِّمُ حَلَالًا

بَابُ: حَاكِمُ كَا فِي صِلَتِهِ حَرَامٌ كُو حَلَالٌ كُو

حَرَامٌ نِهَيْسُ كُر سَكْتَا

۲۳۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ ثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَقُّ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَإِنَّمَا أَقْضِي لَكُمْ عَلَى نَحْوِ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْكُمْ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ يَأْتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۳۱۷: حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: تم میرے پاس جھگڑے لاتے ہو اور میں تو بشر ہی ہوں (غیب نہیں جانتا) اور شاید تم میں سے کوئی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے بہتر ہو اور میں تمہارے درمیان فیصلہ تمہارا بیان سننے پر کرتا ہوں لہذا میں جسے بھی اسکے بھائی کا حق دلا دوں تو وہ (یہ سمجھ کر کہ میرے دلانے سے وہ چیز اسکی ہوگی) اسے نہ لے کیونکہ میں تو اسے آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں جسے وہ روز قیامت لے کر آئیگا۔

۲۳۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو بشر

۲۳۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍوَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

ابن ہریرہ قال رسول الله ﷺ إنما أنا بشرٌ ولعلَّ بعضكم أن يكون ألحن بحجته من بعض فمن قطع له من حق أخيه قطعة فإنما أقطع له قطعة من النار .
ہوں اور شاید تم میں ایک دلیل دینے میں دوسرے سے بڑھ کر ہو۔ لہذا میں جسے اس کے بھائی کا تھوڑا سا حق بھی دلا دوں تو میں اس کو آگ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں۔

خلاصہ الباب ☆ تمہاریس میں ہے کہ: اللحن الميل عن جمعة الاستقامة کہ درستی کی جانب پلٹ جانے کو لحن کہتے ہیں۔ اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ علماء کا حکم کسی حرام کو حلال نہیں بنا سکتا۔

باب: پرانی چیز کا دعویٰ کرنا اور اس میں

جھگڑا کرنا

۶ : بَابٌ مِّنِ ادَّعَىٰ مَا لَيْسَ لَهُ وَ

خَاصَمَ فِيهِ

۲۳۱۹: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جس نے ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں تھی تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانہ بنا لے۔

۲۳۱۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدِ أَبِي عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنِي الْحُسَيْنِ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمُرَ أَنَّ ابْنَ الْأَسْوَدِ الدُّبَيْسِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ مِنَ الدَّعَىٰ مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَيْتَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .

۲۳۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی خصومت میں ظلم کی مدد کرتا ہے وہ مسلسل اللہ کی ناراضگی میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ مدد سے باز آجائے۔

۲۳۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ سَوَاءٍ حَدَّثَنِي عَمِيءُ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلَّمِ عَنْ مَطَرِ الرَّزَاقِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعَانَ عَلَيَّ خِصْمًا بِظُلْمٍ (أَوْ يُعِينُنِي عَلَى ظُلْمٍ) لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللَّهِ حَتَّى يَتْرَعَ .

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث سے یہ ہدایت ملی ہے کہ ظلم کرنے سے بہت بچنا چاہئے اگر نفس کی شامت سے کسی ظالم کی اعانت کی ہے تو توبہ کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تنگی اور پرہیزگاری پر تو ایک دوسرے کا تعاون کرو لیکن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ میں اعانت و تعاون نہ کرو۔

باب: مدعی پر گواہ ہیں اور مدعی علیہ

پر قسم

۷ : بَابُ الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

۲۳۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو محض ان کے دعویٰ کی وجہ سے دے دیا جائے تو کچھ لوگ

۲۳۲۱ : حَدَّثَنَا خُرَّمَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبِ ابْنَانَا بْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ

بَدْعُواهُمْ اَدْعَى نَاسٍ دِمَاءِ رِجَالٍ وَ اَمْوَالَهُمْ وَلَكِنِ الْيَمِينُ
عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ .

۲۳۲۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَ كَيْعٌ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ ضِيَّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَا ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسِ قَالَ
كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ بَيْنَهُ لَأَقَالَ
لِلْيَهُودِيِّ إِخْلِفْ قُلْتُ إِذَا يَخْلِفُ فِيهِ فَيَذْهَبُ بِمَا لِي
فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبحَانَهُ: ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ
وَ أَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا ﴾ [آل عمران: ۷۸] إِلَى
آخِرِ الْآيَةِ .

دوسروں کے خون اور مالوں کا دعویٰ کرنے لگیں لیکن
مدعی علیہ کے ذمہ قسم ہے۔

۲۳۲۲: حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ایک زمین میرے اور ایک یہودی کے درمیان
مشترک تھی یہودی میرے حصہ سے انکاری ہو گیا تو میں
نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔
آپ نے فرمایا: تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے میں نے
عرض کیا نہیں آپ نے یہودی سے فرمایا: قسم اٹھاؤ میں
نے عرض کیا وہ تو قسم اٹھا کر میرا مال ہڑپ کر جائے گا۔
اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جو لوگ اللہ کے
کے عہد اور قسم کے عوض تھوڑا سا مال لیتے ہیں آخر تک۔

خلاصہ الباب ☆ حنفیہ کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ مدعی کے ذمہ یمن نہیں بلکہ گواہی ہے اور مدعی علیہ پر یمن (قسم) عائد
ہوتی ہے۔

باب: جھوٹی قسم کھا کر مال حاصل کرنا

۲۳۲۳: حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اللہ کے
رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی قسم اٹھائی اور وہ اس
قسم میں جھوٹا تھا اور اس قسم کے ذریعہ کسی بھی مسلمان کا
مال ناحق لے لیا تو وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ
اللہ اس پر غصہ ہوں گے۔ (العیاذ باللہ من غضبہ)

۲۳۲۴: حضرت ابو امامہ حارثی فرماتے ہیں کہ انہوں
نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو مرد
کسی مرد مسلم کا حق قسم کھا کر ناجائز طور پر حاصل کر لے
اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام فرما دیتے ہیں اور دوزخ
اس کے لئے واجب فرما دیتے ہیں اس پر لوگوں میں سے

۸ : بَابٌ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَاجْرَةٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا

۲۳۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ
وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالِ امْرَأَةٍ
مُسْلِمَةٍ لَقِيَ اللَّهَ وَ هُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ .

۲۳۲۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو اسَامَةَ عَنِ
الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَخَاهُ عَبْدِ
اللَّهِ ابْنَ كَعْبٍ أَنَّ أَبَا أَمَامَةَ الْجَارِيثِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَقْتَطِعُ رَجُلٌ حَقَّ امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ بِيَمِينِهِ إِلَّا
حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ أَوْجِبَ لَهُ النَّارَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ

یا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا نَسِيرًا قَالَ وَإِنْ كَانَ سِوَانَا
مِنْ أَرَكَبٍ .
ایک مرد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگرچہ وہ ذرا
سی چیز ہو۔ فرمایا اگرچہ پیلو کی ایک سواک ہی ہو۔

☆ خلاصہ الباب ۹ : جھوٹی قسم کھا کر اپنے مسلمان بھائی پر ظلم کیا اور اس کا مال ظلماً حاصل کیا اور اللہ تعالیٰ کے نام کی بے
حرمتی کی تو اللہ تعالیٰ کے غصہ کی تاب کون لاسکتا ہے۔

باب ۹: قسم کہاں کھائے؟

۹ : بَابُ الْيَمِينِ عِنْدَ مَقَاتِعِ الْحُقُوقِ

۲۳۲۵ : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جس نے میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائی
تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ بنالے اگرچہ تر سواک کی
خاطر ہو۔

۲۳۲۵ : حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَالِحٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ح
وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى قَالَ
ثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ خَلَفَ بِيَمِينِ الْيَمَةِ عِنْدَ
مَنْبَرِي هَذَا فَلْيَبِئُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَلَوْ عَلَى سِوَاكِبٍ أَخْضَرَ .

۲۳۲۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: اس منبر کے پاس جو بھی جھوٹی قسم کھائے گا
(خواہ) غلام ہو یا باندی (خواہ مرد ہو یا عورت) اگرچہ
تر (تازی) سواک کی خاطر ہو اس کے لئے دوزخ
واجب ہو جائے گی۔

۲۳۲۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَزَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ قَالَا ثَنَا
الضَّخَاكُ بْنُ مُخَلِدٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ قُرُوحٍ قَالَ
مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ أَبُو يُونُسَ الْقَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
سَلْمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَا يَخْلَفُ عِنْدَ هَذَا الْمَنْبَرِ عَبْدٌ وَلَا أَمَةٌ عَلَى يَمِينِ الْيَمَةِ وَلَوْ
عَلَى سِوَاكِبٍ رَطْبٍ إِلَّا وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ .

☆ خلاصہ الباب ۱۰ : متبرک مقامات میں نیکی کرنے کا ثواب بہت اور بڑا ہوتا ہے تو گناہ کا وبال بھی زیادہ ہوتا ہے۔

باب ۱۰: اہل کتاب سے کیا قسم لی جائے؟

۱۰ : بَابُ بِمَا يُسْتَحْلِفُ أَهْلُ الْكِتَابِ

۲۳۲۷ : حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد عالم کو
بلایا اور فرمایا میں تجھے قسم دیتا ہوں اس ذات کی جس نے
حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی۔

۲۳۲۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا رَجُلًا مِنْ غُلَمَاءِ الْيَهُودِ فَقَالَ
أَنْشُدْكَ بِالَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى .

۲۳۲۸ : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودیوں
سے فرمایا: میں تم دونوں کو اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس

۲۳۲۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِيدِ
أَبَانَا غَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
لِيَهُودِيَيْنِ أَنْشُدْكُمَا بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى

علیہ السلام۔

نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی۔

☆ خلاصہ الباب

یہود کے دل میں توریت کی قدر زیادہ ہے ہو سکتا ہے کہ اس کی تعلیم کی بناء پر جھوٹی قسم نہ کھائے گا اور اسی طرح نصرانی سے قسم لی جائے گی کہ تم اس اللہ کی قسم کھاؤ جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اتاری۔

۱۱ : بَابُ الرَّجُلَانِ يَدْعِيَانِ السِّلْعَةَ وَلَيْسَ

کے پاس ثبوت نہ ہو

بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ

۲۳۲۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو مردوں نے ایک سواری کا دعویٰ کیا کسی کے پاس ثبوت نہ تھا تو ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قرعہ ڈال کر قسم اٹھائیں جس کے نام قرعہ نکلے وہ قسم اٹھائے اور سواری کا مالک ہو جائے۔

۲۳۲۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا خالد بن الحارث ثنا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن خلاس عن أبي رافع عن أبي هريرة أنه ذكر أن رجلين ادعيا دابة ولم يكن بينهما بينة فامرهما النبي صلى الله عليه وسلم أن يستهما على اليمين.

۲۳۳۰ : حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو مردوں نے ایک سواری کے متعلق اپنا جھگڑا پیش کیا کسی کے پاس ثبوت نہ تھا۔ آپ نے اس کو دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم فرما دیا۔

۲۳۳۰ : حَدَّثَنَا اسحاق بن منصور ومحمد بن معمر وزهير بن محمد قالوا ثنا روح ابن عباد ثنا سفیان عن قتادة عن سعيد ابن أبي بريدة عن ابنه عن أبي موسى أن رسول الله ﷺ اختصم إليه رجلان بينهما دابة وليس لواحد منهما بينة فجعلها بينهما بضعين.

☆ خلاصہ الباب علامہ طیبی فرماتے ہیں مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ دو آدمیوں نے ایک سامان کا دعویٰ کیا جو تیسرے آدمی

کے پاس ہو وہ تیسرا کہے کہ میں اصل مالک کو جانتا ہوں تو قرعہ ڈالو (تو جس کے نام قرعہ نکلے وہ قسم اٹھا کر وہ سامان لے جائے۔ اس میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ وہ سامان تیسرے آدمی کے پاس رہے گا اگر دونوں نے بینہ قائم کئے تو ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں ان دو شخصوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیں گے۔ اس طرح اگر دو شخص ایک چیز کا دعویٰ کریں اور دونوں گواہ قائم کریں امام احمد فرماتے ہیں کہ قرعہ اندازی ہوگی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ اندازی کی تھی۔ حنفیہ اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ آپ کے زمانہ میں دو آدمیوں نے جھگڑا کیا تھا ایک اونٹ میں اور دونوں نے گواہ قائم کئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں آدھا آدھا تقسیم کر دیا رہی قرعہ اندازی...! سو یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا جیسا کہ امام طحاوی نے ثابت کیا ہے۔

۱۲ : بَابُ مَنْ سُرِقَ لَهُ شَيْءٌ

فَوَجَدَهُ فِي يَدِ

رَجُلٍ اشْتَرَاهُ

بَاب: کسی کی کوئی چیز چوری ہوگئی پھر

اسے کسی مرد کے پاس ملی جس نے وہ چیز

خریدی ہے

۲۳۳۱: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی مرد کا مال جاتا رہے یا اس کا سامان چوری ہو جائے پھر وہ کسی مرد کے قبضہ میں ملے جو اسے بیچ رہا ہو تو مالک اس کا زیادہ حقدار ہے اور خریدنا والا فروخت کنندہ سے زرٹمن واپس لے لے۔

۲۳۳۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو معاويةَ ثَنَا حجاجُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَقْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَاعَ لِلرَّجُلِ مَتَاعٌ أَوْ سُرِقَ لَهُ مَتَاعٌ فَوَجَدَهُ فِي يَدِ رَجُلٍ يَبِيعُهُ لَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَرْجِعُ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِالثَمَنِ .

۱۳ : بَابُ الْحُكْمِ فِيمَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي

۲۳۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ ابْنَ مُحَيْصَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَاقَةَ لِبُرَاءٍ كَانَتْ ضَارِيَةً دَخَلَتْ فِي حَائِطِ قَوْمٍ فَأَفْسَدَتْ فِيهِمْ فُكَيْمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا فَقَضَى أَنْ حِفْظَ الْأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي مَا أَصَابَتْ مَوَاشِيَهُمْ بِاللَّيْلِ .

بَاب: جو مال جانور خراب کر دیں اس کا حکم

۲۳۳۲: حضرت ابن محیصہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی شہیر تھی وہ لوگوں کے باغ میں گھس گئی اور ان کا باغ خراب کر دیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی گئی آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن میں اموال کی حفاظت مالکوں کے ذمہ ہے اور رات کو جانور خراب کر دیں تو اس کا تاوان جانوروں کے مالکوں پر ہے۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَفَّانٍ ثَنَا معاويةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيْصَةَ عَنِ الْبُرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ نَاقَةَ لِبُرَاءٍ أَفْسَدَتْ شَيْئًا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ .

خلاصہ الباب ☆ یہ حکم اس لئے ہے کہ باغ والے لوگ باغ کی حفاظت دن کے وقت کرتے ہیں اور مویشی والے رات کو باندھ کر رکھتے ہیں جب جانور رات کو کسی کے کھیت میں گئے تو معلوم ہوا کہ انہوں نے جانوروں کی رکھوالی نہیں کی یہ اس صورت میں ہے کہ جب جانور کا مالک اس کے ساتھ نہ ہو اور جب اس کے ساتھ ہو پھر کسی کا کھیت ضائع کر دے تو مالک پر تاوان واجب ہوگا خواہ وہ سوار ہو یا نکلنے والا یا آگے آگے چل رہا ہو یہ مذہب امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کا ہے حنفیہ فرماتے ہیں اگر جانور کا مالک ساتھ نہ ہو تو ضمان نہیں چاہئے رات ہو یا دن کا وقت ہو۔

۱۴ : بَابُ الْحُكْمِ فِيمَنْ

كَسَرَ شَيْئًا

۲۳۳۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُؤَاةَ قَالَ قُلْتُ لِعَابِثَةَ أَخْبِرِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَوْ مَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ : ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ [القم: ۴] قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَصْحَابِهِ فَصَنَعَتْ لَهُ طَعَامًا وَصَنَعَتْ لَهُ حَفْصَةَ طَعَامًا قَالَتْ فَسَقَيْتِي حَفْصَةَ فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ : انْطَلِقِي فَأَكْفِيْنِي فَصَعْتَهَا فَلَجَعْتَهَا وَقَدْ هَمْتُ أَنْ تَضَعَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْفَيْتَهَا فَأَنْكَسَرَتِ الْقِصْعَةُ وَانْتَشَرَ الطَّعَامُ قَالَتْ فَجَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِيهَا مِنْ الطَّعَامِ عَلَى النَّيْطِ فَأَكَلُوا ثُمَّ بَعَثَ بِقِصْعَتِي فَدَفَعَهَا إِلَيَّ حَفْصَةَ فَقَالَ خُذُوا ظُرُفًا مَكَانَ ظُرُفِكُمْ وَكُلُوا مَا فِيهَا قَالَتْ رَأَيْتُ ذَلِكَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۳۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثنا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ ثنا حَمِيْدَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَرْسَلَتْ أُخْرَى بِقِصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضْرَبَتْ بِدِ الرَّسُولِ فَسَقَطَتِ الْقِصْعَةُ فَأَنْكَسَرَتْ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ وَيَقْبُولُ غَازِتْ أُمَّكُمْ كُلُّوا فَأَكَلُوا حَتَّى جَاءَتْ بِقِصْعَتِهَا النَّبِيُّ فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقِصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ إِلَى

بَابُ: كَوْنِي شَخْصٍ كَسَى شَيْئًا كَوْتُوْرُ ذَا لِي تُو

اس کا حکم

۲۳۳۳: بنو سواہ کے ایک مرد کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے عرض کیا کہ مجھے اللہ کے رسول کے اخلاق کے متعلق بتائیے۔ فرمانے لگیں: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ آپ بڑے اخلاق والے ہیں۔ نیز فرمایا کہ اللہ کے رسول اپنے اصحاب کے ساتھ تھے۔ میں نے آپ کیلئے کھانا تیار کیا اور حفصہ نے بھی آپ کیلئے کھانا تیار کیا تو میں نے اپنی چھو کرمی سے کہا جاؤ حفصہ کا پیالہ الٹ دو۔ وہ اس وقت پہنچی جب حفصہ آپ کے سامنے پیالہ رکھنے لگی تھیں تو پیالہ الٹ دیا۔ پیالہ ٹوٹ گیا اور کھانا بکھر گیا اللہ کے رسول نے وہ پیالہ اور کھانا دسترخوان پر جمع کیا سب نے کھالیا پھر آپ نے میرا پیالہ حفصہ کے پاس بھیجا اور فرمایا اپنے برتن کے بدلہ برتن لے لو اور جو اس میں ہے وہ کھا لو فرماتی ہیں اسکے بعد میں نے آپ کے چہرہ پر اسکا کوئی اثر محسوس نہ کیا۔

۲۳۳۴: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ دوسری نے کھانے کا ایک پیالہ بھیجا پہلی نے (ناراضگی سے) لانے والے کے ہاتھ پر مارا پیالہ گر کر ٹوٹ گیا تو اللہ کے رسول نے دونوں ٹکڑوں کو اٹھا کر ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑا اور اس میں کھانا جمع کرنے لگے اور (حاضرین صحابہ سے) فرمانے لگے کہ تمہاری ماں کو غیرت آئی (کہ میرا کھانا تیار نہ ہوا اور دوسری نے تیار کر کے بھیج دیا) اب یہ کھا لو سب نے کھانا کھالیا پھر پہلی زوجہ اپنے گھر سے

الرسول وترك المَكْشُوزَةَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ
وا لے کو دے دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ اپنی زوجہ کے گھر رہتے
دیا جنہوں نے پیالہ توڑا تھا۔

☆ خلاصہ الباب ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری ماں کو رشک آ گیا سجان اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاقی اخلاق کہ خفگی کا اظہار نہ فرمایا کوئی اور ہوتا تو بیوی پر بہت ناراض ہوتا اس قصہ میں پیالہ کے بدلہ میں پیالہ اس لئے دیا کہ دونوں برتن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور کھانا بھی حضور ہی کا تھا ورنہ برتن دوسرے برتن کی مثال نہیں ہوتا بلکہ ذوات القیم میں سے ہے۔

باب: مرد اپنے ہمسایہ کی دیوار پر

۱۵ : بَابُ الرَّجُلِ يَضَعُ خَشْبَةَ عَلِيٍّ

چھت رکھے

جدارِ جبارہ

۲۳۳۵: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا پڑوسی اس سے اس کی دیوار پر لکڑی گاڑنے کی اجازت مانگے تو اسے روکے نہیں۔ جب ابو ہریرہ نے لوگوں کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے سر جھکا لئے۔ ابو ہریرہ نے دیکھا تو فرمایا: کیا ہوا؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس سے روگردانی کر رہے ہو اللہ کی قسم! میں تمہارے کندھوں کے درمیان اسے ماروں گا یعنی یہ حدیث خوب سناؤں گا۔

۲۳۳۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا
سَمِعْنَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَتْلُغُ بِهِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ
جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشْبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعُهُ فَلَمَّا حَدَّثْتُهُمْ
أَبُو هُرَيْرَةَ طَأْطَأُوا رِءُوسَهُمْ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ قَالَ مَا لِي
أَرَاكُمْ عَلَيْهَا مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ لَا زَمِينَ بِنَهَا يَتِينَ
أَكْتَفَاكُمْ .

۲۳۳۶: حضرت عکرمہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ بنو مغیرہ کے دو شخصوں میں سے ایک نے یہ کہا کہ اس کا غلام آزاد ہے اگر دوسرا اس کی دیوار میں لکڑی گاڑے تو؟ مجمع بن یزید اور بہت سے انصاری صحابہ آئے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکے تو اس نے کہا اے بھائی! (شریعت کا) فیصلہ تمہارے موافق اور میرے خلاف ہے جبکہ میں قسم بھی اٹھا چکا ہوں لہذا تم میری دیوار

۲۳۳۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرٌ بْنُ خَلْفٍ ثنا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ
ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ هِشَامَ بْنَ يَحْيَى أَخْبَرَهُ
أَنَّ عَكْرِمَةَ بْنَ سَلْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَخْوَيْنَ مِنْ بَنِي مَغِيرَةَ اعْتَقَ
أَحَدَهُمَا أَنْ لَا يَغْرِزَ خَشْبًا فِي جِدَارِهِ فَأَقْبَلَ مُجَمَّعُ بْنُ يَزِيدَ
وَرَجَالَ كَثِيرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ
خَشْبَةً فِي جِدَارِهِ لِقَوْلِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ! إِنَّكَ مُقْتَضِي لَكَ عَلَيَّ
وَقَدْ خَلَفْتَ فَا جَعَلُ اسْطَرَانَا دُونَ حَانِطِي أَوْ جِدَارِي

فاجعل عليه خشك .
 ۲۳۳۷ : حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ
 اخْبَرَنِي ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ
 عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَمْنَعُ أَخَذَكُمْ جَارَةٌ أَنْ يَغْرُزَ
 خَشْبَةً عَلَى جَذَارِهِ .
 کے اس طرف ستون بنا کر اس پر اپنی لکڑیاں رکھ لو۔
 ۲۳۳۷ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کوئی
 بھی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ
 روکے۔

خلاصہ الباب ☆ ائمہ کا اختلاف ہے اس مسئلہ میں امام احمد بن حنبل اور اصحاب الحدیث کے نزدیک یہ حکم وجوبی ہے اور
 امام شافعی کے دو قول ہیں ان میں سے زیادہ صحیح ندب کا ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ یہ حدیث تمہارے موذنہوں پر ماروں گا مطلب یہ ہے کہ میں ہر وقت بیان کروں گا۔ بعض نے یہ
 مطلب بھی بیان کیا ہے تمہارے موذنہوں کے درمیان لڑکا دوں گا ہر آدمی اس کو دیکھے گا۔ ایک توجیہ یہ بھی کی گئی ہے کہ تم
 لوگ لکڑیاں رکھنے کو گوارا نہیں کرتے ہو میں تمہارے کندھوں پر بھی رکھوں گا (واللہ اعلم بالصواب)۔
 حدیث ۲۳۳۶: سبحان اللہ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایسی شان تھی کہ شریعت اور صاحب شریعت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے حکم کے سامنے جھک جاتے تھے۔

باب: راستہ کی مقدار میں اختلاف ہو

۱۶ : بَابُ إِذَا تَشَاجَرُوا فِي قَدْرِ

جائے تو؟

الطَّرِيقِ

۲۳۳۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا مَتَّى
 بِنُ سَعِيدِ الضُّبَعِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَةَ أَرْزَعٍ .
 ۲۳۳۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بِنِ
 هِيَاجٍ قَالَ ثَنَا فَيْضَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ
 ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ
 فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَرْزَعٍ .
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راستہ سات
 ہاتھ رکھو۔
 ۲۳۳۹ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب
 راستہ کی مقدار میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو سات ہاتھ
 رکھ لو۔

خلاصہ الباب ☆ یعنی جب راستہ کئی لوگوں کے درمیان مشترک ہو اور کوئی ایک تعمیر کرنا چاہتا ہو تو راستہ کی جتنی مقدار پر
 اتفاق ہو جائے تو وہ درست ہے لیکن اگر راستہ کی مقدار پر ان کا اختلاف ہو تو پھر سات ہاتھ راستہ متعین ہوگا یہ حدیث کا
 مطلب اور مراد ہے اور اگر پہلے راستہ متعین ہو اور اس کی مقدار بھی معلوم ہو تو کسی کو گلی اور راستہ تنگ کرنا درست نہیں اور
 اس کو اختیار بھی نہیں ہے۔

۱۷ : بَابُ مَنْ بَنَى فِي حَقِّهِ مَا يَضُرُّ

بِجَارِهِ

۲۳۳۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ التَّمِيمِيِّ تَنَا أَبُو الْمَغْلَسِ تَنَا
فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ تَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ تَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى
بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَضَى أَنْ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ .

۲۳۳۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَيْبَانَا
مُعَمَّرٌ عَنْ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ .

۲۳۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَيْبَانَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ لَوْلُوَّةَ
عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ ضَارَّ أَضَرَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ .

بَابُ: اپنے حصہ میں ایسی چیز بنانا جس سے

ہمسایہ کا نقصان ہو

۲۳۳۰ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
فیصلہ فرمایا کہ کسی کو نہ ابتداءً نقصان پہنچایا جائے اور نہ
بدلے میں۔

۲۳۳۱ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی
مضمون مروی ہے۔

۲۳۳۲ : حضرت ابو صرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دوسرے کو
نقصان پہنچائے اللہ اس کو نقصان پہنچائے اور جو
دوسرے پر سختی کرے اللہ اس پر سختی فرمائے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں ہمسائے کی رعایت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس بارے میں قاعدہ کلیہ یہ بیان کیا گیا
ہے کہ اگر ہمسائے کے مکان کی طرف روشندان باہر پر نالہ لگانے سے اس کو نقصان و ضرر ہوتا ہو تو درست نہیں ورنہ درست
ہوگا۔

۱۸ : بَابُ الرَّجُلَانِ يَدْعِيَانِ فِي خُصِّ

۲۳۳۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَمَّارُ بْنُ خَالِدِ
الْوَابِطِيُّ قَالَا تَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ دَهْمِ بْنِ قُرَّانٍ عَنْ
بِشْرِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ قَوْمًا اخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُصِّ كَانَ بَيْنَهُمْ فَبَعَثَ
خَدِيفَةَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ فَقَضَى لِلَّذِينَ يَلِيهِمُ الْقِمَطُ فَلَمَّا رَجَعَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ فَقَالَ اصْبِرْ
وَاحْسَنْتَ .

بَابُ: دو مرد ایک جھونپڑی کے دعویٰ دار ہوں

۲۳۳۳ : حضرت جابر یہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے
ایک جھونپڑی سے معلق جو ان کے درمیان تھی کے متعلق اپنا
مقدمہ رسول اللہ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے ان
کے درمیان فیصلہ کیلئے خدیفہ کو بھیجا انہوں نے اس کے حق
میں فیصلہ دیا جن کے پاس رسیوں کے کھونٹے تھے جب
وہ نبی کی خدمت میں واپس ہوئے تو ساری بات عرض
کر دی آپ نے فرمایا: تم نے درست اور چھپا فیصلہ کیا۔

خلاصہ الباب ☆ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو دلیل ہے اس بارے میں کہ فیصلہ ظاہر کی بناء پر ہوتا ہے اس واسطے علماء نے فرمایا اگر دیوار میں جھگڑا ہو تو جس کی کڑیاں اس پر لگی ہوئی ہوں تو دیوار بھی اسی کی کبھی جائے گی یہ اس صورت میں ہے کہ جب گواہ نہ ہوں۔

باب: قبضہ کی شرط لگانا

۱۹ : بَابُ مَنْ اشْتَرَطَ الْخَلَاصَ

۲۳۳۳ : حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مال دو شخصوں کو بیچ دیا جائے تو پہلے خریدار کو ملے گا۔

۲۳۳۳ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بِيَعَ الْبَيْعُ مِنْ رَجُلَيْنِ فَالْبَيْعُ لِلأَوَّلِ .

ابوالولید کہتے ہیں کہ اس حدیث سے قبضہ کی شرط ٹھہرانا باطل ہو جاتا ہے۔

قَالَ الْوَلِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِبْطَالُ الْخَلَاصِ .

خلاصہ الباب ☆ حدیث سے خلاص کی شرط کا ابطال ثابت ہوتا ہے اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ پہلی بیع درست ہے۔

باب: قرعہ ڈال کر فیصلہ کرنا

۲۰ : بَابُ الْقَضَاءِ بِالْقُرْعَةِ

۲۳۳۵ : حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد کے چھ غلام تھے ان کے علاوہ اس کے پاس کچھ مال نہ تھا مرتے وقت اس نے ان سب کو آزاد کر دیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دو دو حصہ کر کے قرعہ ڈالا اور دو کو آزاد کر دیا اور چار کو بدستور غلام رہنے دیا۔

۲۳۳۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِيِّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ لَهُ سِتَّةُ مَمْلُوكِينَ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَأَعْتَقَهُمْ عِنْدَ مَوْتِهِ فَجَزَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرْبَعَةَ .

۲۳۳۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بیع میں دو مردوں کا اختلاف ہو گیا ان میں سے کسی کے پاس گواہ یا ثبوت نہ تھا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اٹھانے کے لئے تم قرعہ ڈالو تمہیں پسند ہو یا ناپسند۔

۲۳۳۶ : حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَلَّاسٍ عَنْ أَبِي زَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَارَا فِي بَيْعٍ لِيُؤَا جِدَ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَأَمْرُهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَسْتَهْمَا عَلَى الْيَمِينِ أَحَبَّ ذَلِكَ أَمْ كَرِهًا .

۲۳۳۷ : حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ ڈالتے (جس کے نام قرعہ نکلتا اسے سفر میں ساتھ رکھتے)

۲۳۳۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ كَانَ إِذَا سَافَرَ أَفْرَغَ بَيْنَ نِسَائِهِ .

۲۳۳۸ : حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَبَانَا الثَّوْرِيُّ عَنْ صَالِحِ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمٍ قَالَ اَتَى عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ لِي ثَلَاثَةَ قَدُوقِعُوا عَلِيَّ امْرَاةً فِي طَهْرٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ اَتَيْنِ فَقَالَ اَتَقْرَانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ ؟ فَقَالَا لَا اَنْتُمْ سَأَلْتَيْنِ فَقَالَ اَتَقْرَانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ فَقَالَا لَا فَجَعَلَ كُلَّمَا سَأَلَ اَتَيْنِ اَتَقْرَانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا : لَا فَاقْرَعْ بَيْنَهُمُ الْحَقَّ الْوَلَدَ بِالذِّى اَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثِي الدِّيَةِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ بَدَثٌ فَوَاجَدَهُ

۲۳۳۸ : حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ یمن میں حضرت علیؑ کے پاس ایک مقدمہ آیا کہ تین مردوں نے ایک عورت سے ایک ہی طہر میں صحبت کی (پھر حمل کے بعد اس عورت کے یہاں بچہ ہوا تو تینوں نے اس بچہ کا دعویٰ کر دیا) حضرت علیؑ نے دو سے پوچھا کہ تم یہ اقرار کرتے ہو کہ یہ بچہ تیسرے کا ہے؟ کہنے لگے: نہیں پھر دوسرے دو کو الگ کر کے پوچھا کہ تم اس تیسرے کے حق میں بچہ کے نسب کا اقرار کرتے ہو؟ کہنے لگے: نہیں۔ اس طرح انہوں نے جن سے دو بھی پوچھا کہ تم اقرار کرتے ہو کہ بچہ تیسرے کا ہے؟ تو وہ انکار کرتے۔

اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرعہ ڈالا اور جس کے نام قرعہ نکلا بچہ اس کو دے دیا اور دو تہائی دیت اس پر لازم کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث سے قرعہ اندازی کا جواز معلوم ہوتا ہے اس سے قلبی اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ حدیث ۲۳۳۸: تہائی دیت اس لئے دلوائی کہ دعویٰ کے بموجب اس لڑکے میں تین آدمی شریک تھے اور گواہ کسی کے پاس نہیں تھا تو قرعہ اندازی کی ضرورت سمجھی پس قرعہ نے نسب کے طوق کا فائدہ دیا اس آدمی کے لئے جس کے نام قرعہ نکلا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اجتہاد تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی اس وجہ سے تھی کہ یہ فیصلہ بہت عجیب اسلوب پر کیا گیا تھا۔ لیکن ابوداؤد نے حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی صورت میں یہ حکم فرمایا کہ وہ بچہ اپنی ماں کے پاس رہے گا اور کسی سے اس کا نسب ثابت نہ ہوگا۔

۲۱ : بَابُ الْقَافَةِ

پاؤں: قیافہ کا بیان

۲۳۳۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالُوا اَتْنَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ دَاتِ يَوْمٍ مَسْرُورٌ وَهُوَ يَقُولُ يَا عَائِشَةُ اَلَمْ تَرِي اَنْ مُجْرَزًا الْمُدَلِجِي دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى اَسَافَةَ وَزَيْدًا عَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَقَدْ بَدَثَ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اَنْ

۲۳۳۹ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بہت خوش خوش تشریف لائے اور فرمایا اری عائشہ تمہیں معلوم نہیں کہ مجز مدلی (قیافہ شناس) میرے پاس آیا اور اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا ان دونوں کے پاس ایک چادر تھی ان کے پاؤں چادر سے باہر تھے کہنے لگا یہ پاؤں ایک

هذه الأقدام بعضها من بعض .

دوسرے سے ملتے ہیں (باپ بیٹے کے ہیں)

۲۳۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا اسْرَائِيلُ ثَنَا سَمَّاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قُرَيْشًا اتُّوا امْرَأَةً كَاهِنَةً فَقَالُوا لَهَا اخْبِرِينَا اشْبَهْنَا أَثْرًا بِصَاحِبِ الْمَقَامِ فَقَالَتْ إِنَّ أَنْتُمْ جَرَزْتُمْ كِسَاءَ عَلِيٍّ هَذِهِ الشَّهْلَةَ ثُمَّ مَشَيْتُمْ عَلَيْهَا أَنْبَأْتِكُمْ قَالَ فَجَرُّوا كِسَاءَ ثُمَّ مَشَى النَّاسُ عَلَيْهَا فَأَبْضَرَتْ أَثْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَذَا أَقْرَبَكُمْ إِلَيْهِ شَبْهًا ثُمَّ مَكَثُوا بَعْدَ ذَلِكَ عِشْرِينَ سَنَةً أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۳۵۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قریش کے لوگ ایک کابنہ (نجومی) عورت کے پاس گئے اور اس سے کہا ہمیں بتاؤ کہ ہم میں سے کون مقامِ ابراہیم والے (یعنی ابراہیمؑ) کے ساتھ زیادہ مشابہ ہے؟ کہنے لگی: اگر تم اس نرم جگہ پر چادر تان دو پھر اس پر چلو تو میں تمہیں بتا دوں گی۔ فرماتے ہیں لوگوں نے ایک چادر تان دی پھر سب اس پر چلے اس نے اللہ کے رسول کا نشانِ قدم دیکھا تو بولی تم میں انکے سب سے زیادہ مشابہ یہ ہیں پھر اسکے بعد بیس برس یا جتنا اللہ نے چاہا لوگ ٹھہرے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو نبوت عطا فرمائی۔

خلاصۃ الباب ۲۲ قیافہ یہ ہے کہ اعضاء کی مناسبت کا علم اور حرکات و سکنات سے اندازہ لگانا۔ منافقین حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے نسب میں عیب لگاتے تھے اس لئے کہ حضرت زید تو گورے رنگ والے تھے لیکن حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سانولے رنگ کے کیونکہ ان کی والدہ ام ایمن سیاہ نام تھیں منافقین کی اس قبیح حرکت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج اور قلق ہوا جب قیافہ شناس نے دونوں کو اکٹھا لیٹے ہوئے دیکھا تو اس نے پاؤں دیکھ کر ایک طرح کے بتلائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی حاصل ہوئی اور منافق رو سیاہ ہوئے۔

۲۲ : بَابُ تَخْيِيرِ الصَّبِيِّ بَيْنَ

بَابٍ : بچہ کو اختیار دینا کہ ماں باپ میں سے

أَبَوَيْهِ

جس کے پاس چاہے رہے

۲۳۵۱ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي فَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ غُلَامَيْنِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ هَذِهِ أُمَّكَ وَهَذَا أَبُوكَ .

۲۳۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو اختیار دیا کہ اپنے ماں باپ میں سے جس کے پاس چاہے رہے اور فرمایا: اے لڑکے یہ تیری والدہ ہیں اور یہ تیرے والد ہیں۔

۲۳۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةٍ عَنْ عُثْمَانَ النَّبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَوَيْهِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۲۳۵۲: حضرت عبد الحمید اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے ماں باپ نبیؐ کے پاس اپنا جھگڑا لے کر گئے ان میں ایک کافر اور دوسرا مسلمان تھا آپؐ نے

غلیہ وسلم احدهما کافرٌ والاخرٌ مسلمٌ فخيرهُ فتوجه
ابى الکافرِ فقال اللهم اهده فتوجه الى المسلم فقضى له
به .
انہیں اختیار دیا تو یہ کافر کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے
فرمایا: اے اللہ سے ہدایت فرمایا تو یہ مسلمان کی طرف متوجہ
ہو گئے پھر آپ نے مسلمان کے حق میں انکا فیصلہ کر دیا۔

خلاصہ الباب ۲۳ یہ احادیث امام شافعی کا مستدل ہیں ان کا مذہب یہ ہے کہ لڑکے کو اختیار ہوگا ماں باپ میں سے جس
کے پاس چاہے رہے۔ احناف کہتے ہیں کہ بچہ اپنی ماں کے پاس رہے گا جب تک خود کھانے پینے اور لباس پہننے اور استنجا
کرنے کے لائق نہ ہو جائے۔ حضرت ابو بکر خصاف فرماتے ہیں کہ سات سال تک اپنی ماں کے پاس رہے گا حنفیہ کے
نزدیک یہی مفتی یہ ہے۔

باب: صلح کا بیان

۲۳ : بَابُ الصُّلْحِ

۲۳۵۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ
ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو ابْنِ عَوْفٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ
الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صَلَحًا حَرَمًا خَلَالًا أَوْ أَخْلَ حَرَامًا .
۲۳۵۳ : حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
سنا: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے لیکن وہ صلح جائز
نہیں جس میں کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال کیا گیا ہو۔

خلاصہ الباب ۲۳ ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی صلح ہر قسم کی جائز ہے البتہ خلاف شریعت جائز نہیں۔ اس
حدیث کو امام ابو داؤد و ترمذی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

باب: اپنا مال برباد کرنے والے پر پابندی

۲۴ : بَابُ الْحَجْرِ عَلَى مَنْ يُفْسِدُ

لِغَانَا

مَالَهُ

۲۳۵۴ : حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقْدَتِهِ ضَعْفٌ وَكَانَ
يُبَاعِعُ وَإِنْ أَهْلُهُ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اخْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَهَاةً عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ
فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ هَذَا وَلَا خِلَابَةَ .
۲۳۵۴ : حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ اللہ
کے رسول ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کی عقل میں فتور تھا
اور وہ خرید و فروخت کیا کرتا تھا اس کے گھر والے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے
اللہ کے رسول اس پر پابندی لگا دیجئے۔ نبی نے اسے بلا کر
خرید و فروخت سے منع فرمایا تو عرض کرنے لگا کہ میں خرید
و فروخت سے رک نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم خرید و
فروخت کرو تو کہہ دیا کرو کہ دیکھو دھوکا نہیں ہے۔

۲۳۵۵ : محمد بن یحییٰ بن حبان کہتے ہیں کہ میرے جد امجد

۲۳۵۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ قَالَ هُوَ جَدِّي مُنْقَلَدٌ بِنُ عُمَرَ وَكَانَ رَجُلًا قَدْ أَصَابَتْهُ أُمَّةٌ فِي رَأْسِهِ فَكَتَرَتْ لِسَانَهُ وَكَانَ لَا يَدْعُ عَلِيَّ ذَلِكَ التَّجَارَةَ وَكَانَ لَا يَزَالُ يُغْبِنُ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ إِذَا أَنْتَ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ ثُمَّ أَنْتَ فِي كُلِّ سِلْعَةٍ ابْتِغْتَهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَإِنْ رَضِيتَ فَأَمْسِكْ وَإِنْ سَخِطْتَ فَأَرُدْهَا عَلَيَّ صَاحِبِهَا.

معتقد بن عمر کے سر میں چوٹ لگی تھی جس کی وجہ سے زبان میں شکستگی آگئی تھی اس کے باوجود وہ خرید و فروخت نہیں چھوڑتے تھے اور انہیں نقصان اٹھانا پڑتا تھا۔ تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات عرض کی۔ آپ نے فرمایا: جب تم خرید و فروخت کرو تو یوں کہہ دیا کرو کہ دھوکہ نہیں ہونا چاہئے پھر جو سامان بھی تم خریدو تمہیں اس میں تین شب تک اختیار ہے کہ پسند ہو تو رکھ لو ناپسند ہو تو فروخت کنندہ کو واپس کر دو۔

خلاصہ الباب ☆ لا خِلَابَةَ کا معنی یہ ہے کہ مجھے دھوکہ نہ دو اگر دھوکا ثابت ہو گیا تو معاملہ منسوخ کرنے کا مجھے اختیار ہوگا۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ مجھے تین دن تک اختیار ہے اس حدیث میں ائمہ کا اختلاف ہے بعض علماء نے حضرت معتقد کے لئے اس حدیث کو خاص قرار دیا ہے۔ اس کو کسی فریب خوردہ کے لئے اختیار نہیں یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور دوسرے ائمہ کا ہے اور امام مالک کی صحیح روایت بھی یہی ہے۔ بعض مالکیہ یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی بناء پر فریب خوردہ کے لئے اختیار ہوگا بشرطیکہ ایک تہائی قیمت کے برابر ہو۔

پاب: جس کے پاس مال نہ رہے اسے مفلس قرار دینا اور قرض خواہوں کی خاطر اس کا مال فروخت کرنا

۲۵ : بَابُ تَفْلِيسِ الْمُعْلِمِ
وَالْبَيْعِ عَلَيْهِ
لِغُرْمَائِهِ

۲۳۵۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک مرد کو ان پھلوں میں نقصان ہوا جو اس نے خریدے تھے اور اس پر بہت قرضہ ہو گیا اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اس کو صدقہ دو لوگوں نے اس کو صدقہ دیا لیکن اتنی مقدار نہ ہوئی کہ اس کا تمام قرضہ ادا ہو سکے تو آپ نے فرمایا: جو تمہیں مل گیا وہ لے لو اور تمہیں (فی الحال) اور کچھ نہ ملے گا۔

۲۳۵۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا شَابَةُ ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعَارِ ابْتِاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقِ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْغُ ذَلِكَ وَفَاءً دَيْنَهُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ يَعْنِي الْغُرْمَاءَ.

۲۳۵۷: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ اللہ

۲۳۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا أَبُو عَاصِمٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ

بن مسلم بن ہرمز عن سلمة المحكي عن جابر بن عبد الله
 أن رسول الله ﷺ خلع معاذا بن جبل من غرماء ثم
 استعمله على اليمن فقال معاذا إن رسول الله استخلصني
 بما لي ثم استعملني .

کے رسول ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو قرض
 خواہوں سے چھڑایا پھر انہیں یمن کا عامل مقرر فرمایا۔
 حضرت معاڈ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے میرا
 مال بیچ کر میری جان چھڑائی پھر مجھے عامل مقرر فرمایا۔

خلاصہ الباب ۲۶ لیس لکم الا ذلک کا معنی یہ ہے کہ اے قرض خواہو تم اس کو قید اور ڈانٹ نہیں سکتے کیونکہ اس کا
 افلاس ظاہر ہو گیا ہے اور جب کسی آدمی کا افلاس (بھوکا ہونا) ثابت ہو جائے تو اس کو قید میں نہیں ڈالا جاسکتا بلکہ اسے مال
 کے حصول تک مہلت دی جائے گی جب اور مال اس کو حاصل ہو جائے تو وہ مال قرض خواہ لے لیں گے۔ دوسرا معنی یہ ہے
 کہ اس وقت تم لوگوں کے لئے یہی مال ہے بعد میں جب اور مال اس کو مل جائے تو اس وقت تم لے لیتا اس حدیث کا یہ معنی
 نہیں کہ فقط یہی مال تم لوگوں کے لئے ہے اور کچھ نہیں یعنی قرآن و حدیث سے قرض دار کے لئے مہلت دینا ثابت ہے۔

۲۶ : بَابُ مَنْ وَجَدَ مَتَاعَهُ بَعِيْنَهُ عِنْدَ رَجُلٍ

باب: ایک شخص مفلس ہو گیا اور کسی نے اپنا

مال بعینہ اس کے پاس پالیا

۲۳۵۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
 فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا: جو مفلس ہونے والے مرد کے پاس اپنا سامان
 بعینہ پالے تو وہ دوسروں کی نسبت اس کا زیادہ حقدار
 ہے۔

۲۳۵۹ : حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی نے کوئی سامان فروخت کیا
 پھر خریدار کے پاس وہ سامان بعینہ پایا جبکہ وہ خریدار
 مفلس ہو چکا تھا تو اگر اس نے سامان کی قیمت کا کچھ
 حصہ بھی وصول نہیں کیا تو وہ سامان اس فروخت کنندہ کا
 ہے اور اس نے سامان کی کچھ بھی قیمت وصول کر لی تھی تو
 اب وہ باقی قرض خواہوں کی مانند ہوگا۔

۲۳۶۰ : حضرت ابن خلدہ زرقی جو مدینہ کے قاضی تھے

قَدْ أَفْلَسَ

۲۳۵۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سفيان بن عيينة
 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ
 يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ حَزْمٍ
 عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ
 وَجَدَ مَتَاعَهُ بَعِيْنَهُ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ .

۲۳۵۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا إسماعيل ابْنُ عِيَّاشٍ
 عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَجُلٌ
 بَاعَ بِلْعَةً فَأَدْرَكَ بِلْعَةً بَعِيْنَهَا عِنْدَ رَجُلٍ وَقَدْ أَفْلَسَ وَلَمْ
 يَكُنْ قَبْضٌ مِنْ ثَمْنِهَا شَيْئًا فَهِيَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَبْضٌ مِنْ ثَمْنِهَا
 شَيْئًا فَهِيَ أَسْوَأُ لِلْغَرْمَاءِ .

۲۳۶۰ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْمُثَنَّبِ الْحِزَامِيُّ وَعَبْدُ

فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے ایک ساتھی کے بارے میں جو مفلس ہو گیا تھا حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس گئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسے ہی شخص کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا: جو شخص بھی مر جائے یا مفلس ہو جائے تو سامان والا اپنے سامان کا زیادہ حقدار ہے بشرطیکہ بعینہ اس سامان کو پالے۔

۲۳۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی مر جائے اور اس کے پاس کسی دوسرے شخص کا مال بعینہ موجود ہو خواہ اس نے اس سے کچھ وصول کیا ہو یا نہ وصول کیا ہو بہر صورت وہ باقی قرض خواہوں کی مانند ہو گا۔

الرَّحْمَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيِّ قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي قَدَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ زَافِعٍ عَنْ ابْنِ خَلْدَةَ الزُّرْقِيِّ وَكَانَ قَاضِيًا بِالْمَدِينَةِ قَالَ جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ضَاحِبٍ لَنَا قَدْ أَفْلَسَ فَقَالَ هَذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بَعِيْنِهِ .

۲۳۶۱ : حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ سَعِيدٍ بِنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارِ الْجُمَيْصِيِّ ثَنَا الْيَمَانُ ابْنُ غَدِيٍّ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ وَعِنْدَهُ مَالٌ امْرَأِيٌّ بَعِيْنِهِ أَقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا أَوْلَمَ يَقْتَضِ ، فَهُوَ أَسْوَأُ لِلْفَرْمَاءِ .

خلاصہ الساب ☆ علماء کا اختلاف ہے کہ ایک شخص مفلس قرار دیا گیا اور اس کے پاس ایک شخص کی کوئی چیز بعینہ موجود ہے جو اس شخص سے خریدی تھی تو احناف کے نزدیک وہ شخص دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک رہے گا بشرطیکہ افلاس قبضہ کے بعد ہو امام شافعی فرماتے ہیں کہ وہ شخص اپنی چیز کا حقدار ہے معاملہ فسخ کر کے اپنی چیز لے سکتا ہے احناف کی دلیل دارقطنی کی روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس آدمی نے اپنا سامان کسی شخص کے ہاتھ فروخت کیا پھر وہ سامان مفلس کے پاس موجود پایا تو وہ شخص دوسرے قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا۔ اگرچہ یہ حدیث مرسل ہے مگر حدیث مرسل ہماری حجت ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات مختلف ہیں احناف کا مسلک احادیث کے مطابق ہے نہ کہ خلاف حدیث۔

باب: جس سے گواہی طلب نہیں کی گئی اس کے لئے گواہی دینا مکروہ ہے

۲۳۶۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سے لوگ بہتر ہیں۔ فرمایا: میرے زمانہ کے لوگ پھر ان کے بعد آنے والے پھر ان کے بعد والے پھر

۲۷ : بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّهَادَةِ لِمَنْ

لَمْ يُسْتَشْهَدْ

۲۳۶۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُمَرُو بْنُ زَافِعٍ قَالَ لَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ

يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَحْسِي قَوْمٌ تَبَدُّرُ شَهَادَةِ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ .
ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔

۲۳۶۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثنا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْحَبَابَةِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا مِثْلَ مَقَامِي فِينَكُمْ فَقَالَ احْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُوا الْكُذِبَ حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَمَا يَسْتَشْهَدُ وَيُخْلِفُ وَمَا يَسْتَخْلِفُ .
۲۳۶۳: حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے جابہ نامی مقام میں ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اس میں فرمایا رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان ایسے ہی کھڑے ہوئے جیسے میں تم میں کھڑا ہوا اور فرمایا: میرے صحابہ کے متعلق میرا خیال رکھنا (یعنی ان کو ایذا نہ پہنچانا اور ان کی بے احترامی نہ کرنا) پھر ان کے بعد والوں کے متعلق پھر ان کے بعد والوں کے متعلق (میرا خیال

رکھنا) پھر جھوٹ پھیل جائے گا اور مرد گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہوگا اور قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں مانگی گئی ہوگی۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ خیر القرون کے بعد لوگ بہت بے احتیاط ہوں گے بن بلائے بھی گواہی دیں گے آج کل اس کا مشاہدہ عدالتوں میں ہو رہا ہے کہ ہر وقت گواہی دینے کے لئے بہت لوگ تیار ہوتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھانے میں دریغ نہیں کرتے جھوٹی گواہی اور جھوٹی قسم اکبر الکبائر گناہوں میں سے ہے۔ حدیث ۲۳۶۳: اس حدیث میں دو چیزوں سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے: (۱) بلا مطالبہ گواہی اور قسم کھانے سے۔ (۲) صحابہ کرام اور تابعین کرام اور تبع تابعین کو ایذا دینے سے بچنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ارشادات بھی اس باب میں موجود ہیں مثلاً میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور یہ بھی فرمایا کہ جب کسی کو دیکھو کہ میرے صحابہ پر سب و شتم کرتا ہو تو جواب میں کہو کہ تمہاری اس شرارت پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہو اس طرح تابعین رحمہم اللہ کی عزت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس کی تنقیص کرنا اور اس پر طعن کرنا سخت گناہ ہے۔ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے خوف کرنا چاہئے کہ جو صحابہ پر طعن کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ جو کہ تابعی ہیں ان پر زبان درازی کرتے ہیں۔

پاب: کسی کو معاملہ کا علم ہو لیکن صاحب

معاملہ کو اس کے گواہ ہونے کا علم نہ ہو

۲۳۶۴: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: بہترین گواہ وہ ہے جو گواہی دے

۲۸۰ : بَابُ الرَّجُلِ عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ لَا يَعْلَمُ بِهَا

صَاحِبُهَا

۲۳۶۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُعْفِيُّ قَالَا ثنا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ الْعُكْلِيُّ الْخَبَرِيُّ أَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ بْنُ نَعْدِ السَّاعِدِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ

خَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَبْلَ اَزِيں كِه اس سَے گواہی دینے کا مطالبہ کیا جائے۔
 حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِي أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِي يَقُولُ
 أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ الشُّهُودِ مَنْ أَدَّى شَهَادَتَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا.
 خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کا حق مارا جا رہا ہے یا اس کی عزت یا جان کے نقصان ہو رہا ہو تو بن
 بلائے گواہی دینا درست ہے پہلی حدیثوں کے مضمون سے یہ مستثنیٰ ہے۔

باب: قرضوں پر گواہ بنانا

۲۹ : بَابُ الْإِشْهَادِ عَلَى الدُّيُونِ

۲۳۶۵ : حَدَّثَنَا عُثَيْبُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ الْجَبَرِيُّ وَجَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعَجَلِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى﴾ حَتَّىٰ بَلَغَ: ﴿فَإِنْ آمَنَ بِبَعْضِكُمْ بِبَعْضٍ﴾ [البقرة: ۲۸۲، ۲۸۳] فَقَالَ هَذِهِ نَسَخَتْ مَا قَبْلَهَا.
 ۲۳۶۵ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ”اے الٰہی ایمان جب تم ایک مدت کے لئے باہم قرضہ کا معاملہ کرو تو لکھ لو.....“ (البقرة: ۲۸۲، ۲۸۳) پڑھتے پڑھتے یہاں پہنچے ”اگر تم میں سے ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو.....“ فرمایا: اس حصہ سے (بحالتِ اطمینان) پہلا حصہ منسوخ ہوگا۔

خلاصہ الباب ☆ نسخ سے اصطلاحی نسخ مراد نہیں ہے ماقبل میں لکھنے کا حکم استجاباً ہے یعنی اگر امن نہیں ہے تو معاملہ کو تحریر میں لاؤ اور اگر اطمینان اور امن ہو تو کوئی حرج نہیں نہ لکھنے اور نہ گواہ بنانے اور گروی نہ رکھنے میں۔

باب: جس کی گواہی جائز نہیں

۳۰ : بَابُ مَنْ لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ

۲۳۶۶ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِيُّ ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَلِيمَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَا ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَحْدُودٍ فِي الْإِسْلَامِ وَلَا ذِي غَمْرٍ عَلَىٰ أَخِيهِ.
 ۲۳۶۶ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی گواہی جائز نہیں اور نہ ہی اس شخص کی جس کو حالتِ اسلام میں حد لگی ہو اور نہ کینہ رکھنے والی کی اپنے بھائی کے خلاف (جس سے وہ کینہ رکھتا ہے)

۲۳۶۷ : حَدَّثَنَا خَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَىٰ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ غَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ

يَقُولُ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدْوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ . رہتے والے کے خلاف جائز نہیں۔

خلاصہ الباب ☆ خیانت اور کینہ کی وجہ سے آدمی قاسق ہو جاتا ہے اور قاسق کی گواہی کے قبول نہ ہونے پر اجماع ہے اور محدود فی القذف کی گواہی بھی مقبول نہیں مطلب یہ ہے کہ شاہد کے لئے مسلمان ہونا، آزاد ہونا، بالغ اور عادل ہونا شرط ہے۔

باب: ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کرنا

۲۳۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

۲۳۶۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

۲۳۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ فرمایا۔

۲۳۷۱: حضرت سرق سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کی گواہی اور مدعی کی قسم (پر فیصلہ) کو نافذ قرار دیا۔

باب: جھوٹی گواہی

۲۳۷۲: حضرت خرم بن فاتک اسری کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح ادا فرمائی سلام پھیر کر کھڑے ہوئے اور تین بار فرمایا: جھوٹی گواہی اللہ کے

۳۱ : بَابُ الْقَضَاءِ بِالشَّاهِدِ وَالْيَمِينِ

۲۳۶۸ : حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّهْرِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الذُّوزِيُّ قَالَا ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ .

۲۳۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الوَهَّابِ ثنا جَعْفَرُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ .

۲۳۷۰ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ ثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيُّ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالشَّاهِدِ وَالْيَمِينِ .

۲۳۷۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُتَنَبِّئِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنْ سُرْقٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَجَازَ شَهَادَةَ الرَّجُلِ وَيَمِينَ الطَّالِبِ .

۳۲ : بَابُ شَهَادَةِ الزُّورِ

۲۳۷۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا سُفْيَانُ الْعَصْفَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ التُّعْمَانِ الْأَسَدِيِّ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكِ الْأَسَدِيِّ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ

ساتھ شریک ٹھہرانے کے مترادف ہے۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی ”بجو جھوٹی بات سے اللہ کے لئے یکسو ہو کر اس حال میں کہ اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتے ہو“۔

الصُّبْحَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عَدِلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ
بِالْإِسْرَاقِ بِاللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَاهُذِهِ الْآيَةَ:
﴿وَاجْتَبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنْفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ﴾

[الحج: ۳۰-۳۱]

۲۳۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹی گواہی دینے والے کے پاؤں سرک نہ سکیں گے یہاں تک کہ اللہ اس کے لئے دوزخ واجب کر دیں۔

۲۳۷۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقُرَاتِ عَنْ
مُحَارِبِ بْنِ دِنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَزُولَ قَدَمَا شَاهِدِ الزُّورِ حَتَّى يُوجِبَ
اللَّهُ لَهُ النَّارَ.

پاؤں: یہود و نصاریٰ کی گواہی ایک

۳۳: بَابُ شَهَادَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلَى

دوسرے کے متعلق

بعض

۲۳۷۴: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کی ایک دوسرے کے بارے میں گواہی کو معتبر قرار دیا۔

۲۳۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ
عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ غَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ أَجَازَ شَهَادَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْهَبَاتِ

ہبہ کے ابواب

باب: مرد کا اپنی اولاد کو عطیہ دینا

۲۳۷۵: حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ انکے والد انہیں اٹھا کر تہیٰ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کی کہ آپؐ گواہ رہئے کہ میں نے اپنے مال میں سے اتنا اتنا نعمان کو دیا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو اتنا ہی دیا جتنا نعمان کو دیا؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا پھر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنا لو فرمایا کیا تم اس سے خوش نہ ہو گے کہ سب تمہاری فرمانبرداری میں برابر ہوں؟ عرض کیا کیوں نہیں فرمایا پھر پہلی بات کا جواب نفی میں کیوں۔

۲۳۷۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے انہیں ایک غلام ہبہ کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ آپؐ کو گواہ بنائیں۔ آپؐ نے فرمایا: اپنی تمام اولاد کو تم نے (غلام) ہبہ کیا عرض کیا نہیں فرمایا پھر یہ (غلام بھی) واپس لے لو۔

۱: بَابُ الرَّجُلِ يَنْحَلُ وَوَلَدَهُ

۲۳۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَنُو نَكْرُ بْنُ خَلْفِ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ ذَاوَدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ بِهِ أَبُوهُ يَحْمِلُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْهَدْ إِنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِي كَذَا وَكَذَا قَالَ فَكُلُّ بَيْتِكَ نَحَلْتُ بِمِثْلِ الَّذِي نَحَلْتُ النُّعْمَانَ؟ قَالَ لَا قَالَ فَاشْهَدْ عَلَيَّ هَذَا غَيْرِي قَالَ أَلَيْسَ يَسْرُوكَ أَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي الْبَرِّ سَوَاءً قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذَا .

۲۳۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَخْبَرَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا وَأَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُشْهَدُهُ فَقَالَ أَكُلُّ وَوَلَدِكَ نَحَلْتَهُ؟ قَالَ لَا قَالَ فَارْذُدْهُ

خلاصہ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ تھا ایک بیٹے کو دے دیا دوسروں کو محروم رکھا ایسا کرنے سے دوسری اولاد کے دل میں بعض وکینہ پیدا ہوگا وہ بھلائی نہیں کریں گے یہ واقعہ حدیث کی دوسری کتابوں میں بھی آتا ہے صحیحین میں ہے کہ اے بشیر رضی اللہ عنہ جو آپؐ نے دیا ہے وہ واپس کر دو۔ مسلم میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آخر میرے والد نے صدقہ میں رجوع کیا۔ ثابت یہ ہوا کہ اولاد کو کم یا

زیادہ دینا ظلم ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اولاد میں برابری نہ کرنا مکروہ ہے لیکن تصرف نافذ ہو جائے گا جیسا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دوسری اولاد سے زیادہ دیا بعض لوگوں کے نزدیک برابری واجب ہے۔

باب: اولاد کو دے کر پھر واپس لے لینا

۲۳۷۷: حضرات ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد کے لئے حلال نہیں کہ کوئی چیز دے پھر واپس لے لے۔ الا یہ کہ والد اپنی اولاد کو کوئی چیز دے (تو وہ واپس لے سکتا ہے)۔

۲۳۷۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے ہدیہ میں رجوع نہ کرے مگر والد اپنی اولاد کو ہدیہ دے تو (واپس لے سکتا ہے)

خلاصہ الباب ☆ یہ احادیث امام شافعی کا مستدل ہیں ان کے نزدیک کوئی واجب رجوع کا حق نہیں رکھتا سوائے باپ کے یعنی والد ہرہرہ کر کے واپس لے سکتا ہے حنفیہ کے نزدیک ہرہرہ کرنے والا خواہ کوئی ہو واپس لینے کا حق رکھتا ہے حنفیہ کی دلیل دوسری احادیث ہیں جس میں رجوع کا ذکر ہے۔

باب: عمر بھر کے لئے کوئی چیز دینا

۲۳۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمری کچھ نہیں ہے لہذا جس کو عمر بھر کے لئے کوئی چیز دی گئی تو وہ اسی کی ہے۔

۲۳۸۰: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جس نے کسی مرد کو عمر بھر کے لئے کوئی چیز دی اور اس کی اولاد کو دی تو اس کے اس قول نے اس چیز میں اس کا حق ختم کر دیا اب وہ چیز اس کی ہے جس

۲: بَابُ مَنْ أُعْطِيَ وَلَدَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِيهِ

۲۳۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَا ثنا ابنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَجُزُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعْطِيَ الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فِيمَا يُعْطَى وَلَدَهُ.

۲۳۷۸: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنِ الْأَخْوَلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَرْجِعُ أَحَدُكُمْ فِي هَبِّهِ إِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ.

۳: بَابُ الْعُمَرَى

۲۳۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَعْقِبُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عُمَرَى لِمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ.

۲۳۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمِيحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أُعْمِرَ رَجُلًا عُمَرَى لَهُ وَإِعْقَابُهُ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلَهُ حَقُّهُ فِيهَا فَمَنْ

لَمَنْ أَعْمَرَ وَتَعَبَهُ . کو عمری کے طور پر دی اور اس کی اولاد کی ہے۔

۲۳۸۱ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرِ الْمَدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الْعُمْرَى لِلْوَارِثِ .
۲۳۸۱ : حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری وارث کو دلایا۔

خلاصہ الباب ☆ عمری اعمار کا اسم یقال اعمرته الدار عمری میں نے اس کو اپنا مکان زندگی بھر کے لئے دے دیا جب وہ مر جائے گا تو واپس لے لوں گا۔ اس طرح ہبہ کرنا صحیح ہے اور واپسی کی شرط باطل ہے پس مدت العمر وہ مکان معمرہ (جس کو عمر بھر کے لئے دیا گیا) کے لئے ہوگا اور اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثہ کے لئے ہوگا۔ حنفیہ اور امام شافعی کا قول جدید اور امام احمد اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہی قول ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ شرح مجاہد طاؤس اور سفیان ثوری سے بھی یہی مروی ہے۔ امام مالک اور لیث کا قول یہ ہے کہ عمری میں منافع کی تملیک ہوتی ہے نہ کہ عین شے کی تملیک۔ پس تادم حیات مکان معمرہ کے لئے ہوگا اور بعد مرگ اصل مالک کو واپس کیا جائے گا۔ احادیث باب حنفیہ کی دلیل ہیں۔

باب: رقبی کا بیان

۴ : بَابُ الرَّقْبِيِّ

۲۳۸۲ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ غَطَاءٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا رَقْبِي فَمَنْ أَرَقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ خِيَانَةٌ وَمَمَانَةٌ .
۲۳۸۲ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رقبی کچھ نہیں لہذا جس کو کوئی چیز رقبی کے طور پر دی گئی تو وہ اسی کی ہے زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

راوی کہتے ہیں کہ رقبی کا مطلب یہ ہے کہ یوں کہے کہ یہ چیز ہم تم میں سے جو بعد میں مرے اس کی ہے۔

۲۳۸۳ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا ثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِمَنْ أَعْمَرَهَا وَالرَّقْبِي جَائِزَةٌ لِمَنْ أَوْقَبَهَا .
۲۳۸۳ : حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمری جائز ہے اس کے لئے جس کو عمری کے طور پر دیا جائے۔ اور رقبی جائز ہے اس کے لئے جسے رقبی کے طور پر دیا جائے۔

خلاصہ الباب ☆ رقبی یہ ہے کہ مالک یوں کہے: داری لک رقبی یعنی اگر میں تجھ سے پہلے مر جاؤں تو یہ گھر تیرا ہے اور اگر مجھ سے پہلے تو مر جائے تو میرا ہے۔ (ابو حنیفہ اور امام محمد) طرفین اور امام مالک کے نزدیک ہبہ کی یہ صورت جائز نہیں کیونکہ اس میں ان میں سے ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر رہتا ہے۔ امام ابو یوسف اور امام شافعی کے نزدیک رقبی جائز ہے۔ احادیث باب ان کی دلیل ہیں۔

۵ : بَابُ الرَّجُوعِ فِي الْهَبَةِ

پاؤں: ہدیہ واپس لینا

۲۳۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے عطیہ ہدیہ میں رجوع کرے کتے کی سی ہے کہ وہ کھاتا ہے جب سیر ہو جاتا ہے تو تے کر دیتا ہے پھر دوبارہ تے چاٹ لیتا ہے۔

۲۳۸۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعُودُ فِي عَطِيَّتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ فَأَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْبِهِ فَأَكَلَهُ .

۲۳۸۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا ہدیہ واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسے اپنی تے چاٹنے والا۔

۲۳۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَائِدُ فِي هَبْتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْبِهِ .

۲۳۸۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ہدیہ میں رجوع کرنے والا کتے کی مانند ہے جو اپنی تے چاٹ لیتا ہے۔

۲۳۸۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ الْقُرَعْرِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ ثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَائِدُ فِي هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْبِهِ .

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کوئی شے ہبہ کر کے واپس لینا بہت بڑی کم ظرفی اور سفلہ پن کا بدترین مظاہرہ ہے۔

۶ : بَابُ مَنْ وَهَبَ هَبَةً رَجَاءً

پاؤں: جس نے ہدیہ دیا اس امید سے کہ

اُس کا بدل ملے گا

تو ابھا

۲۳۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد اپنے ہبہ (کو واپس لینے) کا حق رکھتا ہے جب تک اسے ہبہ کا بدل نہ دیا جائے۔

۲۳۸۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِهَبْتِهِ مَا لَمْ يَثْبُ مِنْهَا .

۷ : بَابُ عَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ

زَوْجِهَا

۲۳۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الرَّقِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْدَلَابِيُّ لَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَةٍ خَطَبَهَا لَا يَجُوزُ لِمَرْأَةٍ فِي مَالِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا إِذَا هُوَ مَلَكَ عِصْمَتَهَا .

۲۳۸۹ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى (رَجُلٌ مِنْ وَدَّ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ) عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ جَدَّةَ خَيْرَةَ امْرَأَةَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلِيِّ لَهَا فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ بِهَذَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ فِي مَالِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا فَهَلِ اسْتَأْذَنْتِ كَعْبًا ؟ قَالَتْ نَعَمْ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ زَوْجِهَا فَقَالَ هَلِ أَذْنُتِ لِحَيْرَةَ أَنْ تَتَّصِقَ بِحُلِيِّهَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَبِلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا .

پاپ: خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا

عطیہ دینا

۲۳۸۸ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا: عورت کے لئے اپنے مال میں بھی خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف جائز نہیں جبکہ خاوند اس کی عصمت کا مالک ہو۔

۲۳۸۹ : حضرت کعب بن مالکؓ کی اہلیہ خیرہ اپنا زیور لے کر رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں نے یہ صدقہ کر دیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے فرمایا: عورت کے لئے اپنے مال میں بھی خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف جائز نہیں تو کیا تم نے کعب سے اجازت لی؟ عرض کرنے لگیں: جی ہاں! تو اللہ کے رسول ﷺ نے کسی کو حضرت کعب بن مالکؓ کے پاس بھیجا کہ کیا آپ نے خیرہ کو اپنا زیور صدقہ کرنے کی اجازت دی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! تب آپ نے وہ زیور خیرہ سے قبول فرمایا۔

خلاصہ الباب ☆ یہ حکم مصلحتاً دیا ہے کیونکہ عورتیں زیادہ تر ناقص العقل ہوتی ہیں بے جا خرچ کرتی ہیں اور جہاں خرچ کرنا ہوتا ہے وہاں کنجوس بن جاتی ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الصدقات

صدقات کے ابواب

باب: صدقہ دے کرواپس لینا

۲۳۹۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ دے کرواپس مت لو۔

۲۳۹۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو صدقہ دے کرواپس لے لے کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے پھر لوٹ کر اپنی قے چاٹ لیتا ہے۔

خاصۃ الباب ☆ ان حدیثوں میں صدقہ دے کرواپس لینے کی قباحت بیان کی گئی ہے کتے کی بری حرکت سے تشبیہ دی ہے اس شخص کی حرکت کو۔

باب: کوئی چیز صدقہ میں دی پھر دیکھا کہ وہ فروخت ہو رہی ہے تو کیا صدقہ کرنے والا وہ چیز خرید سکتا ہے

۲۳۹۲: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انہوں نے ایک گھوڑا

۱: باب الرجوع فی الصدقة

۲۳۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَيْعُ بْنُ هِشَامٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَعْدُ فِي صَدَقَتِكَ .

۲۳۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثنا الوليد بن مسلم ثنا الأوزاعي حدثني أبو جعفر محمد بن علي حدثني سعيد بن المنسب حدثني عبد الله بن العباس قال قال رسول الله ﷺ مثل الذي يتصدق ثم يرجع في صدقته مثل الكلب يقي ثم يرجع فيأكل قيئه .

۲: باب من تصدق بصدقته

فوجدها تباع

هل يشتريها

۲۳۹۲: حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ الْوَاسِطِيُّ ثنا اسحاق بن يوسف عن شريك عن هشام بن عروة عن عمر بن

صدقہ کیا۔ پھر دیکھا کہ جس کو صدقہ میں دیا تھا وہ اس کو کلمہ قیمت میں فروخت کر رہا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا صدقہ نہ خریدو۔

۲۳۹۳: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے راہِ خدا میں ایک گھوڑا دیا جس کا نام عمر یا عمرہ تھا پھر دیکھا کہ اس کی نسل میں سے ایک بچھیرا یا بچھیری فروخت ہو رہی ہے (تو خریدنا چاہا) لیکن آپ کو خریدنے سے منع کر دیا گیا۔

خلاصہ الباب ۱۱۱ ابن الملک فرماتے ہیں ظاہر یہ میں سے بعض علماء کا مذہب ہے کہ صدقہ دینے والے کے لئے اپنی شے خریدنا حرام ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے۔

باب: کسی نے کوئی چیز صدقہ میں دی پھر

وہی چیز وراثت میں اس کو ملے

۲۳۹۴: حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی اور ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ نے تمہیں اجر بھی دیا اور میراث (میں وہ باندی) بھی تمہیں واپس دے دی۔

۲۳۹۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے اپنی والدہ کو اپنا باغ عطیہ میں دیا تھا ان کا انتقال ہو گیا ہے اور انہوں نے میرے علاوہ اور کوئی وارث نہیں چھوڑا تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تمہارا صدقہ قبول ہوا اور تمہارا باغ واپس تمہیں مل گیا۔

عند اللہ بن عمر یعنی عن ابیہ عن جدہ عمر انہ تصدق بخرس علی عہد رسول اللہ ﷺ فابصر صاحبها بیعها بکسر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن ذلک فقال لا ینبع صدقتک .

۲۳۹۳ : حدثنا یحییٰ بن حکیم ثنا یزید بن ہارون ثنا سلیمان التیمی عن ابی عثمان التہدی عن عبد اللہ ابن عامر عن الزبیر بن العوام انہ حمل علی فرس یقال لہ غممر او غممرۃ فرای مہرا او مہرۃ من افلانہا یباع ینسب الی فرسہ فنبی عنہا

۳ : بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ

وَرِثَهَا

۲۳۹۴ : حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن سفیان عن عبد اللہ بن عطاء عن عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابیہ قال جاءت امرأت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تصدقت علی امی بجاریۃ وانہا ماتت فقال اجرک اللہ ورد علیک البیراث .

۲۳۹۵ : حدثنا محمد بن یحییٰ ثنا عبد اللہ بن جعفر الرقی ثنا عبید اللہ عن عبد الکریم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اعطیت امی خدیقۃ لى وانہا ماتت ولم تترك وارثا غیرى فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت صدقتک ورجعت الیک خدیقتک .

خاصۃً الباب ۱۱۰ یعنی جس طرح والدہ کو دیا ہوا عطیہ اور مال اس شخص کیلئے میراث ہے اسی طرح یہ باندی بھی میراث ہوگی۔

۴ : بَابُ مَنْ وَقَفَ

بَابُ : وَقْفِ كَرْنَا

۲۳۹۶ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَصَابَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِزْصَابًا بِخَيْبَرَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنفُسٌ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ فَقَالَ أَنْ بَشُتَ حَبَّتِ أَضْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَعَمِلَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى أَنْ لَا يُبَاعَ أَضْلُهَا وَلَا يُورَثَ تَصَدَّقَ بِهَا لِلْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعَمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ.

۲۳۹۶: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ کو خیبر میں زمین ملی تو مشورہ کی غرض سے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے خیبر میں ایسا مال ملا ہے کہ اس سے زیادہ مرغوب اور نفیس مال مجھے پہلے کبھی نہ ملا آپ مجھے اسکے بارے میں کیا حکم دیں گے؟ آپ نے فرمایا: اگر چاہو تو اصل (زمین اپنی ملک) میں روکے رکھو اور اسکی پیداوار و آمدن صدقہ کر دو۔ فرماتے ہیں کہ عمرؓ نے اسی پر عمل کیا کہ یہ زمین بچی نہ جائے اور نہ وراثت میں تقسیم کی جائے اسکی پیداوار صدقہ ہے ناداروں رشتہ داروں پر اور غلاموں کو آزاد کرانے کیلئے مجاہدین کیلئے مسافروں کیلئے اور مہمانوں کیلئے اس کا متولی اگر دستور کے مطابق خود کھائے یا دوستوں کو کھلائے تو کچھ حرج نہیں بشرطیکہ بطور سرمایہ جمع نہ کرے۔

۲۳۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَلْمَانَةَ سَهْمِ النَّبِيِّ بِخَيْبَرَ لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهَا وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَسْ أَضْلَهَا وَسَبِّحْ تَمْرَتِهَا .

۲۳۹۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول خیبر کے سوحصوں سے زیادہ پسندیدہ اور میرے نزدیک قابل قدر مال مجھے کبھی نہ ملا اور میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ اسے صدقہ کر دوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اصل زمین (اپنی ملک میں) روک رکھو اور اس کی پیداوار راہِ خدا میں وقف کر دو۔

قال ابن ابی عمیر فوجدت هذا الحديث في موضع آخر في كتابي عن سفيان عن عبد الله عن نافع عن ابن عمر قال قال عمر رضي الله تعالى عنه فذكر نحوه .

امام ابن ماجہ کے استاذ ابن ابی عمر کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنی کتاب (بیاض) میں دوسری جگہ بھی دیکھی۔ سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے کہ عمرؓ نے اسی کی مثل فرمایا۔

خلاصہ الباب ۵ ☆ معلوم ہوا کہ وقف کرنے والا بھی اپنی ضرورت کے بقدر اپنے لئے موقوف شے سے نفع حاصل کر سکتا ہے۔ مگر بطور سرمایہ کے جمع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۵ : بَابُ الْعَارِيَةِ

باب: عاریت کا بیان

۲۳۹۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا اسْمَاعِيلُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَامَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَارِيَةُ مُؤَدَاةٌ وَالْمُنْحَةُ مُرْدُودَةٌ

۲۳۹۸ : حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: عاریت لی ہوئی چیز ادا کی جائے اور جو جانور دودھ پینے کے لئے دیا جائے وہ بعد میں واپس کر دیا جائے۔

۲۳۹۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّانِ قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اِبْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ الْعَارِيَةَ مُؤَدَاةٌ وَالْمُنْحَةُ مُرْدُودَةٌ.

۲۳۹۹ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ مانگی ہوئی چیز ادا کی جائے اور جو جانور دودھ پینے کے لئے دیا جائے وہ واپس کر دیا جائے۔

۲۴۰۰ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَكِيمٍ ثنا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ جَمِيعًا عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ مَا اخَذْتُ حَتَّى تُؤَدِّيَهُ

۲۴۰۰ : حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاتھ کے ذمہ ہے جو کچھ اس نے لیا یہاں تک کہ ادا کرے۔

خلاصہ الباب ۶ ☆ عرب کی اصطلاح میں عاریہ کو منجھ کہتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک عاریت کا حکم امانت جیسا ہے کہ جس طرح امانت کی ضمان و تاوان نہیں ہوتا اسی طرح مانگی چیز کا بھی تاوان نہیں بشرطیکہ اس کی حفاظت معروف طریقہ پر کی ہو۔

۶ : بَابُ الْوَدِيعَةِ

باب: امانت کا بیان

۲۴۰۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَلْحَجَّامِ ثنا اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُودِعَ وَدِيعَةً فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

۲۴۰۱ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی گئی تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہے۔

۷: بَابُ الْأَمِينِ يَتَجَرُّ

فِيهِ فَيُرَبِّحُ

۲۴۰۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ شَيْبِ بْنِ عُرْقِدَةَ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ شَاةً فَأَشْتَرَى لَهُ شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَشَاةً فَذَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُرْمَةِ قَالَ قَالَ فَكَانَ لَوْ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ .

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا حَبَانُ بْنُ هِلَالٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّبَيْرِ ابْنِ الْحَرَيْبِ عَنْ أَبِي لُبَيْدٍ لَمَّا رَأَى بَنَ زَبَّارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَدِمَ جَلَبٌ فَأَعْطَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

۸ : بَابُ الْحَوَالَةِ

۲۴۰۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ وَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ .

۲۴۰۴ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أَحَلَّتْ عَلَى مَلِيٍّ فَاتَّبِعْهُ .

پہلے: امین مال امانت سے تجارت کرے

اور اس کو اس میں نفع ہو جائے تو

۲۴۰۲: حضرت عروہ باریقی سے روایت ہے کہ نبی نے اپنے واسطے بکری خریدنے کیلئے ایک اشرفی دی انہوں نے آپ کیلئے دو بکریاں خرید لیں پھر ایک بکری ایک اشرفی میں فروخت کر دی اور نبی کی خدمت میں ایک بکری اور ایک اشرفی پیش کر دی تو اللہ کے رسول نے انکو برکت کی دعا دی۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ کی دعا کا اثر تھا کہ اگر وہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی انکو نفع ہوتا۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عروہ بن جعد باریقی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک قافلہ آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک اشرفی دی آگے وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

پہلے: حوالہ کا بیان

۲۴۰۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: ظلم یہ ہے کہ مالدار ادائیگی میں تاخیر کرے اور جب تم میں سے کسی کو مالدار کے حوالہ کیا جائے (کہ جو قرض ہم سے لیا ہے وہ اس سے لو) تو وہ مالدار کا پیچھا کرے۔

۲۴۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مال دار کا مال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تجھے مالدار کے حوالہ کیا جائے تو تو مالدار کا پیچھا کر۔

☆ خلاصہ الباب: حوالہ کی تعریف یہ ہے کہ مقروض شخص قرض دوسرے آدمی کے حوالہ کر دے کہ وہ ادا کر دے گا اور وہ شخص اس کو قبول کر لے ان احادیث میں قرض ادا کرنے میں مال مٹول کرنے کی مذمت بیان فرمائی ہے کہ یہ فعل ظلم کے زمرے میں شمار ہوتا ہے۔

۹ : بَابُ الْكِفَالَةِ

پاب: ضمانت کا بیان

۲۳۰۵: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ضامن جو اب وہ ہے اور قرض ادا کرنا چاہئے۔

۲۳۰۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے عہد مبارک میں ایک مرد نے اپنے دس دینار کے مقروض کا پیچھا کیا اس نے کہا میرے پاس کچھ بھی نہیں کہ تمہیں دوں بولا اللہ کی قسم میں تمہارا پیچھا نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ تم میرا قرض ادا کرو یا ضامن دو وہ اسے نبی کے پاس کھینچ لایا تو نبی نے قرض خواہ سے کہا تم اسے کتنی مہلت دیتے ہو؟ کہنے لگا ایک ماہ۔ آپ نے فرمایا: میں اسکی ضمانت دیتا ہوں پھر وہ قرضدار اسی وقت قرض خواہ کے پاس پہنچا جس وقت کا آپ نے فرمایا تھا۔ نبی نے اس سے پوچھا کہ یہ مال تم نے کہاں سے حاصل کیا؟ کہنے لگا ایک خزانہ (کان) سے۔ آپ نے فرمایا: اس میں کوئی بھلائی نہیں اور اس کا قرضہ خود ادا فرمادیا۔

۲۳۰۷: حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ اس کی نماز جنازہ ادا کریں آپ نے فرمایا: اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرو کیونکہ اس کے ذمہ قرض ہے حضرت ابو قتادہؓ نے عرض کیا میں اس کا ذمہ دار ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پورا قرض ادا کرو گے عرض کیا پورا ادا کروں گا۔ اس میت کے ذمہ اٹھارہ یا انیس درہم قرض تھے۔

۲۳۰۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ قَالَا ثنا اسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنِي شُرْحَيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابا امامة الباهلي يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول الرعيم غارم والدين مقضى .

۲۳۰۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَزِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَزِمَ غَرِيمًا لَهُ بَعِشْرَةٌ ذَنَابِيرَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ أُعْطِيكَه فَقَالَ لا وَاللَّهِ لا أَفَارِقُكَ حَتَّى تَقْضِيَنِي أَوْ تَاتِيَنِي بِحِمْلٍ فَجَزَّهَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُمْ تَنْتَظِرُهُ فَقَالَ شَهْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فإنا اخملم له فجاءه في الوقت الذي قال النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَيْنَ اصْبَتْ هَذَا ؟ قَالَ مِنْ مَعْدِنٍ قَالَ لا خَيْرَ فِيهَا وَقْضَاهَا عَنْهُ .

۲۳۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَبُو عَامِرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتى بِجَنَازَةٍ يُصَلِّي عَلَيْهَا فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دِينًا فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ أَنَا اتَّكَلْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ وَكَانَ الَّذِي عَلَيْهِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أَوْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا .

خلاصہ الباب ☆ کفالہ یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی مقروض کا کفیل (ضامن) ہو جائے تو اب وہ ضامن ہوگا۔

دیکھا قرض کتنی بڑی اور بری بلا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وجہ سے نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھانے سے تامل فرما رہے ہیں اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ شہادت کی وجہ سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر حقوق العباد جیسے یہ قرض وغیرہ معاف نہیں ہوتے۔ بعض علماء نے اس سے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ میت کی طرف سے ضمانت دینا درست ہے اگرچہ اس نے قرض کے موافق مال نہ چھوڑا ہو۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر قرض جتنا مال چھوڑا ہو تو ضمانت درست ہے ورنہ نہیں۔

باب: جو قرض اس نیت سے لے کہ

۱۰ : بَابٌ مِّنْ اِذَا نَ دِيْنًا وَهُوَ

(جلد) ادا کروں گا

يَنْوِي قِضَاءَهُ

۲۳۰۸. ام المؤمنین سیدہ میمونہ قرض لے لیا کرتی تھیں ان کے بعض گھر والوں نے ان سے کہا کہ آپ ایسا نہ کیا کریں اور ان کے لئے اسے معیوب کہا۔ فرمانے لگیں کیوں نہ لیا کروں (جبلہ) میں نے اپنے نبی اور پیارے ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو مسلمان بھی قرض لے اور اللہ کو اس کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ یہ ادا کرنا چاہتا ہے تو اللہ اس کی طرف سے دنیا میں ادا کر دیتے ہیں۔

۲۳۰۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا غُبَيْدَةُ بْنُ حَمِيدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِنْدٍ عَنْ ابْنِ حُدَيْفَةَ هُوَ عِمْرَانُ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَتْ تَدَانُ دِيْنًا فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَهْلِهَا لَا تَفْعَلِي وَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا قَالَتْ بَلَى إِنِّي سَمِعْتُ نَبِيَّ وَخَلِيْلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدَانُ دِيْنًا يَعْلَمُ اللَّهُ مِنْهُ أَنَّهُ يُرِيدُ اِدَاءَهُ إِلَّا آدَاهُ اللَّهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا .

۲۳۰۹ : حضرت عبد اللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قرض لینے والے کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ اپنا قرضہ ادا کرے بشرطیکہ قرض ایسے مقصد کے لئے نہ ہو جو اللہ کو ناپسند ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر اپنے خزانچی سے فرماتے کہ جاؤ اور میرے لئے قرضہ لاؤ اسلئے کہ مجھے ناپسند ہے کہ میں ایک رات بھی گزاروں الا یہ کہ اللہ میرے ساتھ ہو جب سے میں نے اللہ کے رسول سے یہ حدیث سنی۔

۲۳۰۹ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ ثنا ابْنُ اَبِي قَدِيْحٍ ثنا سَعِيْدُ بْنُ سَفِيَانَ مَوْلَى الْاِسْلَمِيّينَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اللَّهُ مَعَ الدَّائِنِ حَتَّى يَقْضِيَ دِيْنَهُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيمَا يَكْرَهُ اللَّهُ قَالَ فَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ بِنُ جَعْفَرٍ يَقُولُ لِحَازِنِهِ اذْهَبْ فَخُذْ لِي بِدِيْنٍ فَاِنِّي اَكْرَهُ اَنْ اَبِيْتُ لَيْلَةً اِلَّا وَاللَّهِ مَعِيَ بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

خلاصہ: الباب مطلب یہ ہے کہ جو قرض اپنے ضروری خرچ کے لئے اور اہل و عیال کی ضرورت کے لئے لیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی اچھی نیت کو جانتے ہیں لہذا اس کی ضرور مدد فرماتے ہیں اور اس کا قرض ادا کر دیتے ہیں اور بغیر ضرورت کے قرض لینا کسی طرح بھی محمود نہیں سلف صالحین اور نیک لوگ قرض سے ڈرتے ہیں اور بعض اولیاء اللہ سے جو منقول ہے کہ وہ قرض بہت لیتے تھے تو وہ اپنی خواہش نفسانی کے لئے نہیں بلکہ محتاجوں اور مساکین کو دینے کے لئے۔

۱۱ : بَابُ مَنْ آذَانَ دَيْنًا لَمْ يَنْوُ

قَضَاءَهُ

۲۴۱۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ غَمَارٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَيْفِيٍّ بْنِ صُهَيْبِ بْنِ الْخَيْرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ زِيَادِ بْنِ صَيْفِيٍّ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ غَمْرٍو حَدَّثَنَا صُهَيْبُ الْخَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ يَدِينُ دَيْنًا وَهُوَ مُجْمَعٌ أَنْ لَا يُؤْفِيَهُ آيَاهُ لَقِيَ اللَّهَ سَارِقًا .

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ نَحْوَهُ .

۲۴۱۱ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدَّبَلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى بْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِثْلًا فَهَا أَنْتَلَقَهُ اللَّهُ .

بَابُ : جَوْ قَرْضِهِ إِذَا نَهَ كَرْنَهُ كِي نِيْت

سے لے

۲۴۱۰ : حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مرد بھی قرض لے اور اس کی نیت یہ ہو کہ قرضہ ادا نہ کرے گا وہ اللہ سے (اس حال میں) ملے گا۔ (یعنی) چور ہو کر۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۲۴۱۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کے اموال تلف کرنے کے ارادہ سے حاصل کرے اللہ تعالیٰ اسے تلف فرمائے۔

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث میں اس قرض کی مذمت کا بیان ہے جو نہ واپس کرنے کی نیت سے لیا گیا ہو ایسا شخص چور کی صورت میں اللہ عزوجل کے سامنے پیش ہوگا۔ کاش کہ لوگ ان احادیث میں سنائی گئی وعید سے محفوظ رہنے کے لیے اپنی زندگیوں کو بچائیں اور اگر نہ اب تو انفرادی شخص کیا اور ادارے کیا بلکہ حکومتیں تک عوام سے اس نیت سے مال حاصل کرتی ہیں کہ کوئی نہ کوئی طریقہ نکال کر بھضم کی کر لیں گے۔ پاکستان میں حال ہی میں ہوئے سب سے بڑی مالیاتی بحران جس میں بینک کارپوریشنیں مالیاتی ادارے انشورنس کمپنیاں فاریکس کمپنیاں وغیرہ جنہوں نے بھی عوام سے پیسہ لے کر ہرب کیا وہ سب اس وعید کی مستحق ہیں۔ اللہ مسلمانوں کو سمجھ کی توفیق عطا کرے۔ (ابومعاز)

۱۲ : بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الدَّيْنِ

بَابُ : قَرْضِ كِي بَارے ميں شديد وعيد

۲۴۱۲ : حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مُسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مُعَدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۴۱۲ : رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی روح اس کے جسم سے ایسی

حالت میں جدا ہو کہ وہ تین باتوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا تکبر سے اور مال غنیمت (اور دیگر اموال) اجتماعیہ) میں خیانت سے اور قرضہ سے۔

۲۳۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کی جان اس کے قرضہ کے ساتھ معلق رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرضہ ادا کر دیا جائے۔

۲۳۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی موت ایسی حالت میں آئے کہ اس کے ذمہ ایک اشرفی یا ایک درہم بھی ہو تو اس کی ادائیگی اس کی نیکیوں سے کی جائے گی کیونکہ وہاں اشرفی یا درہم نہ ہوں گے۔

پاب: جو قرضہ یا بے سہارا بال بچے چھوڑے تو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

کے ذمہ ہیں

۲۳۱۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول کے ابتدائی زمانہ میں جب کوئی مؤمن فوت ہو جاتا تو در آنحالیکہ اسکے ذمہ قرض بھی ہوتا تو آپ دریافت فرماتے کہ اس ترکہ میں قرض کی ادائیگی کی گنجائش ہے؟ اگر کہتے کہ جی ہاں تو آپ اسکی نماز جنازہ ادا فرماتے اور اگر نفی میں جواب ملتا تو آپ فرماتے اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی ادا کرو پھر جب اللہ نے آپ پر فتوحات فرمائیں تو آپ نے فرمایا: میں مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ انکے قریب ہوں لہذا جو مر جائے اور اسکے ذمہ دین ہو تو اسکی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ کر مرے تو وہ مال اسکے وارثوں کا ہے۔

وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيٌّ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنَ الْكِبَرِ وَالْغُلُولِ وَالذَّنِّ .

۲۳۱۳ : حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُمَيْيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مَعْلُوقَةٌ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ .

۲۳۱۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ ابْنِ سَوَاءٍ ثَنَا عَمِيٌّ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دِينَارٌ أَوْ دِرْهَمٌ قُضِيَ مِنْ حَسَنَاتِهِ لَيْسَ ثُمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ .

۱۳ : بَابُ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاعًا

فَعَلَى اللَّهِ وَعَلَى

رَسُولِهِ

۲۳۱۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا تَوَقَّى الْمُؤْمِنُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قِضَاءٍ فَإِنْ قَالَُوا نَعَمْ صَلَّى عَلَيْهِ وَإِنْ قَالَُوا لَا قَالَ ضَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيَّ رَسُولِهِ الْفَتْوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تَوَقَّى وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَى قِضَاءِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِبُورَتِهِ .

۲۳۱۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مال چھوڑے تو وہ اس کے ورثاء کا ہے اور جو قرضہ یا عیال چھوڑے تو ان کا ذمہ مجھ پر ہے اور وہ عیال میرے سپرد ہیں اور میں اہل ایمان کے بہت قریب ہوں۔

باب: تنگدست کو مہلت دینا

۲۳۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تنگدست پر آسانی کرے اللہ تعالیٰ اس پر دُتیا اور آخرت میں آسانی فرمائیں گے۔

۲۳۱۸: حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تنگدست کو مہلت دے تو اس کو ہر یوم کے بدلہ صدقہ کا اجر ملے گا اور جو ادائیگی کی میعاد گزرنے کے بعد بھی مہلت دے تو اس کو ہر روز قرضہ کے بقدر صدقہ کا اجر ملے گا۔

۲۳۱۹: صحابی رسول حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے (روزِ قیامت) اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائیں تو وہ تنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرض (تھوڑا بہت) معاف کر دے۔

۲۳۲۰: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرد مر گیا۔ اس سے کہا گیا تو نے کیا عمل کیا؟ اسے خود یاد آیا یا اسے یاد دلایا گیا کہنے لگا میں سکہ اور نقد میں چشم پوشی کرتا تھا اور تنگدست کو مہلت دیتا تھا تو اللہ نے اس کی بخشش فرمادی حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات میں نے بھی

۲۳۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاعًا فَعَلَى وَالْيَ وَالْيَ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ .

۱۴ : بَابُ أَنْظَارِ الْمُعْسِرِ

۲۳۱۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَسِّرْ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۲۳۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ نُفَيْعِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ وَمَنْ أَنْظَرَهُ بَعْدَ حِلِّهِ كَانَ لَهُ مِثْلُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ .

۲۳۱۹ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي التَّيْسْرِ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُظِلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ فَلْيَنْظِرْ مُعْسِرًا أَوْ لِيَضَعْ لَهُ .

۲۳۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ جِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَقِيلَ لَهُ مَا عَمِلْتَ ؟ (فِيمَا ذَكَرَ أَوْ ذَكَرَ) قَالَ إِنِّي كُنْتُ أَنْجِرُ فِي السُّكَّةِ وَالنَّقْدِ وَأَنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ .

قَالَ أَبُو مُسْعُودٍ أَنَا قَدْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم .

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

۱۵ : بَابُ حُسْنِ الْمُطَالِبَةِ وَ اخْذِ الْحَقِّ

باب : اچھے طریقہ سے مطالبہ کرنا اور حق

فِي عَفَافٍ

لینے میں برائی سے بچنا

۲۳۲۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَنْقَلَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ لَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ طَالَبَ حَقًّا فَلْيُطَلَبْهُ فِي عَفَافٍ وَافٍ أَوْ غَيْرِ وَافٍ .

۲۳۲۱ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو کسی حق کا مطالبہ کرے تو عفاف و تقویٰ کے ساتھ مطالبہ کرے خواہ اس کا حق پورا ادا ہو یا نہ ہو۔

۲۳۲۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ ابْنُ الصَّبَّاحِ الْقَيْسِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُجِيبِ الْقُرَشِيِّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَامِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِبِصَاحِبِ الْحَقِّ خُذْ حَقَّكَ فِي عَفَافٍ وَافٍ أَوْ غَيْرِ وَافٍ .

۲۳۲۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب حق سے ارشاد فرمایا : اپنا حق عفاف و تقویٰ سے لو پورا ہو یا نہ ہو۔

۱۶ : بَابُ حُسْنِ الْقَضَاءِ

باب : عمدگی سے ادا کرنا

۲۳۲۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ لَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلْمَةَ بِنِ كَهَيْلٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلْمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ خَيْرَ كُمْ (أَوْ مِنْ خَيْرِ كُمْ) إِحْسَانُكُمْ قَضَاءً .

۲۳۲۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھے طریقے سے دوسروں کے حقوق ادا کریں۔

۲۳۲۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِيهِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَلْفَ مِنْهُ جَيْنٌ غَمْرًا حَيْنًا ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ لِقَاءً فَلَمَّا قَدِمَ قَضَاهَا آيَاهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلْفِ الْوَفَاءُ وَالْحَمْدُ .

۲۳۲۴ : حضرت ابن ابی ربیعہ مخزومی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر ان سے تیس یا چالیس ہزار قرض لیا جب آپ تشریف لائے تو سارا قرض ادا کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا : اللہ تعالیٰ تمہیں گھر میں اور مال میں برکت دے قرض کا بدلہ یہ ہے کہ پورا ادا کیا جائے اور شکر یہ ادا کیا جائے۔

۱۷ : بَابُ لِصَاحِبِ الْحَقِّ

سُلْطَانُ

۲۳۲۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصُّنْعَانِيُّ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَطْلُبُ نَبِيَّ اللَّهِ بِدَيْنٍ أَوْ بِحَقٍّ فَتَكَلَّمَ بِبَعْضِ الْكَلَامِ فَهَمَّ صُخَابَةٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَاحِبَ الدَّيْنِ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى صَاحِبِهِ حَتَّى يَقْضِيَهُ .

۲۳۲۶ : حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ أَبُو شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي عُيَيْدَةَ (أَظَنُّهُ قَالَ) ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فَاسْتَدَّ عَلَيْهِ حَتَّى قَالَ لَهُ أَخْرَجْ عَلَيْكَ إِلَّا قَضَيْتَنِي فَأَنْتَهَرَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا وَيْحَكَ تَدْرِي مَنْ تَكَلَّمَ قَالَ ابْنِي أَطْلُبُ حَقِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَا مَعَ صَاحِبِ الْحَقِّ كُنْتُمْ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَ لَهَا إِنْ كَانَ عِنْدَكَ نَمْرٌ فَأَقْرِضِينَا حَتَّى يَأْتِينَا نَمْرُنَا فَفَقَضَيْكَ فَقَالَتْ نَعَمْ يَا أَبِي أَلَيْسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَقْرِضْتَهُ فَقَضَى الْأَعْرَابِيُّ وَأَطْعَمَهُ فَقَالَ أَوْقَيْتَ أَوْفَى اللَّهِ لَكَ فَقَالَ أَوْلَيْتَكَ خَيْرُ النَّاسِ إِنَّهُ لَا قُدْسَ أُمَّةً لَا يَأْخُذُ الضَّعِيفُ فِيهَا حَقَّهُ غَيْرَ مُتَمَتِّعٍ .

بَابُ : صَاحِبِ حَقِّ كَوَسْخَتْ بَات كَهْنَةَ كَا

حَقُّ هُ

۲۳۲۵ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرد آیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے قرض یا حق کا مطالبہ کر رہا تھا اس نے کوئی سخت بات کہی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس کو مزادینے کا ارادہ کیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جاؤ اس لئے کہ قرض خواہ کو مقرض پر غلبہ حاصل ہے یہاں تک کہ اس کا قرض ادا کرے۔

۲۳۲۶ : حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کے پاس آیا اور آپ سے دین کا مطالبہ کیا جو آپ کے ذمہ تھا اس نے آپ کے ساتھ سختی کا معاملہ کیا حتیٰ کہ یہ کہا کہ میں تمہیں تنگ کر دوں گا ورنہ میرا قرض ادا کرو۔ آپ کے صحابہ نے اسے ڈانٹا اور کہا تجھ پر افسوس ہے تجھے معلوم نہیں کہ تو کس سے گفتگو کر رہا ہے۔ کہنے لگا میں تو اپنا حق مانگ رہا ہوں تو نبی نے فرمایا: تم حق مانگنے والے کے ساتھ کیوں نہیں ہوتے (اس کی حمایت کیوں نہیں کرتے) پھر خولہ بنت قیس کے پاس کسی کو بھیجا اور یہ فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کھجور ہو تو ہمیں قرض دے دو جب ہماری کھجور آئے گی تو ہم ادا کیلگی کر دیں گے۔ کہنے لگی: جی ہاں میرے والد آپ پر قربان اے اللہ کے رسول! راوی کہتے ہیں کہ خولہ نے کھجور قرض دی

پھر آپ نے دیہاتی کا قرض ادا کیا اور اسے کھانا کھلایا پھر اس نے کہا کہ آپ نے میرا حق پورا دیا اللہ آپ کو پورا دے تو نبی نے فرمایا: یہی لوگ بہترین ہیں وہ اُمت کبھی پاک نہ ہوگی جس میں ناتواں و کمزور اپنا حق بغیر مشقت کے وصول نہ کر سکے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے حضور کے اخلاق عالیہ معلوم ہوتے ہیں اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی جی دلیل ہے کہ ایسے اخلاق نبوت ہی کے ہوتے ہیں اگر کوئی بادشاہ یا حاکم ہوتا تو اس کی تذلیل کر کے بھگا دیتا۔

۱۸ : بَابُ الْحَبْسِ فِي الدِّينِ

وَالْمَلَاذِمَةِ

۲۳۲۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا وَكِيعٌ ثنا وَبَرُّ بْنُ أَبِي دَلَيْلَةَ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مُسَيْكَةَ (قَالَ وَكِيعٌ وَأَنْتَى عَلَيْهِ خَيْرًا) عَنْ عُمَرَ بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِي الْوَاجِدُ يُجَلُّ عِرْضُهُ وَعُقُوبَتُهُ .

قال عليُّ الطَّنَائِيُّ يَعْنِي عِرْضَهُ بِشَكَائِهِ وَعُقُوبَتُهُ سَجْنَهُ .

۲۳۲۸ : حَدَّثَنَا هَدِيدَةُ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ ثنا النُّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ ثنا الهَرْمَسِيُّ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِعَزِيمٍ لِي فَقَالَ لِي الزَّامَةُ ثُمَّ مَرَّ بِي اجْرَ النَّهَارِ فَقَالَ مَا فَعَلَ اسِيرُكَ يَا اخَائِي تَمِيمٌ .

۲۳۲۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا ثنا عُثْمَانُ ابْنُ عُمرِ ابْنَانَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا فَنَادَى كَعْبًا فَقَالَ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُ مَنْ دَيْنَكَ هَذَا وَأَوْ مَا بِيَدِهِ إِلَى الشُّطْرِ فَقَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُمْ فَأَقِضْهُ .

۱۹ : بَابُ الْقَرْضِ

۲۳۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفِ الْعَسْقَلَانِيُّ ثنا يَعْلَى ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ يُسَيْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ رُوَيْبٍ قَالَ كَانَ سُلَيْمَانُ ابْنُ

وَابٍ : قَرْضِ كِي وَجِهَ سَ قِيدِ كَرِنَا اَوْر قَرْضِ دَارِ

كَ اِپچھانہ چھوڑنا اس كے ساتھ رہنا

۲۳۲۷ : حضرت شريد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس قرض ادا کرنے کو ہو اس کا تاخیر کرنا اس کی عزت اور سزا کو حلال کر دیتا ہے۔

علی طنائسی کا قول ہے عرض سے مراد شکایت کرنا ہے اور سزا سے مراد قید کرنا ہے۔

۲۳۲۸ : حرماں بن حبیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبیؐ کے پاس اپنے ایک مقروض کو لایا آپؐ نے مجھ سے فرمایا: اس کا پیچھا مت چھوڑو پھر دن کے آخر میں میرے قریب سے گزرے تو فرمایا اے بنو تمہاری تمہارے قیدی کا کیا ہوا۔

۲۳۲۹ : حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مسجد میں ابن ابی حدرد سے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا جو ان کے ذمہ تھا۔ یہاں تک کہ ان دونوں کی آوازیں اتنی بلند ہوئیں کہ اللہ کے رسولؐ نے اپنے گھر میں سن لیں۔ آپؐ نے کعب کو آواز دی انہوں نے کہا لیک! اے اللہ کے رسولؐ! فرمایا: اپنے قرضہ میں سے اتنا چھوڑ دو اور ہاتھ سے نصف کا اشارہ فرمایا۔ کعب نے کہا میں نے آدھا چھوڑ دیا آپؐ نے (ابن ابی حدرد) سے فرمایا: اٹھو اور ادا کیجی کرو۔

وَابٍ : قَرْضِ دینے کی فضیلت

۲۳۳۰ : حضرت قیس بن رومی کہتے ہیں کہ سلمان بن اذان نے حضرت علقمہ کو تنخواہ ملنے تک کے لئے ہزار

اذنان یقرض علقمة الف درهم الی عطانه فلما خرج عطازة تقاضاها منه واشتد علیه فقضاہ فكان علقمة غضب فمكث اشهرا ثم اتاه فقال اقرضنی الف درهم الی عطانی قال نعم وكرامة یا أم غنبة هل منی تلک الخریطة المخرومة الی عنک فجاءت بها فقال اما واللہ انہا لدر اہمک الی قضیتی ما حرکت منہا درہما واحدا قال فیللہ ابوک ما حملک علی ما فعلت بی قال ما سمعت منک قال ما سمعت منی قال سمعتک تذکر عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یقرض مسلما قرضا مرتین الا کان کصدقتها مرۃ .

قال كذلك انبانی ابن مسعود

کیوں کیا تھا سلمان نے کہا اس حدیث کی وجہ سے جو میں نے آپ سے سنی۔ فرمایا کون سی حدیث آپ نے مجھ سے سنی کہا میں نے آپ کو حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی دوسرے مسلمان کو دو بارہ قرض دے تو اسے ایک مرتبہ اتنا مال صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا (اس لئے آپ سے مطالبہ کیا تا کہ دو بارہ ضرورت پڑے اور آپ دو بارہ مانگیں) فرمایا حضرت ابن مسعود نے یہ حدیث مجھے اسی طرح سنائی۔

۲۲۳۱ : حَدَّثَنَا غَيْبُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ثنا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ ثنا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثنا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ ثنا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَسْرِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا الصَّدَقَةُ بِعَشْرِ امثالِهَا وَالْقَرْضُ بِسَمَانِيَةِ عَشْرٍ فَقُلْتُ يَا جَبْرِيْلُ مَا بَالُ الْقَرْضِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ لَانَ السَّائِلُ يَسْأَلُ وَعِنْدَهُ وَالسُّتْقْرِضُ لَا يَسْتَقْرِضُ اِلَّا مِنْ حَاجَةٍ

۲۲۳۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا اسماعيل بن عياش حَدَّثَنِي غُنْبَةُ بْنُ حَمِيْدِ الضَّبِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ ابْنِ اسحاق

۲۲۳۱ : حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے شب اسراء میں جنت کے دروازہ پر یہ لکھا دیکھا کہ صدقہ کا اجر دس گنا ملے گا اور قرض دینے کا اٹھارہ گنا اجر ملے گا۔ میں نے کہا اے جبرائیل کیا وجہ ہے کہ قرض دینا صدقہ دینے سے افضل ہے؟ جبرائیل نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ بسا اوقات سائل کے پاس کچھ ہوتا پھر بھی وہ سوال کرتا ہے جبکہ قرض مانگنے والا بغیر حاجت کے قرض نہیں مانگتا۔

۲۲۳۲ : حضرت یحییٰ بن ابی اسحاق ہنالی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا کہ ہم میں سے

درہم قرض دیئے تھے جب ان کو تنخواہ ملی تو سلمان نے ادائیگی کا مطالبہ کیا اور ان پر سختی کی تو علقمہ نے ادا کی کر دی لیکن یوں لگا کہ علقمہ ناراض ہوتے ہیں پھر علقمہ کئی ماہ تک ٹھہرے اس کے بعد سلمان کے پاس (دو بارہ) گئے اور کہا کہ مجھے ہزار درہم تنخواہ ملنے تک کے لئے قرض دیجئے کہنے لگے جی ہاں بڑی خوشی سے اے ام عقبہ وہ سہ ماہی جو تمہارے پاس ہے لاؤ وہ لائیں تو کہا سنئے اللہ کی قسم یہ وہی آپ والے درہم ہیں جو آپ نے ادا کئے تھے میں نے ان میں سے ایک درہم بھی نہیں بلایا۔ علقمہ نے کہا اللہ ہی کے لئے تمہارے والد کی خوبی (عرب بطور تعریف یہ جملہ کہا کرتے تھے) (جب تمہیں پیسوں کی ضرورت نہ تھی تو) تم نے میرے ساتھ وہ سلوک

الْهِنَالِي قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الرَّجُلُ مَنَّا يَقْرَضُ إِخَاهُ أَمْوَالَ فَيَهْدِي لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرْضٌ أَحَدَكُمْ قَرْضًا فَاهْدِي لَهُ أَوْ حَمَلَهُ عَلَى الذَّابَّةِ فَلَا يَرْكَبُهَا وَلَا يَقْبَلُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَبْلَ ذَلِكَ .

ایک مرد اپنے بھائی کو قرض دیتا ہے پھر وہ اسے ہدیہ دیتا ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قرض دے پھر وہ اسے ہدیہ دے یا جانور پر سوار کرے تو وہ سوار نہ ہو اور ہدیہ قبول نہ کرے الا یہ کہ ان دونوں کے درمیان قرض سے قبل بھی ایسا معاملہ رہا ہو۔

خلاصہ الباب ۲۰ اس لئے حضرت سلیمان نے شدید تقاضا کر کے ایسا قرض علقمہ سے وصول کر لیا تا کہ علقمہ دو پارہ قرض لیں اور انہیں زیادہ ثواب ملے یہ ہمارے اسلاف تھے نیز دوسری حدیثوں میں بھی قرض دینے کا ثواب ذکر کیا گیا معلوم ہوا کہ مطلق قرض دینے کا ثواب بھی ہے۔ حدیث: ۲۴۳۲ سے ثابت ہوا کہ قرض خواہ اپنے مقروض سے کسی قسم کا نفع اور فائدہ حاصل نہ کرے الا یہ کہ پہلے سے ان کے درمیان ایسے معاملات ہوتے رہتے تھے۔

۲۰ : بَابُ آدَاءِ الدَّيْنِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی جانب سے دین ادا کرنا

۲۴۳۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْأَطْوَلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ إِخَاهُ مَاتَ وَتَرَكَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَتَرَكَ عِيَالًا فَارَدْتُ أَنْ أَنْفِقَهَا عَلَى عِيَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَاكَ مُنْجَسٌ بِدِينِهِ فَأَقْضِ عَنْهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آدَيْتُ عَنْهُ إِلَّا دَيْنَارَيْنِ ادَّعَتْهُمَا امْرَأَةٌ وَلَيْسَ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَأَعْطَاهَا فَإِنَّهَا مُجْحَقَةٌ .

۲۴۳۳ : حضرت سعد بن اطول سے روایت ہے کہ ان کے بھائی کا انتقال ہو گیا اور اس نے تین سو درہم چھوڑے اور عیال بھی چھوڑے تو میں نے چاہا کہ یہ درہم اس کے عیال پر خرچ کروں نبی نے فرمایا: تمہارا بھائی اپنے قرضہ میں مجوس ہے تو اسکی طرف سے ادائیگی کرو۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے اس کی طرف سے تمام ادائیگی کر دی سوائے دو اشرفیوں کے کہ ایک عورت دو اشرفیوں کی دعویدار ہے اور اسکے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ فرمایا: اس کو بھی دیدو کیونکہ وہ برحق ہے۔

۲۴۳۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ تَوَفَّى وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَبَى أَنْ يُنْظَرَهُ فَكَلَّمَ جَابِرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ عَلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ

۲۴۳۴ : حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا اور ان کے ذمہ ایک یہودی کے تیس ٹوکڑے تھے تو حضرت جابر بن عبد اللہ نے اس یہودی سے مہلت مانگی اس نے مہلت دینے سے انکار کیا تو حضرت جابر نے رسول اللہ ﷺ سے بات کی کہ اس یہودی سے میری سفارش کر دیں رسول اللہ ﷺ اس یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے یہ بات کی

کہ اپنے قرضہ کے بدلہ جابر کے درخت پر جو کھجوریں ہیں لے لے وہ نہ مانا پھر آپ نے اس سے کہا کہ جابر کو مہلت دے دے اس نے مہلت دینے سے بھی انکار کیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (جابر کے) باغ میں گئے اور اس میں چلے پھرے پھر جابر سے فرمایا کھجوریں کاٹ کر یہودی کا قرض ادا کرو حضرت جابرؓ نے رسول اللہ کے واپس آنے کے بعد تمیں ٹوک کرے کھجوریں اتاریں اور بارہ ٹوک کرے مزید اتارے تو حضرت جابرؓ یہ بتانے کے لئے کہ کھجوروں میں برکت و اضافہ ہو گیا رسول اللہ کے پاس آئے آپ موجود نہ تھے جب آپ واپس تشریف لائے تو حضرت جابرؓ آئے اور بتایا کہ یہودی کا قرضہ (تمیں ٹوک کرے) بھی ادا کر دیا اتنا

فكَلِمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِي أَنْ يُنْظَرَهُ
فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ فَمَشَى
فِيهَا ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ جَدِّ لَهُ فَأَوْفِهِ الَّذِي لَهُ فَجَدَّ لَهُ بَعْدَ مَا رَجَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَسُقَا وَفُضِلَ لَهُ اثْنَا
عَشَرَ وَسُقَا فَجَاءَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ فَوَجَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَائِبًا فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ
فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ أَوْفَاهُ وَأَخْبِرَهُ بِالْفَضْلِ الَّذِي فَضِلَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْ بِذَلِكَ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ
عَلِمْتُ جَيْنَ مَشَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيَبَارِكُنَّ اللَّهُ فِيهَا.

اتنا باقی بھی بچ گیا (حالانکہ پہلے وہ اتنا کم تھا کہ یہودی لینے کو تیار نہ تھا پھر آپ کے باغ میں چلنے کی برکت سے اس میں اضافہ ہوا) تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر بن خطاب کو بھی یہ بات بتاؤ۔ حضرت جابرؓ سیدنا عمر بن خطابؓ کے پاس گئے اور ان کو ساری بات بتائی حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں چل پھر رہے تھے مجھے اسی وقت یقین ہو گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائیں گے۔

خلاصۃ الباب عرب کے لوگ کھجوروں کے اندازہ کرنے میں بڑی مہارت رکھتے تھے وہ کھجوریں تمیں و سق سے کم تھیں اسی لئے تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کرائی اس یہودی کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ہے کہ تھوڑی سی کھجوریں قرض سے بھی زیادہ ہو گئیں اس کے علاوہ اور واقعہ میں تھوڑا سا کھانا بہت بڑی جماعت کو کافی ہو گیا بلکہ بچ بھی گیا۔

باب: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں کوئی

مقروض ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا قرضہ ادا

کریں گے

۲۱ : بَابُ ثَلَاثٍ مِّنْ

إِدَانٍ فِيهِنَّ قَضَى

اللَّهُ عَنْهُ

۲۲۳۵: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا 'مقروض سے روز قیامت قرضہ ادا کرایا

۲۲۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ ثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ وَابْنُ أَسَامَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ

انعم قال ابو کزيب وحدثنا وکیع عن سفیان عن ابن انعم
 عن عمران بن عبید المغافری عن عبد الله بن عمرو قال
 قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الذین یقضی من
 صاحبه یوم القیامة اذا مات الا من یدین فی ثلاث جلال
 الرجل تضعف قوته فی سبیل الله فیستبدین یتقوی به
 بعدو الله وعوده ورجل یموت عنده مسلم لا تجد ما
 یكفنه ویزاریه الا یدین ورجل خاف الله علی نفسه
 العزبة فینکح خشیة علی دینه فان الله یقضی عن هؤلاء
 یوم القیامة .

جائے گا اگر وہ (قرض ادا کئے بغیر) مر گیا مگر جو تین
 باتوں میں قرض لے تو ان کا قرض روز قیامت اللہ تعالیٰ
 ادا فرمائیں گے۔ ایک مرد راہِ خدا میں (جہاد میں) اس
 کی قوت کم ہو جائے تو وہ قرض لے کر قوت حاصل کرے
 اللہ کے اور اپنے دشمنوں کے مقابلے کے لئے دوسرے
 ایک مرد کے پاس کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اسکے
 پاس کفن دفن کیلئے خرچہ نہ ہو سوائے قرض کے تیسرے وہ
 مرد جو بے نکاح رہنے میں اللہ سے ڈرے اور اپنے دینی
 خدشہ کے پیش نظر نکاح کر لے (قرض لے کر)۔

خلاصہ الباب ☆ سبحان اللہ حق تعالیٰ شانہ کتنے کریم ہیں جو شخص ان کے دین کی سر بلندی کے لئے قرض لیتا ہے یا کسی
 آدمی کو کفن دفن کے لئے یا اپنے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے قرض لیتا ہے تو حق تعالیٰ اس کے قرض خواہ کو اپنی طرف
 سے جنت کی نعمتیں عطا کر کے خوش کر دیں گے اور قرض دار کی نیکیاں اس کو نہیں دی جائیں گی اس سے ثابت ہوا کہ کوئی بھی
 شخص اگر باعث اجر و ثواب کاموں میں مقروض ہو جائے مثلاً مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں یا یتیموں اور
 مساکین کی پرورش میں تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ قیامت کے دن اس کی قرض کی ادائیگی کی صورت پیدا کر دیں گے لیکن
 شرط یہ ہے کہ ادا کرنے کی نیت ہو اور یہ بھی کہ اتنا مال قرض دار کو نہ ملے جس سے قرض ادا کر سکے۔ واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الرهنون

گروی رکھنے کے ابواب

باب: گروی رکھنا

۲۴۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

۲۴۳۷: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی اور اس سے اپنے اہل خانہ کے لئے جوئے۔

۲۴۳۸: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ آپؐ کی زرہ ایک یہودی کے پاس اناج کے بدلہ میں گروی رکھی ہوئی تھی۔

۲۴۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اس حالت میں ہوا کہ آپؐ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلہ میں گروی رکھی ہوئی تھی۔

۱: بَابُ الرَّهْنِ

۲۴۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حفصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى آجَلٍ وَرَهْنَهُ ذِرْعَةً .

۲۴۳۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي ثنا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ زَهَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذِرْعَةً عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِالْمَدِينَةِ فَأَخَذَ لِأَهْلِهِ مِنْهُ شَعِيرًا .

۲۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكَيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُوْفِيَ وَذِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِطَعَامٍ .

۲۴۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجَمْعِيُّ ثنا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) ثنا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَذِرْعُهُ زَهْنٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ .

خلاصۃ الباب ☆ رہن لغت میں کسی چیز کے روک لینے کو کہتے ہیں۔ لیکن اصطلاح شریعت میں رہن ایسی مالی چیز کو کسی حق کے عوض میں روک لینے کو کہتے ہیں جس سے پورا حق یا بعض حق وصول کر لینا ممکن ہو جیسے مرہون سے قرض کا وصول کر لینا خواہ دین (قرض) حقیقی ہو یا حکماً رہن کی مشروعیت نص کتاب اللہ سے ثابت ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ﴾ اگر تم سفر میں ہو اور نہ پاؤ لکھنے والا تو گروہی قبضہ رکھنی چاہئے اور حدیث باب بھی اس کی مشروعیت پر نص ہے یہ حدیث صحیحین میں حضرت عائشہ سے بخاری میں حضرت انس سے اور نسائی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی سے تیس صاع جو خریدے اور اس کے عوض میں اپنی ایک زرہ رہن رکھی۔

پاؤ: گروہی کے جانور پر سواری کی جاسکتی ہے اور اس کا دودھ پیا جاسکتا ہے

۲ : بَابُ الرَّهْنِ مَرْكُوبٌ

وَمَحْلُوبٌ

۲۳۳۰ : حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جانور پر سواری کی جاسکتی ہے جب وہ گروہی ہو اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ پیا جاسکتا ہے جب وہ گروہی ہو اور سواری کرنے والے اور دودھ پینے والے کے ذمہ اس جانور کا خرچہ ہے۔

۲۳۳۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ زَكْرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يُرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ.

خلاصۃ الباب ☆ اس میں اختلاف ہے کہ مرتبہ شے مرہون سے کسی قسم کا فائدہ لے سکتا ہے یا نہیں تو ائمہ ثلاثہ (امام ابو حنیفہ مالک اور امام شافعی) کے نزدیک مرتبہ کسی قسم کا فائدہ نہیں لے سکتا بلکہ فائدہ راہن لے گا اور خرچ بھی وہی کرے گا ان حضرات کی دلیل وہ ہے جو امام شافعی نے مرسلہ حضرت سعید سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ گروہی رکھنا مرہون چیز کو راہن سے نہیں روک سکتا اور اس کے منافع راہن کے لئے ہیں اور اس کا غرم (یعنی خرچ وغیرہ بھی) اس کے لئے ہے۔ یہ حدیث دارقطنی، حاکم اور بیہقی اور ابن حبان میں بھی آتی ہے۔ دارقطنی نے فرمایا کہ اس کی سند حسن ہے۔

پاؤ: رہن روکا نہ جائے

۳ : بَابُ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ

۲۳۳۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رہن روکا نہ جائے۔

۲۳۳۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ زَاهِدٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ).

۴ : يَابُ أَجْرِ الْأَجْرَاءِ

۲۳۳۲ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ عَنْ
اسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كُنْتُ
خَصْمَهُ خَصْمَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ
بَاعَ خُرًا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ اجِيرًا ، فَاسْتَوْفَى مِنْهُ
وَلَمْ يُؤْفِهِ أَجْرَهُ .

۲۳۳۳ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا وَهْبُ بْنُ
سَعِيدِ بْنِ عَطِيَّةِ السَّلْمِيِّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرْقُهُ) .

پاب: مزدوروں کی مزدوری

۲۳۳۲: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ روز قیامت میں ان کا مقابلہ بنوں گا اور جس کا مقابلہ میں ہوا تو میں روز قیامت اس پر غالب آؤں گا جو شخص میرے ساتھ معاہدہ کرے پھر بد عہدی کرے اور جو شخص آزاد کو فروخت کر کے اسکی قیمت کھا جائے اور جو شخص کسی کو مزدور مقرر کرے پھر اس سے پورا کام لے اور اسکی مزدوری پوری نہ دے۔

۲۳۳۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل دے دو۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ محنت ختم ہوتے ہی اس کی اجرت و مزدوری دے دو ایسے کرنا جائز نہیں کہ حیلہ اور تدبیر سے کام لے لے اور اجرت دینے میں ٹال مٹول کرے اور کھا جائے یہ تو ظلم ہے۔

۵ : يَابُ إِجَارَةِ الْأَجِيرِ عَلَى طَعَامِ بَطْنِهِ

۲۳۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ
الْوَلِيدِ عَنْ مُسْلِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ
الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ
الْأَشَدِّ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ
﴿ طَسَمَ ﴾ حَتَّى إِذَا بَلَغَ قِصَّةَ مُوسَى قَالَ (إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ
الْسَّلَامُ أَجْرَ نَفْسِهِ ثَمَانِي سِنِينَ أَوْ عَشْرًا عَلَى عِفَّةٍ فَرَجِهَ وَطَعَامِ
بَطْنِهِ) .

پاب: پیٹ کی روٹی کے بدلہ مزدور رکھنا

۲۳۳۴: حضرت عتبہ بن ندر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے ﴿ طَسَمَ ﴾ (سورہ ق) کی تلاوت شروع فرمائی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ پر پہنچے تو فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آٹھ یا دس سال اپنے آپ کو مزدوری میں رکھا اس شرط پر کہ اپنی شرم گاہ کی حفاظت کریں گے اور پیٹ کی روٹی لیں گے۔

۲۳۳۵: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میری نشوونما یتیمی کی حالت میں ہوئی میں نے ہجرت مسکینی کی حالت میں کی اور میں بنت غزو ان کا مزدور و غلام تھا۔ پیٹ کی روٹی کے بدلے

۲۳۳۵ : حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ
سَمِعْتُ أبا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ نَشَأْتُ يَتِيمًا

وہا جرث منکینا وکنٹ اجیرا لابنہ غزوان بطعام بطنی
وعمقہ رجلی اخطب لہم اذا نزلوا واحذوا لہم اذا ركبوا
فالحمد لله الذی جعل الدین قواما وجعل ابا ہریرۃ
امانا۔

اور اونٹ پر چڑھنے کی باری کے بدلے جب وہ پڑاؤ ڈالتے تو
میں انکے لئے ایندھن چھتا اور جب وہ سوار ہو کر سفر کرتے تو میں
گاگا کر انکے جانوروں کو ہاتھ لگا سوتا تھا تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں
جس نے دین کو مضبوط بنایا اور ابو ہریرہ کو لوگوں کا پیشوا بنایا۔

خلاصہ الباب ۶ ☆ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے بھاگ کر مدین میں پہنچے تو وہاں حضرت شعیب علیہ السلام کے
نوکر ہوئے معاہدہ یہ تھا کہ آٹھ یا دس برس تک ان کی خدمت کریں عفت و پاکدامنی کے ساتھ اور پیٹ بھر کر کھانا کھاویں یہ
واقعہ قرآن کریم میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔ حدیث: ۲۳۳۵ یہ کلمات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بطور تحدیث
بالنعمة اور شکر کے طور پر کہیں نہ کہ فخر و غرور سے اور قرآن کریم میں ہے: ﴿و اما بنعمة ربک فحدث﴾ یعنی اپنے رب
کی عنایت بیان کر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح کے تحدیثی کلمات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو
اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا پیشوا بنایا بہت زیادہ احادیث ان سے مروی ہیں اور لوگوں نے ان سے احادیث حاصل کیں اور حق
تعالیٰ شانہ نے ان کو گورنری بھی عطا فرمائی تھی۔

۶ : بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَقِي كُلَّ ذَلْوٍ بِتَمْرَةٍ

وَيَشْتَرُ جِلْدَةً

۲۳۳۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ ثنا
الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ أَصَابَ نَبِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِصَاصَةٌ فَلَبَغَ
ذَلِكَ عَبَّاسًا فَخَرَجَ يَلْتَمِسُ عَمَلًا يُصِيبُ فِيهِ شَيْئًا لِيُقْبِلَ
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى بَنِي نَازِلَةَ مِنَ
الْيَهُودِ فَاسْتَقَى لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ ذَلْوًا كُلُّ ذَلْوٍ بِتَمْرَةٍ فَخَبِرَهُ
الْيَهُودِيُّ مِنْ تَمْرِهِ سَبْعَ عَشْرَةَ عُجْرَةً فَجَاءَ بِهَا إِلَى نَبِيِّ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۳۶ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو
شدید بھوک لگی حضرت علیؓ کو معلوم ہوا تو کام کی تلاش میں
نکلے تاکہ کچھ ملے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
کھانے کے لئے پیش کر دیں حضرت علیؓ ایک یہودی مرد
کے باغ میں آئے اور اس کے لئے سترہ ڈول کھینچے ہر
ڈول ایک کھجور کے عوض تو یہودی نے اپنی کھجوروں میں
سے سترہ عجورہ کھجوریں چننے کا نہیں اختیار دیا وہ یہ کھجوریں
لے کر اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

۲۳۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثنا
سُقَيَانٌ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ
أَذْلُو الذَّلْوِ بِتَمْرَةٍ وَاشْتَرْتُ أَنَهَا جِلْدَةً۔

۲۳۳۷ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں ایک
کھجور کے عوض ڈول کھینچتا تھا اور یہ شرط ٹھہرا لیتا تھا کہ
عمدہ کھجوروں کا۔

۲۳۳۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثنا

۲۳۳۸ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری مرد آیا

اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا بات ہے آپ کا رنگ بدلا ہوا لگ رہا ہے؟ فرمایا: ”بھوک“ وہ انصاری اپنے گھر گئے تو گھر میں کچھ نہ ملا وہ کام کی تلاش میں نکلے دیکھا کہ ایک یہودی کھجور کے باغ کو پانی دے رہا ہے۔ انصاری نے یہودی سے کہا تمہارے باغ کو میں پانی دوں؟ کہنے لگا: ٹھیک ہے انہوں نے ہر ڈول ایک کھجور کے عوض نکالا اور انصاری نے یہ شرط بھی ٹھہرائی کہ کالی سوکھی اور خراب کھجور نہیں لوں گا بلکہ اچھی اور عمدہ کھجور لوں گا انہوں نے باغ بیچ کر دو صاع کے قریب کھجوریں حاصل کیں اور نبی کی خدمت میں پیش کر دیں۔

باب: تہائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض

بٹائی پروینا

۲۳۴۹: حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے محافلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا (ان کی تشریح کتاب البیوع میں گزر چکی) اور فرمایا تین قسم کے آدمی زمین کاشت کریں ایک وہ مرد جس کے پاس زمین ہو وہ اسے کاشت کرے اور دوسرے وہ مرد جسے زمین بطور عطیہ دی گئی ہو وہ اسے کاشت کرے تیسرے وہ مرد جو زمین سونے چاندی کے عوض کرایہ پر لے۔

۲۳۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم مزارعت کیا کرتے تھے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ ہم نے رافع بن خدیج کو یہ کہتے سنا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تو ان کے کہنے پر ہم نے مزارعت چھوڑ دی۔

۲۳۵۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَرَى لَوْنَكَ مُنْكَفِنًا قَالَ (الْحَمْضُ) فَأَنْطَلِقُ الْأَنْصَارِيَّ إِلَى رَحْلِهِ فَلَمْ يَجِدْ فِي رَحْلِهِ شَيْئًا فَخَرَجَ يَطْلُبُ فَإِذَا هُوَ بِيَهُودِيٍّ يَسْقِي نَخْلًا فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ لِلْيَهُودِيِّ اسْقِي نَخْلَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ ذَلُو بِتَمْزُورَةٍ وَاشْتَرَطَ الْأَنْصَارِيُّ أَنْ لَا يَأْخُذَ خَيْدِرَةً وَلَا تَارِزَةً وَلَا حَشْفَةً وَلَا يَأْخُذَ إِلَّا جِلْدَةً فَاسْتَقَى بِنَخْوٍ مِنْ صَاعَيْنِ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷ : بَابُ الْمَزَارَعَةِ بِالثَّلْثِ

وَالرُّبْعِ

۲۳۴۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ وَقَالَ (أَمَّا يَزْرَعُ ثَلَاثَةَ رَجُلٍ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مَبِيعَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مَبِيعَ وَرَجُلٌ امْتَكْرَى أَرْضًا يَذْهَبُ أَوْفَضَةً).

۲۳۵۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرِو يَقُولُ كُنَّا نَخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى سَمِعْنَا رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ فَمَرَّ كُنَاهُ لِقَوْلِهِ.

۲۳۵۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا

الْوَيْلُذُّ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي غَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ كَانَتْ لِرَجُلٍ مِمَّا فَضُولُ أَرْضِينَ يُوَاجِرُونَهَا عَلَى الثَّلْثِ وَالرُّبْعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ فَضُولُ أَرْضِينَ فَلْيُزْرَعْهَا أَوْلِيْزْرَعَهَا إِخَاهُ فَإِنْ أَبِي فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ .

کہ ہم میں سے کچھ مردوں کے پاس زائد زمینیں تھیں وہ یہ زمینیں تھائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض بٹائی پر دیتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زائد زمینیں ہوں تو وہ یا خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کے لئے دے ورنہ اپنی زمین روکے رکھے (بٹائی پر نہ دے)۔

۲۳۵۲ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا أَبُو تَوْبَةَ السَّرِيْعُ بْنُ نَافِعٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرَعْهَا أَوْلِيْمُنْتَحُهَا إِخَاهُ فَإِنْ أَبِي فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ .

۲۳۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس زمین ہو تو اسے کاشت کرے یا اپنے بھائی کو عطیہ کے طور پر دے ورنہ اپنی زمین روکے رکھے۔

خلاصۃ الباب ☆ مزارعت یہ ہے کہ زمین ایک کی ہو دوسرا آدمی اس میں محنت کرے اور جو کچھ پیداوار ہو اس میں سے ایک حصہ زمین کا مالک لے لے اور ایک حصہ کاشتکار آج کل اس کو بٹائی کہتے ہیں جمہور ائمہ کے نزدیک جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نہیں دلیل رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جس میں محافلہ سے منع کیا گیا ہے۔ جمہور ائمہ اور صاحبین کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا نخلستان وہاں کے لوگوں کو بطریق معاملہ اور اس کی زمین بطور مزارعت عنایت فرمائی تھی۔ اخرجه الجماعة الانسانية: اسی پر صحابہ اور تابعین کا عمل رہا ہے جو آج تک جاری ہے لہذا اخیر و احد اور قیاس متروک ہو جائے گا۔ صاحبین کے نزدیک مزارعت کی چار صورتیں ہیں تین جائز اور ایک ناجائز۔ جائز صورتیں یہ ہیں (۱) زمین اور بیج ایک آدمی کا ہو اور تیل اور کام دوسرے کا ہو۔ (۲) زمین ایک کی ہو اور باقی (بیج) عمل تیل دوسرے کا ہو۔ (۳) عمل ایک کا ہو اور باقی دوسرے کا ہو یہ تینوں صورتیں جائز ہیں۔ (۴) زمین اور تیل ایک کا ہو اور بیج اور عمل (کام) دوسرے کا ہو ظاہر الروایہ کے لحاظ سے صورت باطل اور ناجائز ہے۔ کیونکہ اس میں تیل بعض پیداوار کے عوض میں اجرت پر لینا لازم آتا ہے جو جائز نہیں نیز اگر بیج اور تیل (ٹریکٹر) ایک کا ہو اور زمین اور عمل (کام) دوسرے کا ہو۔ یا صرف تیل (ٹریکٹر) ایک کا ہو اور باقی دوسرے کا یا صرف بیج ایک کا ہو اور باقی دوسرے کا تو یہ تینوں صورتیں بھی فاسد ہیں تفصیل کے لئے درمختار کا مطالعہ کیجئے۔

باب: زمین اجرت پر دینا

۸ : بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ

۲۳۵۳ : حضرت نافع کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر اپنی

۲۳۵۳ : حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سَلِيْمَانَ وَأَبُو

زمین کھیت اجرت پر دیا کرتے تھے انکے پاس ایک صاحب آئے اور رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہوئے سنایا کہ اللہ کے رسول نے کھیت اجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے تو ابن عمرؓ گئے میں بھی انکے ساتھ ہوا۔ مقام بلاط میں رافع بن خدیج کے پاس پہنچے اور اس بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول نے کھیت اجرت پر دینے سے منع فرمایا تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کھیت کرائے پر دینا ترک فرمادینے۔

۲۳۵۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور اس میں ارشاد فرمایا: جس کے پاس زمین ہو تو اسے خود کاشت کرے یا دوسرے کو کاشت کرنے کے لئے دے دے اور اجرت پر نہ دے۔

۲۳۵۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ سے منع فرمایا۔

اور محافلہ زمین کو کرایہ پر لینے کو کہتے ہیں۔

۹: باب الرخصة في كراء الأرض البيضاء بالذهب والفضة

۲۳۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب لوگوں کو زمین اجرت پر دینے کے متعلق بکثرت گفتگو کرتے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بس یہی فرمایا تھا کہ تم میں سے ایک اپنے بھائی کو مفت کیوں نہیں دیتا اور کرایہ پر دینے سے منع نہ فرمایا تھا۔

۲۳۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

أَسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ غَيْبٍ عَنِ غَيْبِ اللَّهِ رَأَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُكْرَى أَرْضًا لَهُ مَزَارِعًا فَاتَاهُ النَّسَاءُ فَأَخْبَرَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ وَذَهَبَتْ مَعَهُ حَتَّى آتَاهُ بِالْبَلَاطِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ كِرَاءَهَا.

۲۳۵۴: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارِ الْحَمَصِيِّ ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ زَبِيغَةَ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ مَطْرَفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَطَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (مَنْ كَاثَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لْيُزْرِعْهَا، وَلَا يُؤَاجِرْهَا)

۲۳۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مَطْرَفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا مَالِكُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي إِحْمَدَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُحَاقَلَةُ اسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ.

۹: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۲۳۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ لَمَّا سَمِعَ أَكْثَارَ النَّاسِ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَلَا مَنْحَهَا أَحَدُكُمْ إِخَاهُ) وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كِرَائِهَا.

۲۳۵۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ

الرِّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا يَمْنَحُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا كَذًا وَكَذًا) لِشَيْءٍ مَعْلُومٍ .

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْحَقْلُ ، وَهُوَ بِلِسَانِ الْأَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ .

۲۳۵۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ خُبَّالَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلَى أَنْ لَكَ مَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَإِنِّي مَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ فَهَيِّنَا أَنْ نُكْرِيهَا بِمَا أَخْرَجَتْ وَلَمْ نُنَّ أَنْ نُكْرِي الْأَرْضَ بِالْوَرَقِ .

۱۰ : بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْمُزَارَعَةِ

۲۳۵۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَّاشِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ ظَهْرٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ تَمَانَ لَنَا وَإِقْفًا فَقُلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ) قُلْنَا نُوَاجِرُهَا عَلَى الثَّلْثِ وَالرُّبْعِ وَالْأَوْسُقِ مِنَ الْبَرِّ وَالشَّعِيرِ فَقَالَ (فَلَا تَفْعَلُوا إِرْزَعُوهَا أَوْ إِرْزَعُوهَا) .

۲۳۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا الشُّورِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ ظَهْرٍ ابْنِ الْحَيِّ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ .

قَالَ تَمَانَ إِذَا سَتَعْنِي عَنْ أَرْضِهِ أَعْطَاهَا بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ وَالنِّصْفِ وَاشْتَرَطَ ثَلَاثَ جَدَاوِلَ وَالْقَضَارَةَ وَمَا يَسْقَى الرَّبِيعَ وَكَانَ الْعَيْشُ إِذَا ذَاكَ شَدِيدًا وَكَانَ يَعْمَلُ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک اپنے بھائی کو مفت زمین دے (کاشتکاری کے لئے) یہ اس کے لئے بہتر ہے اس کے عوض اتنے اتنے (پیسے یا) کوئی چیز لینے سے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہی حق ہے انصار اس کو محافلہ کہتے ہیں۔

۲۳۵۸: حضرت حنظلہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے رافع بن خدیج سے پوچھا انہوں نے فرمایا کہ ہم زمین کرایہ پر دیتے تھے اس شرط پر کہ جو پیداوار اس جگہ سے ہوگی وہ تمہاری اور جو پیداوار اس جگہ سے ہوگی وہ میری پھر ہمیں پیداوار کے عوض زمین کرایہ پر دینے سے منع کر دیا گیا اور چاندی کے عوض کرایہ پر دینے سے منع نہیں کیا گیا۔

بَابُ : جَوْمُ زَارِعَتٍ مَكْرُوهٌ هُوَ

۲۳۵۹ : حضرت رافع بن خدیج اپنے چچا ظہیر سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں ایک مفید کام سے منع فرمایا میں نے کہا: جو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: وہ حق ہے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم اپنے زمین کا کیا کرتے ہو ہم نے عرض کیا کہ ہم تہائی چوتھائی یا چند وسق گندم جو کے عوض اجرت پر دیتے ہیں فرمایا ایسا مت کرو خود کاشت کرو یا کسی دوسرے کو کاشتکاری کیلئے دے دو۔

۲۳۶۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی جب اپنی زمین سے مستثنی ہوتا تو تہائی چوتھائی اور آدھی پیداوار کے عوض کاشت کیلئے دے دیتا اور تین تالیوں کی شرط ٹھہرا لیتا کہ انکی پیداوار میں لوٹگا اور بھوسہ میں لوٹگا اور ربیع کے پانی سے جو پیداوار ہو وہ میں لوٹگا اور اس وقت زندگی پر مشقت تھی

فِيهَا بِالْحَدِيدِ وَبِمَا شَاءَ اللَّهُ وَيُصِيبُ مِنْهَا مَنْفَعَةٌ فَأَتَانَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ أَمْرِ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ أَنْفَعُ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ الْحَقْلِ وَيَقُولُ (مَنْ اسْتَعْنَى عَنِ أَرْضِهِ فَلَيْمُنْحُهَا أَخَاهُ أَوْلَادُهُ).

فرماتے ہیں بٹائی پر دینے سے اور فرماتے ہیں کہ جس کو اپنی زمین کاشت کرنے کی حاجت نہ ہو تو وہ اپنے بھائی کو کاشت کیلئے مفت ہی دے دے یا زمین خالی پڑی رہے دے۔

۲۳۶۱: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا ، وَاللَّهِ أَغْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا أَنَى رَجُلَانِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ اقْتَتَلَا فَقَالَ (إِنْ كَانَ هَذَا شَانَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ) فَسَمِعَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَوْلَهُ (فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ).

۲۳۶۱: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (حضرت) رافع بن خدیج (رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرمائے بخدا اس حدیث کو میں ان کی بنسبت زیادہ جانتا ہوں بات یہ تھی کہ دو مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ باہم لڑ چکے تھے تو آپ نے فرمایا: اگر تمہارا یہی حال ہے تو کھیت اجرت پر مت دو تو رافع بن خدیج (رضی اللہ عنہ) نے یہ آخری الفاظ کہ ”کھیت اجرت پر مت دو“ سن لئے۔

۱۱: بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الْمَزَارِعِ

بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ

۲۳۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ قُلْتُ لِبَطَاوُسَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوْ تَرَكْتُ هَذِهِ الْمُخَابِرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ فَقَالَ: أَيُّ عَمْرُو! إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُعْطِيهِمْ وَإِنْ مَعَاذُ بَنِ جَبَلٍ أَخَذَ النَّاسُ عَلَيْهَا عِنْدَنَا وَإِنْ أَعْلَمْتَهُمْ (يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ) أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلَكِنْ قَالَ (لَا يَمُنَّ أَحَدُكُمْ

۲۳۶۲: حضرت عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا اے ابو عبد الرحمن اگر تم یہ بٹائی پر دینا چھوڑ دو (تو بہتر ہے) کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ اللہ کے رسول نے اس سے منع فرمایا ہے۔ فرمانے لگے: اے عمرو! میں تو لوگوں کی مدد کرتا ہوں اور انکو دیتا ہوں اور معاذ بن جبل نے ہمارے سامنے لوگوں سے یہ معاملہ کیا (اور زمین کی اجرت وصول کی) اور صحابہ میں بڑے عالم ابن عباس نے مجھے

أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا) .

بتایا کہ اللہ کے رسول نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے یہ اسکے لئے بہتر ہے اس سے کہ اسکے عوض متعین اجرت وصول کرے۔

۲۳۶۳: حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے ادوار میں تہائی اور چوتھائی پیداوار کے عوض زمین اجرت پر دی اور آج تک اس پر عمل جاری ہے۔

۲۳۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَعْفَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَكْرَى الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبْعِ فَهُوَ يَفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِكَ هَذَا .

۲۳۶۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف یہ فرمایا تھا کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت زمین دے یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ اس کے بدلے متعین ٹھیکہ (اجرت) وصول کرے۔

۲۳۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا يَمُنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ الْأَرْضَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ خِرَاجًا مَعْلُومًا) .

خلاصہ الباب ۶۶ ☆ یہ احادیث جیدائمه اور صاحبین کی دلیل ہیں نیز ان احادیث کی روشنی میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کا مطلب بھی واضح ہو جاتا ہے اور تعارض رفع ہو جاتا ہے۔

باب: اناج کے بدلہ زمین اجرت پر لینا

۱۲: بَابُ اسْتِكْرَاءِ الْأَرْضِ بِالطَّعَامِ

۲۳۶۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین بٹائی پر دیا کرتے تھے پھر ہمارے ایک چچا ہمارے پاس آئے اور کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو تو وہ متعین اناج کے عوض اسے کرایہ پر نہ دے۔

۲۳۶۵: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مُسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَحَاقِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَعِمْنَا أَنْ نَعْضَ عُمُرُ مَتَبِهِ أَتَاهُمْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلَا يَكْرِئُهَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى) .

خلاصہ الباب ۶۷ ☆ یہ مزارعت فاسدہ کی ایک صورت بیان فرماتی ہے کہ اس طرح متعین معاملہ کرنے سے مزارعت فاسدہ ہو جاتی ہے۔

۱۳ : بَابُ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ

بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

۲۳۶۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ تَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَتَرَدَّ عَلَيْهِ نَفَقَتُهُ .

بَابُ : كَيْسِي قَوْمِ كِي زَمِينِ مِيسَانِ كِي

اجازت کے بغیر کاشت کرنا

۲۳۶۶ : حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا : جو کسی قوم کی زمین ان کی اجازت کے بغیر کاشت کرے تو اس کو پیداوار میں سے کچھ نہ ملے گا البتہ اس کا خرچہ اسے واپس کیا جائے گا۔

خلاصہ الباب ☆ یہ احادیث بھی صاحبین رحمہما اللہ اور جمہور ائمہ کرام رحمہم اللہ کی دلیل ہیں نیز ساقات کا جائز ہونا بھی معلوم ہوا۔

۱۴ : بَابُ مُعَامَلَةِ النَّخِيلِ وَالْكَرْمِ

۲۳۶۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرِ أَوْزُرِعِ .

۲۳۶۸ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ تَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَى خَيْبَرَ أَهْلَهَا عَلَى التَّبْصِيفِ نَخْلَهَا وَأَرْضَهَا .

بَابُ : كَهْجُورِ أَوْرَانْغُورِ بَثَائِيِ پَرُودِيِنَا

۲۳۶۷ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کو زمین بٹائی پر دی پھل یا اناج کی نصف پیداوار کے عوض۔

۲۳۶۸ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کی زمین نصف کھجور اور اناج کی پیداوار کے عوض بٹائی پر دی۔

۲۳۶۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ تَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ مُسْلِمِ الْأَعْمُورِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ أَعْطَاهَا عَلَى التَّبْصِيفِ .

۲۳۶۹ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو نصف پیداوار کے عوض زمین بٹائی پر دی۔

۱۵ : بَابُ تَلْقِيحِ النَّخْلِ

۲۳۷۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَاكِبَ أَنَّهُ سَمِعَ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَخْلٍ فَرَأَى قَوْمًا يَلْقِحُونَ النَّخْلَ فَقَالَ

بَابُ : كَهْجُورِ مِيسَانِ پِوِنْدِ لگانا

۲۳۷۰ : حضرت طلحہ بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ ایک باغ میں سے گزرا۔ آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگ کھجور کو پیوند لگا رہے ہیں۔ فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: نر کا گا بھالے کر مادہ میں ملاتے ہیں۔

(مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ) قَالُوا يَا خُذُونَ مِنَ الذَّكَرِ فَيَجْعَلُونَهُ فِي
الْأُنْثَى قَالَ (مَا أَظُنُّ ذَلِكَ يُغْنِي شَيْئًا) فَبَلَّغَهُمْ فَتَرَ كَوْنَهُ
فَنَزَلُوا عَنْهَا فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (أَنَا هُوَ
الظَّنُّ إِنْ كَانَ يُغْنِي شَيْئًا فَاصْنَعُوهُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلَكُمْ وَإِنَّ
الظَّنَّ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ وَلَكِنْ مَا قُلْتُ لَكُمْ قَالَ اللَّهُ فَلَنْ
أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ).

فرمایا: مجھے نہیں خیال کہ اس سے کچھ فائدہ ہو لوگوں کو آپ کا
یہ فرمان معلوم ہوا تو انہوں نے پیوند کاری ترک کر دی انہیں
اندازہ ہوا کہ اس بار پھل کم ہوا نبی کو اس کا علم ہوا تو فرمایا: وہ تو
میرا خیال تھا اگر اس میں کچھ فائدہ ہے تو کر لیا کرو میں تو بس
تمہاری مانند انسان ہوں اور خیال کبھی غلط ہوتا ہے کبھی صحیح
لیکن جو بات میں تمہیں کہوں کہ اللہ نے فرمائی ہے (تو اس
میں غلطی نہیں ہو سکتی) کیونکہ میں ہرگز اللہ پر جھوٹ نہ بولوں گا۔

۲۳۷۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا خَمَادَةُ ثَنَا
ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعَ أَصْوَاتًا فَقَالَ (مَا هَذَا الصَّوْتُ) قَالُوا
النَّخْلُ يُوتِرُونَهَا فَقَالَ (لَوْ لَمْ يَفْعَلُوا لَصَلَحَ) فَلَمْ يُوتِرُوا
عَائِشَةَ فَصَارَ شَيْئًا فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
(إِنْ كَانَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ بِهِ وَإِنْ كَانَ مِنْ
أُمُورِ دِينِكُمْ. فَأَلَيْ).

۲۳۷۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آوازیں سنیں تو فرمایا: یہ کیسی
آواز ہے صحابہ نے عرض کیا کھجور کو پیوند لگا رہے ہیں۔
فرمایا: اگر یہ ایسا نہ کریں تو بھی پھل اچھا ہو اس سال
انہوں نے پیوند کاری نہ کی تو اس سال کھجور خراب ہوئی
لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کر دیا۔
فرمایا: اگر تمہارا دنیا کا کام ہو تو اس کو تم سمجھو اور اگر کوئی
دینی امر ہو تو اس کا تعلق مجھ سے ہے۔

خلاصہ الباب ۷۶ معلوم ہوا کہ نبی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دین سکھانے آتے ہیں دنیا کے امور میں پیغمبر کو غلطی بھی لگ سکتی
ہے۔ فانما انا بشر مثلكم: یعنی میں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں اس حدیث میں یہ الفاظ بہت واضح ہیں کہ نبی بشر ہوتے
ہیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت قرآن و حدیث سے ثابت ہے بعض لوگ اتنی ظاہر بات کو بھی سمجھنے کی کوشش نہیں
کرتے جب پیغمبر کی والدہ اور والد داد اور اولاد رشتہ دار بیویاں ہوں وہ بشر ہی ہوگا وہ نوری تو نہیں ہو سکتا لیکن فرشتوں کی
کوئی رشتہ داری ماں باپ بیوی بچے نہیں ہیں۔ نیز ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی
ذات ہے اگر نبی علم غیب رکھتے تو صحابہ کرام کو یہ مشورہ نہ دیتے کہ اس دفعہ پیوند کاری نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ دین کا فہم عطا
فرمائے۔ آمین

باب: اہل اسلام تین چیزوں میں

شریک ہیں

۲۳۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

۱۶ : بَابُ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ

فِي ثَلَاثٍ

۲۳۷۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَرَّاشٍ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل اسلام تین چیزوں میں شریک ہیں پانی چارہ اور آگ اور ان کی قیمت حرام ہے۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ اس حدیث میں جاری پانی مراد ہے۔

۲۳۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں رد کی نہ جائیں پانی چارہ اور آگ۔

۲۳۷۴: حضرت عائشہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کون سے چیز روکنا حلال نہیں۔ فرمایا پانی نمک اور آگ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول پانی کی وجہ تو ہمیں معلوم ہے نمک اور آگ میں کیا وجہ ہے۔ فرمایا اری حمیراء جس نے آگ دے دی گویا اس نے اس آگ پر پکنے والی تمام چیز صدقہ کی اور جس نے نمک دیا گویا اس نے اس نمک سے خوش ذائقہ ہونے والا تمام کھانا صدقہ کیا اور جہاں پانی ہو وہاں کوئی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلائے تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا اور جہاں پانی نہ ہو وہاں کوئی مسلمان کو پانی پلائے تو گویا اس نے ایک جان کو زندگی بخشی۔

خلاصۃ الباب اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن خراش متروک راوی ہے اس وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے لیکن بعض ائمہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ حدیث: ۲۳۷۴ ابن جوزی نے اس کو موضوع فرمایا ہے۔ امام ابو داؤد اور احمد نے ابو خراش سے تخریج کی ہے اور بھی حدیث کی کتابوں میں یہ روایت دوسری سند کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔ ان تین چیزوں میں سب مسلمان شریک ہیں لیکن اگر کسی خاص مقام یا برتن میں پانی جمع کیا گیا ہو تو وہ خاص آدمی ہی کا ہوگا جس کا برتن یا مقام ہے پھر بھی احادیث سے ثابت ہوا کہ یہ تین چیز مانگنے والے کو بلا معاوضہ دینے کی تاکید استہابا ثابت ہوتی ہے۔

باب: نہریں اور چشمے جاگیر میں دینا

۲۳۷۵: حضرت ابیض بن جمال سے روایت ہے کہ انہوں نے اس نمک کی جاگیر چاہی جس کو سد مارب کا

بن حوشب الشیبانی عن العوام بن حوشب عن مجاہد عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ (المسلبون شركاء في ثلاث في الماء والكلاء والنار وثمنه حرام) قال أبو سعيد يعني الماء الجاري .

۲۳۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (ثَلَاثٌ لَا يُمْتَنَعَنَّ الْمَاءُ وَالْكَلَاءُ وَالنَّارُ)

۲۳۷۴: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ (الْمَاءُ وَالْمَلْحُ وَالنَّارُ) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بِالْمَلْحِ وَالنَّارِ قَالَ (يَا حَمِيرَاءُ! مَنْ أَعْطَى تَارًا فَكَانَتْ تَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا أَنْصَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ أَعْطَى مَلْحًا فَكَانَتْ تَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا طَبَّحَ ذَلِكَ الْمَلْحُ وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ لَا يُوجَدُ الْمَاءُ فَكَانَتْ أَعْتَقَ رَقَبَةً لَا يُوجَدُ الْمَاءُ فَكَانَتْ أَحْيَاها).

۱۷: بَابُ اقْطَاعِ الْأَنْهَارِ وَالْعُرُونِ

۲۳۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِيضِ بْنِ حَمَالٍ حَدَّثَنِي

عمی ثابت بن سعید بن ابیض بن حمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابیہ سعید عن ابیہ ابیض بن حمال انہ استقطع المملح الذی یقال لہ مملح سد مأرب فاقطعہ لہ ثم ان الأقرع ابن خابس التمیمی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی قد وزدت المملح فی الجاہلیۃ وهو بارض لیس بہا ماء ومن وزدہ اخذہ وهو مثل الماء العبد فاستقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض بن حمال فی قطیعہ فی المملح فقال قد اقلتک منہ علی ان تجعلہ منی صدقۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (هو منک صدقۃ وهو مثل الماء العبد من وزدہ اخذہ)۔

قال فرج وهو اليوم علی ذلک من وزدہ

اخذہ۔

قال فقطع لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم أرضا

ونحلا بالجرف جرف مراد مکانہ جین آقالہ منہ۔

نمک کہا جاتا ہے (سد ما رب جگہ کا نام ہے) آپ نے انہیں وہ جاگیر دے دی پھر اقرع بن خابس تمہیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں زمانہ جاہلیت میں نمک کی ایک کان پر گیا تھا اور وہ ایسی جگہ ہے جہاں کچھ پانی نہیں ہے جو جائے نمک لے لے وہ جاری پانی کی طرح ختم نہیں ہوتا تو اللہ کے رسول ﷺ نے ابیض بن حمال کو جو جاگیر دی تھی اسے فتح کرنا چاہا تو ابیض نے کہا میں اس شرط پر فتح کرتا ہوں کہ آپ اس کو میری طرف سے صدقہ کر دیں تو آپ نے فرمایا: وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے اور وہ جاری پانی کی طرح ہے جو وہاں جائے نمک لے لے حدیث کے راوی فرج کہتے ہیں کہ وہ اب بھی اسی طرح ہے جو جاتا ہے نمک لے لیتا ہے۔ ابیض کہتے ہیں جب آپ نے یہ جاگیر فتح فرمائی تو اس کے بدلہ جرف مراد (نامی جگہ) میں مجھے زمین اور کھجور کے درخت بطور جاگیر عطا فرمائے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس سے یہ مسئلہ نکلا کہ نمک کی کان اور معدنیات کی کانیں ایک آدمی کی ملک نہیں ہوتیں بلکہ عام مسلمانوں کا اس میں حق ہوتا ہے جس طرح دریا سمندر چشمے یہ تمام مسلمانوں کے ہیں اور اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کا ثبوت بھی ہے۔

باب: پانی بیچنے سے ممانعت

۱۸ : باب النہی عن بیع الماء

۲۳۷۶: حضرت ایاس بن عبد مزیٰ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ پانی بیچ رہے ہیں تو فرمایا: پانی مت بیچو اس لئے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی بیچنے سے منع فرماتے سنا۔

۲۳۷۶: حدثنا أبو بکر بن ابی شیبۃ ثنا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن ابی المنہال سمعت ایاس بن عبد المزیٰ وراى ناسا یبعون الماء فقال لا یبعوا الماء فأتی سمعت رسول اللہ ﷺ نہی ان یباع الماء۔

۲۳۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت سے زائد پانی کی بیع

۲۳۷۷: حدثنا علی بن محمد وبراہیم بن سعید الجوهری قالنا وکیع ثنا ابن جریج عن ابی الزبیر عن

جابر قال نہی رسول اللہ ﷺ عن بیع فضل الماء سے منع فرمایا۔

خلاصہ الباب پانی جب کسی نہر دریا یا چشمہ میں موجود ہو تو وہ کسی کی ملکیت میں نہیں ہوتی ہے اس کا فروخت کرنا جائز نہیں البتہ اگر کسی نے ایسے برتن میں بھر لیا ہو تو پھر بیچنا جائز ہے۔ اور اس آدمی کی اجازت کے بغیر استعمال کرنا بھی جائز نہیں۔

۱۹ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَنَعِ فَضْلِ الْمَاءِ لِمَنْعِ بِهِ الْكَلَاءِ

پاب: زائد پانی سے اس لئے روکنا کہ اس کے ذریعہ گھاس سے روکے منع ہے

۲۳۷۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ أَبِي الْزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (لَا يَمْنَعُ أَخَذَكُمْ فَضْلُ مَاءٍ لِيَمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ)

۲۳۷۸ : حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک زائد پانی سے نہ روکے تاکہ اس کے ذریعے گھاس سے روکے۔

۲۳۷۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا يَمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ وَلَا يَمْنَعُ نَقْعَ الْبُرِّ)

۲۳۷۹ : حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ضرورت سے زائد پانی نہ روکا جائے اور جو پانی کنوئیں میں بچ رہے اس سے نہ روکا جائے۔

خلاصہ الباب ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جنگل کا پانی اور گھاس جو خود اگا ہو کسی کی ملک میں ہو تو ضرورت سے زائد دوسرے لوگوں سے روکنا منع ہے بلکہ اصحاب حنیفہ فرماتے ہیں کہ حاجت سے زائد جنگلی گھاس اور پانی دوسرے لوگوں پر خرچ کرنا واجب ہے اور امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر اس کے پانی روکنے سے دوسرے لوگوں کو مویشی چرانے میں تکلیف ہو تو پانی روکنا حرام ہے۔

۲۰ : بَابُ الشَّرْبِ مِنَ الْأَوْدِيَةِ وَمَقْدَارِ حَبْسِ الْمَاءِ

پاب: کھیت اور باغ میں پانی لینا اور پانی روکنے کی مقدار

۲۳۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَيْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصِمَ الزُّبَيْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَرَاكِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرَحَ الْمَاءَ يَسْرَفًا عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۸۰ : حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد نے اللہ کے رسول کے سامنے زبیر سے حرہ کی اس نہر کے بارے میں جھگڑا کیا جس سے کھجور کے درختوں کو سینچتے ہیں۔ انصاری نے کہا پانی چھوڑ دو تا کہ بہتا رہے۔ زبیر نے مانے یہ دونوں اپنا جھگڑا اللہ کے رسول کے پاس لے گئے تو اللہ کے رسول نے فرمایا: اے زبیر تم سینچو پھر اپنے

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اسْقِ يَا زُبَيْرُ) ثُمَّ
 أَرْسَلَ الْمَاءَ. (إِلَى جَارِكِ) فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ؟
 فَصَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ (يَا
 زُبَيْرُ اسْقِ، ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ) قَالَ
 فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ! إِنِّي لَا أُحِبُّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي
 ذَلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِي مَا
 شَجَرَ بَيْنَهُمْ لَمَّا لَا يُجَدُّوْا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ
 وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

[النساء: ۶۵]

پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو (زبیر کی زمین شہر کی طرف
 تھی) اس پر انصاری غضبناک ہوا اور کہا: اے اللہ کے
 رسول! (آپ نے فیصلہ میں زبیر کی رعایت کی) اس لئے
 کہ وہ آپ کا پھوپھی زاد بھائی ہے اس پر اللہ کے رسول کے
 چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا پھر آپ نے فرمایا: تم درخت سینچو پھر
 پانی روکے رکھو یہاں تک کہ پانی دیوار تک پہنچا جائے
 (اندازاً نچنے تک)۔ (آپ کا یہ فیصلہ ضابطہ کے موافق تھا
 پہلے فیصلہ میں آپ نے اس انصاری کی رعایت کی تھی)
 حضرت زبیر فرماتے ہیں بخدا میرا گمان ہے کہ یہ آیت
 اسی بارے میں نازل ہوئی: ”قسم ہے آپ کے رب کی یہ
 لوگ اس وقت تک مؤمن نہ ہونگے جب تک اپنے اختلاف
 میں آپ کو حکم نہ بنائیں پھر آپ کے فیصلے سے اپنے دل میں
 تنگی محسوس نہ کریں اور اسے دل سے تسلیم کر لیں۔“

۲۳۸۱: حضرت ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مہرور کے
 نالے کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ اوپر والا نیچے
 والے سے پہلے سینچے اور اوپر والا ٹخنوں تک پانی روکے
 پھر نیچے والے کے لئے پانی چھوڑ دے۔

۲۳۸۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما
 سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
 فیصلہ فرمایا: پانی روکے رکھے یہاں تک کہ ٹخنوں تک پہنچ
 جائے پھر پانی چھوڑ دے۔

۲۳۸۳: حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ
 اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نالے سے کھجور کے
 درختوں کو سینچنے میں یہ فیصلہ فرمایا: اوپر والا پہلے سینچے پھر
 نیچے والا سینچے اور اوپر والا ٹخنوں تک پانی بھر لے پھر اپنے

۲۳۸۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَامِيُّ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ
 مَنْظُورٍ بْنُ ثَعْلَبَةَ ابْنِ أَبِي مَالِكٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَقْبَةَ
 ابْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ قَضَى
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَيْلٍ مَهْرُورٍ الْأَعْلَى فَوْقَ الْأَسْفَلِ
 يَسْقَى الْأَعْلَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ.
 ۲۳۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي سَيْلٍ مَهْرُورٍ أَنْ
 يُمَسِّكَ حَتَّى يَتَلَفَّ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلُ الْمَاءَ.

۲۳۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغَلَّبِ ثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا
 مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ اسْحَقِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عِبَادَةَ
 بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي شُرْبِ النَّخْلِ
 مِنَ السَّيْلِ أَنْ الْأَعْلَى فَالْأَعْلَى يَشْرَبُ قَبْلَ الْأَسْفَلِ

وینسرك الماء الى الكعبين ثم يرسل الماء الى الانفل الذی یلید و كذلك حتی ینقضی الحوائط او ینفی الماء۔ بعد والے کیلئے چھوڑ دے اور یہی سلسلہ چلتا رہے یہاں تک سب باغ میراب ہو جائیں یا پانی ختم ہو جائے۔

خلاصہ الباب ۲۱ اس قصہ سے یہ سبق ملا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو دل سے تسلیم کرنا اور اس پر راضی رہنا فرض ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو بہت عادل اور انصاف کرنے والے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فیصلہ میں اس آدمی کی رعایت ملحوظ خاطر رکھی تھی لیکن وہ راضی نہ ہوا تو آپ نے یہ فرمایا کہ اے زبیر اپنے درختوں کو بیچ لو پھر پانی کو روک دو یہاں تک کہ مینڈھوں تک بھر جائے اس کے بعد ہمسایہ کی طرف چھوڑ۔ بہر حال ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر راضی رہنا چاہئے اس کے بغیر ایمان ہی نہیں۔ لیکن یہ مغالطہ نہ رہے کہ قرآن و حدیث کے علاوہ کسی کتاب میں کوئی حق کی بات نہیں یہ مغالطہ اپنے ذہن میں نہیں لانا چاہئے اس لئے کہ احادیث میں اجمال ہے اس جہاں کی تشریح و تفصیل ائمہ کرام (امام ابوحنیفہ و مالک و شافعی اور احمد بن حنبل) نے کی ہے ان ائمہ کرام کے فتویوں کے بغیر قرآن و حدیث سمجھ میں نہیں آتے ان فقہاء کی کتابوں میں جو مسئلہ ہوتا ہے وہ حدیث کی تشریح ہوتا ہے تو گویا کہ حدیث ہی کا مسئلہ ہوا۔

باب: پانی کی تقسیم

۲۱ : باب قِسْمَةِ الْمَاءِ

۲۴۸۴: حضرت عوف مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گھوڑے پانی پلانے کے لئے لائے جائیں تو الگ الگ لائے جائیں۔

۲۴۸۴ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ اَنْبَا اَبُو الْجَعْفَرِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كَثِيْرٍ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَوْفِ الْمَزْنِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ (يُبْدَأُ بِالْخَيْلِ يَوْمَ وُرْدِهَا)۔

۲۴۸۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تقسیم جاہلیت میں ہو چکی وہ اسی پر برقرار رہے گی اور جو تقسیم اسلام کے بعد ہوگی تو وہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہوگی۔

۲۴۸۵ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا مُوسَى ابْنُ دَاوُدَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ دِينَارٍ عَنْ اَبِي الشَّغْنَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ (كُلُّ قِسْمٍ قَسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى مَا قَسِمَ وَكُلُّ قِسْمٍ اذْرَكَهُ الْاِسْلَامُ فَهُوَ عَلٰى قِسْمِ الْاِسْلَامِ)۔

باب: کنویں کا حریم (احاطہ)

۲۲ : باب حَرِيْمِ الْبُئْرِ

۲۴۸۶: حضرت عبداللہ بن مقفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲۴۸۶ : حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ سَكِيْنٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُثَنَّى - وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

ارشاد فرمایا کہ جس نے کنواں کھودا تو چالیس ہاتھ جگہ اس کے گرد جانور بٹھانے کے لئے اُس (کھودنے والے) کی ہوگی۔

الصَّبَّاحُ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (مَنْ خَفَرَ بِشْرًا فَلَهُ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا غَطْنَا لِمَا شِيبَهُ)

۲۳۸۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کنویں کا حریم وہاں تک ہوگا جہاں تک اس کی رسی جائے۔

۲۳۸۷: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي الصَّغْدِيِّ ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ ضَقِيرٍ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعِ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (حَرِيمُ الْبِئْرِ مَدْرُ شَانِهَا)

خلاصۃ الباب ☆ حریم احاطہ کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ کنویں کے ارد گرد احاطہ چالیس گز ہے یہی مذہب امام ابو یوسف اور محمد کا ہے۔ اس کے ارد گرد ہر طرف سے چالیس گز تک دوسرا کوئی شخص کنواں نہیں کھود سکتا۔

باب: درخت کا حریم

۲۳: بَابُ حَرِيمِ الشَّجَرِ

۲۳۸۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا: کھجور کے ایک دو تین درختوں میں جو کسی باغ میں ایک مرد کے ہوں اور ان کے حقوق میں اختلاف ہو جائے آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ہر درخت کے نیچے اتنی ہی زمین ملے گی جہاں تک اس کی شاخیں پھیلی ہوں۔

۲۳۸۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ خَالِدٍ التَّمِيمِيُّ أَبُو الْمَغْلَسِ ثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ الْخَبْرِيُّ اسْحَقُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ لِلرَّجُلِ فِي النَّخْلِ فَيُخْتَلَفُونَ فِي حُقُوقِ ذَلِكَ فَقَضَى أَنْ لِكُلِّ نَخْلَةٍ مِنْ أَوْلَادِكَ مِنَ الْأَسْفَلِ مَبْلَغُ جَرِيدِهَا حَرِيمٌ لَهَا .

۲۳۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور کے درخت کا احاطہ وہاں تک ہوگا جہاں تک اس کی شاخیں پھیلیں۔

۲۳۸۹: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي الصَّغْدِيِّ ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ ضَقِيرٍ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (حَرِيمُ النَّخْلَةِ مَدْرُ جَرِيدِهَا)

باب: جو جائیداد بیچے اور اس کی قیمت سے

۲۴: بَابُ مَنْ بَاعَ عَقَارًا وَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهُ فِي

جائیداد نہ خریدے

مِثْلِهِ

۲۴۹۰: حضرت سعید بن خریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو گھریا جائیداد فروخت کرے اور پھر قیمت داس بیسی چیز (جائیداد یا مکان خریدنے) میں نہ صرف کرے۔

۲۴۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ خُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (مَنْ بَاعَ ذَارًا أَوْ عَقَارًا فَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهُ فِي مِثْلِهِ كَانَ

اس لائق ہے کہ اس میں اس کے لئے برکت نہ ہو۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

قِمْنَا أَنْ لَا يُبَارَكَ فِيهِ).

خَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ

خَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَخِيهِ سَعِيدِ بْنِ حُرَيْثٍ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۲۴۹۱: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: جو گھر فروخت کرے اور اس کی قیمت دوسرا گھر

وغیرہ خریدنے میں صرف نہ کرے تو اس کے لئے اس

میں برکت نہ ہوگی۔

۲۴۹۱ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعُمَرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَا ثَنَا

مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ

مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُدَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ حُدَيْفَةَ ابْنِ

الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ بَاعَ دَارًا وَلَمْ يَجْعَلْ

ثَمَنَهَا فِي مِثْلِهَا لَمْ يُبَارَكَ لَهُ فِيهَا).

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الشفعة

شفعة کے ابواب

باب: غیر منقولہ جائیداد فروخت کرے تو

۱ : بَابُ مَنْ بَاعَ رَبَاعًا فَلْيُؤْذِنْ

اپنے شریک کو اطلاع دے

شَرِيكُهُ

۲۳۹۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا کھجوروں کا باغ یا زمین ہو تو وہ اسے اپنے شریک پر پیش کرنے سے قبل فروخت نہ کرے۔

۲۳۹۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا
لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ كَانَتْ لَهُ نَخْلٌ أَوْ أَرْضٌ فَلَا يَبِيعُهَا
حَتَّى يَغْرِضَهَا عَلَى شَرِيكِهِ)

۲۳۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی زمین ہو اور وہ اسے بیچنا چاہے تو اسے اپنے پڑوسی پر پیش کرے۔

۲۳۹۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ وَالْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ قَالَا تَنَا
بِرَيْدُ بْنُ هَارُونَ أَبَانَا شَرِيكَ عَنْ بَسْمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَارَادَ
بَيْعَهَا فَلْيَغْرِضَهَا عَلَى جَارِهِ)

خلاصہ الباب ☆ شفعة بروزن فعله: بمعنی مفعول ہے امام مطرزی نے ذکر کیا ہے کہ اس کا فعل عربوں سے نہیں سنا گیا البتہ فقہاء بولتے ہیں "بَاعَ الشَّفِيعَ الْأَرْضِ الَّتِي يَشْفَعُ بِهَا" لغت میں اس کے معنی جفت کرنا اور ملانا ہے۔ اسی سے شفاعت ہے کہ اس کے ذریعہ مذہب گناہ گار فانیوں کو تیکو کار اور کامیب لوگوں کے ساتھ ملیں گے۔ چونکہ شفیع (شفعة کرنے والا) ماخوذ بالشفع کو اپنی ملک کے ساتھ ملتا ہے اس لئے اس کا نام شفعة ہے۔ اصطلاح میں شفعة کہتے ہیں مشتری پر زبردستی کر کے اس کے مال کے عوض زمین کا مالک ہو جانا۔ حق شفعة متعدد احادیث سے ثابت ہے: (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "شفعة پر ایسی شرکت میں ہے جس میں ہوا رہ نہیں ہوا ہو مکان میں ہو یا زمین میں۔ یہ حدیث مسلم اور دارقطنی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (۲) احادیث میں حق شفعة کا ثبوت ہے از روئے حدیث حنفیہ کے نزدیک شفعة پہلے اس کے لئے ثابت ہوتا ہے جو نفس بیع میں شریک ہو اگر وہ طلبگار نہ ہو تو اس کے لئے جو حق بیع میں شریک ہو اگر وہ بھی

ظاہر رہتا ہے تو اس پر وہی کے لئے جو مشہور مکان سے متصل ہو۔ مثلاً ایک مکان دو شریکوں میں مشترک تھا ایک شریک نے اس کو کسی غیر کے ہاتھ فروخت کر دیا تو حق شفعہ اولاً شریک مکان کے لئے ہوگا اگر وہ نہ لے تو اس کا حق ختم ہو جائے گا اور اگر اس مکان کے حقوق میں کچھ لوگ شریک ہوں مثلاً اس مکان میں کسی وقت بنوارو ہوا تھا اور سب نے اپنا حصہ لیتے ہوئے مرنا تھا مگر راستہ میں سب کی شراکت باقی ہے اور شمس بیچ کے شریک نے حق شفعہ چھوڑ دیا تو حق شفعہ شریک حق بیچ لینے ہوگا اگر وہ بھی چھوڑ دے تو پر وہی کے لئے ہوگا یہی مذہب شریعہ شعیبہ، ابن سیرین، حکم، حماد، حسن، طاؤس، سفیان، ثوری، ابن ابی ملیح، ابن شہر مہ کا ہے۔ ترتیب مذکور کی دلیل مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ شعیبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفعہ اولیٰ ہے پر وہی سے اور پر وہی اولیٰ ہے جب سے۔ نیز حضرت شریعہ فرماتے ہیں الخلیط احق من الشفیع والشفیع احق من الجار والجار ممن سواہ (ابن ابی شیبہ) حضرت ابراہیم نخعی بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔ نیز شفعہ کی حکمت یہ ہے کہ آدمی اجنبی شخص کی ہمسائیگی سے تکلیف نہ پائے اور یہ حکمت تینوں شفعیوں کو شامل ہے البتہ عین ملک میں شرکت سب سے قوی ہے لہذا وہ سب سے مقدم ہے پھر بیچ کے حقوق میں اتصال و اشتراک اقویٰ ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی شرکت ہے اس کے بعد جوار (ہمسائیگی) کے اتصال سے جو حق شفعہ ہے احوال تیسرے درجہ پر ہوگا۔

باب: پر وہی کی وجہ سے شفعہ کا استحقاق

۲: بَابُ الشُّفْعَةِ بِالْجَوَارِ

۲۳۹۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: پر وہی اپنے پر وہی کے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے۔ اس کے شفعہ کا انتظار کیا جائے گا اگرچہ وہ غائب ہو بشرطیکہ ان دونوں کا راستہ ایک ہو۔

۲۳۹۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابَهُ شَيْبَةُ أَنَا أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ يَنْتَظِرُ بَهَا وَإِنْ كَانَ عَابِئًا إِذَا كَانَ طَرَفَهُمَا وَاحِدًا).

۲۳۹۵: حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پر وہی زیادہ حقدار ہے نزدیکی کی وجہ سے (کہ شفعہ کر کے لے لے)۔

۲۳۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَابَ سَفْيَانُ بْنُ غَيْثَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (الْجَارُ أَحَقُّ بِسُقْبِهِ)

۲۳۹۶: حضرت شرید بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایک زمین میں کسی کا حصہ نہیں کوئی بھی شریک نہیں البتہ پر وہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمسایہ نزدیکی کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔

۲۳۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَابَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلَّمِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ شَرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضٌ لَيْسَ فِيهَا لِأَحَدٍ قِسْمٌ وَلَا شُرْكٌ إِلَّا الْجَوَارُ؟ قَالَ (الْجَارُ أَحَقُّ بِسُقْبِهِ).

خلاصہ الباب ☆ احادیث باب حنیفہ اور دوسرے ائمہ کی دلیل ہیں۔ ائمہ ثلاثہ اور امام اوزاعی کے نزدیک ہمسائیگی کی وجہ سے حق شفعہ نہیں ہوتا۔

۳ : بَابُ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ

فَلَا شُفْعَةَ

۲۳۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثنا أَبُو عَاصِمٍ ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالشُّفْعَةِ فِيمَا لَمْ يُقْسَمَ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ .

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطَّهْرَانِيُّ ثنا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

قال أبو عاصم سعيد بن المسيب مرسل وأبو سلمة عن أبي هريرة متصل .

۲۳۹۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الشَّرِيكُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ مَا كَانَ) .

۲۳۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَمَا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمَ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطَّرِيقُ فَلَا شُفْعَةَ .

بَابُ : جَبْ حَدِيثِ مَقْرَرٍ هُوَ جَانِبٌ تَوْ شَفْعَةٍ

نَهَيْتُمْ هُوَ سَكْتَا

۲۳۹۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا فیصلہ اس جائیداد میں فرمایا جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی اور جب حدیں مقرر ہو جائیں تو اب (شراکت کی بنیاد پر) کوئی شفعہ نہیں ہو سکتا۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

مذکورہ روایت سے متصل ہے۔

۲۳۹۸ : حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شریک (شفعہ کا) زیادہ حق دار ہے اپنے نزدیک ہونے کی وجہ سے کوئی بھی چیز ہو۔

۲۳۹۹ : حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں اللہ کے رسول نے ہر اس چیز کو قابل شفعہ قرار دیا جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی اور جب حدیں مقرر ہو گئیں اور راستے جدا جدا ہو گئے تو اب (شراکت کی بنیاد پر) کوئی شفعہ نہیں ہو سکتا۔

خلاصہ الباب ☆ یہ احادیث مبارکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مستدل ہیں امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ غیر قابل تقسیم چیزوں میں شفعہ نہیں ہوتا کیونکہ ان کے نزدیک سبب شفعہ تقسیم کی مشقت وغیرہ سے بچاؤ ہے تو غیر قابل چیزوں میں اس سبب کے نہ پائے جانے کی وجہ سے شفعہ نہ ہوگا۔ امام مالک کی ایک روایت بھی یہی ہے اور ایک روایت میں احناف کے ساتھ ہے

ساتھ ہے اور احناف کے نزدیک شفعا بالعقد صرف اس زمین میں ہوتا ہے جو بعوض مال مال مملوک ہو قابل تقسیم ہو یا نہ ہو جیسے حمام پین چکی کنواں وغیرہ۔ دلیل یہ ہے کہ شفعا کی نصوص مطلق ہیں۔

۴ : بَابُ طَلَبِ الشُّفْعَةِ

بَابُ طَلَبِ الشُّفْعَةِ

۲۵۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الشُّفْعَةُ كَحَلِّ الْعُقَالِ).

۲۵۰۰ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شفعا ایسے ہے جیسے اونٹ کی رسی کھولنا۔

۲۵۰۱ : حَدَّثَنَا سُورِيذُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا شُفْعَةَ لَشَرِيكَ عَلَى شَرِيكَ إِذَا سَبَقَهُ بِالشَّرَاءِ وَلَا لِصَغِيرٍ وَلَا لِغَائِبٍ).

۲۵۰۱ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شریک کو دوسرے شریک پر شفعا کا حق نہیں جب وہ اس سے پہلے خرید لے اور نہ کم سن کو اور نہ غائب کو

خلاصہ الباب ☆ ثبوت شفعا چونکہ طلب پر موقوف ہے اس لئے اس باب میں طلب شفعا کی اہمیت بیان فرمائی حنفیہ کے نزدیک شفعا (شفعا کرنے والا) کے لئے تین قسم کی طلب ضروری ہے اول یہ کہ بیع علم ہوتے ہی اپنا شفعا طلب کر لے اس کو طلب مواجب کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ طلب مواجب کے بعد بائع (فروخت کرنے والا) یہ گواہ قائم کرے اگر زمین اس کے قبضہ میں ہو یا مشتری پر گواہ قائم کرے یا زمین کے پاس اس طلب کو طلب اشہاد طلب تملیک اور طلب استحقاق کہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ شفعا کرنے والا یوں کہے یہ مکان فلاں نے خریدا ہے اور میں اس کا شفعا ہوں اور مجلس علم میں شفعا طلب کر چکا ہوں اور میں اس کو طلب کرتا ہوں۔ دوم یہ کہ لوگ اس پر گواہ ہوں۔ سوم یہ کہ ان طلبوں کے بعد قاضی کے پاس طلب کرے اس کو طلب تملیک اور طلب خصومت کہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ شفعا یوں کہے: فلاں شخص نے فلاں مکان خریدا ہے اور میں اس کا فلاں سبب سے شفعا ہوں لہذا آپ اس کو مجھے وادینے کا حکم کر دیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب اللقطة

گمشدہ اشیاء اٹھالینے کے ابواب

لقطہ القاط سے ہے وہ چیز جو اٹھائی جائے اور لقطہ اٹھانے والے کو کہتے ہیں۔ جیسے ضحکة (جس آدمی پر لوگ ہنسیں) اسم فاعل ہے اور ضحکة (جو لوگوں پر ہنسی) اسم مفعول ہے یہ خلیل کی رائے ہے۔ اصمعی ابن الاعرابی اور فراء نے اسم مفعول ہونے کی حالت میں قاف کے فتح کو جائز رکھا ہے۔ گرمی پڑی چیز کو اٹھالینا بہتر ہے اور اگر ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو ضروری ہے بشرطیکہ مالک کے پاس پہنچنے کی نیت سے اٹھائے اور اس پر لوگوں کو گواہ کر لے یعنی یہ کہہ دے کہ جس کو تم گمشدہ کی تلاش کرتا پاؤ اس کو میرے پاس بھیج دو پس وہ چیز اس کے پاس امانت ہوگی۔ (علوی)

لقطہ کی شرعی اصطلاحی و فقہی تعریف:

لفظ "لقطہ" لام کی پیش اور قاف کی زبر (لقطہ) کے ساتھ تلفظ کرنا جائز ہے اور قاف پر جزم کے ساتھ بھی (لقطہ) کا تلفظ جائز ہے اور یہ اسم (لقطہ) ملقط کے مال کے لئے وضع کیا گیا ہے (یعنی موضوع ہے) کذا فی درمختار و شرح عینی۔ لفظ "لقطہ" سے ماخوذ ہے۔ بمعنی اخذ (لینا) رفع (اٹھانا) کیونکہ گرمی پڑی چیز (یعنی لقطہ) عام طور پر لی جاتی ہے اور بلند کی جاتی ہے یا اٹھائی جاتی ہے۔ فصل کاٹنے والے سے گرے ہوئے ان خوشوں کو لقطہ کہتے ہیں جو بعد میں چنے جاتے ہیں۔ ان (گرے خوشوں) پر "لقاط" کے لفظ کا اطلاق بھی ہوتا ہے۔ لقاط۔ بمعنی گرے ہوئے خوشوں کو جمع کرنا۔ منہ درمنہ ملنا۔ لقاط۔ بمعنی گرے ہوئے خوشے۔ گرمی ہوئی بے قیمت چیز۔ لقاط کی جمع القاط ہے۔ لاقط بمعنی گرے ہوئے خوشے چننے والا آزاد غلام پر بھی "لاقط" کا اطلاق ہوتا ہے۔ لاقط (مؤنث) لکل ساقطة لاقطة "زبان سے نکلی ہوئی ہر بات کو سننے والا۔ یہ احتیاط سے بولنے پر نصیحت ہے۔ ناکارہ مرد یا عورت پر بھی لفظ "لاقطہ" استعمال ہوتا ہے۔ پرندے کا پونا، سنگ دانہ کے لئے لفظ "لاقطة الحصى" استعمال ہوتا ہے۔ لقاط و لقاطہ بمعنی بہت اٹھانے والا۔ رذیل مرد کو لقیطہ کہتے ہیں۔ اگر لفظ "لقطہ" کی اضافت العلم من الکتب کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ادھر ادھر سے جمع کرنا ہوگا۔ اگر اس کی اضافت الشے کے ساتھ ہو تو معنی ہوگا۔ زمین سے اٹھالینا۔ اگر اس (لقطہ) کی اضافت الثوب (کپڑا) کے ساتھ ہو تو یہ پیوند لگانے کے معنی میں مستعمل ہوگا۔ اگر اس (لقطہ) کی اضافت الطائر الحب کے ساتھ ہو تو بمعنی پرندے کا چونچ سے دانہ چکنا ہوگا۔ لاقطہ

وملاقطة بمعنى "مقابل" ہونا اللقط اگر اس (القط) کی اضافت الشئ کے ساتھ ہو تو یہ اتفاقاً معلوم ہونا۔ زمین سے اٹھانا کے معنی دیتا ہے۔ اللقط (واحد لفظ) بمعنی اٹھائی ہوئی چیز۔ لقط المعدن بمعنی کان کی کچی دھات کے ٹکڑے۔ فی المكان لقط للماشية بمعنی مکان میں جانوروں کے لئے تھوڑا سا چارہ۔ چغل خوری کے لئے ادھر ادھر سے خیریں بٹورنے والے شخص کو "رجل لقيطى خنيطى" کہتے ہیں۔ الالقاط بمعنی آوارہ اوباش لوگ۔ تھوڑے۔ متفرق لوگ۔ الملقط بمعنی دھات کی کان مطلب احمق۔ الملقط چمنا۔ دست پناہ۔ اللقاط بمعنی نقش کرنے کا آلہ۔ قلم مکزی، جمع ملاقيط آتی ہے۔ الملقوط جمع ملاقيط بمعنی نومولو پھینکا ہوا بچہ۔ التقط الصورة بمعنی ٹوٹو لینا۔ لقطه بمعنی منظر بچی کچھی چیز جو سستی خریدی جائے اُسے لقطہ کہتے ہیں۔

اصطلاح شریعت میں لقط ایسے مال کو کہتے ہیں جو غیر محفوظ ہو یا جس کا مالک معلوم نہ ہو یا جو مال ضائع پایا جائے۔ فتاویٰ تاتارخانیہ (بحوالہ درمختار) میں مضمرات سے لقط کی شرعی تعریف یہ ہے کہ: "جو مال پایا جائے اور اس کا مالک معلوم نہ ہو اور وہ (مال) حربی کے مال کی طرح مباح نہ ہو۔ لقطہ مرفوع شے ہے رفع نہیں ہے۔ چنانچہ بمعنی مرفوع کے ہے۔ (حافظ)

پا پ: گمشدہ اونٹ گائے اور بکری

۱: باب ضَالَّةُ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

۲۵۰۲: حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی گمشدہ چیز (خود استعمال کرنے کی نیت سے اٹھالینا) دوزخ کی جلتی ہوئی آگ ہے۔

۲۵۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقَ النَّارِ).

۲۵۰۳: حضرت منذر بن جریر فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ بوازیخ (نامی مقام) میں تھا کہ گائیں نکلیں تو انہوں نے ایک گائے کو اجنبی (اور باہر کی) خیال کیا اور فرمایا یہ گائے کیسی ہے؟ لوگوں نے کہا: کسی کی گائے ہماری گائیوں میں آئی۔ آپ نے حکم دیا تو اُسے ہانک کر نکال دیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گئی پھر فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول کو یہ فرماتے سنا: گمشدہ چیز کو اپنے گھر گمراہ ہی لاتا ہے۔

۲۵۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثنا أَبُو حَبِيبٍ التَّمِيمِيُّ ثنا الضَّحَّاكُ خَالَ بْنَ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بِالْبُؤَازِيخِ فَرَأَيْتُ الْبَقْرَةَ فَرَأَى بَقْرَةً أَنْكَرَهَا فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالُوا بَقْرَةٌ لِحِفَّتِ بِالْبَقَرِ قَالَ فَامْرَأَةٌ بِهَا فَطَرِدَتْ حَتَّى تَوَارَتْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (لَا يُؤْوَى الضَّالَّةُ إِلَّا ضَالًّا).

۲۵۰۴: حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ نبی سے گمشدہ اونٹ لے لینے کے متعلق دریافت کیا گیا تو

۲۵۰۴: حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْعَلَاءِ الْأَيْلِيُّ ثنا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَسَأَلْتُهُ
فَقَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبُلٌ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَغَضَبٌ
وَاحْمَرَّتْ وَخَنَاضَةٌ فَقَالَ (مَا لَكَ وَلِهَامِهَا الْجَذَاءُ
وَالسَّقَاءُ تَبْرُدُ الْمَاءُ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يُلْقَاهَا رَبُّهَا)
وَسَبُلٌ عَنْ صَالَةِ الْغَنَمِ فَقَالَ (خَذَهَا فَأَتَمَّا هِيَ لَكَ أَوْ
لَا خِيكَ أَوْ لِلذَّنْبِ) وَسَبُلٌ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ (اعْرِفْ
عَفَاصَهَا وَوَكَاءَهَا وَعَرَفْهَا سَنَةً فَإِنْ اعْتَرَفَتْ وَالْأَفَاخِلُطَهَا
بِمَالِكَ)

آپ غصہ میں آگئے اور آپ کے ریشہ مبارک سرخ ہو گئے اور فرمایا: تمہیں اس سے کیا غرض اسکے پاس اس کا جوتا ہے اور مشکیزہ (پیٹ جس میں پانی ذخیرہ کر لیتا ہے) اور وہ خود پانی پر جا کر پانی پیتا ہے اور درختوں کے پتے کھاتا ہے یہاں تک کہ اسکا مالک اس تک پہنچ جائے اور اسے پکڑ لے اور آپ سے گمشدہ بکری کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا اسے پکڑ لو وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ورنہ پھر بھڑیے کی اور آپ سے گمشدہ چیز کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور بندھن کو خوب یاد رکھو اور سال بھر اسکی تشہیر کرو اگر کوئی اسے پہچان لے تو ٹھیک ورنہ اپنے مال میں شامل کر سکتے ہو۔

خلاصۃ الباب :- ان احادیث سے ثابت ہوا کہ گمشدہ چیز کو بغیر ضرورت کے استعمال کرنا سخت گناہ ہے۔

اس حدیث سے یہ راہ نمائی ملی ہے کہ لقطہ کی تعریف اور مشہوری کرنی چاہئے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی مدت یہ ہے کہ اگر وہ چیز دس درہم سے کم کی ہو تو چند روز اس کی تشہیر کرے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو سال بھر تک تشہیر کرے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی "اصل" (مبسوط) میں قلیل و کثیر کی کوئی تفصیل کئے بغیر سال بھر تک تشہیر کے لئے کہا گیا۔ امام مالک بھی اسی کے قائل ہیں۔ اور فتویٰ اسی پر ہے کہ اتنی مدت تک اعلان کرے کہ جس سے غالب ثمان ہو جائے کہ اب اس کا مالک تلاش نہ کرتا ہوگا۔ ہدایہ میں اسی طرح ہے۔ (ملفوظ)

بطور لقطہ چوپایوں کو پکڑنے کا جواز لقطہ سے دفع ضرر کی بحث:

اگر کسی شخص کو بکری یا گائے یا اونٹ بطور لقطہ (گرمی پڑی چیز) مل جائے تو احناف کے نزدیک اسے (بکری گائے اونٹ) بغرض حفاظت پکڑنا جائز ہے۔ کیونکہ گائے و اونٹ اور بکری وغیرہ بھی ایک لقطہ ہے اور لقطہ (گرمی پڑی چیز) کو انجانے کا عمل شرعی رو سے جائز ہے خواہ وہ جنگل و صحراء میں ہو یا گاؤں اور شہر میں ہو۔ مطلق چوپایہ لقطہ کی مانند ہے۔ واضح باد کہ مذکورہ زیر بحث میں تین امور بیان کئے گئے ہیں: (۱) بطور لقطہ چوپایوں کو پکڑنے کا جواز۔ (۲) لقطہ سے دفع ضرر کی بحث۔ (۳) امام مالک و امام شافعی کا موقف۔ چنانچہ وباللہ التوفیق تینوں امور کی تفصیلی بحث ملاحظہ ہو۔

(۱) بطور لقطہ چوپایوں کو پکڑنے کا جواز:

چوپائے کا اطلاق ایسے جانور پر ہوتا ہے جس میں مندرجہ ذیل تین اوصاف پائے جائیں: (۱) چار پاؤں ہونا۔

(۲) صرف چارہ (گھاس وغیرہ) کو بطور خوراک استعمال کرنا۔ (۳) منہ کے ساتھ بلا جھٹکا خوراک استعمال کرنا۔ دوسری اور تیسری صفت سے کتا و دیگر درندہ صفت جانور خارج ہو گئے۔ کیونکہ کتا اور دیگر درندے مثل شیر، بچھ وغیرہ کے چار پاؤں تو ہوتے ہیں۔ لیکن چارہ (گھاس) ان کی خوراک نہیں۔ زمین پر ریٹنے والے جانوروں (کینزے، مکوزے، سانپ، بچھو وغیرہ) کے چار پاؤں نہیں ہوتے۔ اس بنا پر ان کا شمار چوپایوں میں نہیں ہوتا۔ جب کہ بکری، گائے، اونٹ، گھوڑا وغیرہ چوپائے کے مذکورہ تینوں اوصاف کے حامل ہیں۔ لہذا ان کا شمار چوپایوں میں ہوتا ہے۔ چنانچہ احناف کے موقف کے بموجب بکری کے ساتھ گائے اور اونٹ بھی ایک لقطہ (گری پڑی شے یا گم شدہ چیز) ہیں۔ جنہیں بوقت ضیاع خوف کے پکڑنا اور تعریف (شناخت) کرنا مستحب ہے تاکہ لوگوں کے مال محفوظ رہیں۔ لوگوں کے مال کی حفاظت ایک طرح کی بھلائی ہے اور اسلام بھی بھلائی کا خواہاں ہے۔ چنانچہ جس امر میں بھلائی کا عنصر نمایاں طور پر موجود ہو اسے کھڑنا جائز ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ چوپایوں کو بغرض حفاظت بطور لقطہ پکڑنے کا جواز متحقق (ثابت) ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۲) لقطہ سے دفع ضرر کی بحث:

مطلق لقطہ کے بارے میں جب ضائع ہونے کا خوف لاحق ہو تو اس وقت یہ امر (ضیاع) نقصان کے زمرے میں شامل ہوتا ہے۔ چنانچہ دفع ضرر (نقصان دور کرنا) کی وجہ سے لقطہ اخذ کرنا مستحسن ہے۔ حضرت زید بن خالد کی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لقطہ دریافت کیا تو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک ساتھ تعریف (شناخت) کر پھر اس نے پوچھا کہ بھٹکی ہوئی بکری کا کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو پکڑ لے وہ تیری ہے یا تیرے بھائی (اصل مالک) کی ہے یا بھیڑیے کی۔ پھر اس نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! بھٹکے ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہے تو اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہو گئے۔ حتیٰ کہ آپ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے اور فرمایا کہ تیرا اس سے کیا تعلق ہے اس (اونٹ) کے ساتھ اس کا حد اوسقواء موجود ہے۔ حتیٰ کہ اس (اونٹ) کا مالک اسے پائے گا۔ اس حدیث سے اونٹ کی صورت میں لقطہ کے دفع ضرر کا متحقق (ثبوت) ہوتا ہے۔ یعنی اگر کسی ایسے لقطے کے ساتھ دفع ضرر کا سامان موجود ہونے کے باعث اس کے ضائع ہونے کا خوف نہ ہو تو لقطہ نہ پکڑنے میں کوئی حرج نہیں ورنہ بحالت خوف ضیاع اسے (اونٹ کو) پکڑنا بہتر ہے۔

(۳) امام مالک و امام شافعی کا موقف:

ان حضرات (مالک و شافعی) کا موقف یہ ہے کہ اگر اونٹ یا گائے کو جنگل میں پائے تو چھوڑ دینا افضل ہے۔ کیونکہ غیر کے اخذ مال میں اصل حرمت (حرام ہونا) ہے۔ البتہ اگر ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو غیر کا مال اخذ کرنا مباح (جائز) ہے جب لقطہ کے ساتھ ایسی چیز ہو جس سے وہ (لقطہ مثل اونٹ) اپنی ذات کی حفاظت کرتے ہوئے نقصان کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تو اس کے ضیاع کا خوف کم درجے کا ہے لیکن ضائع ہونے کا وہم پایا جاتا ہے۔ اس لئے ایسے لقطہ (مثل اونٹ) کا پکڑنا مکروہ اور چھوڑنا بہتر ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اونٹ کی مثل لقطہ جنگل میں بھٹکنے کی صورت میں اپنی ذات کا تحفظ صرف خوراک (حدہ

سقاء) کے ذریعے کر سکتا ہے۔ لیکن کسی جنگلی درندے کا شکار ہونے کی صورت میں وہ (لقطہ مثل اونٹ) اپنی جان کی حفاظت کرنے پر قادر نہیں۔ لہذا غالب گمان ضائع ہونے کا ہے۔ چنانچہ گائے اونٹ وغیرہ بھی بکری کے حکم میں ہوں گے۔ جس کے بارے میں رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بھٹکی ہوئی بکری ملقظہ کی ہوگی یا اصل مالک کی یا پھر بھیڑیے کی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام مالک و امام شافعی کا قول محل نظر و مرجوح ہے اور احناف کا قول راجح ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲ : بَابُ اللَّقْطَةِ

پاب: گمشدہ چیز کا بیان

۲۵۰۵: حضرت عیاض بن حمار فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: جسے گمشدہ چیز ملے تو وہ ایک یا دو دینداروں کو گواہ بنا لے پھر اس میں کوئی تبدیلی نہ کرے اسے چھپائے نہیں۔ اگر اس کا مالک آجائے (معلوم ہو جائے) تو وہی اس کا حقدار ہے ورنہ وہ اللہ کا مال ہے اللہ جسے چاہے دیدے۔

۲۵۰۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَابَةُ الْوَهَابِ الشَّقْفِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ وَجَدَ لُقْطَةً فَلْيُشْهَدْ ذَا عَدْلٍ أَوْ ذَوِي عَدْلٍ ثُمَّ لَا يُغَيِّرُهَا وَلَا يَكْتُمُ فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ) .

۲۵۰۶: حضرت سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں زید بن صوحان اور سلیمان بن ربیعہ کے ساتھ باہر گیا جب ہم غریب نامی جگہ پر پہنچے تو مجھے ایک کوڑا ملا۔ ان دونوں حضرات نے مجھے کہا کہ اسے پھینک دو میں نہ مانا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو میں ابی بن کعب کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات ان سے ذکر کی۔ فرمایا: تم نے درست کیا۔ رسول اللہ کے عہد مبارک میں مجھے سوا شرفیاں ملیں میں نے آپ سے دریافت کیا تو فرمایا: سال بھر انکی تشہیر کرو میں نے انکی تشہیر کی مجھے کوئی بھی نہ ملا جو ان شریفوں کے متعلق جانتا (یا انکا مالک ہوتا) میں نے پھر دریافت کیا فرمایا انکی تشہیر مزید کرو پھر بھی مجھے کوئی نہ ملا جو ان شریفوں کے متعلق جانتا ہو تو آپ نے فرمایا: اسکی تھیلی اور بندھن خوب پہچان لو اور انکو شمار کر لو پھر سال بھر انکی تشہیر کرو اگر کوئی انکو پہچانے والا (مالک) آجائے تو ٹھیک ورنہ وہ تمہارے مال کی طرح ہے۔

۲۵۰۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صَوْحَانَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَدِيْبِ انْتَقَطَتْ سَوْطًا فَقَالَا لِي أَلَيْبَهُ فَايْتُ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اتَيْتُ أَبِي ابْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَصَبْتَ انْتَقَطَتْ مِائَةٌ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ (عَرَفْتَهَا سَنَةً) فَعَرَفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ (عَرَفْتُهَا) فَعَرَفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا فَقَالَ (أَعْرِفُ وَعَاءَهَا وَوَسَاءَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ عَرَفْتُهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا وَإِلَّا فَهِيَ كَسَبِيلِ مَالِكٍ)

۲۵۰۷: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے

۲۵۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ح :

وحدثنا حزملة بن يحيى ثنا عبد الله بن وهب قال ثنا الضحاك بن عثمان القريشي حدثني سالم أبو النصر عن بشر بن سعيد عن زيد ابن خالد الجيني ان رسول الله ﷺ سئل عن اللقطة فقال (عرفها سنة فان اعترفت فاذاها فان لم تعترف فاغرف عفاصها ووعاءها ثم كملها فان جاء صاحبها فاذاها اليه)

روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: سال بھر اس کی تشہیر کرو اگر کوئی اسے پہچان لے تو اسے وہ دن دو اور اگر کوئی بھی اسے نہ پہچانے تو اس کی تھیلی اور بندھن کو خوب یاد رکھو پھر اسے خرچ کر لو پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کو ادا کرو۔

۳ : بَابُ الْبِقَاعِ مَا أَخْرَجَ

الْجُرْدُ

۲۵۰۸ : حدثنا محمد بن بشر ثنا محمد بن خالد بن عثمة حدثني موسى بن يعقوب الزمعي حدثني عمي قريبة بنت عبد الله ان امها كريمة بنت المقداد بن عمرو اخبرتها عن ضباعة بنت الزبير عن المقداد بن عمرو انه خرج ذات يوم الى البقيع وهو المقبرة لحاجته وكان الناس لا يذهب احدهم في حاجته الا في اليومين والثلاثة فانما يتعز كما تبغر الابل ثم دخل خربة فبينما هو جالس لحاجته اذا راي جردا اخرج من خجر ديناراً ثم دخل فاعرج آخر حتى اخرج سبعة عشر ديناراً ثم اخرج طرف خرقه حمراء .

باب: چوہا بل سے جو مال نکال

لائے وہ لینا

۲۵۰۸ : حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز وہ مدینہ کے قبرستان بقیع کی طرف قضاء حاجت کے لئے نکلے اور اس وقت لوگ قضاء حاجت کے لئے دو تین روز بعد ہی جاتے تھے اور اونٹوں کی طرح بینگنیاں کرتے تھے خیر وہ ایک ویران جگہ پہنچے آپ قضاء حاجت کے لئے بیٹھے ہوئے تھے کہ دیکھا ایک چوہا بل سے اشرفی نکال کر لایا پھر بل میں گیا اور ایک اور اشرفی نکال لایا اسی طرح وہ ایک ایک کر کے سترہ اشرفیاں نکال لایا پھر ایک سرخ رنگ کا چیتھڑا نکال کر لایا۔

قال المقداد فسلت الخرقه فوجدت فيها ديناراً فتمت ثمانية عشر ديناراً فخرجت بها حتى اتيت بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته خبرها فقلت خذ صدقتها يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال (ارجع بها لا صدقة فيها بارك الله لك فيها) ثم قال (لعلك اتبعت يدك في الخجر) قلت لا وانذني انكرمك بالحق .

مقداد فرماتے ہیں کہ میں نے اس چیتھڑے کو اٹھایا تو اس میں بھی ایک اشرفی تھی تو کل اٹھارہ اشرفیاں ہوئیں وہ اشرفیاں لے کر اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو سارا ماجرا سنایا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اسکی زکوٰۃ لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا: یہ تم واپس لے لو اس میں کوئی زکوٰۃ نہیں اللہ تمہیں اس میں برکت دے۔ پھر آپ نے فرمایا: شاید تم نے اس بل میں ہاتھ ڈالا ہوگا؟ میں

نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ذریعہ عزت دی میں نے بل میں ہاتھ نہیں ڈالا۔

راوی کہتے ہیں کہ مقدار کے انتقال تک وہ اشرفیاں ختم نہ ہوں گی (کیونکہ برکت کی دعا اللہ کے رسولؐ نے کی تھی)۔

قال فلم یفنّ آخرها حتی مات .

خاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ عمر بھر تک ان دیناروں سے کھاتے رہے جب دینار ختم ہوئے تو ان کی عمر بھی ختم ہوئی۔

پاپ: جسے کان ملے

۳ : بَابُ عَنْ أَصَابِ رِكَازًا

۲۵۰۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : کان میں پانچواں حصہ (بیت المال کا) ہے۔

۲۵۰۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ) .

۲۵۱۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : کان میں پانچواں حصہ (خمس بیت المال کا) ہے۔

۲۵۱۰ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ اسْرَائِيلَ عَنْ سَمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ) .

۲۵۱۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : تم سے پہلے لوگوں میں ایک مرد نے کوئی زمین خریدی اس میں (سے سونے کا ایک گھڑا ملا تو اس نے) فروخت کنندہ سے) کہا میں نے تم سے زمین خریدی ہے سونا نہیں خریدا (اس لئے یہ سونا تمہارا ہے) تو اس نے کہا کہ میں نے تمہیں جو کچھ زمین میں ہے اس سمیت زمین بیچی ہے (اس لئے اسکے مالک تم ہو) بالآخر انہوں نے ایک تیسرے مرد کو فیصل ٹھہرایا اس نے کہا : کیا تمہاری اولاد

۲۵۱۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَنْدَرِيُّ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْخَضْرَمِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ اشْتَرَى عَقَارًا فَوَجَدَ فِيهَا جَرَّةَ بَنٍ ذَهَبٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ اشْتَرِ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّمَا بَعْتُكَ الْأَرْضَ بِمَا فِيهَا فَتَحَاكِمَا إِلَيَّ رَجُلٌ فَقَالَ الْكُفَّاءُ وَلَدٌ فَقَالَ اخْذْهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ فَأَنْكِحَا

الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَلْيُنْفِخَا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ ۖ وَلْيَنْتَضِقَا)۔
 ہے؟ تو ایک نے کہا: میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے
 کہا: میری ایک لڑکی ہے۔ اس نے کہا: اس لڑکے اور

لڑکی کی آپس میں شادی کر دو اور وہ میاں بیوی یہ سونا
 خرچ بھی کریں اور صدقہ بھی کریں۔

۴ خلاصہ الباب ☆ رکاز کی تعریف حاجب مضرب نے یہ کی ہے کہ رکاز وہ معدن یعنی کان یا دھینہ ہے جو زمین
 میں مستقر ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رکاز میں خمس ہے۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ رکاز رکز سے ہے (بمعنی
 گاڑنا) جو معدن کو بھی شامل ہے چنانچہ بیہقی نے سنن میں اور کتاب المعروفہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
 ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رکاز وہ ہے جو زمین میں پیدا ہو۔ نیز بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
 مرفوعاً یہ بھی روایت کیا ہے کہ رکاز میں خمس ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا: یا رسول اللہ رکاز کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:
 رکاز وہ سونا چاندی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین میں اس کی تخلیق کے وقت ہی پیدا فرمایا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب العتق

آزاد کرنے کے متعلق ابواب

باب: مدبر کا بیان

۱: بابُ الْمُدَبِّرِ

۲۵۱۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر بیچا۔

۲۵۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاعَ الْمُدَبِّرَ.

۲۵۱۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم میں سے ایک مرد نے غلام کو مدبر کر دیا اس غلام کے علاوہ اس کے پاس کچھ مال نہ تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مدبر غلام کو بیچ دیا اسے بنو عدی کے ایک مرد ابن نحام نے خرید لیا۔

۲۵۱۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذُبِرَ رَجُلٌ مِنَّا غُلَامًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْتَرَاهُ ابْنُ النَّجَّامِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ.

۲۵۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدبر تہائی میں سے آزاد ہوگا۔

۲۵۱۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (الْمُدَبِّرُ مِنَ الثَّلَاثِ).

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں امام عثمان بن ابی شیبہ کو سنا فرما رہے تھے حدیث مدبر (تہائی سے آزاد ہوگا) خطا ہے۔ ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بے اصل ہے۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَعْيِي ابْنَ شَيْبَةَ يَقُولُ هَذَا خَطَاءٌ يَعْنِي حَدِيثُ (الْمُدَبِّرُ مِنَ الثَّلَاثِ) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ.

۱۔ مدبر وہ غلام یا باندی جسے مالک نے کہا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ (عبد الرشید)

خلاصہ الباب ۱۱: امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور علماء کے نزدیک مدبر کو بیچنا جائز نہیں حنفیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ جب مدبر کا مالک محتاج ہو تو مدبر کو بیچ سکتا ہے۔

پانچ: ام ولد کا بیان

۲: بَابُ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ

۲۵۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مرد کی باندی سے اس کی اولاد ہو جائے تو وہ باندی اس کے (انتقال) کے بعد آزاد ہو جائے گی۔

۲۵۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثنا وكيع ثنا شريك عن حسين بن عبد الله ابن عبد الله بن عباس عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ إنما رجل ولدت أمته منه فهي معتقة عن ذبر منه.

۲۵۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابراہیم کی والدہ کا تذکرہ ہوا تو فرمایا: اسے اس کے بچے نے آزاد کرادیا۔

۲۵۱۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ يَغْيَبِيُّ النَّهْشَلِيُّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ عَكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرْتُ أُمَّ إِبْرَاهِيمَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (أَعْتَقَهَا وَلَدَهَا)

۲۵۱۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہم اپنی باندیوں اور ام ولد لونڈیوں کو فروخت کیا کرتے تھے اور اس میں کچھ حرج نہ سمجھتے تھے۔

۲۵۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَاسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ قَالَا ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا نَبِيعُ سَرَارِنَا وَأُمَّهَاتِ أَوْلَادِنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ فَيُنَاحِي لَانَرِي بِذَلِكَ بَأْسًا.

خلاصہ الباب ۱۲: حنفیہ کے نزدیک ام ولد کی بیع جائز نہیں کیونکہ دارقطنی میں حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امہات الاولاد کی بیع سے منع فرمایا۔ نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس باندی کے اس کے آقا سے بچہ ہو جائے تو اس کا آقا نہ اس کو فروخت کرے نہ ہیہ کرے ہاں زندگی بھر اس سے نفع اٹھائے۔

پانچ: مکاتب کا بیان

۳: بَابُ الْمَكَاتِبِ

۲۵۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تین شخص ایسے ہیں کہ ان کی مدد کرنا اللہ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے راہِ خدا میں لڑنے والا اور وہ مکاتب غلام جس کا بدل کتابت

۲۵۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثنا أبو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ غَوْنَةُ الْغَازِي فِي سَبِيلِ

اللہ والمکاتب الذی یرید الأذاء والتأکیح الذی یرید العتق)۔
 ادا کرنے کا ارادہ ہو اور وہ شادی شدہ جو پاکدامن رہنا چاہتا ہو۔

۲۵۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ خِجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَيُّمَا عَبْدٍ كُوتِبَ عَلَى مِائَةِ أَوْ قِيَةِ فَأَذَاهَا إِلَّا عَشْرَ أَوْ قِيَاتٍ فَهُوَ رَقِيْقٌ)۔
 ۲۵۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس غلام کو بھی سواوقیہ کے عوض مکاتب بنایا گیا پھر اس نے سب ادا کر دیا صرف دس اوقیہ رہ گیا تو بھی وہ غلام ہے۔

۲۵۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ بَنُهَانَ مَوْلَى أُمِّ سَلْمَةَ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (إِذَا كَانَ لِأَخِيكَ مَكَاتِبٌ وَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَتَلْتَحِبْ مِنْهُ)۔
 ۲۵۲۰: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جب تم عورتوں میں سے کسی کا مکاتب ہو اور اس کے پاس اتنا ہو کہ وہ ادا کیجی کر سکے تو اسے چاہئے کہ مکاتب سے پردہ شروع کر دے۔

۲۵۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَرِيْرَةَ أَتَتْهَا وَهِيَ مَكَاتِبَةٌ قَدْ كَاتَبَهَا أَهْلُهَا عَلَى بَسْعِ أَوَاقٍ فَقَالَتْ لَهَا إِنْ شَاءَ أَهْلُكَ عَدَدْتُ لَهُمْ عِدَّةً وَاحِدَةً وَكَانَ الْوَلَاءُ لِي قَالَ فَاتَتْ أَهْلَهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ تُشْرَطَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَذَكَرَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (أَفْعَلِي) قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّسَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ (مَا بَانَ رِجَالٌ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ كُلِّ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابِ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ وَالْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)۔
 ۲۵۲۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ ان کے پاس آئی اور وہ مکاتب تھی اس کے مالکوں نے اسے مکاتب کر دیا تھا نو اوقیہ کے عوض حضرت عائشہؓ نے اس سے کہا اگر تمہارے مالک چاہیں تو میں انہیں یہ معاوضہ یکشمت ادا کر دوں اور تیرا ولاء (حق میراث) میرے لئے ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے قبول نہ لیا مگر اس شرط کے ساتھ کہ ولاء (حق میراث) ان مالکوں کے لئے ہو۔ تو سیدہ عائشہؓ نے نبیؐ سے اس کا تذکرہ فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا: تم ایسا کر لو۔ پھر نبیؐ کھڑے ہوئے اور آپؐ نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی پھر فرمایا: کچھ مردوں کو کیا ہوا کہ ایسی شرطیں ٹھہراتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہر وہ شرط جو اللہ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے اگرچہ سو بار وہ شرط ٹھہرائی ہو۔ اللہ کی کتاب زیادہ لائق اتباع ہے اور اللہ کی شرط مضبوط و مستحکم ہے کہ ولاء اسی کیلئے ہے جو آزاد کرے۔

۱۔ چونکہ بریرہ بدل ثابت ادا کرنے سے عاجز تھی اسلئے باندی ہو گئی اور ام المؤمنین نے اسے خرید کر آزاد کیا اسی لئے وہ ولاء کی حقدار ہوئیں۔

(مبارک شہید)

خلاصۃ الباب ☆ حدیث ۲۵۱۸: مکاتب وہ غلام یا باندی جس سے مالک یہ کہے کہ تو اتنا مال ادا کرے تو تو آزاد ہے۔ حدیث ۲۵۱۹: اس حدیث کو ابو داؤد ترمذی حاکم احمد نے بھی روایت کیا اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ مکاتب غلام ہے جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی رہے۔ حدیث ۲۵۲۰: حنفیہ کے نزدیک مکاتب جب بدل کتابت ادا کر دے تو اس کی مالکن اس سے پردہ کرے۔ حدیث ۲۵۲۱: سبحان اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا معلم و مربی قیامت تک پیدا نہ ہوگا۔ غلام باندی کے متعلق بھی ایک ایک جزئی تک واضح طریقہ سے بیان فرمادی۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

باب: غلام کو آزاد کرنا

۴: بَابُ الْعِتْقِ

۲۵۲۲: حضرت شرحبیل بن سمط کہتے ہیں کہ میں نے کعب بن مرہ سے درخواست کی کہ بڑی احتیاط سے کام لیتے ہوئے مجھے اللہ کے رسولؐ کی کوئی بات سنائیے۔ فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسولؐ کو یہ فرماتے سنا: جس نے مسلمان غلام کو آزاد کیا تو وہ غلام اس کے دوزخ سے چھٹکارے کا باعث ہوگا اسکی ہر ہڈی کے بدلہ میں (دوزخ سے آزادی کیلئے) کافی ہے اور جو دو مسلمان باندیوں کو آزاد کرے تو وہ دونوں باندیاں دوزخ سے اسکی خلاصی کا باعث ہوں گی ان میں سے ہر ایک کی دو ہڈیوں کے بدلہ میں اسکی ایک ہڈی کافی ہوگی۔

۲۵۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ شَرْحِبِيلِ بْنِ السَّمْطِ قَالَ قُلْتُ لِكَعْبِ بْنِ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْذَرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (مَنْ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ لَهَا كَأَنَّهَا مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ بِكُلِّ عَظْمٍ مِنْهُ وَمَنْ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتْ لَهَا كَأَنَّهَا مِنَ النَّارِ يُجْزَى بِكُلِّ عَظْمَيْنِ مِنْهُمَا عَظْمٌ مِنْهُ) .

۲۵۲۳: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ (آزاد کرنا ہو تو) کون سا غلام افضل ہے۔ فرمایا: جو مالک کے نزدیک سب سے نفیس و پسندیدہ ہو اور قیمت میں سب سے گراں ہو۔

۲۵۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَمَانٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَاجِحٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ (أَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَغْلَاهَا ثَمَنًا)

باب: جو محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو

۵: بَابُ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ

وہ (رشتہ دار) آزاد ہے

مَحْرَمٌ فَهُوَ حَرٌّ

۲۵۲۴: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۲۵۲۴: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ سَابِثٍ عَنْ جَمَادِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ قَتَادَةَ

جو محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ رشتہ دار آزاد ہے۔

۲۵۲۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہے۔

پاپ: غلام کو آزاد کرنا اور اس پر اپنی

خدمت کی شرط ٹھہرانا

۲۵۲۶: حضرت سفینہ ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے آزاد کیا اور میرے ساتھ یہ شرط ٹھہرائی کہ حیاتِ طیبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کروں۔

پاپ: غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا

۲۵۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس پر لازم ہے کہ اس کے باقی حصوں کو بھی چھڑائے اپنے مال سے اگر اس کے پاس مال ہو اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام اپنی (قیمت ادا کرنے کیلئے) قیمت کی بقدر مزدوری کرے لیکن اس پر (طاقت سے زیادہ) مشقت نہ ڈالی جائے۔

۲۵۲۸: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: جو غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو ایک عادل دیندار اسکی قیمت لگائے پھر یہ آزاد کرنے والا باقی شرکاء کو انکے حصوں کی بقدر ادائیگی کرے بشرطیکہ اسکے پاس اتنا مال ہو کہ انکے حصوں کی بقدر ادائیگی کر سکے اور اس

وَعَاصِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (مَنْ مَلَكَ ذَا رَجِمٍ مَحْرُومٍ فَهُوَ حَرٌّ)

۲۵۲۵: حَدَّثَنَا زَائِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَا: ثنا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ مَلَكَ ذَا رَجِمٍ مَحْرُومٍ فَهُوَ حَرٌّ)

۶: بَابُ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَاشْتَرَطَ

خِدْمَتَهُ

۲۵۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجَمْعِيُّ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُمُهَانَ عَنْ سَفِينَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَعْتَقْتَنِي أُمُّ سَلَمَةَ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ أَنْ أخدمَ النَّبِيَّ ﷺ مَا عَاشَ.

۷: بَابُ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَهُ فِي عَبْدٍ

۲۵۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَشْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ أَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شَقِصًا فَعَلِيهِ خِلَاصَةٌ مِنْ مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ قِيَمَتَهُ غَيْرَ مُشْفُوقٍ عَلَيْهِ)

۲۵۲۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَبِيْمٍ ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَهُ فِي عَبْدٍ أَقِيمَ عَلَيْهِ بِقِيَمَةِ عَدَلٍ فَأَعْطَى شِرْكَاءَهُ حَصَبَهُمْ إِنْ كَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ وَالْأَقْدَمَ عَتَقَ

منہ ما عتق)

صورت میں غلام صرف اسکی طرف سے آزاد متصور ہوگا
ورنہ جتنا حصہ اس نے آزاد کیا وہ تو آزاد ہو ہی چکا۔

پاب: جو کسی غلام کو آزاد کرے اور اس

غلام کے پاس مال بھی ہو

۲۵۲۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی غلام کو
آزاد کرے اور اس غلام کے پاس مال ہو تو غلام کا مال
اس (غلام) کا ہی ہے الا یہ کہ مالک یہ کہہ دے کہ مال
میرا ہوگا تو اس صورت میں مال غلام کے مالک کا ہو
جائے گا۔

۲۵۳۰: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد
کردہ غلام عمیر کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: اے عمیر! میں تجھے آزاد کرتا
ہوں، آرام و راحت کے ساتھ۔ میں نے اللہ کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو شخص کسی غلام کو
آزاد کرے اور اس کے مال کا تذکرہ نہ کرے تو وہ مال
غلام کو ہی ملے گا تو مجھے بتا دے کہ تیرے پاس کیا مال
ہے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

پاب: ولد الزنا کو آزاد کرنا

۲۵۳۱: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی میمونہ بنت
سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ولد الزنا کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ
نے فرمایا: دو جوتے جن میں جہاد کرو بہتر ہیں اس سے

۸ : بَابُ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا

وَلَهُ مَالٌ

۲۵۲۹ : حَدَّثَنَا خُرَّمَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ
أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ
أَبِي مَرْثَمٍ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
جَعْفَرٍ عَنْ يَكْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ
إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ مَالَهُ ؛ فَيَكُونُ لَهُ)

وَ قَالَ ابْنُ لَهِيْعَةَ إِلَّا أَنْ يَسْتَشِيْهُ السَّيِّدُ .

۲۵۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْجَرَزِيُّ ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
جَدِّهِ عُمَيْرٍ وَهُوَ مَوْلَى ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ لَهُ
يَا عُمَيْرُ إِنِّي أَعْتَقْتُكَ عِتْقًا هَيْنَا ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ (أَيَّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ غُلَامًا وَلَمْ يُسَمِّ مَالَهُ فَالْمَالُ
لَهُ) فَأَخْبَرَنِي مَا مَالُكَ .

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
لِجَدِّي فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

۹ : بَابُ عِتْقِ وَلَدِ الزَّانَا

۲۵۳۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ
ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الضَّنْبِيِّ ، عَنْ
مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
سَبَّلَ عَنْ وَلَدِ الزَّانَا فَقَالَ (نَعْلَانُ أَجَاهِدُ فِيهِمَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ

أُعْتِقَ وَوَلَدَ الزَّوْنَا .

کہ میں ولد الزنا کو آزاد کروں۔

۱۰ : بَابُ مَنْ أَرَادَ عِتْقَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَلْيَبْدَأْ

پہلے: مرد اور اس کی بیوی کو آزاد کرنا ہو تو

بِالرَّجُلِ

پہلے مرد کو آزاد کرے

۲۵۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ح :

۲۵۳۲ : حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ وَاسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ

روایت ہے کہ ان کا ایک غلام اور ایک باندی خاوند بیوی

قَالَا ثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ ثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ

تھے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! (صلی

الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

اللہ علیہ وسلم) میں ان دونوں کو آزاد کرنا چاہتی ہوں

عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ لَهَا غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ زَوْجٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ

تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم

اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنْ

ان دونوں کو آزاد کرو تو باندی سے پہلے غلام کو آزاد

کرنا۔

أُعْتِقْتَهُمَا فَأَبْدئي بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ) .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الحدود

حدوں کے ابواب

باب: مسلمان کا خون حلال نہیں سوائے
تین صورتوں کے

۲۵۳۳: حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے باغیوں کی طرف جھانکا سنا تو وہ (آپ کے) قتل کرنے کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ مجھے قتل کی دھمکی دے رہے ہیں یہ مجھے کیوں قتل کر رہے ہیں حالانکہ میں نے اللہ کے رسولؐ کو یہ فرماتے سنا مسلمان کا خون حلال نہیں سوائے تین صورتوں کے۔ کوئی مرد بحالت احسان زنا کرے تو اسے سنگسار کیا جائے یا کوئی مرد ناحق قتل کر دے یا کوئی مرد اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے تو اللہ کی قسم! میں نے نہ زمانہ جاہلیت میں زنا کیا نہ اسلام لانے کے بعد اور نہ ہی میں نے کسی مسلمان کو قتل کیا اور نہ ہی میں جب سے مسلمان ہوا اس کے بعد مرتد ہوا۔

۲۵۳۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ

۱: بَابُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا
فِي ثَلَاثٍ

۲۵۳۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اَنْبَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي اَمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَسَمِعَهُمْ وَهُمْ يَذْكُرُوْنَ الْقَتْلَ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُوْنِي بِالْقَتْلِ فَلَمْ يَقْتُلُوْنِي وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا فِيْ اِحْدَى ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنِيَ وَهُوَ مُحْضَنٌ فَرَجَمَ اَوْ رَجُلٌ قَتَلَ نَفْسًا بَغْيًا نَفْسٍ اَوْ رَجُلٌ ارْتَدَّ بَعْدَ اِسْلَامِهِ) فَوَا لَلَّهِ! مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِيْ اِسْلَامٍ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا مُسْلِمَةً وَلَا ارْتَدَدْتُ مِنْهُ اِسْلَمْتُ.

۲۵۳۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابُو بَكْرٍ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهَلِيُّ قَالَ تَنَاوَعَتْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَرْثَةَ

۱۔ حدود وہ سزائیں جو شریعت میں بعض گناہوں پر مقرر کی گئی ہیں جیسے چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا زنا کی سزا سو کوڑے لگانا یا پتھروں سے مارنا شراب کی سزا کوڑوں سے مارنا تہمت لگانے کی سزا اتنی دیر سے مارنے اور ڈاکے کی سزا قتل یا سولی یا ہاتھ پاؤں کاٹنا۔ (عبد الباقی)

عن مسروق عن عبد الله وهو ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (لا يحل دم امرئ مسلم يشهد أن لا إله إلا الله وأبى رسول الله إلا أحد ثلاثة نفر النفس بالنفس والثيب الزاني والتارك لدينه المفارق للجماعة).

مسلمان جو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون حلال نہیں سوائے تین صورتوں کے قصاص میں اور شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا اور اپنے دین کو چھوڑتے والا جماعت سے جدا ہونے والا۔

☆ خلاصۃ الباب حدیث ۲۵۳۳: یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان باغیوں پر حجت قائم کی ہے جو آپ کو قتل کرنے کے درپے تھے لیکن ان ظالموں نے گھر میں گھس کر بہت بے دردی سے امیر المؤمنین کو قتل کر دیا۔ واہ کیا شان تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ان سے جنگ بھی نہ کی مدینہ منورہ کی حرمت کی وجہ سے۔ خدائے پاک غارت کرے ان لوگوں کو جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے مسلمانوں میں فتنہ و فساد پھیلا یا۔ حدیث: ۲۵۳۴ معلوم ہوا کہ توحید و رسالت پر ایمان لایا تو مسلمان ہو گیا۔ اب اس کا قتل مذکورہ فی الحدیث اسباب کے علاوہ اسباب سے جائز نہیں۔ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے جو من گھڑت رسم و رواج اور بدعات کو پھیلاتے ہیں اور جو سنت کے پیروکار ہیں ان کے خلاف لوگوں کو بھڑکاتے ہیں اور قتل کے فتوے دیتے ہیں۔

باب: جو شخص اپنے دین سے پھر جائے (العیاذ باللہ)

۲: بَابُ الْمُرْتَدِ عَنِ دِينِهِ

۲۵۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ)

۲۵۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو أَنَسَةَ عَنْ يَهْزَبِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْ مُشْرِكٍ أَشْرَكَ بَعْدَ مَا أَنْتَمَ عَمَلًا حَتَّى يُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ).

۲۵۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو (مسلمان) اپنا دین بدل ڈالے اسے قتل کر دو۔

۲۵۳۶: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ داوا سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسلام لائے پھر شرک کرے اسلام کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتے یہاں تک کہ شرک کرنے والوں کو چھوڑ کر مسلمان میں شامل ہو جائے۔

باب: حدود کو نافذ کرنا

۳: بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ

۲۵۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ نَا سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ أَبِي شَجْرَةَ كَثِيرِ بْنِ

۲۵۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حدود اللہ میں

سے کسی ایک حد کو نافذ کرنا (برکت کے اعتبار سے) اللہ کی زمین میں چالیس روز کی بارش سے زیادہ بہتر ہے۔
۲۵۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک حد جس پر زمین میں عملدرآمد کیا جائے اہل زمین کے لئے چالیس روز کی بارش سے بہتر ہے۔

۲۵۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قرآن کی ایک بھی آیت کا انکار کر دے اس کی گردن اڑانا حلال ہے اور جو یہ کہے: "لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ....." اس پر کسی کے لئے راہ نہیں الا یہ کہ کسی حد کا مرتکب ہو جائے تو وہ حد اس پر قائم کی جائے۔

۲۵۴۰: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حدود اللہ کو نافذ کرو قریبی اور دور والے سب پر اور اللہ کے معاملہ میں تمہیں کسی ملامت کرنے والا کی ملامت نہ آ پڑے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث ۲۵۳۷: جیسے بارش سے ملک کی آبادی (یعنی ان گنت فوائد) ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو سکون عافیت اور صحت حاصل ہوتی ہے ایسے ہی حدود قائم کرنے سے مجرمین کو سزا ملتی ہے اور لوگوں کی جان و مال آبرو کی حفاظت ہوتی ہے خلق خدا کو راحت حاصل ہوتی ہے۔

پانچ: جس پر حد واجب نہیں

۲۵۴۱: حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریظہ کے دن (جب سب بنو قریظہ مارے گئے) ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو جو بالغ تھا اسے قتل کر دیا گیا اور جو بالغ نہ تھا اسے چھوڑ

مروۃ عن ابن عمر ان رسول اللہ ﷺ قال (اقامة حد من حدود الله خير من مطر اربعين ليلة في بلاد الله عز وجل)
۲۵۳۸ : حدثنا عمرو بن زافع ثنا عبد الله ابن المبارك انبانا عيسى بن يزيد (اظنه عن جوير بن يزيد) عن ابي زرعة بن جرير عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ (حد يُعمل به في الارض خير لاهل الارض من ان يُمطروا اربعين صباحا)

۲۵۳۹ : حدثنا نصر بن علي الجهضمي ثنا حفص بن عمر ثنا الحكم بن ابان عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ (من جحد آية من القرآن فقد حل ضرب عنقه ومن قال لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله فلا سبيل لاحد عليه ، الا ان يصب حدا فيقام عليه)

۲۵۴۰ : حدثنا عبد الله بن سالم المفلوج ثنا غيبة بن الأسود عن القاسم ابن الوليد عن ابي صادق ، عن ربيعة بن ناجد عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله ﷺ (اقيموا حدود الله في القريب والبعيد ولا تاخذكم في الله لومة لائم)

۴ : باب من لا يجب عليه الحد

۲۵۴۱ : حدثنا أبو بكر بن ابي شيبة و علي بن محمد قالوا ثنا وكيع عن سفيان عن عبد الملك بن عمير قال سمعت عطية القرظي رضي الله تعالى عنه يقول عرضنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قریظة فكان من

دیا گیا تو میں نابالغوں میں تھا اس لئے مجھے بھی چھوڑ دیا گیا۔

۲۵۳۲: حضرت عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں میں نے عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا: دیکھو اب میں تم لوگوں کے درمیان موجود ہوں۔

۲۵۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے موقع پر ہجر چودہ سال مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے مجھے اجازت مرحمت نہ فرمائی اور جنگ خندق کے موقع پر مجھے ہجر پندرہ سال آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ خلافت میں میں نے انہیں یہ حدیث سنائی تو فرمایا کہ بچے اور بڑے میں فرق یہی ہے۔

☆ خلاصۃ الباب بلوغ کی کئی نشانیاں احتلام ہونا پندرہ برس کی عمر ہو جانا زیر ناف بال اُگ آنا علماء کرام نے ہر ایک کو اختیار کیا ہے۔

باب: اہل ایمان کی پردہ پوشی اور حدود کو

شبہات کی وجہ سے ساقط کرنا

۲۵۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

۲۵۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَنْتِ قَتْلٌ وَمَنْ لَمْ يُبْتِ عَلَيَّ سَيْلَةً فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُبْتِ فَعَلَيَّ سَيْلِي.

۲۵۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ فِيهَا إِنْ أَدَّ بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ.

۲۵۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالُوا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ غَرَضْتُ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنَا بِنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجْزِنِي وَغَرَضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً فَاجْزَنِي.

قَالَ نَافِعٌ فَخَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ هَذَا أَفْضَلُ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ.

۵: بَابُ السُّتْرِ عَلَى الْمُؤْمِنِ وَدَفْعِ الْحُدُودِ

بِالشُّبُهَاتِ

۲۵۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)

۲۵۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قال قال رسول الله ﷺ (اذفعوا الحدود ما وجدتم له) (اذفعوا) (مذهباً)

۱۱۔

۲۵۳۶ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّجْمِيُّ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ كَشَفَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ حَتَّى يَفْضَحَهُ بِهَا فِي بَيْتِهِ) .

۲۵۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عیب پوشی کی اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی عیب پوشی فرمائیں گے۔ اور جس نے مسلمان کی پردہ دری کی اللہ تعالیٰ اس کی پردہ دری فرمائیں گے کہ گھر بیٹھے اسے رسوا فرمادیں گے۔

خلاصہ الباب ☆ مسلمان کی ستر پوشی پر بہت بڑی بشارت سنائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن اللہ پاک اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے اس کو رسوائی سے محفوظ رکھیں گے اور جو اس کے برعکس کسی مسلمان کی پردہ دری کرے اللہ تعالیٰ اس کو گھر میں بیٹھے ہی ذلیل خوار کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مسلمان بھائیوں کی پردہ پوشی کی توفیق عنایت فرمادے۔ آمین۔

باب: حدود میں سفارش

۲۵۳۷: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مخزومی عورت جس نے چوری کی تھی کے معاملے نے قریش کو سخت پریشانی میں مبتلا کر دیا (وہ چاہتے تھے کہ اس کی معافی ہو جائے اور ہاتھ نہ کٹے) کہنے لگے اس کی سفارش اللہ کے رسول سے کون کرے؟ لوگوں نے کہا اس کی ہمت کسی میں نہیں سوائے اُسامہ بن زید کے کہ اللہ کے رسول کے چہیتے ہیں۔ آخر اُسامہ بن زید نے آپ سے بات کی تو اللہ کے رسول نے فرمایا: کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ بیان کیا پھر فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ جب کوئی بڑا آدمی ان میں چوری کا مرتکب ہوتا تو اس کو بغیر سزا کے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور ان میں چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے

۶ : بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

۲۵۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهْمَهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْرُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَوا وَمَنْ يَجْتَرِي عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ائْتَشْفَعُ فِي حَدِّ مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ) ثُمَّ قَامَ فَأَخْطَبَ فَقَالَ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمْ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنَّمَا اللَّهُ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَفَطَعْتُ يَدَهَا) .

قال مُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ قَدْ اعَاذَهَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ تُسْرِقَ وَكُلُّ مُسْلِمٍ يَنْبَغِي

لَا أَنْ يَقُولَ هَذَا .

اللہ کی قسم اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس

کا ہاتھ ضرور کاٹ دیتا۔

امام ابن ماجہ کے استاذ محمد بن رحم فرماتے ہیں کہ میں نے لیث ابن سعد کو یہ فرماتے سنا کہ فاطمہؑ کو تو اللہ نے چوری سے بچایا ہوا ہے کہ فرمایا: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الاحزاب: ۳۳] اور ہر مسلمان کو یہ الفاظ کہنے چاہئیں۔

۲۵۳۸: حضرت مسعود بن اسودؓ فرماتے ہیں جب اس عورت نے اللہ کے رسولؐ کے گھر سے وہ چادر چرائی تو ہمیں اس کی بہت فکر ہوئی کہ یہ قبیلہ قریش کی عورت تھی چنانچہ ہم اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں بات کرنے کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہم اس کے بدلہ چالیس اوقیہ چاندی دیتے ہیں (ایک ہزار چھ سو درہم) تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: یہ گناہ سے پاک ہو جائے (حد کے ذریعہ) یہ اس کے لئے بہتر ہے جب ہم نے اللہ کے رسولؐ کی گفتگو میں نرمی دیکھی تو ہم اسامہ کے پاس گئے اور کہا کہ اللہ کے رسولؐ سے سفارش کرو اللہ کے رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: تم کس قدر زیادہ کوشش کر رہے ہو میرے پاس آ کر اللہ عزوجل کی حدود میں سے ایک حد کے متعلق جو اللہ کی ایک بندی کو لگے گی اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اگر اللہ کے رسولؐ کی بیٹی فاطمہ وہ کام کرتی جو اس عورت نے کیا تو بھی محمدؐ اس کا ہاتھ کاٹتا۔

۲۵۳۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَّانَةَ عَنْ أُمِّهِ عَائِشَةَ بِنْتِ مَسْعُودِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ ابْنِهَا قَالَ لَمَّا سَرَقَتِ الْمَرْأَةُ تِلْكَ الْقَطِيفَةَ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْظَمْنَا ذَلِكَ وَكَانَتْ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ فَجِئْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلِمَتُهُ وَقُلْنَا نَحْنُ نَقْدِيهَا بِأَرْبَعِينَ أَوْقِيَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (تَطَهَّرْ خَيْرٌ لَهَا) فَلَمَّا سَمِعْنَا لَيْتَنَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْنَا أُسَامَةَ فَقُلْنَا كَلِمَتَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ (مَا اسْتَأْذَنُكُمْ عَلَيَّ فِي حَدِّ مِنْ خُدُودِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَعَ عَلَيَّ أَمَةٌ مِنْ إِمَاءِ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَزَلَتْ بِالَّذِي نَزَلَتْ بِهِ لِقَطْعِ مُحَمَّدٍ يَدَهَا .

خلاصہ الباب ☆ یعنی آپ کا یہ ارشاد کہ اگر فاطمہ چوری کرے یہ بالفرض و الحال ہے ورنہ حضرت فاطمہؑ کی شان بہت اونچی ہے کہ وہ ایسے گناہ میں مبتلا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؑ کا نام شاید اس لئے لیا کہ دوسری بیٹیاں دنیا سے آخرت میں رخصت ہو گئی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا گھرانہ ایسے گناہوں سے پاک تھا۔ یہ حال ثابت ہوا کہ یہ شفاعت سیدہ کے زمرے میں آتا ہے اس لئے آپؐ نے اس سفارش کو قبول نہیں فرمایا بلکہ خطبہ ارشاد فرمایا کہ ساری امت کو تعلیم دے دوں کہ ایسی سفارش کر کے خدا تعالیٰ کے عذاب و دعوت دینے کے مترادف ہے۔

۷ : بَابُ حَدِّ الزَّانَا

بَابُ: زَنَا کی حد

۲۵۴۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالُوا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشَيْبَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) قَالُوا كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّاهُ زَجَلٌ فَقَالَ انْشُدْكَ اللَّهُ لَمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ غَضُمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ أَقْضَى بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَانْدَنُ لِي حَتَّى أَقُولُ قَالَ (قُلْ) قَالَ إِنْ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَيَّ هَذَا وَإِنَّهُ زَنَى بِأَمْرَأَتِهِ فَأَفْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ فَسَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ عَلَى ابْنِي جُلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَإِنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجُلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْمِائَةَ الشَّاةِ وَالْخَادِمَ رَدًّا عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جُلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَاعْذِيَا أَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا إِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمُهَا).

قال هشام فغذا عليها فاعترفت فرجمها .

۲۵۴۹: حضرات ابو ہریرہ و زید بن خالد اور شیبہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول کے پاس تھے کہ ایک مرد حاضر ہوا اور کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں گے۔ اس کے فریق مخالف نے کہا جو کہ اس سے بچھڑا تھا کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا: کہو۔ کہنے لگا میرا بیٹا اس کے باں ملازم تھا اور وہ اس کی اہلیہ سے زنا کا مرتکب ہوا تو میں نے اس کا فدیہ سو بکریاں اور ایک غلام دیں پھر میں نے چند اہل علم مردوں سے دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہوگی اور اسکی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا تو اللہ کے رسول نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور غلام تمہیں واپس ملے گا اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کی جلاوطنی ہوگی اور اسے انس! اسکی اہلیہ کے پاس صبح جانا اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسکو سنگسار کر دینا۔ ہشام کہتے ہیں کہ انس صبح اسکی اہلیہ کے پاس گئے اس نے اعتراف کر لیا تو انہوں نے اسکو سنگسار کر دیا۔

۲۵۵۰: حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: دین کا حکم مجھ سے معلوم کر لو (پہلے اللہ نے فرمایا تھا کہ ان کو گھروں میں رکھو یہاں تک اللہ ان کیلئے راہ (حکم) متعین فرمادیں۔ سو اللہ نے ان عورتوں کیلئے راستہ متعین فرمادیا بکرا بکر سے زنا کرے تو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا ہوگی اور شیبہ شیب سے زنا

۲۵۵۰ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَابِتِيُّ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ فَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِهِنَّ سَيْلًا بِالْبَكْرِ جُلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ سَنَةٍ وَالثَّيْبَ بِالثَّيْبِ جُلْدًا مِائَةً

والرَّجْمِ) ..

کرے تو اسے سو کوڑے لگیں گے اور سنگسار کیا جائے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ غیر شادی شدہ یعنی غیر محسن کی سزا سو کوڑے لگانا ہے۔ اور محسن کی سزا سنگسار کرنا ہے۔ جمہور علماء اور احناف کے نزدیک جلا وطنی سیاست کے طور پر تو ہو سکتی ہے اب یہ حد نہیں ہے بلکہ یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح کوڑے اور سنگسار کرنا دونوں کو جمع کرنا بھی جمہور کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رجم کیا اور کوڑے نہیں مارے۔ معلوم ہوا کہ حدیث باب میں جمع کا حکم منسوخ ہے۔

باب: جو اپنی بیوی کی باندی سے صحبت کر

۸ : بَابُ مَنْ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ

بیٹھا

امْرَأَتِهِ

۲۵۵۱: حضرت نعمان بن بشیرؓ کے پاس ایک مرد لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی باندی سے صحبت کی تھی انہوں نے فرمایا: میں اسکے متعلق وہی فیصلہ کروں گا جو اللہ کے رسولؐ کا فیصلہ ہے۔ فرمایا اگر اسکی بیوی نے یہ باندی اسکے لئے حلال کر دی تھی تو میں اسکو سو کوڑے لگاؤں گا اور اگر بیوی نے اسکو اجازت نہیں دی تھی تو میں اسکو سنگسار کروں گا۔

۲۵۵۱ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ سَعْدَةَ ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو النَّعْمَانِ ابْنُ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِرَجُلٍ غَفَى جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ فَقَالَ لَا أَقْضِي فِيهَا إِلَّا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدَتْهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَذِنَتْ لَهُ رَجْمَتْهُ .

۲۵۵۲: حضرت سلمہ بن محقق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرد پیش کیا گیا جس نے اپنی اہلیہ کی باندی سے صحبت کی تھی آپ نے اسے حد نہیں لگائی۔

۲۵۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ خَرِيبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ إِلَيْهِ رَجُلًا وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ فَلَمْ يَحْدُثْهُ .

باب: سنگسار کرنا

۹ : بَابُ الرَّجْمِ

۲۵۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطابؓ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ طویل زمانہ گزرنے کے بعد کوئی یہ کہنے لگے کہ مجھے اللہ کی کتاب میں سنگسار کرنے کی سزا نہیں ملتی پھر لوگ اللہ کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ترک کر کے گمراہ ہو جائیں غور سے سنو سنگسار کرنا حق ہے بشرطیکہ مرد محسن ہو

۲۵۵۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثنا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُيَيْنَةَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ مَا أَجَدَ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضُلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ مِنَ فَرَائِضِ اللَّهِ أَلَا وَإِنَّ

الرَّجْمِ حَقٌّ إِذَا أَحْصِنَ الرَّجُلُ وَقَامَتِ الْبَيْتَةُ أَوْ كَانَ حَمْلًا
أَوْ اعْتِرَافًا وَقَدْ قَرَأْتَهَا (الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَانَا
فَارْجَمُوهُمَا الْبَيْتَةَ) رَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَجِمْنَا بَعْدَهُ .

۲۵۵۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ مَا عَزَبُنِي فَمَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي زَانَيْتُ فَأَعْرَضَ
عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي قَدْ زَانَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي زَانَيْتُ
فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ زَانَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى أَقْرَأَ أَرْبَعَ
مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَلَمَّا أَصَابَتْهُ الْحِجَارَةُ أَذْبَرَ يَسْتَدُّ
فَلَقِيَهُ رَجُلٌ بِيَدِهِ لَحْيٌ جَمَلٍ فَضْرَبَهُ فَصَرَغَهُ فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَارُهُ حِينَ مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ قَالَ (فَهَلَّا
تَرَ كُنُوزَهُ) .

اور گواہ قائم ہوں یا حمل ہو یا اعتراف زنا ہو اور میں نے
یہ آیت پڑھی ہے شادی شدہ مرد اور شادی عورت جب
زنا کریں تو ان کو ضرور سنگسار کرو اور اس کے بعد اللہ کے
رسول نے سنگسار کیا اور ہم نے بھی سنگسار کیا۔

۲۵۵۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ معز بن مالکؓ
نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں نے
بدکاری کی۔ آپ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا پھر عرض
کیا: مجھ سے بدکاری سرزد ہوئی۔ آپ نے اعراض فرمایا
پھر عرض کیا کہ مجھ سے بدکاری سرزد ہوئی۔ آپ نے پھر
اعراض فرمایا پھر عرض کیا کہ مجھ سے بدکاری سرزد ہوئی۔
آپ نے پھر ان سے اعراض فرمایا حتیٰ کہ انہوں نے چار
مرتبہ اقرار کیا تو آپ نے ان کو سنگسار کرنے کا حکم دیا
جب انہیں پتھر لگے تو وہ تیزی سے بھاگے ایک مرد سامنے
آیا جس کے ہاتھ اونٹ کا جڑا تھا اس نے وہ مارا جس سے
وہ گر گئے جب نبیؐ سے پتھر لگنے کے بعد بھاگنے کا ذکر کیا گیا
تو آپ نے فرمایا: تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا۔

۲۵۵۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئی اور بدکاری کا اعتراف کیا۔ آپ نے حکم دیا تو اس
کے کپڑے اس پر باندھے گئے پھر اس کو سنگسار کیا پھر
اس کا جنازہ پڑھایا۔

۲۵۵۵ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ ثَنَا أَبُو عَمْرٍو وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي
قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ امْرَأَةً
اتتت النبي ﷺ فَأَعْتَرَفَتْ بِالزَّانَا فَأَمَرَ بِهَا فَشَكَّتْ عَلَيْهَا
ثِيَابَهَا ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا .

خلاصہ الباب ☆ حقیقہ کا یہ یہی مذہب ہے کہ چار مرتبہ اقرار کرنا ضروری ہے کیونکہ ہر اقرار ایک گواہی کے قائم مقام
ہے اور ہر مرتبہ امام کو چاہئے توجہ و التفات نہ کرے بلکہ یوں کہے کہ تو نے بوسہ لیا ہوگا یا ہاتھ ہی لگایا ہوگا جمہور ائمہ کا بھی
یہی مذہب ہے۔

ہدایہ: یہودی اور یہودن کو سنگسار کرنا

۲۵۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

۱۰ : بَابُ رَجْمِ الْيَهُودِيِّ وَالْيَهُودِيَّةِ

۲۵۵۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِمَ يَهُودِيَيْنِ آتَا فِيمَنْ رَجِمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ يَسْتُرُهَا مِنَ الْحِجَارَةِ .

۲۵۵۷ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَرِيكَ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجِمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً .

۲۵۵۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ مُحْتَمٍ مَجْلُودٍ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ (هَكَذَا تَجْدُونَ فِي كِتَابِكُمْ حَدَّ الزَّانِي) قَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ : (أَشْذَكَ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى هَكَذَا تَجْدُونَ حَدَّ الزَّانِي) قَالَ لَا وَ لَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي لَمْ أَخْبِرْكَ نَجْدُ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِنَا الرَّجْمَ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا الرَّجْمَ فَكُنَّا إِذَا اخْتَدْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَكُنَّا إِذَا اخْتَدْنَا الضَّعِيفَ اقْتَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقُلْنَا تَعَالَوْا فَلَنَجْتَمِعَ عَلَيَّ شَيْءٌ نَقِئْتُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ فَاجْتَمَعْنَا عَلَى التَّحْمِيمِ وَالْعَجْلِ مَكَانَ الرَّجْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا امْرُكَ إِذَا امَاتُوا) وَامْرِي بِهِ فَرَجِمَ .

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی مرد و زن کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا: میں بھی ان کو سنگسار کرنے والوں میں تھا میں نے دیکھا کہ وہ مرد اس عورت کو پتھروں سے بچا رہا تھا کہ اس کو آڑ میں کر کے خود پتھر کھا رہا تھا۔

۲۵۵۷: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور ایک یہودن کو سنگسار کیا۔

۲۵۵۸: حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ ایک یہودی کے پاس سے گزرے اسکا منہ کالا کیا گیا تھا اور اسے کوڑے مارے گئے تھے۔ آپؐ نے یہودیوں کو بلا کر پوچھا تم اپنی کتاب میں زانی کی سزا یہی پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی۔ پھر آپؐ نے ان کے ایک عالم کو بلایا اور فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰؑ پر تورات نازل فرمائی تم (اپنی کتاب میں) زانی کی حد یہی پاتے ہو؟ کہنے لگا نہیں اور اگر آپ مجھے یہ قسم نہ دیتے تو میں آپ کو کبھی نہ بتاتا ہم اپنی کتاب میں زانی کی حد رجیم پاتے ہیں پھر جب ہم کسی معزز کو پکڑتے تو اسے چھوڑ دیتے سنگسار نہ کرتے اور جب کمزور کو پکڑتے تو اس پر حد قائم کرتے پھر ہم نے کہا آؤ کوئی ایسی سزا طے کر لیں جو معزز اور کمزور دونوں پر قائم کی جاسکے تو ہم نے سنگسار کرنے کی بجائے منہ کالا کرنا اور کوڑے لگانا طے کر لیا تو نبیؐ نے فرمایا: اے اللہ میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے آپ کا حکم زندہ کیا جب سے انہوں نے آپ کا حکم منایا اور آپ نے حکم دیا تو اسے سنگسار کیا گیا۔

باب: جو بدکاری کا اظہار کرے

۲۵۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۱ : بَابُ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ

۲۵۵۹ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

اگر میں کسی کو بغیر گواہی کے سنگسار کرتا تو فلاں عورت کو ضرور سنگسار کرتا اس کی گفتگو اور حالت اور اس کے پاس آنے جانے والوں سے اس کا بدکار ہونا معلوم ہوتا ہے۔

۲۵۶۰: حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو ابن شداد نے ان سے کہا یہ وہی ہے جس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر ثبوت گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس کو سنگسار کرتا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس عورت کے متعلق فرمائی تھی جو علانیہ بدکاری کرے۔

☆ خلاصہ الباب معلوم ہوا کہ قرآن سے کسی عورت کا قاصد ہونا معلوم ہوتا ہے اس کو حد زنا نہ لگائی جائے البتہ حاتم وقت ایسی عورت پر تعزیر کر سکتا ہے۔

باب: جو قوم لوط کا عمل کرے

۲۵۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے تم قوم لوط کا عمل کرتا ہو یا تو فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

۲۵۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم لوط کا عمل کرنے والے کے متعلق فرمایا: اوپر والے اور نیچے والے سب کو سنگسار کر دو۔

۲۵۶۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے۔

جَعْفَرُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجِمْتُ فَلَانَةَ فَقَدْ ظَهَرَ مِنْهَا الرَّيْبُ فِي مَنْطِقِهَا وَهَيْئِهَا وَمَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا) .

۲۵۶۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الْمُتَلَاعِنِينَ فَقَالَ لَذَلِكَ ابْنُ شَدَادٍ هِيَ الَّتِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجِمْتُهَا) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَتْ .

۱۲ : بَابُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ

۲۵۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (مَنْ وَجَدَ نَمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ فَأَقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ) .

۲۵۶۲ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَعْمَلُ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ قَالَ (ارْجُمُوا الْأَعْلَى وَالْأَسْفَلَ ارْجُمُوها جَمِيعًا) .

۲۵۶۳ : حَدَّثَنَا إِزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْقَاسِمُ ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ) .

۱۳ : بَابُ مَنْ أَتَى ذَاتَ مَحْرَمٍ وَمَنْ أَتَى

بِهَيْمَةً

۲۵۶۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا
ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ
الْحُضَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ (مَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَأَقْتُلُوهُ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى
بِهَيْمَةٍ فَأَقْتُلُوهُ وَأَقْتُلُوا الْبِهَيْمَةَ) .

بَابُ : جَوْحَرَمٍ سَ بَدَكَارِي كَرِ يَآ

جَانُورِ سَ

۲۵۶۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرم سے بدکاری کرے اسے قتل کر دو اور جو جانور سے منہ کالا کرے تو اسے بھی قتل کر دو اور جانور کو بھی۔

۱۴ : بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَى الْإِمَاءِ

۲۵۶۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ
قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ
اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ وَبِشَلِّ (رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمْ) قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ
رَجُلٌ عَنِ الْأَمَةِ تَزَوَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تُحْضَنَ فَقَالَ (اجْلِدْهَا فَإِنْ
زَنَتْ فَاجْلِدْهَا) ثُمَّ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ (فَبِعْهَا وَلَوْ
بِحَبْلِ مِنْ شَعْرٍ) .

بَابُ : لُونْدِيُونِ پَرِ حِدَقَائِمِ كَرِنَا

۲۵۶۵ : حضرات ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور شبلی رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے ایک مرد نے پوچھا کہ باندی مھن ہونے سے قبل بدکاری کرے تو اس کا کیا حکم ہے فرمایا: اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر بدکاری کرے تو پھر کوڑے لگاؤ پھر تیسری یا چوتھی مرتبہ کے بارے میں فرمایا کہ اسے فروخت کر دو گوبالوں کی ایک رسی کے عوض۔

۲۵۶۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أُنْبَاؤَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمَارِ بْنِ أَبِي فَرُوهَ أَنَّ مُحَمَّدَ
بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بِنْتَ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ (إِذَا زَنَّتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بَيِّعُوهَا وَلَوْ بِصَفِيرٍ
وَالصَّفِيرُ الْخَبْلُ) .

۲۵۶۶ : حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب باندی بدکاری کرے تو اسے کوڑے مارو اگر پھر بدکاری کرے تو پھر کوڑے مارو پھر اگر بدکاری کرے تو پھر کوڑے مارو پھر اگر بدکاری کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اسے بیچ دو اگر چہ ایک رسی کے عوض کے۔

۱۵ : بَابُ حِدِّ الْقَدْفِ

۲۵۶۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي فَأَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ

بَابُ : حِدَقْدَفِ كَابِيَانِ

۲۵۶۷ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میری براءت نازل ہوئی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور اس کا ذکر کیا اور

قرآن کی آیات پڑھیں جب آپ منبر سے اترے تو حکم دیا پس دو مردوں اور ایک عورت کو حد لگائی گئی۔

۲۵۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ایک مرد دوسرے مرد سے کہے اے مخنث تو اس کو بیس کوڑے مارو اور جب ایک مرد دوسرے مرد سے کہے اے لوطی تو اس کو بیس کوڑے مارو۔

☆ خلاصہ الباب کہ کسی عقیقہ عورت یا مرد پر زنا کی تہمت لگائے اس پر حد قذف لگائی جائے گی اور اس کی حد اتنی کوڑے ہیں از روئے نص قرآن۔

باب: نشہ کرنے والے کی حد

۲۵۶۹: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں جس پر حد قائم کروں (اگر وہ اس میں مر جائے) تو میں اس کی دیت نہ دوں گا مگر خمر پینے والا اس لئے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں کوئی حد مقرر نہ فرمائی بلکہ ہم نے اس کی حد مقرر کی۔

۲۵۷۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خمر کی وجہ سے جو توں اور چھڑیوں سے مارتے تھے۔

۲۵۷۱: حضرت حصین بن منذر فرماتے ہیں کہ جب ولید بن عقبہ کو حضرت عثمان کے پاس لایا گیا اور لوگوں نے اسکے خلاف گواہی دی (کہ اس نے شراب پی ہے) تو حضرت عثمان نے حضرت علی کرم سے فرمایا: اٹھو اپنے چچا زاد بھائی پر حد قائم کرو۔ حضرت علی نے اسے کوڑے لگائے اور فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

المنبر فذكر ذلك وتلا القرآن فلما نزل امر برجلين وامرأة فضربوا حدتهم.

۲۵۶۸: حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم ثنا ابن ابي قديك حدثني ابن ابي حبيبة عن داود بن الحصين عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال (اذا قال الرجل للرجل يا مخنث فاجلدوه عشرين واذا قال الرجل للرجل يا لوطي فاجلدوه عشرين) .

۱۶: باب حد السكران

۲۵۶۹: حدثنا اسماعيل بن موسى ثنا شريك عن ابي حصين عن عمير ابن سعيد ح: وحدثنا عبد الله بن محمد الزهري ثنا سفیان بن عيينة ثنا مطرف سمعته عن عمير بن سعيد قال قال غلب بن ابي طالب ما كنت ادى من اقمت عليه الحد الا شارب الخمر فان رسول الله ﷺ لم يشن فيه شيئا انما هو شئ جعلناه نحن .

۲۵۷۰: حدثنا نصر بن علي الجهضمي ثنا يزيد بن زريع ثنا سعيد ح: وحدثنا غلب بن محمد ثنا وكيع عن هشام الدستوائي جميعا عن قتادة عن انس بن مالك قال كان رسول الله ﷺ يضرب في الخمر بالنعال والجريد.

۲۵۷۱: حدثنا عثمان بن ابي شيبة ثنا ابن غلبة عن سعيد بن ابي غروبة عن عبد الله بن الداناج سمعت حنظله بن المنذر الرقاشي ح: وحدثنا محمد بن عبد الملوك بن ابي الشوارب ثنا عبد العزيز بن السحتار ثنا عبد الله بن قيسروز الداناج قال حدثني حنظله بن المنذر قال لما جيء بالوليد بن عقبه الي عثمان قد

شہدوا علیہ قال لعلیٰ ذونک ابن عمک فأقم علیہ الحد فجلده علی و قال جلد رسول اللہ ﷺ أربعین و جلد ابوبکر أربعین و جلد عمر ثمانین و كل سنة . سنت ہیں۔

☆ خلاصہ الباب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اسی کوڑے لگانے پر اجماع ہو گیا ہے یہی احناف کا مذہب ہے اور اگر غلام نے شراب پی ہو تو چالیس کوڑے اس کی سزا ہوگی۔

پاؤں: جو بار بار خرپے

۱۷ : بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ مِرَارًا

۲۵۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی نشہ کرتا تو اسے کوڑے مارو اگر دوبارہ کرے تو دوبارہ کوڑے مارو اور سہ بارہ کرے تو پھر کوڑے مارو پھر اگر چوتھی بار پئے تو اس کی گردن اڑادو۔

۲۵۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ فِي الرَّابِعَةِ فَإِنْ عَادَ فَاصْرَبُوا عُنُقَهُ .

۲۵۷۳: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ خمر پییں تو ان کو کوڑے لگاؤ پھر اگر پییں تو پھر کوڑے لگاؤ پھر اگر پییں تو ان کو قتل کر دو۔

۲۵۷۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (إِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِذَا شَرِبُوا فَاقْتُلُوهُمْ)

☆ خلاصہ الباب باتفاق ائمہ اربعہ یہ حدیث منسوخ ہے اس کی ناسخ حدیث ۲۵۳۳ بھی ہے کہ مسلمان کا قتل تمّن وجہی سے ہوتا ہے اس کے علاوہ جائز نہیں۔

پاؤں: سن رسیدہ اور بیمار پر بھی حد واجب

۱۸ : بَابُ الْكَبِيرِ وَالْمَرِيضِ يَجِبُ

ہوتی ہے

عَلَيْهِ الْحَدُّ

۲۵۷۴: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھروں کے درمیان ایک اپاہج و ناتوان مرد رہتا تھا اس نے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا جب وہ گھر کی لونڈیوں میں سے ایک لونڈی کے ساتھ منہ کالا کرتا پکڑا گیا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اس کا

۲۵۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِي أَمَانَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ جُنَيْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ غَبَاةٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ آبَائِنَا رَجُلٌ مُخَدَّجٌ ضَعِيفٌ فَلَمْ يُرْعَ إِلَّا وَهُوَ عَلَى أُمَّةٍ مِنْ إِمَاءِ الدَّارِ يَخْبُكُ بِهَا فَرَفَعَ شَانَهُ سَعْدُ

معاملہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رکھا۔ آپ نے فرمایا: اس کو سو کوڑے مارو۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ ناتواں ہے یہ سزا برداشت نہیں کر سکتا اگر ہم اسے سو کوڑے لگائیں تو وہ مر جائے گا فرمایا: ایک خوش لو جس میں سوشائیں ہوں اور ایک ہی دفعہ اس کو مارو۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

بْنُ عَبَادَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (اجْلِدُوهُ ضَرْبَ مِائَةِ سَوْطٍ) قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ هُوَ أضعفُ مِنْ ذَلِكَ لَوْ ضَرْبَانَا مِائَةَ سَوْطٍ مَا تَقَالَ (فَاحْذَرُوا لَنْ عَشْكَالًا فِيهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً).

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا الْمُخَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

خلاصہ الباب ☆ بیمار کو حد لگانے میں توقف کریں یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے یہ اس وقت ہے جب حد رجم (سنگسار) سے کم ہو اگر سنگسار کرنا ہو تو توقف کی ضرورت نہیں ہے۔

باب: مسلمان پر ہتھیار سونگنا

۲۵۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۵۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۵۷۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار سونگنا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۹: بَابُ مَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ

۲۵۷۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَمُوسَى بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا).

۲۵۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرِ بْنِ الْبَرَادِ بْنِ يُونُسَ بْنِ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا).

۲۵۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَابُو كُرَيْبٍ وَيُونُسُ بْنُ مُوسَى وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الْبَرَادِ قَالُوا ثَنَا أُسَامَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ شَهَرَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا).

خلاصہ الباب ☆ بہت بڑی وعید ہے اس شخص کے لئے جو مسلمان پر ہتھیار اٹھائے یہ جو فرمایا کہ ہم سے نہیں اکثر علماء فرماتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کے اخلاق میں سے اس کو کچھ حصہ نہیں ہے۔

۲۰ : بَابُ مَنْ حَارَبَ وَسَعَى فِي الْأَرْضِ

پاپ: جو رہزنی کرے اور زمین پر فساد

فِسَادًا

برپا کرے

۲۵۷۸ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثنا عَبْدُ الرَّهَابِ
ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ
أَنَامًا مِنْ غُرَيْبَةَ قَدِمُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاجْتَزَوْا الْمَدِينَةَ فَقَالَ (لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى ذُرْدَةَ لَنَا
فَقَسْرَبْتُمْ مِنَ الْبَائِيهَا وَأَبْوَالِهَا) فَفَعَلُوا فَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَ
قَتَلُوا زَاعِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْفُوا ذُرْدَةَ
فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ فَبَجَى بِهِمْ
فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ
حَتَّى مَاتُوا .

۲۵۷۸ : حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ قبیلہ
عربینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ کے عہد مبارک میں آئے
مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو آپ نے فرمایا: اگر تم
(صدقہ کے) اونٹوں میں چلے جاؤ اور انکا دودھ اور پیشاب
استعمال کرو (تو شاید تمہیں افاقہ ہو) انہوں نے ایسا ہی کیا
(اور تندرست ہو گئے) پھر اسلام سے پھر گئے (اعاذنا اللہ منہ)
۔ نبی کی جانب سے مقرر کردہ جر واپے کو قتل کر دیا اور اونٹ
ہاتھ کر لے گئے آپ نے انکی تلاش میں لوگوں کو بھیجا انکو لایا
گیا، انکے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے، انکی آنکھوں میں سلائی
پھیری اور انہیں گرم زمین میں ڈال دیا یہاں تک مر گئے۔

۲۵۷۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا
ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الرَّزَّازِ ثَنَا الدَّرَّازُ رَدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوا عَلَى لِقَاحِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ .

۲۵۷۹ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ
لوگوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور
لوٹ لئے آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور
آنکھوں میں سلائی پھروائی۔

خلاصہ الباب ☆ ائمہ کا اختلاف ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب حلال ہے یا نجس ہے۔ امام مالک و احمد اور امام محمد
کے نزدیک پاک ہے حدیث باب ان کا مستدل ہے۔ امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک نجس ہے۔ حدیث باب کا
جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے معلوم ہوا کہ ان کا علاج پیشاب سے کیا جائے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پینے کا حکم فرمایا اور پیشاب جسموں پر ملنے کا۔ اس حدیث اور قرآن کی آیت کے قطع
طریق کی سزا کا بیان ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک ڈاکو پر نہ نماز جنازہ پڑھیں گے اور نہ اس کو غسل دیں گے۔ امام شافعی
کے نزدیک غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے۔

۲۱ : بَابُ مَنْ قَتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ

پاپ: جسے اُس کے مال کی خاطر قتل کر دیا

شَهِيدٌ

جائے وہ بھی شہید ہے

۲۵۸۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۲۵۸۰ : حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اپنے مال کی خاطر قتل کر دیا گیا وہ بھی شہید ہے۔

۲۵۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے مال کے پاس کوئی آیا اور اس سے لڑائی کی پھر اس مالک نے بھی لڑائی کی اور قتل کر دیا گیا تو یہ شہید ہے۔

۲۵۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا مال ناحق کسی نے لینا چاہا اور اس کو بچانے میں یہ قتل کر دیا گیا تو یہ شہید ہے۔

پاپ: چوری کرنے والے کی حد (سزا)

۲۵۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور پر اللہ کی لعنت ہو انڈا چراتا ہے انجام کار اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے انجام کار اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

۲۵۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال جس کی قیمت تین درہم تھی کی وجہ سے ہاتھ کاٹا۔

۲۵۸۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ چوری کرنے پر۔

۲۵۸۶: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ڈھال کی قیمت چوری کرنے پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

عن طلحة بن عبد الله بن عوف عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل عن النبي ﷺ قال (من قتل ذون ماله فهو شهيد).

۲۵۸۱: حدثنا الخليل بن عمرو ثنا مروان بن معاوية ثنا يزيد بن سنان الجزري عن ميمون بن مهران عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ (من أتى عند ماله فقتل فقاتل فقتل فهو شهيد).

۲۵۸۲: حدثنا محمد بن بشر ثنا أبو عامر ثنا عبد العزيز بن المطلب عن عبد الله ابن الحسن عن عبد الرحمن الأغر عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ (من أريد ماله ظلماً فقتل فهو شهيد).

۲۲: بَابُ حَدِّ السَّارِقِ

۲۵۸۳: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ (لعن الله السارق يسرق البيضة فتقطع يده وينسرق الحبل فتقطع يده).

۲۵۸۴: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا علي بن مسهر عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال قطع النبي ﷺ في مجن قيمته ثلاثة دراهم.

۲۵۸۵: حدثنا أبو مروان العثماني ثنا إبراهيم بن سعد عن ابن شهاب أن عمرة أخبرته عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ (لا تقطع اليد إلا في ربع دينار فصاعدا).

۲۵۸۶: حدثنا محمد بن بشر ثنا أبو هشام المخزومي ثنا وهيب ثنا أبو واقد عن عامر بن سعد عن ابنه عن النبي ﷺ قال (تقطع يد السارق في ثمن المجن).

خلاصۃ الباب ☆ دوسرے کی چیز چھپا کر لینے کو سرقہ (چوری) کہتے ہیں اصطلاح شریعت میں سرقہ یہ ہے کہ عاقل بائ شخص کسی دوسرے کی ایسی چیز چھپا کر لے لے جس کی قیمت سکہ دس درہموں کے برابر ہو اور مکان یا کسی محافظ کے ذریعہ سے محفوظ ہو۔ پھر اہل ظاہر اور خارجیوں کے نزدیک ہاتھ کاٹنے کے لئے کوئی مقدار معین نہیں کیونکہ آیت میں اطلاق ہے۔ جواب یہ ہے کہ پھر تو گندم کے ایک دانہ پر بھی ہاتھ کاٹنا چاہئے حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ربع دینار میں اور امام مالک کے نزدیک تین درہم میں قطع یہ ہے احادیث باب ان کی دلیل ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک چوری کا نصاب دس درہم ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ قطع یہ (ہاتھ کاٹنا) نہیں مگر دس درہم میں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جس ڈھال میں ہاتھ کاٹا گیا تھا اس کی قیمت دس درہم تھی۔

(نسائی ابن ابی شیبہ دارقطنی احمد ابن راہویہ)

باب: ہاتھ گردن میں لٹکانا

۲۵۸۷: حضرت ابن مخیریز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید سے ہاتھ گردن میں لٹکانے کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا سنت یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکایا۔

۲۳: بَابُ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ

۲۵۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو بَشِيرٌ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُو سَلَمَةَ الْجُوْبَارِيُّ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ قَالُوا ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَطَاءِ ابْنِ مُقَدَّمٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ ابْنِ مُخَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْتُ فَضَالَهَ ابْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ فَقَالَ السُّنَّةُ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ رَجُلٍ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ .

خلاصۃ الباب ☆ ہاتھ اس لئے لٹکانے کا حکم ہے کہ لوگ دیکھیں گے اور چور کی دوسروں کو عبرت ہو۔

باب: چور اعتراف کر لے

۲۵۸۸: حضرت عمرو بن سمیرہ بن خبیب بن عبد شمس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں فلاں قبیلہ کا اونٹ چوری کر بیٹھا۔ آپ مجھے پاک کر دیجئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا بھیجا انہوں نے عرض کیا کہ ہمارا اونٹ گم ہوا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو عمرو رضی اللہ عنہ کا ہاتھ کاٹ دیا گیا حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ان کا ہاتھ کاٹ کر گرا تو میں دیکھا

۲۳: بَابُ السَّارِقِ يَعْتَرِفُ

۲۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ابْنَانَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرُ بْنُ سَمُرَةَ بْنَ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَرَقْتُ جَمَلًا لِبَنِي قُلَانٍ فَطَهَّرْنِي فَأَرْسَلْ إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا افْتَقَدْنَا جَمَلًا لَنَا فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَتْ يَدُهُ .

قَالَ تَعْلَبَةُ أَنَا أَنْظَرُ إِلَيْهِ حِينَ وَقَعَتْ يَدُهُ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي طَهَّرَنِي مِنْكَ أَرَدْتَ أَنْ تُدْخِلَنِي جَسَدِي النَّارَ .

رہا تھا وہ کہہ رہے تھے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے (اے ہاتھ) تجھ سے مجھے پاک کر دیا تیرا ارادہ تھا کہ میرے پورے جسم کو دوزخ میں بھجوائے۔

☆ خلاصہ الباب یہ صحابہ کی شان تھی ان کے دور میں چوری کرنے کے بعد یا زنا کا ارتکاب ہو جانے کے بعد حق تعالیٰ شانہ سے بہت خائف رہتے جب تک اپنے اوپر حد جاری نہ کروا لیتے تب تک جہنم نہ لیتے تھے حق تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرمائے اور ان کو اونچے اونچے مرتبے ملیں گے اس تو بہ کی وجہ سے وہ لوگ اس حالت میں بھی اس زمانہ کے بڑے اولیاء اور بزرگوں سے قوت ایمان میں بڑھ کر تھے۔

باب: غلام چوری کرے تو

۲۵۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب غلام چوری کرے تو اسے بیچ ڈالو اگرچہ نصف اوقیہ کے عوض ہی بکے۔

۲۵۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خمس کے ایک غلام نے خمس میں سے ہی چوری کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات رکھی گئی تو آپ نے اسکا ہاتھ نہ کاٹا اور فرمایا کہ اللہ ہی کا مال ہے اس کا کچھ حصہ بعض نے چوری کیا ہے۔

باب: امانت میں خیانت کرنے والے

لوٹنے والے اور اچکے کا حکم

۲۵۹۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا: خیانت کرنے والے لوٹنے والے اور اچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۲۵۹۲: حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: اچکے کا ہاتھ نہ

۲۵: بَابُ الْعَبْدِ يَسْرِقُ

۲۵۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِعُوهُ وَلَوْ بَشًا) .

۲۵۹۰: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثنا حُجَّاجُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ مِثْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمْسِ سَرَقَ مِنَ الْخُمْسِ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَقْطَعْهُ وَقَالَ (مَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَرَقَ بَعْضُهُ بَعْضًا) .

۲۶: بَابُ الْخَائِنِ وَالْمُنْتَهَبِ

وَالْمُخْتَلِسِ

۲۵۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا يَقْطَعُ الْخَائِنُ وَلَا الْمُنْتَهَبُ وَلَا الْمُخْتَلِسُ) .

۲۵۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقِبَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ جَعْفَرِ الْمِصْرِيِّ ثَنَا الْمُفْضَلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ

قال سمعت رسول الله يقول (ليس على المنخل قطع) .

کانا جائے۔

۲۷ : بَابُ لَا يَقْطَعُ فِي ثَمَرٍ

پاپ: پھل اور گابھہ کی چوری پر ہاتھ نہ

وَلَا كَثْرٍ

کانا جائے

۲۵۹۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

۲۵۹۳ : حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ

يَعْنِي بِنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بِنِ حَيَّانٍ عَنْ عَمِّهِ

بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَابِيعِ ابْنِ حَبَّانٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ارشاد فرمایا : پھل اور گابھہ کی چوری پر ہاتھ نہ کانا

ﷺ (لَا يَقْطَعُ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ) .

جائے۔

۲۵۹۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَعْدُ ابْنِ سَعِيدٍ

۲۵۹۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ

الْمَقْبَرِيُّ عَنْ أَخِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پھل اور گابھہ کی

اللَّهِ ﷺ (لَا يَقْطَعُ

چوری پر ہاتھ نہ کانا جائے۔

خلاصہ الباب ☆ اس فعل کی وجہ سے حد اس لئے جاری نہ ہوگی کہ سرقہ کی تعریف اس پر صادق نہیں آتی۔ کثر گابھہ جو

پھل کے اندر سے سفید سفید نکلتا ہے اس حدیث کی بناء پر امام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ سبزیوں اور کھجور اور میوے کی

چوری میں ہاتھ نہیں کانا جائے گا لکڑی گھاس وغیرہ کو اسی پر قیاس کیا جائے گا امام شافعی فرماتے ہیں اگر یہ چیزیں محرز ہوں

جیسے باغ کی چار دیواری میں یا کسی مکان میں تو ہاتھ کانا جائے گا۔

۲۸ : بَابُ مَنْ سَرَقَ مِنَ الْحِرْزِ

پاپ: حرز میں سے چرانے کا بیان

۲۵۹۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَابَةُ عَنْ

۲۵۹۵ : حضرت صفوانؓ مسجد میں سو گئے اور اپنی چادر سر

مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ

کے نیچے رکھ لی کسی نے چادر اس کے سر کے نیچے سے نکال لی

أَبِيهِ أَنَّهُ نَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِذَاءَهُ فَأَخَذَ مِنْ تَحْتِ

وہ اس چور کو نبی کے پاس لائے۔ نبی نے (چوری ثابت

رَأْسِهِ فَجَاءَ بِسَارِقِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ

ہونے پر) حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کانا جائے تو صفوان نے

النَّبِيِّ أَنْ يَقْطَعُ فَقَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ أُرِدْ هَذَا

عرض کیا میرا یہ مقصد نہ تھا (کہ اس کا ہاتھ کانا جائے بلکہ

رِذَائِي عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کوئی ہلکی سی سزا تجویز فرمادیں) میری یہ چادر اس پر

وَسَلَّمَ (فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ) .

صدقہ ہے تو اللہ کے رسول نے فرمایا : اگر ایسا کرنا تھا تو

میرے پاس لانے سے قبل کیوں نہ کیا۔

۲۵۹۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ

۲۵۹۶ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت

بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا

ہے کہ قبیلہ مزینہ کے ایک مرد نے نبی سے پھلوں کے

متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جو خوشوں سے توڑ کر ساتھ لے جائے تو اس پر دگنی قیمت ہے اور جو جرین (کھجور خشک کرنے کی جگہ) سے لے جائے تو اس کا ہاتھ کئے گا بشرطیکہ ڈھال کی قیمت کے برابر ہو اور اگر کچھ کھالے اور ساتھ اٹھائے نہیں تو اس پر کوئی سزا نہیں اس نے عرض کیا اگر بکری محفوظ ہو اس کا کیا حکم ہے اے اللہ کے رسول؟ فرمایا: دگنی قیمت اور سزا بھی اور جو باڑے میں ہو تو اسکی وجہ سے ہاتھ کئے گئے بشرطیکہ وہ ڈھال کی قیمت کے برابر ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ جمہور ائمہ کے نزدیک ہاتھ کاٹنے کے لئے حرز یعنی مال کا محفوظ ہونا ضروری ہے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر مسجد میں یا جنگل وغیرہ میں کوئی مال کی حفاظت کرنے والا موجود ہو تو وہ محرز ہے اس مال کے جرماتے میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ یہ حدیث ابوداؤد نسائی موطا امام مالک میں بھی موجود ہے۔

پاب: چور کو تلقین کرنا

۲۵۹۷: حضرت ابوامیہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے پاس ایک چور لایا گیا اس نے اعتراف کر لیا اور اسکے پاس سے سامان برآمد نہ ہوا تو اللہ کے رسول نے فرمایا: مجھے نہیں لگتا کہ تم نے چوری کی ہو؟ کہنے لگا: کیوں نہیں (میں نے تو چوری کی ہے)۔ آپ نے پھر فرمایا کہ لگتا نہیں کہ تم نے چوری کی ہو؟ کہنے لگا: کیوں نہیں پھر آپ نے حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو نبیؐ نے فرمایا: کہو ”استغفر اللہ و اتوب الیہ“۔ ”میں اللہ سے بخشش اور معافی طلب کرتا ہوں اور اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں“۔ اس نے کہا: ”استغفر اللہ و اتوب الیہ“ آپ نے دوبارہ فرمایا: اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما لیجئے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حد سے سارے گناہ معاف نہیں ہوتے۔ قاضی فرماتے ہیں کہ حاکم کو چاہئے کہ چور کو رجوع کی تلقین کرے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک ایک مرتبہ اقرار کرنے سے قطعاً یہ واجب ہو جاتا ہے۔

۲۹ : بَابُ تَلْقِينِ السَّارِقِ

۲۵۹۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَنَبِّرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ يَذْكُرُ أَنَّ أَبَا أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ فَاعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ الْمَتَاعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا إِخَالِكُ سَرَقْتَ) قَالَ بَلَى ثُمَّ قَالَ (مَا إِخَالِكُ سَرَقْتَ) قَالَ بَلَى فَأَمَرَهُ بِهٖ فِقَطَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُلْ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَآتُوبُ إِلَيْهِ) قَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَآتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ (اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ) مَوْتِنِينَ .

۳۰ : بَابُ الْمُسْتَكْرَه

پاب: جس پر زبردستی کی جائے

۲۵۹۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِيُّ وَ أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْوَزَّانُ وَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَعِيدٍ قَالُوا ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ
أَبْنَانَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ اسْتَكْرَهْتُ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَرَأْتُ
عَنْهَا الْحَدَّ وَ أَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا وَ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ
لَهَا مَهْرًا .

۲۵۹۸ : حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک
عورت سے زبردستی کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس سے حد معاف فرمادی اور اس کے ساتھ کرنے
والے پر حد قائم فرمائی اور یہ ذکر نہیں کیا کہ اس عورت کو
مہر دلوایا۔

۳۱ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِقَامَةِ الْحُدُودِ فِي

پاب: مسجدوں میں حدود قائم کرنے سے

الْمَسَاجِدِ

ممانعت

۲۵۹۹ : حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ :
وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ جَمِيعًا عَنْ
إِسْمَاعِيلَ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (لَا تَقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ) .
۲۶۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَبْنَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهْبَعَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غَبْلَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرًا بْنَ شُعَيْبٍ يُحَدِّثُ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ إِقَامَةِ الْحَدِّ
فِي الْمَسَاجِدِ .

۲۵۹۹ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: مساجد میں حدود قائم نہ کی جائیں۔

۲۶۰۰ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسجدوں میں حد قائم کرنے کی ممانعت ارشاد فرمائی
ہے۔

خلاصہ الباب ☆ مسجد کے احترام کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے اگر حد جاری ہوگی تو محدود چھینے گا اور چلائے گا مساجد میں
آواز بلند کرنا گناہ ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں مسجدوں میں آوازیں بلند کرنا حرام ہے اگر چہ ذکر ہی کیوں نہ ہو آج کل
لوگ مساجد کا احترام نہیں کرتے اکثر بدعات مسجدوں میں کرتے ہیں اونچی اونچی آوازیں نکالتے ہیں۔ یہ قیامت کی
نشانیوں میں سے ہے۔

۳۲ : بَابُ التَّعْزِيرِ

پاب: تعزیر کا بیان

۲۶۰۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَبْنَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۲۶۰۱ : حضرت ابو بردہ بن نيار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اللہ عزوجل کی حدود کے

عن ابی بزرۃ بن بزار ان رسول اللہ ﷺ کان یقول (لا یجلد احدٌ فزوق عشر جلدات الا فی حد من حدود اللہ) علاوہ میں کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں۔

۲۶۰۲ : حدثنا هشام بن عمار ثنا اسماعیل بن عیاش ثنا عباد بن کثیر عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ (لا تعزروا فوق عشرة اسواط)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس کوڑوں سے زیادہ سزا مت دو۔

خلاصہ الباب طیبی فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دس کوڑوں سے زیادہ مارتے تھے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تعزیر کی اکثر مقدار اٹالیس کوڑے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پچھتر کوڑے ہیں۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بعض نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کہا ہے اور بعض نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ۔

باب: حد کفارہ ہے

۳۳ : بَابُ الْحَدِّ كَفَّارَةٌ

۲۶۰۳ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں جو بھی حد (کے موجب) کا مرتکب ہوا پھر اسے جلدی (دنیا میں) سزا مل گئی تو وہ اس کا کفارہ ہے ورنہ اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

۲۶۰۳ : حدثنا محمد بن المثنیٰ ثنا عبد الوہاب وابن ابی عبدی عن خالد الحدادی عن ابی قلابہ عن ابی الأشعث عن عبادة بن الصامت قال قال رسول اللہ ﷺ (من اصاب منکم حدًا فعجلت له عقوبتہ فهو کفارتہ و الا فامرہ الی اللہ)۔

۲۶۰۴ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے دنیا میں کوئی گناہ سرزد ہوا پھر اسے سزا بھی مل گئی تو اللہ تعالیٰ انصاف فرمانے والے ہیں اپنے بندہ کو دوبارہ سزا نہ دیں گے اور جس نے دنیا میں گناہ کا ارتکاب کیا پھر اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا تو اللہ مہربان ہیں جو معاف کر دیں دوبارہ اس کی باز پرس نہ فرمائیں گے۔

۲۶۰۴ : حدثنا ہریر بن عبد اللہ الحمالی ثنا حجاج بن محمد ثنا یونس ابن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن ابی جحیفۃ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (من اصاب فی الدنیا ذنبًا فعوقب بہ فاللہ اعذل من ان ینسی عقوبتہ علی عبده ومن اذنب ذنبًا فی الدنیا فنصرہ اللہ علیہ فاللہ اکرم من ان یعود فی شیء قد عفا عہ)۔

خلاصہ الباب اس بارے میں علماء کے دو قول ہیں بعض علماء کے نزدیک حدود سے گناہ معاف ہو جاتا ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ گناہ کی معافی کیلئے تو یہ ضروری ہے اس کی دلیل کئی ہیں ان میں پہلے ابو امیہ مخزومی کی حدیث گزر چکی ہے کہ آپ نے چور سے فرمایا جب اس کا ہاتھ کاٹا گیا کہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔

۳۳ : بَابُ الرَّجُلِ يَجِدُ مَعَ

امْرَأَتِهِ رَجُلًا

۲۶۰۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدِ
الْمَدِينِيُّ أَبُو غُبَيْدٍ قَالَا لَنَا عَبْدُ الْغُزَيْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ
الدَّرَّازِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا) قَالَ سَعْدُ بَلَى وَالَّذِي
أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اسْمَعُوا مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ)

۲۶۰۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ
ذَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ
الْمُحَبَّبِ قَالَ قِيلَ لِأَبِي ثَابِتٍ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ جِئْنَا نَزَلَتْ
آيَةُ الْحُدُودِ وَكَانَ رَجُلًا غَيْرُورًا: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّكَ وَجَدْتَ
مَعَ امْرَأَتِكَ رَجُلًا أَيُّ شَيْءٍ كُنْتَ تَصْنَعُ قَالَ كُنْتُ
ضَارِبَهُمَا بِالسَّيْفِ أَنْتَظِرُ حَتَّى أَجِي بِأَرْبَعَةٍ إِلَى مَا ذَاكَ قَدْ
قَضَى حَاجَتَهُ وَذَهَبَ أَوْ أَقُولُ رَأَيْتُ كَذًّا وَكَذًّا فَتَضَرَّبُوا لِي
الْحَدَّ وَلَا تَقْبَلُوا لِي شَهَادَةَ أَبَدًا قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِنَبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (كَفَى بِالسَّيْفِ شَاهِدًا) ثُمَّ قَالَ
(لَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَّبَعُ فِي ذَلِكَ الشُّكْرَانُ وَالْفُجْرَانُ) .

قال أبو عبد الله يعني ابن ماجه سمعت أبا زرعة
يقول هذا حديث علي بن محمد الطنافسي وقائني منه .

ہیں کہ میں نے ابو زرعد کو یہ فرماتے سنا کہ یہ روایت علی بن طنافسی کی ہے اور مجھے اس میں سے کچھ بھول ہو گئی۔

پاؤپ: مرد اپنی بیوی کے ساتھ اجنبی مرد کو

پائے

۲۶۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! مرد اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پائے کیا اس غیر مرد کو قتل کر سکتا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ حضرت سعد نے کہا کیوں نہیں، قسم اُس ذات کی جس نے حق کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت دی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے۔

۲۶۰۶: حضرت سلمہ بن محقق فرماتے ہیں کہ ابو ثابت سعد بن عبادہ بہت غیور مرد تھے جب حدود کی آیت نازل ہوئی تو کسی نے ان سے کہا بتائیے اگر آپ اپنی اہلیہ کے ساتھ کسی مرد کو دیکھیں تو کیا کریں گے۔ کہنے لگے میں ان دونوں کو تلوار سے ماروں گا کیا میں انتظار کروں یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں اور اس وقت تک وہ اپنا کام پورا کر کے فرار ہو چکا ہو یا میں کہوں کہ میں نے یہ یہ دیکھا تو تم مجھے حد لگاؤ گے اور کبھی بھی میری گواہی قبول نہ کرو گے۔ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کسی نے کر دیا تو آپ نے فرمایا: تلوار ہی کافی گواہ ہے۔ پھر فرمایا نہیں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ نشئی اور غیرت مند مسلسل ایسا کرنے لگیں۔ امام ابن ماجہ کہتے

۱۔ کہ لوگ قتل کر دیں پھر مواخذہ ہو تو یہ الزام لگا دیں حالانکہ واقع میں ایسا نہ ہو لہذا اگر کوئی ایسی حالت میں قتل کر دے تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا البتہ اگر وہ اپنے بیان میں سچا ہو تو آخرت میں اس سے مواخذہ نہ ہوگا۔ واللہ اعلم (عبدالرشید)

خلاصہ الباب ۳۵ آپ کا مطلب یہ تھا کہ حضرت سعد کا یہ کہنا بظاہر غیرت کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے مگر مجھ کو اس سے زیادہ غیرت ہے اور اللہ تعالیٰ کو مجھ سے زیادہ غیرت ہے اس پر بھی اللہ تعالیٰ نے جو شریعت کا حکم نازل کیا اسی پر چلنا بہتر ہے۔ جمہور ائمہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پانچ گنا قتل کرے تو وہ بھی قصاصاً قتل کیا جائے گا مگر جب گواہ قائم کرے زنا پر۔

باب: والد کے انتقال کے بعد اس کی اہلیہ

سے شادی کرنا

۲۶۰۷: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں (ہشیم راوی نے ان کا نام حارث بن عمرو بتایا ہے) میرے قریب سے گزرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جھنڈا باندھ دیا تھا میں نے ان سے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں؟ کہنے لگے مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی طرف بھیجا ہے جس نے والد کے انتقال کے بعد اس کی اہلیہ سے شادی کر لی اور مجھے حکم دیا ہے کہ اسکی گردن اڑادوں۔

۲۶۰۸: حضرت قرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک مرد کی طرف بھیجا جس نے اپنے والد کی اہلیہ سے شادی کی کہ میں اس کی گردن اڑادوں اور اس کا مال لے لوں۔ (یعنی اُسے قتل کر کے اُس کا مال ضبط کر لیا جائے)۔

۳۵: بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ ابْنِهِ

مِنْ بَعْدِهِ

۲۶۰۷: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا هُشَيْمٌ ح: وَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ جَمِيعًا عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي (سَمَاءُ هُشَيْمٍ فِي حَدِيثِهِ الْخَارِثُ بْنُ عَمْرٍو) وَقَدْ عَقَدَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِوَاءٍ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ تُرِيدُ فَقَالَ بَعْثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ ابْنِهِ مِنْ بَعْدِهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ .

۲۶۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَحْمَدَ الْحَمَّانِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مَنَاوِلَ التَّمِيمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعْثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ ابْنِهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَأُضْفَى مَالُهُ .

خلاصہ الباب ۳۶ ان احادیث کی بناء پر ائمہ ثلاثہ کے نزدیک باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنے پر حد جاری ہوگی امام ابو حنیفہ کے نزدیک حد جاری نہ ہوگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعزیراً قتل کر لیا تھا۔

۳۶ : بَابٌ مِّنْ ادَّعَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ

أَبِيهِ وَتَوَلَّىٰ غَيْرَ

مَوَالِيهِ

۲۶۰۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَنُ كُرْبُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا بِنُ أَبِي الصَّيْفِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خْتِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ اتَّسَبَ إِلَىٰ غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّىٰ غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ) .

۲۶۱۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَأَبَا بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ : سَمِعْتُ أَذْنَائِي وَوَعَىٰ قَلْبِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (مَنْ ادَّعَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ) .

۲۶۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَانِي سَفِيَّانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ ادَّعَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ أَبِيهِ لَمْ يَرُخْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحُهَا لِيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ) .

بَابٌ : بَابٌ (يَا اُس کے قبیلہ) کے علاوہ کی طرف نسبت کرنا اور اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی کو اپنا آقا بنانا

۲۶۰۹ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے باپ (یا اس کے قبیلہ) کے علاوہ کسی اور طرف نسبت کی یا جس غلام نے اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی تو اس پر اللہ کی اور فرشتہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

۲۶۱۰ : حضرت سعد اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما میں سے ہر ایک نے یہ کہا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے باپ (یا اس کے قبیلہ) کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کی حالانکہ اسے معلوم بھی ہے کہ یہ میرا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔

۲۶۱۱ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے باپ (یا اس کے قبیلہ) کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کی تو جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔

☆ خلاصہ الباب : معلوم ہوا کہ یہ سخت گناہ ہے جنت حرام ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو اس فعل کو جائز سمجھے تو وہ کافر ہو جائے گا اور کافر پر جنت حرام ہے۔ یا یہ تشدد فرمایا کیونکہ مسلمان ایمان کی بدولت ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا۔

۳۷ : بَابٌ مِّنْ نَّفَىٰ رَجُلًا مِّنْ قَبِيلَةٍ

۲۶۱۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ : وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ خُرَيْبٍ : وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَيَّانَ ثَنَا عَبْدُ

۲۶۱۲ : حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں قبیلہ کندہ کے وفد کے ساتھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سب

بَابٌ : کسی مرد کی قبیلہ سے نفی کرنا

شرکاء وفد مجھے اپنے میں افضل خیال کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم نصر بن کنانہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ہم اپنی والدہ پر تہمت نہیں لگاتے اور اپنے والد سے اپنی نفی نہیں کرتے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر اشعث بن قیس فرمایا کرتے تھے کہ میرے پاس اگر کوئی ایسا شخص لایا گیا جو کسی قریشی کے متعلق کہے کہ نصر بن کنانہ کی اولاد نہیں تو میں اسکو صدقہ زلف لگاؤنگا (کیونکہ نبی نے فرمادیا کہ قریش نصر بن کنانہ کی اولاد ہیں)۔

پاؤں: پیچڑوں کا بیان

۲۶۱۳: حضرت صفوان بن امیہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر تھے کہ عمرو بن مرہ آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بدبختی لکھ دی تو میرا خیال نہیں کہ مجھے روزی ملے الا یہ کہ اپنے ہاتھ سے وف بجاؤں (اور روٹی حاصل کروں) لہذا آپ مجھے بغیر فسق و فجور (یعنی ناچنا اور لواطت وغیرہ) کے گانے کی اجازت دیجئے تو اللہ کے رسول نے فرمایا: میں تجھے اسکی اجازت نہیں دوں گا اور تیری کوئی عزت نہیں اور نہ تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں (کہ تجھے گانے کا موقع ملے) اے اللہ کے دشمن! اللہ نے تجھے پاکیزہ اور حلال روزی دی پھر جو روزی اللہ نے تیرے لئے حلال فرمائی اس کی جگہ تو نے اس روزی کو اختیار کیا جو اللہ نے تجھ پر حرام فرمائی اور اگر میں تجھے اس سے قبل منع کر چکا ہوتا تو اب تجھے سخت مزاد دیتا اور تیرا برا حشر کرتا۔ میرے پاس سے اٹھ کھڑا ہو اور اللہ کی

العزیز ابن المغیرة قالانا حماد بن سلمة عن عقيل ابن طلحة السلمي عن مسلم بن هيصم عن الاشعث بن قيس قال اثبت رسول الله صلى الله عليه وسلم في وفد كندة ولا يروني الا افضلهم فقلت يا رسول الله! انستم منا فقال (نحن بنو نصر كنانة لا نقفوا امنا ولا نتفي من ابنا).

قال فكان الاشعث بن قيس يقول لا اوتى برجل نفى رجلا من قریش من النصر بن كنانة الا جلدته الحد.

۳۸: باب المُنْحَنِينَ

۲۶۱۳: حدثنا الحسن بن ابي الربيع الجرجاني ابانا عبد الرزاق اخبرني يحيى بن العلاء انه سماع بشر بن نمير انه سماع مكحولاً يقول انه سماع يزيد بن عبد الله انه سماع صفوان بن امية قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء عمرو بن مرة فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قد كتب على الشقرة فما اراي اوزق الا من ذقني بكفني فاذن لي في الغناء في غير فاحشة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم (لا اذن لك ولا كرامة ولا نعمة عني كذبت ابي غدو الله لقد رزقك الله طيباً خللاً فاخترت ما حرم الله عليك من رزقه مكان ما احل الله عز وجل لك من خلالي ولو كنت تقدمت اليك لفعلت بك وفعلت فم عني وتب الي الله اما انك ان فعلت بعد التقدمة اليك ضربتك ضرباً وجميعاً وحلفت رأسك مثله و نفيك من اهلك و اخلت سلبك نهيبة لفتيان اهل

المدينة) .

طرف رجوع و توبہ کر اور غور سے سن! اب منع کرنے کے

فَقَامَ عَمْرُو بْنُ وَبَةَ مِنَ الشَّرِّ وَالْحَزَى مَا لَا

بعد اگر تونے پھر ایسا کیا تو میں تیری سخت پٹائی کروں گا

يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ .

دردناک سزا دوں گا اور تیری صورت بگاڑنے کیلئے تیرا

فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (هُؤُلَاءِ

سرمنڈوا دوں گا اور تجھے گھر والوں سے جدا کر دوں گا

الْفِصَاةُ مِنْ مَبَاتٍ مِنْهُمْ بِغَيْرِ تَوْبَةٍ حَشْرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ

اور تیرا لباس و سامان لوٹا دینے کے جو انوں کیلئے حلال

الْقِيَامَةِ كَمَا كَانَ فِي الدُّنْيَا مُخْتَنًا غُرْبَانًا لَا يَسْتَبْرُ مِنْ

کر دوں گا تو عمر و کھڑا ہوا اور اس پر ایسی ذلت و رسوائی

النَّاسِ بِهَذَبَةٍ كُلَّمَا قَامَ ضَرَعٌ) .

چھائی ہوئی تھی جس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ جب وہ جاچکا تو

نبی نے فرمایا: یہی خدا کے نافرمان ہیں جو ان میں سے بغیر توبہ کے مر جائے اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت اسی طرح حشر

فرمائے گا جس طرح دنیا میں تھا بجز اہوگا اور ننگا لوگوں سے اسکا ستر پوشیدہ نہ ہوگا جب کھڑا ہوگا گر جائے گا۔

۲۶۱۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ

۲۶۱۳: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ

هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ

نبی ان کے پاس تشریف لائے تو سنا ایک منخت عبد اللہ بن

سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابی امیہ سے کہہ رہا ہے اگر اللہ کل طائف کی فتح دیں تو

وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَمِعَ مُخْتَنًا وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ

میں تمہیں ایک عورت دکھاؤں گا جو چار بٹوں کے ساتھ

أَبِي أُمِيَّةٍ أَنْ يَفْتَحَ اللَّهُ الطَّائِفَ عَذَا ذَلِكَ عَلَى امْرَأَةٍ

آتی ہے اور آٹھ بٹوں کے ساتھ واپس جاتی ہے (یعنی

تَقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَتَدْبُرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب مڑتی ہے تو وہی چار بٹ دونوں طرف کے مل کر

(أَخْرَجُوهُمْ مِنْ بَيْتِكُمْ) .

آٹھ بن (سلوٹیں) جاتے ہیں الغرض وہ موٹی اور پُر

گوشت اور عرب ایسی عورت کو پسند کرتے تھے) تو نبی

نے فرمایا: ان کو اپنے گھروں سے نکال دیا کرو۔

☆ خلاصہ الباب یہ منخت وہ ہے جو اپنے اختیار سے بیچے بن جاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ ایسے لوگ

قیامت کے دن ننگے کئے جائیں گے دوسرے لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ قدرتی لباس سے ڈھانپ دیں گے اور منخت کھلا رہے گا

کیونکہ وہ دنیا میں بھی اپنا ستر کھولتا اور شرم نہ کرتا۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ گانا بجانا حرام ہے اور سننا بھی حرام ہے۔

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اہل معاصی و فواحشیت کو ذلیل کرنا اور ان کا سر موٹا نہ درست ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الدیات

قتل، قصاص و دیت کے ابواب

باب: مسلمان کو ناحق قتل کرنے کی سخت

۱ : بَابُ التَّغْلِيظِ فِي قَتْلِ

وعید

مُسْلِمٍ ظُلْمًا

۲۶۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان روز قیامت سب سے پہلے خونوں کا فیصلہ ہو گا۔

۲۶۱۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا ثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ) .

۲۶۱۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک جان بھی ناحق قتل ہو تو حضرت آدم ع کے پہلے بیٹے کو اس کے خون کا گناہ ہوتا ہے اس لئے کہ سب قبل اس نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔

۲۶۱۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرَّةٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا ، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دِمَائِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ) .

۲۶۱۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں کا حساب ہوگا۔

۲۶۱۷ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْأَزْهَرِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ شَرِيكَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ) .

۲۶۱۸: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ

۲۶۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ عُقْبَةَ

سے اس حال میں ملا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور ناحق خون نہ کیا ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

۲۶۱۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کو فنا کرنا اللہ کے ہاں ایک مؤمن کو ناحق قتل کرنے سے آسان اور ہلکا ہے۔

۲۶۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مؤمن کو قتل کرنے میں ایک لفظ بھر بھی مدد کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "اللہ کی رحمت سے ناامید"۔

خلاصہ الباب ☆ شاید مراد یہ ہے کہ حقوق العباد میں خون کا فیصلہ سب سے پہلے ہوگا جس نے ظلم کسی کو قتل کیا ہوگا اس کو سزا دی جائے گی۔ حدیث ۲۶۱۶: یعنی قاتل نے دنیا میں بری رسم ڈالی اس لئے اس پر یعنی ناحق قتل کے عذاب کا ایک حصہ رکھا جائے گا ایسی احادیث میں بہت غور کی ضرورت ہے۔ جو لوگ طرح طرح کی بدعات گھڑتے ہیں اور لوگوں میں مشہور کرتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے۔

باب: کیا مؤمن کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی

۲: بَابُ هَلْ لِقَاتِلِ مُؤْمِنٍ تَوْبَةٌ .

۲۶۲۱: حضرت سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباسؓ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے کسی مؤمن کو قتل کیا پھر توبہ کر لی اور ایمان و اعمال صالحہ کو اختیار کر لیا اور ہدایت پر آ گیا۔ فرمایا: اس پر افسوس اس کے لئے ہدایت کہاں؟ میں نے تمہارے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا: "قاتل و مقتول روز قیامت آئیں گے مقتول قاتل کے سر سے لٹکا ہوا ہوگا اور کہہ رہا ہوگا:

بْنِ غَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا لَمْ يَتْنُدْ بِدَمٍ حَرَامٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ) .

۲۶۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ تَنَا مَرْوَانَ بْنَ جَنَاحٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ الْجَوْزَجَانِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (لَتُرَوَّالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ) .

۲۶۲۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَافِعٍ تَنَا مَرْوَانَ ابْنَ مُعَاوِيَةَ تَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرٍ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ) .

۲۶۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّيَّاحِ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى؟ قَالَ وَيْحَهُ! وَأَتَى لَهُ الْهُدَى سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (يَجِي الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَعَلِّقَ بِرَأْسِ صَاحِبِهِ يَقُولُ رَبِّ! سَلْ هَذَا لِمَ قَتَلْتَنِي) وَاللَّهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّكُمْ ثُمَّ مَا

مجھے کیوں قتل کیا؟“ اللہ کی قسم! اللہ عزوجل نے تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یہ آیت نازل فرمائی اور اسے نازل فرمانے کے بعد منسوخ نہیں فرمایا۔

۲۶۲۲: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ کیا میں تمہیں وہ بات نہ سناؤں جو میں نے اللہ کے رسولؐ کی زبان مبارک سے سنی اس بات کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ رکھا کہ ایک بندے نے ننانوے جانوں کو قتل کیا پھر اسے تو بہ کا خیال آیا تو اس نے پوچھا کہ اہل زمین میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ اسے ایک مرد کے متعلق بتایا گیا وہ اسکے پاس گیا اور کہا میں نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا ہے تو کیا میری تو بہ قبول ہو جائے گی؟ اس نے کہا ننانوے انسانوں کو مارنے کے بعد بھی؟ (بھلا تو بہ قبول ہو سکتی ہے) اس نے تلواریں سوتی اور اس بڑے عالم کو بھی قتل کر کے سو جائیں پوری کر دیں پھر اسے تو بہ کا خیال آیا تو اس نے پوچھا کہ اہل زمین میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے اسے ایک مرد کے متعلق بتایا گیا وہ اس کے پاس گیا اور کہا میں نے سو جانیں قتل کی ہیں کیا میری تو بہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا تجھ پر افسوس ہے کون ہے جو تیرے اور تو بہ کے درمیان حائل ہو تو اس ناپاک علاقہ سے نکل جہاں تو رہتا ہے (اور اتنے گناہ کرتا ہے) اور فلاں نیک بستی میں چلا جا اور اس میں اللہ کی بندگی کر تو وہ اس نیک بستی میں جانے کے ارادہ سے نکلا راستے میں اس کا وقت پورا

۲۶۲۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَانَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ أَدْنَى وَوَعَاهُ قَلْبِي (إِنْ عَبْدٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا ، ثُمَّ عَرَضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ فَسَالَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدَلَّ عَلَى رَجُلٍ فَاتَّاهُ فَقَالَ إِنِّي قَتَلْتُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا ، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ بَعْدَ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ نَفْسًا قَالَ فَانْتَصِي سَيِّفُهُ فَقَتَلَهُ فَأَكْمَلَ بِهِ الْمِائَةَ ثُمَّ عَرَضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ فَسَالَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدَلَّ عَلَى رَجُلٍ فَاتَّاهُ فَقَالَ إِنِّي قَتَلْتُ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ فَقَالَ وَيَحْكُ وَمَنْ يَحْوِلُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ أَخْرَجَ مِنَ الْقَرْيَةِ الْخَبِيثَةَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَعْبَدَ رَبَّكَ فِيهَا فَخَرَجَ يُرِيدُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ فَعَرَضَ لَهُ أَجَلُهُ فِي الطَّرِيقِ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ قَالَ ابْلِيسُ أَنَا أَوْلَى بِهِ أَنَّهُ لَمْ يَعْصِبِي سَاعَةً قَطُّ قَالَ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ إِنَّهُ خَرَجَ تَائِبًا) .

قَالَ هَمَّامٌ فَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَبِعَتْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَلَكًا فَاخْتَصَمُوا إِلَيْهِ ثُمَّ رَجَعُوا فَقَالَ انظُرُوا ، أَيُّ الْقَرْيَتَيْنِ

۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہی ہے جمہور اہل سنت کے نزدیک اگر قاتل تو بہ کر لے تو اس کی معافی ہو جائے گی اور اس آیت میں خود سے مراد عرصہ دراز تک دوزخ میں رہنا ہے آیت کا ترجمہ یہ ہے اور جو کوئی مؤمن کو قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہو اور اللہ کی لعنت برسی اور اللہ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار رکھا۔ (عبدالرشید)

كانت أقرب فألحقوه بأهلها .

ہو گیا تو رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہوا

قال فتأذة فحدثنا الحسن قال لما حضرة

ابلیس (بھی آ گیا اور) بولا میں اس کا زیادہ حقدار ہوں

الموت احتفز بنفسه فقرب من القرية الصالحة وبعده من

اس نے ایک گھڑی بھی میری نافرمانی نہیں کی (لہذا

القرية الخبيثة فألحقوه بأهل القرية الصالحة .

اسے دوزخ میں جانا چاہئے اور عذاب کے فرشتوں کے

حدثنا أبو العباس بن عبد الله ابن اسماعيل

سپر دکرنا چاہئے) رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ تو بہ تائب

البغدادى ثنا عفان ثنا همام فذكر نحوه .

ہو کر نکلا تھا اس حدیث کے راوی ہمام کہتے ہیں کہ مجھے

حمید طویل نے بکر بن عبد اللہ کے واسطے سے سنایا کہ حضرت ابو رافع نے فرمایا کہ اس کے بعد اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ

بھیجا سب نے اپنا اختلاف اس کے سامنے رکھا اور اس کی طرف رجوع کیا اس نے کہا دیکھو ان دونوں بستیوں میں سے

کون سی بستی زیادہ قریب ہے جو قریب ہو اس بستی والوں کے ساتھ اس میت کو ملا دو۔ قتادہ کہتے ہیں کہ حسن نے ہمیں یہ بھی

بتایا کہ جب اس کی موت کا وقت قریب ہو تو وہ گھسٹ گھسٹ کر نیک بستی کے قریب ہو اور بری بستی سے دور ہو اچنانچہ

فرشتوں نے اسے نیک بستی والوں میں شامل کر لیا۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ السباب ☆ معتزلہ اور خوارج کا یہی مذہب ہے کہ قاتل مؤمن کی تو بہ قبول نہیں اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا

اور جمہور ائمہ کا یہ مذہب ہے کہ قتل گناہ کبیرہ ہے اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن دوسری آیات اور احادیث میں ثابت ہوتا

ہے کہ مرتکب کبیرہ کا فر نہیں ہوتا ایک نہ ایک دن ضرور اس کو جہنم سے خلاصی ملے گی گو مدت دراز کے بعد اور آیت کریمہ میں

جو خالذا فیہا کہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اس سے مراد ملک طویل یعنی مدت دراز تک رہنا ہے۔ حدیث: ۲۶۲۲ سے ثابت

ہوا کہ آدمی کے گناہ جس قدر ہوں تو بہ کا خیال ترک نہیں کرنا چاہئے اور گناہوں کی وجہ سے حق تعالیٰ شانہ کی رحمت سے

ناامید و مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ وہ ارحم الراحمین خود فرماتا ہے۔ یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من

رحمة اللہ۔ اے میرے گناہ گار بندو کہ تم نے اپنے اوپر ظلم کیا میری رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سارے گناہ معاف

فرمادے گا بے شک وہ غفور و رحیم ہے۔ البتہ شرک و کفر کو کبھی معاف نہیں کرے گا آدمی کو چاہئے کہ عقیدہ توحید و سنت کو

مضبوطی سے پکڑے رہے۔

۳: باب: جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو

۳: باب من قتل له قتل فہو بالخيار بین

اسے تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے

احدی ثلاث

۲۶۲۳: حضرت ابو شریح خزاعی فرماتے ہیں کہ اللہ کے

۲۶۲۳: حدثنا عثمان و أبو بکر ابنا ابی شیبہ قالنا ابو

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا خون کیا

خالد الاحمر ح: و حدثنا ابو بکر و عثمان ابنا ابی شیبہ

قَالَ تَنَا جَرِيرٌ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ
 بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فَضِيلٍ (اظنه عن ابن ابي
 العوجاء واسمه سفيان) عن ابي شريح الخزازي قال قال
 رسول الله ﷺ (من اصاب بدم او خبل او الخبل العجرج
) فهو بالخيار بين احدى ثلاث فان اراد الرابعة فخذوا
 على يديه ان يقتل او ياخذ الدية فمن فعل شيئا من ذلك
 فعاد فان له نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا)

گیا یا اس کو زخمی کیا گیا تو اس کو (یا اس کے ورثہ کو) تین
 باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے اگر وہ کوئی چوتھی بات
 کرنا چاہے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو وہ تین باتیں یہ ہیں کہ یا
 اس کو قتل کر دے یا معاف کر دے یا خون بہا (یا تاوان)
 لے لے جو کوئی ان تین باتوں میں سے کوئی ایک بات کر
 لے پھر کچھ اور زیادتی بھی کرے تو اس کے لئے دوزخ
 کی آگ ہے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

۲۶۲۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ تَنَا
 الْوَلِيدُ تَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اِبِي كَثِيرٍ عَنْ اِبِي
 سَلَمَةَ عَنْ اِبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (من قُتِلَ
 لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا انْ يُقْتَلَ وَاِمَّا انْ يُفْدَى) .

۲۶۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ
 کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا کوئی عزیز
 قتل کر دیا جائے تو اسے دو چیزوں کا اختیار ہے چاہے قتل
 کر دے چاہے فدیہ اور دیت لے لے۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث کو امام ابو داؤد اور احمد نے بھی روایت کیا ہے اس مضمون کی حدیث حضرت ابن مسعود رضی
 اللہ عنہ سے مروی ہے مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی روایت ہے یہ مضمون قرآن کریم کی آیت
 ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ﴾ میں بھی موجود ہے۔ غرض تین باتوں میں سے کوئی ایک اختیار کرنا چاہئے۔

۴ : بَابُ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَرَضُوا

باب: کسی نے عمداً قتل کیا پھر مقتول کے

بِالِدِيَةِ

ورثہ دیت پر راضی ہو گئے

۲۶۲۵ : حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِبِي شَيْبَةَ تَنَا اَبُو خَالِدٍ
 الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ
 زَيْدِ بْنِ ضَمِيرَةَ حَدَّثَنِي اِبِي وَعَمِيٌّ وَكَانَا شَهِدَا حُنَيْنًا مَعَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالَا صَلَّى النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ ثُمَّ جَلَسَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَقَامَ
 اِلَيْهِ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَهُوَ سِنْدٌ خَنْدَفٍ يَرُدُّ عَنْ دَمِ مُحَلَمٍ
 اِبْنِ حِثَامَةَ وَقَامَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ يَطْلُبُ بَدْمَ عَامِرِ بْنِ
 الْاَضْبَطِ وَكَانَ اَشْجَعِيًّا فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ (تَقْبَلُونَ الدِّيَةَ) فَاَبَوْا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ يُقَالُ

۲۶۲۵: حضرت زید بن ضمیرہ کہتے ہیں کہ میرے والد
 اور چچا نے روایت کی اور یہ دونوں حضرات جنگ حنین
 میں اللہ کے رسول کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ فرماتے
 ہیں کہ نبی نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے
 نیچے تشریف فرمائے ہوئے تو قبیلہ خندف کے سردار
 اقرع بن حابس آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
 محلم بن حثامہ کے قصاص کو رد کرنے لگے (محلم بن
 حثامہ نے عامر بن اضبط اشجعی کو قتل کیا تھا۔ اقرع کی
 درخواست یہ تھی کہ محلم سے قصاص نہ لیا جائے) اور مینہ

مکیتل فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ما شئت هذا القتل في غرة الاسلام الا كغيم وردت فرميت فنفر آخرها فقال النبي صلى الله عليه وسلم (لكم خمسون في سفرنا و خمسون اذا رجعنا) فقبلوا الدية .

بن حصن نے حاضر ہو کر عامر بن اضبط کے قصاص کا مطالبہ کیا اور عینہ اشجعی تھے۔ تو نبیؐ نے ان سے فرمایا: کیا تم دیت قبول کرتے ہو؟ انہوں نے انکار کیا تو بنی لیث کے ایک مرد جنہیں ملتعل کہا جاتا ہے کھڑے ہوئے اور

عرض کیا: اے اللہ کے رسول! غلبہ اسلام میں اس قتل کی حالت ایسی ہی ہے کہ کچھ بکریاں پانی پینے کو آئیں تو انہیں ہانک دیا گیا اسکی وجہ سے انکے پیچھے والی بکریاں بھی بھاگ گئیں تو نبیؐ نے فرمایا: تمہیں دیت کے پچاس اونٹ ہمارے اسی سفر میں ملیں گے اور پچاس اونٹ اس وقت جب ہم سفر سے واپس ہوں گے اس پر انہوں نے دیت قبول کر لی۔

۲۶۲۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدَّمَشْقِيُّ ثنا ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ قَتَلَ عَمْدًا دَفَعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْقَتِيلِ فَإِنْ شَاءَ وَاقْتُلُوا وَإِنْ شَاءَ وَاتَّخَذُوا الدِّيَةَ وَذَلِكَ ثَلَاثُونَ حَقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَارْبَعُونَ خَلْفَةً وَذَلِكَ عَقْلُ الْعَمْدِ مَا ضَوْلِحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَ ذَلِكَ تَشْدِيدُ الْعَقْلِ) .

۲۶۲۶ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عداقتل کرے اسے مقتول کے ورثہ کے سپرد کر دیا جائے اگر چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں اور دیت تیس تین سالہ اونٹ ہیں اور تیس چار سالہ اونٹ اور چالیس حاملہ اونٹیاں یہ قتل عمد کی دیت ہے اور جس پر صلح ہو جائے اور مقتول یہ کے ورثہ کو ملے گا لیکن یہ دیت کی سخت ترین صورت ہے۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فیصلہ فرمایا کہ دنگا فساد کی نوبت نہیں۔ یہی مراد تھی ملتعل کی۔

۵ : بَابُ دِيَّةِ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغْلَظَةً

۲۶۲۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثنا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (قَتِيلُ الْمَخْطِئِ شِبْهُ الْعَمْدِ قَتِيلُ الشُّوْطِ وَالْعَصَابَانَةُ مِنَ الْإِبِلِ أَرْبَعُونَ مِنْهَا خَلْفَةٌ فِي بَطُونِهَا أَوْلَادُهَا) .

باب: شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہے

۲۶۲۷ : حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شبہ میں عمد یعنی خطا کا مقتول وہ ہے جسے کوڑے یا لاشی سے قتل کیا جائے اس میں سواونٹ ہیں جن میں سے چالیس حاملہ اونٹیاں ہیں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔

اس تشبیہ کا مطلب یہ ہے کہ جیسے اگر ان پہلے آنے والی بکریوں کو بانکانہ جاتا تو ان کے پیچھے والی بکریاں بھی آ موجود ہوتیں اسی طرح اگر اس مقدمہ کو نہ مٹایا گیا تو اس کے بعد اور فسادات بھی کھڑے ہو سکتے اور مسلمان آپس میں دست و پیریاں ہو سکتے ہیں۔ (عبد اللہ شہید)

حدثنا محمد بن يحيى ثنا سليمان بن حرب ثنا حماد بن زيد عن خالد الحذاء عن القاسم بن ربيعة، عن عتبة بن اوس عن عبد الله بن عمرو عن النبي ﷺ نحوه

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۲۶۲۸ : حدثنا عبد الله بن محمد الزهري ثنا سفيان بن عيينة عن ابن جاذعان سمعته من القاسم بن ربيعة عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام يوم فتح مكة وهو على درج الكعبة فحمد الله واثنى عليه فقال (الحمد لله الذي صدق وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وخذته، الا ان قبيل السوط ولعصا فيه مائة من الابل منها اربعون خلفه في بطونها اولادها الا ان كل مائرة كانت في الجاهلية ودم تحت قدمي هاتين الا ما كان من سدانة البيت و سقاية الحاج الا اني قد افضيتهما لاهلهما كما كانا).

۲۶۲۸: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول فتح مکہ کے روز کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کی فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور لشکروں کو تباہی سے شکست دی غور سے سنو جسے کوڑے یا لاشی کے ذریعہ قتل کیا گیا اس کی دیت سواونٹ ہیں جن میں چالیس حاملہ اونٹیاں ہیں جن میں بیچے ہوں غور سے سنو جاہلیت کی ہر رسم اور ہر خون میرے ان دو قدموں کے نیچے ہے (یعنی لغو اور آئندہ کیلئے منقطع ہے) سوائے بیت اللہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانا میں ان دونوں خدمتوں کو انہی لوگوں کے سپرد کرتا ہوں جن کے سپرد پہلے یہ خدمتیں تھیں۔

خلاصہ الباب ☆ جس قتل سے احکام متعلق ہیں۔ قتل عمد، شبہ عمد، قتل خطاء۔ جاری مجرا، خطاء، قتل بالسبب، قتل عمد وہ ہے جس میں آدمی کو مار ڈالنا مقصود ہو ہتھیار سے جیسے تلوار، چھری وغیرہ یا کسی ایسی نوکدار چیز سے ہو جو تفریق اجزاء میں ہتھیار کا کام کرتی ہو جیسے نوکدار لکڑی پتھر آگ وغیرہ اس قتل کا موجب گناہ ہے جیسا کہ گزشتہ باب میں گزر چکا ہے۔ اس قتل میں کفارہ نہیں۔ شبہ عمد امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ کسی ایسی چیز سے قتل کیا جائے جو اجزاء بدن کی تفریق نہ کرے گو بڑا پتھر ہو یا بڑی لاشی۔ امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک شبہ عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارنے کا ارادہ کرے جس سے عموماً قتل نہیں آیا جاتا۔ امام فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا شبہ عمد کیا قتل تو دو یہی ہیں قتل عمد، قتل خطاء۔ امام صاحب کی دلیل احادیث باب ہیں اس کے علاوہ ابوداؤد نسائی نے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے ہی روایت کیا ہے جو امام صاحب کا مستدل ہیں اس قتل کا موجب گناہ ہے۔ کفارہ اور قاتل کی مددگار برادری پر دیت مغلظہ ہے یعنی سواونٹیاں ہیں بطریق رباع یعنی ۲۵ بنت مخاض (ایک سالہ) ۲۵ بنت لبون (دو سالہ) ۲۵ حقے (تین سالہ) ۲۶ جذع (چہار سالہ) یہ شیخین (امام ابو حنیفہ و ابو یوسف) کے نزدیک ہے ان کی دلیل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں وہی تفصیل ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ امام محمد امام شافعی اور ایک روایت میں امام احمد کے نزدیک بطریق اثلاث ہیں یعنی ۳۰ حقے (تین سالہ) ۳۰ جذع (چہار سالہ) ۴۰ حقے (چھ سالہ) جو حاملہ ہوں ان حضرات کی دلیل حدیث باب ہے جس میں ہے دیت خطاء شبہ سواونٹ ہیں جن میں ۴۰ حاملہ ہوں۔

۶ : بَابُ دِيَةِ الْخَطَاِ

بَابُ قَتْلِ خَطَا كِي دِيَت

۲۶۲۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثنا معاذُ بْنُ هَانِيٍّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنِي عَشَرَ أَلْفًا .

۲۶۲۹ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درہم دیت مقرر فرمائی۔

۲۶۳۰ : حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمُرُوزِيُّ ابْنَانَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ابْنَانَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَاشِدٍ عَنْ سَلِيمَانَ ابْنِ مُوسَى عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ قَتَلَ خَطَاً فَدِيَتُهُ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بَنَتٍ مَخَاصٍ وَ ثَلَاثُونَ اِنَّةً لَبُونٍ وَ ثَلَاثُونَ حَقَّةً وَ عَشْرَةَ بَنِي لَبُونٍ) وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُهَا عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الْوَرَقِ وَ يُقَوِّمُهَا عَلَى أَرْمَانَ الْإِبِلِ إِذَا غَلَّتْ رَفَعَتْ ثَمَنُهَا وَ إِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهَا عَلَى تَحْوِ الزَّمَانِ مَا كَانَ فَبَلَغَ قِيَمَتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِ مِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الْوَرَقِ ثَمَانِيَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقْرِ عَلَى أَهْلِ الْبَقْرِ مِائَتِي بَقْرَةٍ وَ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاءِ عَلَى أَهْلِ الشَّاءِ الْفِي شَاةٍ .

۲۶۳۰ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جو شخص خطا قتل کر دیا جائے اسکی دیت یہ ہے تیس اونٹنیاں یکسالہ اور تیس اونٹنیاں مکمل دو سال کی اور تیس اونٹنیاں پورے چار سال کی اور دس اونٹ پورے چار چار سال کے اور دس اونٹ پورے دو دو سال کے اور اللہ کے رسولؐ نے دیہات والوں کیلئے اسکی قیمت چار سواشرقیوں یا اسکے برابر چاندی مقرر فرماتے تھے اور دیت کی قیمت اونٹوں کے نرخ کے اعتبار سے مقرر فرماتے تھے اور جب اونٹ گراں ہوتے تو دیت کی قیمت زیادہ ہو جاتی اور جب اونٹ ارزاں ہوتے تو دیت کی قیمت بھی کم ہو جاتی جن دنوں میں جو قیمت ہوتی وہی مقرر فرماتے چنانچہ اللہ کے رسولؐ کے مبارک زمانہ میں دیت کی قیمت چار سواشرقیوں سے آٹھ سواشرقیوں تک رہی یا اس کے برابر چاندی یعنی آٹھ ہزار درہم اور اللہ کے رسولؐ نے یہ فیصلہ فرمایا: گائے بیل میں سے دیت ادا کیجائے تو گائے والے دو سو گائیں دیں اور بکریوں سے دیت ادا کرنی ہو تو بکری والے دو ہزار بکریاں دیں۔

۲۶۳۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَاصِمٍ ثنا الصَّبَّاحُ بْنُ مُخَارِبٍ ثنا خَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ ثنا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ حَشَفِ بْنِ مَالِكِ الطَّائِسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (فِي دِيَةِ الْخَطَاِ عِشْرُونَ حَقَّةً وَ عِشْرُونَ جَدْعَةً وَ عِشْرُونَ بَنَتٍ مَخَاصٍ وَ عِشْرُونَ لَبُونٍ وَ عِشْرُونَ بَنِي مَخَاصٍ ذُكُورٌ) .

۲۶۳۱ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل کی دیت میں بیس اونٹنیاں پورے تین تین برس کی اور بیس اونٹنیاں پورے چار چار برس کی اور بیس اونٹنیاں پورے دو دو سال کی اور بیس اونٹ پورے ایک ایک سال کے دیئے جائیں۔

۲۶۳۲ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنِي عَشَرَ أَلْفًا قَالَ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ: ﴿ وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ ﴾ [التوبة : ۷۴] قَالَ بِأَخْذِهِمُ الدِّيَةَ

۲۶۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درہم دیت مقرر فرمائی اور اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ”اور ان کو اسی بات پر غصہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو مالدار کر دیا یعنی دیت لے کر۔“

☆ خلاصہ الباب اس باب میں قتل خطاء کی دیت کا ذکر ہے قتل خطاء کی دو قسمیں ہیں (۱) خطاء فی القصد کہ قاتل نے ایک شخص کے تیر مارا جس کو وہ شکار سمجھ رہا تھا مگر وہ آدمی تھا اور (۲) خطاء فی الفعل کہ قاتل نے نشانے پر تیر مارا لیکن وہ کسی آدمی کو لگ گیا۔ تیسری قسم جاری مجرئی خطا ہے مثلاً ایک آدمی سو رہا تھا اس نے کروٹ لی اور کوئی دوسرا آدمی کروٹ میں آ کر مر گیا ان دونوں کا موجب کفارہ ہے اور عاقلہ پر دیت ہے۔ احناف اور امام احمد کے ہاں قتل خطاء کی دیت سواونٹ ہیں بطریق اخماس یعنی ۲۰ بنت مخاص (یک سالہ اونٹنی) ۲۰ بنتی مخاض (یک سالہ اونٹ)۔ ۲۰ حقے (تین سالہ) ۲۰ بنت لیون (دو سالہ اونٹنی)۔ امام شافعی امام مالک کے ہاں یکسالہ بیس اونٹوں کی جگہ دو سالہ بیس اونٹ ہیں ان حضرات کی دلیل ائمہ ستہ کی روایات ہیں احناف اور امام احمد کی دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث جو سنن اربعہ ابن ابی شیبہ دارقطنی، بیہقی ابن راہویہ میں منقول ہے اس دیت کے علاوہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے۔ امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ دیت سواونٹ ہیں یا ہزار دینا یا دس ہزار درہم اور صاحبین نے وہی کہا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا۔

۷ : بَابُ الدِّيَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ
عَاقِلَةً فَفِي
بَيْتِ الْمَالِ

باب: دیت قاتل کے کنبہ والوں پر اور قاتل پر واجب ہوگی اگر کسی کا کنبہ نہ ہو (اور قاتل کے پاس مال نہ ہو) تو بیت المال سے ادا کی جائے گی

۲۶۳۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا أَبِي عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْأَقْلَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ .

۲۶۳۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا: دیت قاتل کے کنبہ پر واجب ہوگی۔

۲۶۳۴ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي

۲۶۳۴: حضرت مقدم شامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا

۱۔ ایک شخص نامی منافق تھا اس کا مولیٰ مارا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیت دلائی وہ مالدار ہو گیا پھر اس نے نفاق سے توبہ کر لی اور سچا مومن ہو گیا اس پر منافق لوگ بہت غصہ ہوئے اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (عبدالرحمید)

کوئی وارث نہیں میں اس کا وارث ہوں میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا اور کوئی وارث نہ ہو (اور ماموں ہی ہو) تو ماموں اس کا وارث ہے ماموں اسکی طرف سے دیت ادا کرے اور وہی اسکی میراث لے۔

غَامِرِ الْهُوزَلِيِّ عَنِ الْمُقَدَّمِ الشَّامِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَا وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَعْقَلُ عَنْهُ وَارِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَغْقَلُ عَنْهُ وَبِئْرَةٌ) .

۸ : بَابُ مَنْ حَالَ بَيْنَ وِلِيِّ الْمَقْتُولِ وَبَيْنَ

الْقَوْدِ أَوْ الدِّيَةِ

پہلے: مقتول کے ورثہ کو قصاص و دیت

لینے میں رکاوٹ بننا

۲۶۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اندھا دھند مارا جائے یا تعصب کی وجہ سے پتھر کوڑے یا لٹھی سے تو اس پر قتل خطا کی دیت ہے اور جو عمدہ قتل کرے تو اس پر قصاص ہے اور جو قصاص و دیت کی وصولی میں رکاوٹ ہے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی اس کا نہ فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

۲۶۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ قَتَلَ فِي غَمِيَّةٍ أَوْ غَضَبِيَّةٍ بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ عَصَا فَعَلَيْهِ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوْدٌ وَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا غَدْلٌ) .

خلاصہ الباب ☆ جو شخص انصاف اور حکم شرع سے روکے اور اس میں ظلیل ڈالے یہی حکم ہے کہ وہ ملعون اس کی نماز روزہ دوسری عبادات سب بے فائدہ ہیں۔ بلوہ سے مراد یہ ہے کہ مقتول کا قاتل معلوم نہ ہو یا کوئی وجہ قتل نہ ہو۔ عصبیت یہ ہے کہ اپنے لوگوں کی طرفداری میں مارا جائے عصبیت اور تعصب دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہتھیار سے نہ مارا جائے عمدہ بلکہ چھوٹے پتھر یا چھڑی یا کوڑے سے قتل ہو جائے تو اس میں دیت ہوگی نہ کہ قصاص۔

۹ : بَابُ مَا لَا قَوْدَ فِيهِ

پہلے: جن چیزوں میں قصاص نہیں

۲۶۳۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے دوسرے کے بازو پر تلوار ماری اور جوڑے نیچے سے اس کا بازو کاٹ ڈالا مجروح نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی تو آپ نے اس کے لئے دیت کا فیصلہ فرمایا اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں چاہتا ہوں کہ قصاص لوں۔ آپ نے فرمایا: دیت لے لو اللہ تمہیں اس

۲۶۳۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَغَمَارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَابِطِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ذَهَبِ بْنِ قُرَّانٍ حَدَّثَنِي يَمْرَانُ بْنُ جَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ رَجُلًا عَلَى سَاعِدِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا مِنْ غَيْرِ مَفْصِلٍ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِالذِّيَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُرِيدُ الْقِصَاصَ فَقَالَ

اللہ تمہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ لڑائی جھگڑے کے دوران بلا قصد قتل سرزد ہو گیا۔۔ (عبدالرشید)

(أخذ الذیة بآرک اللہ لک فیہا) ولم یفرض لہ
بالقصاص

میں برکت عطا فرمائے اور آپ نے اس کے سے
قصاص کا فیصلہ نہ فرمایا۔

۲۶۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو نُعْمَانَ ثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ ابْنِ
زُهَيْرَانَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا قُوْدُ فِي الْمَأْمُومَةِ وَلَا الْجَانِفَةِ وَلَا الْمُنْقَلَةِ)

۲۶۳۷: حضرت عباس بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ
اللہ کے رسول نے فرمایا: جو زخم دماغ تک پہنچ جائے یا
پیٹ تک اس میں ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے سرک جائے
اس میں قصاص نہیں ہے (بلکہ دیت ہے کیونکہ ان میں
برابری ممکن نہیں)

خلاصہ الباب ☆ جن زخموں میں برابری ہو سکے تو قصاص کا حکم دیا جائے گا مثلاً کوئی عضو جوڑ سے کاٹ ڈالے تو کاٹنے
والے کا بھی وہی عضو جوڑ سے کاٹا جائے گا اور جن زخموں میں برابری نہ ہو سکے تو ان میں قصاص کا حکم نہ ہوگا بلکہ دیت دلائی
جائے گی۔

باب: (مجرور راضی ہو تو) زخمی کرنے والا

قصاص کے بدلہ فدیہ دے سکتا ہے

۲۶۳۸: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول
نے ابو جہم بن حذیفہ کو مصدق مقرر فرمایا (زکوٰۃ کا
وصول کنندہ) تو ایک مرد نے اپنی زکوٰۃ کے معاملے میں
ان سے جھگڑا کیا ابو جہم نے اس کو مارا اور اس کا سر زخمی کر
دیا اس کے قبیلہ والے نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قصاص لینا چاہتے ہیں
تو آپ نے فرمایا: تم اتنا اتنا مال لے لو وہ راضی نہ ہوئے
تو آپ نے فرمایا: چلو اتنا اتنا مال لے لو اس پر وہ راضی
ہو گئے تو نبی نے فرمایا: میں لوگوں کو خطبہ کے دوران
تمہاری رضامندی کے متعلق بتا دوں۔ انہوں نے کہا
بتا دیجئے تو نبی نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: یہ قبیلہ لیث
کے لوگ میرے پاس قصاص کا مطالبہ لے کر آئے ہیں
ان کو اتنے اتنے مال کی پیشکش کرتا ہوں کیا تم راضی

۱۰: بَابُ الْجَارِحِ يَفْتَدِي

بِالْقُوْدِ

۲۶۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ ابْنَ جَاهِمِ بْنِ حَذِيفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاخَهُ
رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضْرِبَهُ أَبُو جَاهِمٍ فَشَجَّهَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: الْقُوْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَكُمْ كَذَا وَكَذَا) فَلَمْ يَرْضُوا فَقَالَ (لَكُمْ كَذَا
وَكَذَا) فَرْضُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنِّي
خَاطَبْتُ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَائِكُمْ) قَالُوا نَعَمْ
فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (إِنَّ هَؤُلَاءِ اللَّيْثِيَّةُ
أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقُوْدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا أَرْضِيْتُمْ)
قَالُوا لَا فَهَمَّ بِهِمُ الْمُتَهَاجِرُونَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَكْفُرُوا فَكَفَرُوا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَرَادَهُمْ فَقَالَ (أَرْضِيْتُمْ) قَالُوا
نَعَمْ قَالَ (إِنِّي خَاطَبْتُ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَائِكُمْ)

قالوا نعم فخطب النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال ()
ارضىتم قالوا نعم .
ہو؟ کہنے لگے: نہیں! ہم راضی نہیں تو مہاجرین کو ان پر
بہت برہمی ہوئی (اور انہوں نے کچھ کرنا چاہا) تو نبی نے

قال ابن ماجة سمعتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ
تَفَرَّدَ بِهَذَا مَعْمَرٌ لَا أَعْلَمُ رَوَاهُ غَيْرُهُ .
حکم دیا کہ رک جاؤ وہ رک گئے پھر نبی نے قبیلہ لیث کے
لوگوں کو بلایا اور دیت میں کچھ اضافہ فرمایا اور پھر فرمایا

کہ کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا: جی! ہم راضی ہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر خطبہ میں لوگوں کو تمہاری رضامندی کی خبر
دیدوں؟ کہنے لگے: جی ہاں۔ تو نبی نے خطبہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا: کیا تم راضی ہو گئے؟ کہنے لگے: جی ہاں! ہم راضی ہو
گئے۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ فرماتے سنا کہ اس حدیث کو روایت کرنے میں معمر
اکیلے اور میرے علم میں نہیں کہ کسی اور نے بھی اس کو روایت کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں ان کی رضا، خوشی اس لئے بیان فرماتے تھے کہ لوگ گواہ ہو جائیں اور
پھر وہ اقرار سے مکر نہ سکیں چونکہ آپ کو ان کی سچائی پر اعتماد نہ تھا اس لئے کہ پہلی مرتبہ وہ راضی ہو کر پھر خطبہ کے وقت کہنے
لگے ہم راضی نہیں ہوئے۔

پاپ: جنین (پیٹ کے بچہ) کی دیت

۱۱ : بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ

۲۶۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول نے جنین کی دیت ایک غلام یا باندی مقرر
فرمائی تو جس کے خلاف یہ فیصلہ فرمایا تھا وہ بولا کیا ہم
اس بچہ کی دیت دیں جس نے نہ کچھ کھایا پیا نہ وہ چیخا چلایا
اور اس جیسا بچہ تو لغو ہوتا ہے کہ اس میں کچھ دیت یا
تاوان نہیں ہوتا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یہ تو شاعروں کی طرح مسجع و مقفی کلام کر رہا ہے
پیٹ کے بچہ میں ایک غلام یا باندی ہے۔

۲۶۳۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ
بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بَعْرَةَ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ
الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ أَنْعَقِلْ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ
وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ
أَمَةٌ) .

۲۶۴۰: حضرت مسور بن محزمی فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر
بن الخطاب نے جنین (کی دیت) کے بارے میں لوگوں
سے مشورہ طلب کیا تو مغیرہ بن شعبہ نے فرمایا: میں گواہی
دیتا ہوں کہ اللہ کے رسول نے اس میں ایک غلام یا
باندی کا فیصلہ فرمایا تو حضرت عمر نے فرمایا اپنے ساتھ

۲۶۴۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَا ثنا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمَسُورِ بْنِ
مُخْرَمَةَ قَالَ اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
النَّاسَ فِي امْتِلَاحِ الْمَرْأَةِ يَعْني بِمَقْطَعِهَا فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ
شُعْبَةَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهِ بَعْرَةَ

کسی اور کو بھی لاؤ جو اس کی شہادت دیتا ہو تو اس کے ساتھ حضرت محمد بن مسلمہ نے شہادت دی۔

۲۶۳۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطابؓ نے لوگوں سے جستجو فرمائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا تو حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں موجود تھا کہ میری ایک بیوی نے دوسری بیوی کو خیمہ کی لکڑی ماری جس سے دوسری بیوی مر گئی اور اس کا بچہ بھی مر گیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ جنین کے بدلہ ایک غلام دے نیز سوکن کے بدلے اس کو قتل کیا جائے۔

☆ خلاصہ الباب: احناف کے نزدیک غرہ کی مقدار پانچ سو درہم ہیں یعنی مرد کی دیت کا بیسواں اور عورت کی دیت کا دسواں حصہ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”مردہ بچے کا نہیں یعنی غلام یا باندی یا پانچ سو درہم“ (صحیح) امام مالک و شافعی کے ہاں چھ سو درہم ہیں مگر حدیث مذکور ان پر حجت ہے پھر احناف کے نزدیک غرہ قاتل کے عاقلہ پر ہوتا ہے۔ امام مالک کے ہاں قاتل کے مال پر ہوتا ہے۔

باب: دیت میں بھی میراث جاری ہوتی ہے

۲۶۳۲: حضرت سعید بن مسیبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ دیت عاقلہ کے لئے ہوتی ہے اور بیوی کو خاندان کی دیت میں سے کچھ میراث نہ ملے گی پھر حضرت سحاک بن سفیان نے انہیں لکھا کہ نبی نے اشیم صبابی کی اہلیہ کو ان کی دیت میں سے میراث دی تھی (تو حضرت عمرؓ نے اپنے قول سے رجوع فرمایا)

۲۶۳۳: حضرت عباوہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل بن مالک ہذلی لہیانی کے حق میں اس کی اہلیہ کی میراث کا

عبدالوامہ فقال عمر انبئی بمن يشهد معك فشهد معك محمد بن مسلمة .

۲۶۳۱: حدثنا أحمد بن سعيد الدارمي ثنا أبو عاصم الخبرني بن جريج حدثني عمر بن دينار انه سمع طاووسا عن ابن عباس عن عمر بن الخطاب انه نشد الناس قضاء النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك يعني في الجنين فقام حمل بن مالك ابن النابغة فقال كنت بين امرأتين لي فضربت أحدهما الأخرى بمنطح فقتلتها و قتلت جنينها فقضى رسول الله ﷺ في الجنين بغرة عبد وان تقتل بها .

۱۲: باب الميراث من

الدية

۲۶۳۲: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا سفیان بن غيينة عن الزهري عن سعيد بن المسيب ان عمر رضي الله تعالى عنه كان يقول الدية للعاقلة ولا ترث المرأة من دية زوجها شيئا حتى كتب اليه الضحاك بن سفیان ان النبي صلى الله عليه وسلم ورث امرأة اشيم الصبابي من دية زوجها

۲۶۳۳: حدثنا عبد ربه بن خالد النميري ثنا الفضيل بن سليمان ثنا موسى بن عقيب عن اشعق بن يحيى بن الهليل عن عبادة بن الصامت ان النبي ﷺ قضى لحماء ابن

سَالِكِ الْهُذَلِيِّ السَّخِيانِي بِمِيرَاتِهِ مِنْ أُمَّرَاتِهِ الَّتِي قَتَلْتَهَا
 امراتہ الاخری .
 فیصلہ فرمایا: اس کی اس اہلیہ کو اس کی دوسری اہلیہ نے قتل
 کر دیا تھا۔

☆ خلاصہ الباب دیت میں زوجین کا حق ہونے نہ ہونے میں اختلاف ہے امام مالک و شافعی کے نزدیک قصاص اور
 دیت میں زوجین کا حق نہیں ہے۔ احناف کے نزدیک تمام وارثوں کا حق ہے خواہ ان کی وراثت بلبتبار نسب ہو یا بابتبار
 سب (زوجین) احناف کی دلیل احادیث باب ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشیم ضبابی کی بیوی کو وارث بنانے کا حکم
 فرمایا تھا اس کے شوہر اشیم کی دیت میں۔

باب: کافر کی دیت

۲۶۴۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما
 سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ
 فرمایا: دونوں اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کی دیت
 مسلمانوں کی دیت سے آدھی ہوگی۔

باب: قاتل (مقتول کا) وارث نہیں

بنے گا

۲۶۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 قاتل کو مقتول کی میراث نہیں ملے گی۔

۲۶۴۶: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ بنو دلج کے ایک مرد ابو قتادہ نے اپنے بیٹے کو قتل کر
 دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے سواوٹ لئے
 تیس حصہ اور تیس حصہ اور چالیس حصہ پھر فرمایا مقتول کا
 بھائی کہاں ہے (اس کو دیت دلا دی اور باپ کو محروم
 رکھا) میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
 سنا کہ کسی قاتل کو میراث نہیں ملے گی۔

۱۳: بَابُ دِيَةِ الْكَافِرِ

۲۶۴۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا خَاتَمُ ابْنِ اسْمَاعِيلَ
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
 عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنْ عَقَلَ أَهْلَ الْكِتَابِ
 نِصْفَ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى .

۱۴: بَابُ الْقَاتِلِ

لَا يَرِثُ

۲۶۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا وَاللَّيْثُ
 بْنُ سَعْدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرَوَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
 حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (الْقَاتِلُ لَا
 يَرِثُ) .

۲۶۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ
 قَالَا ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 شُعَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ رَجُلًا مِنْ بَنِي
 مُذَلِّجٍ قَتَلَ ابْنَهُ فَأَخَذَ مِنْهُ عَمْرٌ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَ
 ثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَ أَرْبَعِينَ حِلْفَةً فَقَالَ ابْنُ أَخِي الْمَقْتُولِ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (لَيْسَ لِقَاتِلٍ
 مِيرَاثٌ) .

خلاصہ السباب ۱۵: یہ اس کے گناہ کی مزا ہے اکثر لوگ اپنے مورثوں کو قتل کر دیتے ہیں تاکہ ان کا ترکہ حاصل کر لیں تو شریعت نے قاتل کو ترکہ ہی سے محروم کر دیا تاکہ کوئی ایسا جرم نہ کرے۔ سبحان اللہ دین اسلام میں انسانیت کی بقا کے لیے کیسی کیسی مصلحتیں و فوائد پوشیدہ ہیں۔

پاؤپ: عورت کی دیت اس کے عصبہ پر
ہوگی اور اس کی میراث اس کی اولاد
کے لئے ہوگی

۱۵: بَابُ عَقْلِ الْمَرْأَةِ
عَلَى عَصَبَتِهَا وَ مِيرَاثِهَا
لِوَلَدِهَا

۲۶۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے یہ فیصلہ فرمایا: عورت کی دیت اسکے عصبہ (دوھیال) ادا کرینگے جتنے بھی ہوں اور وہ اس عورت کے وارث نہ ہونگے مگر صرف اس ہتھ کے جو عورت کے وارثوں سے بچ رہے اور اگر عورت کو قتل کر دیا جائے تو اسکی دیت اسکے ورثہ میں تقسیم ہوگی اور وہی اسکے قاتل سے قصاص لینگے۔

۲۶۳۷: حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ابْنَانَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو ابْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ
يُعْقَلَ الْمَرْأَةُ عَصَبَتِهَا مَنْ كَانُوا وَلَا يَرِثُوا مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا مَا
فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقَلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا فَهُمْ يَقْتُلُونَ
قَاتِلَهَا .

۲۶۳۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت قاتلہ کی عاقلہ پر ڈالی تو مقتولہ کی عاقلہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کی میراث ہمیں ملنی چاہئے (کیونکہ دیت عاقلہ پر ہوتی ہے تو میراث بھی عاقلہ کا حق ہے) آپ نے فرمایا: نہیں اس کی میراث اس کے خاندان کی اولاد کی ہے۔

۲۶۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْمُعَلَّى ابْنُ
اسدِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيَةَ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ فَقَالَتْ عَاقِلَةُ الْمَقْتُولَةِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مِيرَاثُهَا لَنَا قَالَ (لَا مِيرَاثَ لَهَا لِزَوْجِهَا وَ
وَلَدِهَا).

پاؤپ: دانت کا قصاص

۱۶: بَابُ الْقِصَاصِ فِي السِّنِّ

۲۶۳۹: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میری پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا تو ربیع کے گھر والوں نے معافی مانگی وہ نہ مانے پھر انہوں نے دیت کی پیشکش کی وہ اس پر بھی آمادہ نہ ہونے پھر سب نبیؐ کی خدمت میں حاضر

۲۶۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى ثَنَا خَالِدُ بْنُ
الْحَارِثِ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ جَارِيَةٍ
فَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوا عَلَيْهِمُ الْأَرْسَ فَأَبَوْا ، فَاتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا

رسول اللہ ﷺ تَكْسِرُ ثَبِيَّةَ الرَّبِيعِ وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تَكْسِرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَا اَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقَبْضَاضُ قَالَ فَرَضِي الْقَوْمَ فَتَقَفُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَيَّ اللَّهُ لَا بَرَّةَ)

ہوئے تو آپ نے قصاص اور بدلہ کا فیصلہ فرمایا۔ اس پر انس بن نضر نے کہا: اے اللہ کے رسول! ربیع کا دانت توڑا جائیگا اللہ کی قسم ربیع کا دانت نہیں توڑا جائیگا تو نبی نے فرمایا: اے انس کتاب اللہ کا فیصلہ قصاص ہے یہ سن کر لڑکی کے قبیلے والے راضی ہو گئے اور معاف کر دیا تو اللہ کے رسول نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ انکی قسم پوری فرمادیتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ دانت میں قصاص کا حکم قرآن کریم میں موجود ہے لیکن حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ کی قسم کو اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بیٹے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو لڑکی کے گھر والے یہ سن کر دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ سب علماء کا متفقہ فتویٰ اسی طرح ہے۔

باب: دانتوں کی دیت

۱۷ : دِيَّةُ الْأَسْنَانِ

۲۶۵۰ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (الْأَسْنَانُ سِوَاءَ الشَّيْئَةِ وَالضُّرْسُ سِوَاءِ)

۲۶۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام دانت برابر ہیں سامنے کے دانت اور ڈاڑھیں برابر ہیں۔

۲۶۵۱ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَلْبَاسِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَقِيقٍ ثَنَا أَبُو حَمْرَةَ الْمُرُوزِيُّ ثَنَا يَزِيدُ النَّحْوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَضَى فِي السِّنِّ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ

۲۶۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دانت کے بدلے پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

باب: انگلیوں کی دیت

۱۸ : بَابُ دِيَّةِ الْأَصَابِعِ

۲۶۵۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ : وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (هَذِهِ وَ هَذِهِ سِوَاءِ) يَغْنِي الْخَنَصِرَ وَ النَّصْرَ وَ الْإِبْهَامَ

۲۶۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ انگلی اور یہ انگلی برابر ہیں یعنی چھنگلیا اور اس کے ساتھ والی اور انگوٹھا (حالانکہ انگوٹھے میں دو جوڑے ہیں پھر بھی یہ باقی انگلیوں کے برابر ہے)

۲۶۵۳ : حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ ثَنَا عَبْدُ

۲۶۵۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

الاعلیٰ ثنا سعید عن مطر عن عمرو بن شعيب عن ابیه
عن جده ان رسول الله ﷺ قال (الاصاب سوا کلهن
فیهن عشر عشر من الابل) .
سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: تمام انگلیاں برابر ہیں ہر ہر انگلی کی دیت دس دس
اونٹ ہیں۔

۲۶۵۳ : حَدَّثَنَا زَجَاءُ بْنُ الْمُرْجِي الشَّمْرَقْدِيُّ ثنا النُّصْرُ
بْنُ شَمِيلٍ ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَالِبِ التَّمَارِ عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى
الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (الْأَصَابِعُ سِوَاءٌ) .
۲۶۵۴ : حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام
انگلیاں برابر ہیں۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں سب برابر ہیں اگرچہ انگوٹھے میں دو ہی جوڑ ہیں اور باقی
انگلیوں میں تین جوڑ ہیں۔ حدیث: ۲۶۵۳ یعنی ہر ایک انگلی میں دیت کا دسواں حصہ ہے تو دونوں ہاتھوں کی یا
دونوں پاؤں کی انگلیاں اگر کوئی کاٹ ڈالے تو پھر دیت لازم ہوگی یہ حدیث مبارکہ دوسری کتب احادیث میں
بھی آتی ہے۔

باب: ایسا زخم جس سے ہڈی دکھائی دینے

۱۹ : بَابُ

لِکَلِّ لَیْکِن تُوئے نَہِیْ

الْمَوْضِعَةُ

۲۶۵۵ : حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا
سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (فِي الْمَوَاضِعِ خَمْسٌ
خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ) .
۲۶۵۵ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: ہر ہر موضع کی دیت پانچ پانچ اونٹ
ہیں۔

خلاصہ الباب ☆ موضع وہ زخم ہے جس میں ہڈی کھل جائے جو زخم سر اور چہرہ پر ہو اس کو شبہ کہتے ہیں اور جو زخم اس کے
علاوہ باقی بدن پر ہو اس کو جراحت کہتے ہیں۔ شخم کی جمع شجاج ہے (بہت سے زخم) شجاج تلاشی کے موافق دس ہیں حارصہ
دامعہ دامیہ باضعہ متلاحمہ سحاق موضعہ ہاشمہ منقلہ آسہ موضعہ سے کم زخموں میں انصاف کی حکومت ہے جن کا نہ قصاص
اور نہ دیت ہے۔ موضعہ اگر عمدہ ہو تو اس میں قصاص ہے اور اگر خطا تو دیت کا بیسواں حصہ ہے۔ یا شمہ میں دسواں حصہ اور
منقلہ میں دسواں اور بیسواں حصہ ہے اور آسہ میں ایک تہائی دیت ہے۔

۲۰ : بَابُ مَنْ عَصَّ رَجُلًا

فَنَزَعَ يَدَهُ فَنَدَرَ

ثَنَاءً

۲۶۵۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد الرحمن بن سليمان عن محمد بن إسحاق عن عطاء عن صفوان بن عبد الله عن عمه يعلى و سلمة ابني أمية قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك ومعنا صاحب لنا فاقْتَلَ هو ورجل آخر ونحن بالطريق قال فعض الرجل يد صاحبه فحذبت صاحبه يده من فيه فطرح ثيابه فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم يلتمس عقل ثيبه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم (يعمد أخذكم إلى أخيه فيعضه كعضاض الفحل ثم يأتي يلتمس العقل لا عقل لها) قال فأبطلها رسول الله صلى الله عليه وسلم .

۲۶۵۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا محمد بن عبد الله بن نمير عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن زرار بن أوفى عن عمران بن حصين رضي الله تعالى عنه أن رجلا عض رجلا على زراعته فمزغ يده فوقع ثيبه فرفع إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأبطلها وقال (يقضم أخذكم كما يقضم الفحل) .

باب: ایک شخص نے دوسرے کو کاٹا

دوسرے نے اپنا ہاتھ اس کے دانتوں سے

کھینچا تو اس کے دانت ٹوٹ گئے

۲۶۵۶ : حضرات یعلیٰ اور سلمہ بن امیہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غزوة تبوک میں ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہمارے ساتھ ایک ساتھی تھا اس کی اور ایک اور مرد کی لڑائی ہو گئی اس وقت ہم راستہ میں ہی تھے فرماتے ہیں کہ اس آدمی نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹا دوسرے نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا جس سے اس کا دانت گر گیا۔ وہ اللہ کے رسول کی خدمت میں آیا اور دانت کی دیت کا مطالبہ کیا تو اللہ کے رسول نے فرمایا: تم میں سے ایک اپنے بھائی کی طرف بڑھ کر اسے نر جانور کی طرح کاٹتا ہے پھر دیت کا مطالبہ بھی کرتا ہے اس کی کوئی دیت نہیں۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے اس ہاتھ کو ہدر اور لغو فرمایا۔

۲۶۵۷ : حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے دوسرے مرد کے ہاتھ پر کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا جس سے کاٹنے والا دانت گر گیا یہ معاملہ نبی کی خدمت میں پیش کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کو لغو اور ناقابل تاوان قرار دیا اور ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ایک نر جانور کی طرح کاٹتا ہے۔

خلاصہ الباب ☆ اس آدمی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت نہیں دلوائی اس لئے کہ اس کا دانت اس کے اپنے تصور سے ٹوٹا تھا کیونکہ جب اس نے کاٹا تو وہ بے چارہ کیا کرتا آخراً ہاتھ چھڑانا ضروری تھا۔

۲۱ : بَابُ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ

بَابُ: كَيْسِي مُسْلِمَانِ كَو كَافِرٍ كَيْسِي بَدَلَهُ قَتْلًا

بِكَافِرٍ

نہ کیا جائے

۲۶۵۸: حضرت ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علیؑ بن ابی طالب سے عرض کیا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسا علم ہے جو دیگر حضرات کے پاس نہ ہو۔ فرمایا نہیں۔ ہمارے پاس صرف وہی علم ہے جو باقی لوگوں کے پاس ہے الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی مرد کو قرآن میں فہم و بصیرت سے نوازیں یا جو اس صحیفہ میں ہے اس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دیت کے کچھ احکام ہیں۔ نیز یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

۲۶۵۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

۲۶۶۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مؤمن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور جس سے معاہدہ کیا گیا ہو اس کو معاہدہ کے دوران قتل نہ کیا جائے۔

۲۶۵۸: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرٍو الدَّارِمِيُّ ثنا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جَحِيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْعِلْمِ لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا عِنْدَ النَّاسِ إِلَّا أَنْ يَرْزُقَ اللَّهُ رَجُلًا فَهَمَّا فِي الْقُرْآنِ أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فِيهَا الْبَيِّنَاتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

۲۶۵۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا خَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شَعِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ) .

۲۶۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ) .

خلاصہ الباب ☆ یہ صحیح حدیث ہے امام بخاری نے بھی اس کو روایت کیا ہے اس میں یوں ہے کہ ابو جحیفہ نے کہا تمہارے پاس کچھ وحی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے یعنی موجودہ قرآن میں جو سب لوگوں کے پاس اس سے روافض کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ قرآن پورا نہیں اس میں سے چند سورتیں غائب ہیں اور پورا قرآن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا پھر ہر امام کے پاس آتا رہا یہاں تک کہ امام مہدی کے پاس آیا وہ غائب ہیں جب ظاہر ہوں گے تو دنیا میں پورا قرآن پھیلے گا۔ معاذ اللہ یہ جھوٹ اور خرافات ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں قسم خدا تعالیٰ کی جس نے دانہ کو چیرا اور جان کو پیدا کیا اخیر تک اور علماء کرام نے اس پر اجماع کیا کہ مسلمان کافر کے بدلے میں نہ مارا جائے گا اور نہ ہی کافر ذمی کے بدلے میں امام شافعی کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مسلمان کو ذمی کے بدلے میں مارا جائے گا ان کی دلیل دارقطنی، بیہقی، ابن عمرو سے سند اور ابو داؤد عبد الرزاق، شافعی، دارقطنی نے عبدالرحمن بن البلیحانی اور داؤد نے عبداللہ بن عبدالعزیز میں صالح الحضرمی سے مرسل روایت کیا ہے نیز یہ مضمون حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ اور

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آثار سے مؤید ہے۔ احادیث باب کی توجیہ یہ ہے کہ کافر سے مراد حربی کافر مراد ہے کیونکہ حدیث میں اس پر وَلَا ذُو عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهِ كَاعْطَفَ ہے اور عطف غیریت اور مغایرت کو چاہتا ہے تو معنی یہ ہوئے۔ وَلَا یَقْتُلُ ذُو عَهْدٍ بِكَافِرٍ: اور ذمی کو ذمی کے بدلے میں قتل کرنا متفق علیہ ہے معلوم ہوا کہ کافر سے مراد حربی کافر ہے۔

پاؤپ: والد کو اولاد کے بدلے قتل نہ

۲۲ : بَابُ لَا یُقْتَلُ الْوَالِدُ

کیا جائے

بِوَالِدِهِ

۲۶۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اولاد کے بدلے والد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

۲۶۶۱ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (لَا يُقْتَلُ بِالْوَالِدِ) .

۲۶۶۲: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ والد کو اولاد کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

۲۶۶۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ خُجَّاجٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَالِدِ) .

پاؤپ: کیا آزاد کو غلام کے بدلے قتل کرنا

۲۳ : بَابُ هَلْ يُقْتَلُ الْحُرُّ

درست ہے

بِالْعَبْدِ

۲۶۶۳: حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اس کو قتل کر دیں گے اور جو اپنے غلام کے ناک کان کاٹے گا ہم اسکے ناک کان کاٹ دیں گے۔

۲۶۶۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ قَتَلَ عَبْدًا قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ) .

۲۶۶۴: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اپنے غلام کو قصداً اور عمداً قتل کر دیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سو کوڑے لگائے اور ایک سال کے لئے اسے جلا وطن کر دیا اور مسلمانوں کے حصوں میں اس کا حصہ ایک سال کے لئے ختم کر دیا۔

۲۶۶۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ الطَّبَّاعِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي فَرُوهٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ عَبْدًا عَمْدًا مُتَعَمِّدًا فَجَلَدَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةً وَنَفَاةً سَنَةً وَحَاسَنَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

خلاصۃ الباب ✪ جمہور ائمہ اور حنفیہ کے نزدیک جس طرح باپ کو بیٹے کے قتل کی وجہ سے قتل نہیں کیا جاتا اسی طرح آقا اپنے غلام مدبر مکاتب اور اولاد کے غلام کے قتل کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائے گا غلام چونکہ انسان کا مال ہے اور اپنے مال کے ضائع کرنے کی وجہ سے کسی پر کچھ نہیں آتا۔ حدیث باب کے بارے میں علماء فرماتے ہیں کہ یہ منسوخ ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے بطور تعزیر کے قتل کا حکم فرمایا ہو۔ بعض نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

باب: قاتل سے اسی طرح قصاص لیا

۲۴ : بَابُ يُقْتَادُ مِنَ الْقَاتِلِ

جائے جس طرح اس نے قتل کیا

كَمَا قَتَلَ

۲۶۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دو پتھروں کے درمیان ایک عورت کا سر کچل کر اسے قتل کر دیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فیصلہ فرمایا: اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا جائے۔

۲۶۶۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَخَ رَأْسَ امْرَأَةٍ بَيْنَ خَجْرَيْنِ فَقَتَلَهَا فَرَضَخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ بَيْنَ خَجْرَيْنِ .

۲۶۶۶: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو قتل کیا، اس کا زور ہتھیائے کیلئے (لڑکی میں ابھی کچھ رمتن باقی تھی) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ تمہیں فلاں نے قتل کیا ہے اس نے سر سے اشارہ کیا نہیں۔ پھر دوبارہ پوچھا اس نے سر کے اشارہ سے کہا نہیں پھر بارہ پوچھا تو اس نے سر کے اشارہ سے کہا: جی ہاں! تو اللہ کے رسول نے اس یہودی کو دو پتھروں کے درمیان کچل کر قتل کروادیا۔

۲۶۶۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا النُّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْصَاحٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا (اَقْتُلِكِ فَلَانَ) فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تُنْمِ سَأَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تُنْمِ سَأَلَهَا الثَّلَاثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَجْرَيْنِ .

خلاصۃ الباب ✪ اس حدیث کی بنا پر امام شافعی فرماتے ہیں کہ مقتول کے اولیاء کو اختیار ہے کہ جس طرح قاتل نے مقتول کو کیا ہے اسی طرح سے اس کو قتل کرے یا صرف تلوار سے اس کی گردن مار دے۔ احادیث باب ان کا مستدل ہیں امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ صرف تلوار سے قصاص لیا جائے امام صاحب کی دلیل اگلے باب میں آرہی ہے۔ نیز اس حدیث سے ائمہ ثلاثہ کے مذہب کی تائید ہوتی ہے جو فرماتے ہیں کہ بڑے پتھر سے اگر کوئی مارے جس سے آدمی مر جاتا ہے تو اس میں قصاص واجب ہوتا ہے۔ تو اس کو قتل عمد کہتے ہیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ شبہ عمد ہے اس میں قصاص واجب نہیں ہوگا۔ یہودی جب پکڑا گیا تو اس نے اقرار جرم کر لیا تو اس کو قصاصاً قتل کیا گیا اگر وہ انکار کرتا تو صرف مقتول کے قول پر کہ مجھے فلاں نے قتل کیا یہ جرم کے ثبوت کے لئے کافی نہیں۔

۲۵ : بَابُ لَا قَوْلَ إِلَّا بِالسَّيْفِ

۲۶۶۷ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُرْوَقِيُّ ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اِبْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّعْمَانِ اِبْنِ بَشِيْرٍ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (لَا قَوْلَ اِلَّا بِالسَّيْفِ) .

۲۶۶۸ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ ثَنَا الْحُرُّ بْنُ مَالِكٍ الْعَبْرِيُّ ثَنَا مُبَارَكُ ابْنِ فِضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اِبْنِ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَا قَوْلَ اِلَّا بِالسَّيْفِ) .

بَابُ: قِصَاصٍ صَرَفَ تَلْوَارٍ سَ لِيَا جَائِئِ

۲۶۶۷ : حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قصاص صرف تلوار سے لیا جائے۔

۲۶۶۸ : حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قصاص صرف تلوار سے لیا جائے۔

تخانیۃ الباب ۶۶ : یہ احادیث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کا مستدل ہیں کہ قصاص صرف تلوار سے لیا جائے۔

۲۶ : بَابُ لَا يَجْنِي

أَخَذَ

عَلَى أَحَدٍ

۲۶۶۹ : حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ اِبْنِ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَخْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ عَرَفَةَ عَنْ سَلِيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْاَخْوَصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي حِجَّةِ الْوُدَاعِ (اَلَا لَا يَجْنِي جَانٌ اِلَّا عَلَى نَفْسِهِ لَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلَى وَالِدِهِ) .

۲۶۷۰ : حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ اِبْنِ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْنِ زِيَادٍ ثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ طَارِقِ الْمُحَارِبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بِيَاضَ اِبْطِيْنِهِ يَقُوْلُ (اَلَا لَا تَجْنِي اُمُّ عَلِيٍّ وَوَلَدُهَا اِلَّا لَا تَجْنِي اُمُّ عَلِيٍّ وَوَلَدُهَا) .

بَابُ: كَوْنِيْ بَهِيْ دَوْسَرِ سَ لِيَا جَائِئِ كَرْتَا (لِيَعْنِي كَسِيْ كَ جَرْمِ كَا مَوْاْخِذَه دَوْسَرِ سَ لِيَا جَائِئِ)

۲۶۶۹ : حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں یہ فرماتے سنا: ہر جرم کرنے والا اپنی ذات پر ہی جرم کرتا ہے (اس کا مواخذہ اسی سے ہوگا دوسرے سے نہ ہوگا) والد اپنی اولاد پر جرم نہیں کرتا اور اولاد والد پر جرم نہیں کرتی۔

۲۶۷۰ : حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی ہے اور فرما رہے ہیں غور سے سنو کوئی ماں بچے پر جرم نہیں کرتی ماں کے جرم میں بچے سے مواخذہ نہ ہوگا۔

۲۶۷۱ : حضرت خشاش عنبری فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ

۲۶۷۱ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَافِعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ اِبْنِ الْحُرِّ عَنِ الْخَشَّاشِ الْعَنْبَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

تعالیٰ عنہ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعِيَ ابْنِي فَقَالَ (لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ)

میرا بیٹا تھا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے جرم کا مواخذہ اس سے نہ ہوگا اور اس کے جرم کا مواخذہ تم سے نہ ہوگا۔

۲۶۷۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ غُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ غَاصِمٍ ثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُجَّادَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى) .

۲۶۷۲ : حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کے جرم کا مواخذہ دوسرے سے نہیں ہو سکتا۔

خلاصہ الباب ۶۳ یہ شریعت غراء کا بہترین مادہ! نہ قانون ہے کہ جو جرم کر لے اسی کو پکڑا جائے ایسا نہیں ہو سکتا کہ بیٹے کے جرم میں باپ کو پکڑ لیا جائے اور باپ کے جرم میں بیٹے کو پکڑ لیا جائے عرب میں جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جرم کوئی کرتا اور پکڑا کوئی اور جاتا اور افسوس ہے کہ اس زمانہ میں جاہلیت والی باتیں رائج ہو چکی ہیں۔

باب: اُن چیزوں کا بیان جن میں نہ

۲۷ : باب

قصاص ہے نہ دیت

الجُبَارِ

۲۶۷۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے زبان جانور کا زخمی کرنا لغو ہے اور کان میں کوئی مر جائے تو لغو ہے اور کونوئیں میں کوئی گر کر مر جائے تو لغو ہے۔^۱

۲۶۷۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبَشَرُ جُبَارٌ) .

۲۶۷۴ : حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: بے زبان جانور کا زخمی کرنا لغو ہے اور کان میں کوئی مر جائے تو وہ لغو ہے۔

۲۶۷۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ) .

۲۶۷۵ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ ارشاد فرمایا: کان یا کونوئیں میں کوئی گر کر مر جائے تو وہ لغو ہے اور بے زبان جانور کا زخمی کرنا لغو ہے یعنی اس میں کوئی تاوان (دیت و قصاص وغیرہ)

۲۶۷۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ خَالِدِ النَّمَيْرِيُّ ثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْمَعْدِنَ جُبَارٌ وَالْبَشَرَ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءَ جُرْحُهَا جُبَارٌ .

۱ بشرطیکہ کواں راستے میں نہ کھودا ہو ورنہ کھودنے والا ماخوذ ہوگا۔ (عبدالرشید)

وَالْعَجَمَاءُ الْبُهَيْمَةُ مِنَ الْأَنْعَامِ وَغَيْرُهَا وَالْجَبَارُ
هُوَ الْهَنْزُ الَّذِي لَا يُغْرَمُ .

۲۶۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ لغو ہے
(اگر خود بخود پھیل جائے اور اس میں کسی کا جانی یا مالی
نقصان ہو) اور کونٹوں میں گر کر مر جائے تو وہ لغو ہے۔

۲۶۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (النَّارُ جَبَارٌ وَالْبُسْرُ
جَبَارٌ)

۲۷: قسامت کا بیان

۲۶۷۷: حضرت سہل بن ابی جشمہ فرماتے ہیں انکی قوم کے
بہت سے عمر رسیدہ بزرگوں نے انہیں بتایا کہ عبداللہ بن سہل
اور محیصہ خیبر کی طرف نکلے انکے حالات تنگ تھے (کمائی کم
تھی) تو محیصہ کے پاس لوگ آئے اور کہا کہ عبداللہ بن سہل
کو قتل کر دیا گیا ہے اور ان کی لاش خیبر کے کسی گڑھے یا چشمہ
میں پھینک دی گئی ہے۔ محیصہ یہودیوں کے پاس گئے اور کہا
: بخدا تم نے ہی اس کو قتل کیا ہے۔ کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم
نے اس کو قتل نہیں کیا۔ پھر محیصہ واپس اپنی قوم کے پاس
آئے اور سارا ماجرا بیان کیا پھر محیصہ اور انکے بھائی حویصہ جو
عمر میں ان سے بڑے تھے اور عبدالرحمن بن سہل تینوں
حضرات نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو محیصہ بات
کرنے لگے کیونکہ خیبر میں یہی ساتھ تھے تو نبی نے فرمایا: عمر
میں بڑے کا لحاظ کرو (اسے بات کرنے کا موقع دو) تو
حویصہ نے بات کی پھر محیصہ نے بات کی تو اللہ کے رسول نے
فرمایا: یا وہ تمہارے آدمی کی دیت دیں یا جنگ کیلئے تیار
ہو جائیں۔ چنانچہ اللہ کے رسول نے اس بارے میں
انہیں لکھا۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ اللہ کی قسم! ہم
نے اسے قتل نہیں کیا۔ تو اللہ کے رسول نے حویصہ اور
محیصہ اور عبدالرحمن سے فرمایا: تم قسم اٹھا کر اپنے آدمی کا خون

۲۸: بَابُ الْقَسَامَةِ

۲۶۷۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثنا بَشْرُ بْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ
مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ حَدَّثَنِي أَبُو لَيْلَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ بْنُ حَنِيْفٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كُتُبَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جِهْدِ أَصَابِهِمْ
فَأَتَى مُحَيِّصَةَ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَالْقِي
فِي فَقِيرٍ أَوْ غِيْنٍ بِخَيْبَرَ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ
قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ
ذَلِكَ لَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَالْحَوْصَةُ حَوَيْصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ الَّذِي
كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ
(كَبِرَ كَبْرٌ) يُرِيدُ السَّنَّ فَتَكَلَّمَتْ حَوَيْصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَتْ مُحَيِّصَةُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِمَّا أَنْ يَدُؤَا صَاحِبِكُمْ
وَإِمَّا أَنْ يُؤَدُّوْا بِحَرْبٍ) فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَكَبِرُوا إِنَّا وَاللَّهِ! مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَوَيْصَةَ وَ مُحَيِّصَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
(تَخْلِفُونَ وَ تَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ) قَالُوا لَا قَالَ (فَتَخْلِفْ
لَكُمْ يَهُودٌ ؟) قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَّاهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ

صلى الله عليه وسلم مائة ناقة حتى أدخلت عليهم الدار .

فقال سهل فلقد ركضتني منها ناقة

خمراء .

ان یہود پر ثابت کر سکتے ہو؟ کہنے لگے: نہیں۔ فرمایا پھر یہود تمہارے لئے قسم اٹھائیں (کہ انہوں نے قتل نہیں کیا) انہوں نے کہا کہ وہ تو مسلمان نہیں (کہ جھوٹی قسم سے احتراز کریں) تو نبیؐ نے عبد اللہ بن سہل کی دیت اپنے پاس (بیت المال) سے سواونٹیاں دیں جو انکے گھر پہنچائی گئیں۔ سہل کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

۲۶۷۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ مسعود کے دونوں بیٹے حویصہ اور محیصہ اور سہل کے دونوں بیٹے عبد اللہ اور عبد الرحمن خیبر کی طرف روزی کی تلاش میں نکلے تو عبد اللہ پر زیادتی ہوئی اور کسی نے انہیں قتل کر دیا۔ اللہ کے رسولؐ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا: تم قسم کھاؤ گے اور اپنے ساتھی کا خون ثابت کرو گے (پھر دیت کے مستحق ہو گے) انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! ہم کیسے قسم کھائیں حالانکہ ہم نے قتل دیکھا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: پھر یہود قسم کھا کر اپنی براءت ظاہر کریں انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! پھر تو یہود ہم کو مار ڈالیں گے (قتل کیا اور جھوٹی قسم کھا کر بچ گئے) اس پر اللہ کے رسولؐ نے اپنے پاس سے دیت دی۔

۲۶۷۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ حُجَّاجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ حُوَيْصَةَ وَ مُحَيصَةَ ابْنِي مَسْعُودٍ وَ عَبْدَ اللَّهِ وَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنِي سَهْلٍ خَرَجُوا يَمْتَارُونَ بِخَيْبَرَ فَعَدَى عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُتِلَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (تَقْسِمُونَ وَ تَسْتَحِقُّونَ) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ نَقْسِمُ وَ لَمْ نَشْهَدْ قَالَ (فَتَبَرُّكُمْ يَهُودُ) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقْتُلْنَا قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ .

خلاصہ الباب ☆ قسامۃ لغتاً مصدر ہے اس کا معنی ہے قسم اصطلاح شریعت میں حق تعالیٰ کے نام کی قسم ہے جو سبب خاص عدد مخصوص کی جہت سے ایک خاص شخص پر بطریق مخصوص کھائی جاتی ہے اگر حملہ میں کوئی مقتول پایا گیا جس کا قاتل معلوم نہیں تو حملہ کے پاس آدمیوں سے قسم لی جائے جن کا انتخاب مقتول کا وارث کرے گا پس ان میں سے ہر شخص بصیغہ واحد یوں قسم کھائیں گا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم نہ میں نے اس کو قتل کیا ہے اور نہ میں اس کے قاتل کو جانتا ہوں جب وہ یہ قسم کھا چکیں تو ان پر دیت کا حکم کر دیا جائے گا امام ابو حنیفہ کے نزدیک ولی مقتول سے قسم نہیں لی جائے گی۔ دلیل امام صاحب: البینة علی المدعی والیمن علی المدعی علیہ (ترمذی دارقطنی عمرو بن شعیب سے) امام شافعی کے نزدیک اگر وہاں کسی قسم کا اشتباہ ہو تو مقتول کے وارثوں سے بھی قسم لی جائے گی۔ امام مالک کے نزدیک قصاص کا حکم کیا جائے گا۔

۲۹ : بَابُ مَنْ مَثَلَ بَعْدِهِ

فَهُوَ حُرٌّ

۲۶۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا اسحاق بن منصور قال ثنا عبد السلام عن اسحاق بن عبد الله بن أبي فروة عن سلمة بن روح بن زُبَاع عن جده أنه قدم على النبي صلى الله عليه وسلم وقد خصى غلاماً له فأعتقه النبي ﷺ بالمثلة.

۲۶۸۰ : حَدَّثَنَا زُجَاءُ بْنُ الْمَرْجِي السَّمُرَقَنْدِيُّ ثنا النضر بن شميل ثنا أبو حمزة الصيرفي حدثني عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم صارخاً فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم (ما لك) قال سيدي زاني أقبيل جارية له فجب هذا كبري فقال النبي صلى الله عليه وسلم (علي بالرجل) فطلب فلم يقدِر عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم (أذهب فانت حر) قال علي من نصرتي يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يقول أرايت إن استرقتني فوالأبي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم (علي كل مؤمن أو مسلم).

۳۰ : بَابُ أَعْفُ النَّاسِ قِتْلَةَ ،

أَهْلُ الْإِيمَانِ

۲۶۸۱ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ ثنا هشيم عن مغيرة عن شباك عن إبراهيم عن علقمة قال قال عبد الله قال رسول الله ﷺ (إن من أعف الناس قتلته أهل الإيمان).

۲۶۸۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ

بَابُ : جَوَابُ غَلَامِ كَا كَوْنِي عَضُوكَا لِي تَوُوهُ

غلام آزاد ہو جائے گا

۲۶۷۹ : حضرت زُبَاع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنے ایک غلام کو خصی کیا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مثلاً (عضوکا لے) کی وجہ سے اسے آزاد فرمادیا۔

۲۶۸۰ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ ایک مرد چیخا چلا تا نبی کے پاس آیا تو نبی نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا؟ کہنے لگا میرے آقا نے مجھے اس حالت میں دیکھا کہ میں اس کی باندی کا بوسہ لے رہا تھا۔ تو اس نے میرے آلات تناسل کاٹ ڈالے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مرد کو میرے پاس لاؤ اسے تلاش کیا گیا لیکن وہ ہاتھ نہ آیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جا تو آزاد ہے۔ اس نے عرض کیا کہ میری مدد کون کرے گا اے اللہ کے رسول یعنی اگر میرا آقا مجھے پھر غلام بنا لے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مؤمن و مسلمان پر تیری مدد لازم ہے۔

بَابُ : سَبُّ لُؤْكَوْں مِیں عَمْدَہ طَرِيقَہ سَے قَتْلَ

کرنے والے اہل ایمان ہیں

۲۶۸۱ : حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب لوگوں میں عمدہ طریقہ سے قتل کرنے والے اہل ایمان ہیں۔

۲۶۸۲ : حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب لوگوں میں عمدہ طریقہ سے قتل کرنے والے اہل ایمان ہیں۔

عَنْ مَغِيرَةَ عَنْ شِبَاكِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (اِنْ اَعَفَّ النَّاسُ قِتْلَةَ ، اَهْلُ الْاِيْمَانِ) .

باب: تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں

۲۶۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور وہ اپنی مخالف اقوام کے خلاف ایک ہاتھ (متحد) ہیں ان میں سے ادنیٰ شخص بھی امان دے سکتا ہے اور لڑائی میں دور رہنے والے مسلمان کو بھی حصہ غنیمت دیا جائے گا۔

۳۱ : بَابُ الْمُسْلِمُونَ تَتَكَأ فَاَدِمًا وَهُمْ

۲۶۸۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ ثنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (الْمُسْلِمُونَ تَتَكَأ فَاَدِمًا وَهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مِنْ سِوَاهُمْ يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ اَذْنَاهُمْ وَيُرْذُ عَلَى اَقْصَاهُمْ) .

۲۶۸۴: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام اہل اسلام اپنے مخالفین کے مقابلہ میں ایک ہاتھ (متحد) ہیں اور ان کے خون برابر ہیں۔

۲۶۸۴ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثنا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اَبُو حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ اَبِي الْجُنُوبِ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْمُسْلِمُونَ يَدُّ عَلَى مِنْ سِوَاهُمْ وَ تَتَكَأ فَاَدِمًا هُمْ) .

۲۶۸۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: مسلمانوں کا ہاتھ اپنے علاوہ دوسری اقوام کے خلاف ہے (کہ غیر اقوام سے متحد ہو کر لڑیں آپس میں نہ لڑیں) اور ان سب کے خون اور مال برابر ہیں اور اہل اسلام میں سے ادنیٰ شخص بھی سب کی طرف سے (کفار کو) امان دے سکتا ہے۔

۲۶۸۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَدُّ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مِنْ سِوَاهُمْ تَتَكَأ فَاَدِمًا وَهُمْ وَ اَمْوَالُهُمْ وَ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ اَذْنَاهُمْ وَيُرْذُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ اَقْصَاهُمْ) .

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ لشکر کا اگلا حصہ اور پیچھے والے لوگ سب برابر ہیں ان میں سے ہر شخص امان دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

باب: ذمی کو قتل کرنا

۲۶۸۶: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ذمی کو قتل کیا

۳۲ : بَابُ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا

۲۶۸۶ : حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ ثنا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ ﷺ (من قتل معاہذا لم یرح رائحة الجنة وان یرحها لیوجد من مسیرة اربعین عامًا) .
وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔

۲۶۸۷: حدثنا محمد بن بشار ثنا معبد بن سليمان انبانا ابن عجلان عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال (من قتل معاہدا له ذمة الله و ذمة رسوله لم یرح رائحة الجنة و یرحها لیوجد من مسیرة سبعین عامًا) .
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ذمی کو قتل کیا جسے اللہ اور اس کے رسول کی پناہ حاصل ہوتی ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔

باب: کسی مرد کو جان کی امان دے دی پھر قتل بھی کر دیا

۳۳: باب من امن رجلا علی

ذمہ فقتلہ

۲۶۸۸: حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب ثنا ابو عوانة عن عبد الملك بن عمير عن رفاعه بن شداد القتيبي قال لو لا كلمة سمعتها من عمرو بن الحمق الخزاعي لم شئت فيما بين رأس المختار وجمده سمعته يقول قال رسول الله ﷺ (من امن رجلا علی ذمہ فقتلہ فإنه یحمل لواء غدیر يوم القيامة) .
۲۶۸۸: رفاعہ بن شداد قتبانی کہتے ہیں کہ اگر وہ بات نہ ہوتی جو میں نے عمرو بن حمق خزاعی سے سنی تو میں مختار کے سر اور دھڑ کے درمیان چلتا (یعنی سرتن سے جدا کر دیتا) میں نے انہیں یہ فرماتے سنا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مرد کو خون کی امان دے پھر اسے قتل کرے وہ روز قیامت غدیر و فریب کا جھنڈا اٹھائے گا۔

۲۶۸۹: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع ثنا ابو ليلى عن ابي عكاشة عن رفاعه قال دخلت علی المختار فی قصره لقال قام جبرائیل من عندي الساعة فما منعني من ضرب عنقه الا حديث سمعته من سليمان بن صرد عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال (اذا امتك الرجل علی ذمہ فلا تقتله) فذاك الذي منعني منه .
۲۶۸۹: رفاعہ کہتے ہیں کہ میں مختار کے پاس اس کے محل میں گیا تو اس نے کہا کہ جبرائیل ابھی میرے پاس سے اٹھے تو اس کی گردن اڑانے سے مجھے صرف وہ حدیث ہی مانع ہوئی جو میں نے سلیمان بن صرد سے سنی۔ فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص تجھ سے جان کی امان لے لے تو اس کو قتل مت کر اسی بات نے مجھے اسکے قتل سے روکا۔

خلاصہ الباب ☆ یہ جھنڈا اس لئے اٹھائے گا تا کہ تمام لوگوں کو انکا دغا باز ہونا معلوم ہو جائے یہ مختار عبیدہ ثقفی کا بیٹا تھا جس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو چن چن کر مارا اور ان سے شہید کر بلا کا بدلہ لیا اور مسلمانوں کو خوش کیا لیکن آخر میں یہ مختار دین مختار سے پھر گیا گمراہ ہو گیا یہاں تک کہ نبوت کا دعویٰ بھی کیا بالآخر حضرت مصعب بن زبیر کے ہاتھ سے مارا گیا یہ شخص بہت بڑا فتنہ باز تھا اس کا قصہ تاریخ میں بہت تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔

۳۴ : بَابُ الْعَفْوِ عَنِ الْقَاتِلِ

۲۶۹۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ عَلِيَّ عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَلِيِّ (أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ) قَالَ فَحَلَّتْ سَبِيلُهُ قَالَ وَكَانَ مَكْنُوفًا بِسُعَةِ فَخَرَجَ يَجْرُ نُسْعَتَهُ فَسَبَى ذَا النُّسْعَةِ .

۲۶۹۱ : حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ وَعَيْسَى بْنُ يُونُسَ وَالْحُسَيْنُ ابْنُ أَبِي الشَّرَى الْعَسْقَلَانِيُّ قَالُوا لَنَا ضَمْرَةُ ابْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أتى رَجُلٌ بِقَاتِلٍ وَإِلَيْهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اغْفُ) فَأَبَى فَقَالَ (خُذْ أَرْشَكَ) فَأَبَى قَالَ (أَذْهَبْ فَأَقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ) قَالَ فَلَحِقَ بِهِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ (اقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ) فَحَلَّتْ سَبِيلُهُ .

قَالَ قُرُوبِيُّ يَجْرُ نُسْعَتَهُ ذَاهِبًا إِلَى أَهْلِهِ قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ أَوْثَقَهُ .

قَالَ أَبُو عُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ : قَالَ ابْنُ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ (اقْتُلْهُ فَإِنَّكَ

بَابُ : قَاتِلِ كَوِ مَعَافٍ كَرْنَا

۲۶۹۰ : حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول کے عہد مبارک میں ایک شخص نے قتل کیا اس کا مقدمہ نبی کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ نے اس مرد کو مقتول کے ورثہ کے حوالے کر دیا تو قاتل نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بخدا میں نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا (بلکہ قتل خطا ہوا) تو اللہ کے رسول نے مقتول کے ولی سے فرمایا: سنو اگر یہ سچا ہوا اور پھر تم نے اسے قتل کر دیا تو تم دوزخ میں جاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر ولی کے مقتول نے اسکو چھوڑ دیا وہ ایک رسی سے بندھا ہوا تھا چنانچہ وہ رسی سے گھسیٹا ہوا نکلا تو اس کا نام رسی والا مشہور ہو گیا۔

۲۶۹۱ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد اپنے عزیز کے قاتل اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاف کر دو وہ نہ مانا۔ پھر فرمایا اچھا دیت لے لو۔ وہ نہ مانا۔ آپ نے فرمایا: جا اور اسے قتل کر دے۔ کیونکہ تو بھی اس قاتل کی مانند ہے ایک شخص مقتول کے وارث کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ اللہ کے رسول نے یہ فرمایا ہے کہ تو اسے قتل کر دے کیونکہ تو بھی اس مانند ہے تو مقتول کے وارث نے قاتل کو چھوڑ دیا۔

راوی کہتے ہیں کہ اس قاتل کو دیکھا گیا کہ اپنے گھروں والوں کی طرف رسی گھسیٹتا ہوا جا رہا ہے۔ شاید مقتول کے وارثوں نے اسے رسی سے باندھ رکھا تھا۔

امام ابن ماجہ کے استاذ ابو عمیر کہتے ہیں کہ ابن شوذب نے عبد الرحمن بن قاسم سے روایت کیا کہ نبی کے علاوہ کسی کیلئے مقتول کے ورثہ کو یہ کہنا جائز نہیں کہ اس

مثلاً)

کو قتل کر دے کیونکہ تو بھی اس کی مانند ہے کیونکہ آنحضرتؐ
شاید حقیقت حال سے مطلع ہو گئے تھے کہ قتل خطا ہے اسلئے
اس میں قصاص نہیں گزشتہ روایت میں ہے کہ اس قاتل
نے عرض کیا تھا کہ مجھ سے خطا قتل سرزد ہوا میرا قتل کرنے
کا ارادہ نہ تھا۔ ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث رملہ
والوں کی ہے انکے علاوہ کسی کے پاس یہ حدیث نہیں۔

قال ابن ماجة هذا حديث الرَّمْلِيِّ ليس إلا
عندهم .

تخارصہ الباب ۳۵ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس قتل میں شبہ تھا اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ قاتل نے کہا کہ یا حضرت
میں نے قتل کی نیت سے نہیں مارا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بعد تو بھی اسی کے مثل ہے اس نے قاتل و
معاف کر دیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہی میں خیر و فلاح ہے۔

باب: قصاص معاف کرنا

۳۵ : بَابُ الْعَفْوِ فِي الْقِصَاصِ

۲۶۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
قصاص کا جو مقدمہ بھی لایا گیا آپؐ نے (بطور سفارش)
اس میں معاف کرنے کا کہا۔

۲۶۹۲ : حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ابْنَانَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ الْمُرَيْثِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ
قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَفَعَ إِلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ فِيهِ الْقِصَاصُ إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ .

۲۶۹۳: حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے
اللہ کے رسولؐ کو یہ فرماتے سنا: جس مرد کو بھی کوئی بدنی
تکلیف پہنچے پھر وہ تکلیف پہنچانے والے کو معاف کر
دے تو اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے اسکا درجہ بلند فرما دیتے ہیں
یا اسکا گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ یہ بات میرے دونوں
کانوں نے سنی اور میرے دل و دماغ نے اسے محفوظ رکھا۔

۲۶۹۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ
أَبِي إِسْحَاقٍ عَنْ أَبِي الشَّافِرِ قَالَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
(مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ مِنْ حَمْدِهِ فَيَتَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ
اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةً) .

سَمِعْتُهُ أَذْنًا يَ وَرَعَاهُ قَلْبِي .

باب: حاملہ پر قصاص لازم آنا

۳۶ : بَابُ الْحَامِلِ يَجِبُ عَلَيْهَا الْقَوْدُ

۲۶۹۴: حضرت معاذ بن جبلؓ ابوسیدہ و بن جراحؓ عبادہ
بن صامت اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں
کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت
جب عداقت کرے تو اس کو قتل نہ کیا جائے اگر وہ حاملہ ہو

۲۶۹۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ ابْنِ
لَهْيَعَةَ عَنْ ابْنِ أَنَعَمٍ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ نَسِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ غَنَمٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَ عُبَادَةُ
ابْنِ الصَّامِتِ وَ شَدَادُ بْنُ أَوْسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) أَنَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المرأة إذا قتلت غمدا لا تقتل حتى تضع ما في بطنها إن كانت حاملا حتى تكفل ولذها وإن زنت لم تُرجم حتى تضع ما في بطنها و حتى تكفل ولذها .
یہاں تک کہ وہ زچگی سے فارغ ہو جائے اور اس کے بچے کی کفالت کا انتظام ہو جائے اور اگر وہ زنا کرے تو اس کو سنگسار نہ کیا جائے یہاں تک کہ وہ زچگی سے فارغ ہو اور اس کے بچے کی کفالت کا انتظام ہو۔

☆ خلاصۃ الباب یعنی جب تک بچہ کی پرورش کی کوئی صورت پیدا نہ ہو جائے اس وقت تک قصاص یا رجم نہ کیا جائے اس لئے کہ بچہ کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کے ابواب

۱ : بَابُ هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

۲۶۹۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَابِتِيُّ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ ج : وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ .

۲۶۹۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَابِتِيُّ وَ كَيْعُ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصْرَفٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَكَيْفَ أَمَرَ الْمُسْلِمِينَ بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ .

قَالَ مَالِكٌ وَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ مُصْرَفٍ قَالَ الْهَزْرِيُّ بْنُ شَرْحَبِيلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ يَتَأَمَّرُ عَلَى وَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا فَخَزَمَ أَنْفَهُ بِخِزَامٍ .

باب: کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نے کوئی وصیت فرمائی؟

۲۶۹۵ : ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کوئی اشرفی چھوڑی نہ درہم نہ بکری نہ اونٹ اور نہ ہی آپ نے (دیوی مال و متاع کے متعلق) کچھ وصیت فرمائی۔

۲۶۹۶ : حضرت طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سے عرض کیا کہ اللہ کے رسول نے کچھ وصیت فرمائی؟ کہنے لگے: نہیں۔ میں نے کہا کہ پھر آپ نے مسلمانوں کو وصیت کا حکم کیسے دیا؟ فرمانے لگے کہ آپ نے کتاب کے مطابق زندگی گزارنے کی وصیت فرمائی۔ مالک کہتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف نے کہا کہ ہزیریل بن شرحبیل نے کہا کہ ابو بکرؓ رسول کی وصی پر کیسے زبردستی حکومت کر سکتے تھے انکی تو یہ حالت تھی کہ اللہ کے رسول کا کوئی حکم پاتے تو تابعدار اونٹنی کی طرح اپنی ناک اس میں ٹکیل کر لیتے۔

۱۔ الیہ امور دینیہ میں آپ نے بہت سی وصیتیں فرمائی مثلاً مشرکین اور یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوغلاموں اور نوذود کا خیال رکھو نمازوں کا اہتمام کرو وغیرہ۔ (عبدالرشید)

۲۶۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّادِ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عَمَامَةُ وَصِيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوُفَاةُ وَهُوَ يُغْرُغِرُ بِنَفْسِهِ الصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ .

۲۶۹۸: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ آخِرَ كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ .

۲۶۹۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات جب قریب تھی اور آپ کا سانس اٹک رہا تھا اس وقت آپ کی اکثر وصیت یہ تھی کہ نماز اور غلاموں کا خیال رکھنا۔

۲۶۹۸: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا: نماز اور غلام اور باندی کا خیال رکھنا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپ نے دنیا کا مال نہیں چھوڑا اور فرمایا کہ جو میں چھوڑ جاؤں وہ میری ازواج اور عامل کی اجرت سے جو بچے وہ صدقہ ہے البتہ دین کے متعلق آپ نے وصیتیں کی ہیں کہ نماز کا خیال رکھو غلام و لونڈی کا ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ شرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو یہ بھی وصیت فرمائی کہ میں دو چیزیں چھوڑ کر دنیا سے جا رہا ہوں تم لوگ ان کو مضبوطی سے تھامے رکھنا (۱) اللہ کی کتاب (۲) میری سنت۔ اور دوسری روایت میں آتا ہے کہ میرے اہل بیت۔ اور اہل بیت میں امہات المؤمنین بھی شامل ہیں یعنی جس طرح دوسرے اہل بیت سے محبت رکھنا علامت ایمان ہے اسی طرح ازواج مطہرات بنات طیبات سے محبت رکھنا اور ان کی تعظیم ایمان کا حصہ ہے۔

باب: وصیت کرنے کی ترغیب

۲: بَابُ الْحَبِّ عَلَيَّ الْوَصِيَّةِ

۲۶۹۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ غَيْبِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَنْ يَبِيْتَ لِبَيْتِيْنَ وَلَهُ شَيْئٌ يُوصِي فِيهِ الْاَلَا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ .

۲۷۰۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهَنَّمِيُّ ثَنَا ذَرَسْتُ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَحْرُومُ مِنْ حَرَمٍ وَصِيَّتُهُ .

۲۶۹۹: حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد مسلم کو شایاں نہیں کہ اس کی دو راتیں بھی اس حالت میں گزریں مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہو جبکہ اس کے پاس کوئی چیز بھی لائق وصیت ہو۔

۲۷۰۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محروم ہے وہ شخص جو وصیت نہ کر سکے۔

۲۷۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَمَصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ عَلَيَّ وَصِيَّةً مَاتَ

۲۷۰۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وصیت کر کے مرا وہ راہ ہدایت اور سنت کے موافق مرا اور

پر ہیزگاری و شہادت کے ساتھ مرا اور اس حالت میں مرا کہ اس کی بخشش ہو چکی تھی۔

۲۷۰۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: مسلمان شخص کیلئے شایاں نہیں کہ وہ دو راتیں بھی اس حالت میں گزارے کہ اسکے پاس کوئی چیز ہو جسکے متعلق اس نے وصیت کرنی ہو مگر یہ کہ اسکی وصیت اسکے پاس لکھی ہو۔

☆ خلاصۃ الباب یعنی اس کے پاس مال ہو جس کے بارے میں وصیت ضروری ہے یا کسی کی امانت ہے تو لازم ہے کہ ہمیشہ وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھے اور لکھنا نہیں جانتا تو کسی سے لکھوائے اس طرح کرنا جمہور ائمہ کے نزدیک مستحب ہے اور یہی مختار ہے لیکن امام اسحاق اور داؤد ظاہری کے نزدیک ظاہر حدیث کی بناء پر وصیت تحریر کرنا واجب ہے۔

باب: وصیت میں ظلم کرنا

۲۷۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جو اپنے وارث کی میراث سے راہ فرار اختیار کرے (یعنی ایسی تدبیر کرے کہ اس کا وارث میراث سے محروم ہو جائے) تو اللہ تعالیٰ روز قیامت جنت سے اس کی میراث منقطع فرما دیں گے۔

۲۷۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرد اہل خیر کے اعمال ستر سال تک کرتا رہتا ہے پھر جب وصیت کرتا ہے تو اس میں ظلم اور نا انصافی کرتا ہے تو اس کے برے عمل پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور وہ دوزخ میں چلا جاتا ہے اور ایک مرد ستر سال تک اہل شر کے اعمال کرتا ہے پھر وصیت میں عدل و انصاف سے کام لیتا ہے تو اس اچھے عمل پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور وہ جنت میں چلا جاتا ہے۔

۲۷۰۵: حضرت قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی وفات کا وقت

علی سبیل و سنۃ و مات علی تقی و شہادۃ و مات مغفور الذ۔

۲۷۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَمَّرٍ ثَنَا رُوْحُ بْنُ عَوْفٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بَيْنَ لَيْلَتَيْنِ وَ لَهْ شَيْءٌ يُوصِي بِهِ إِلَّا وَرِصِيَّتَهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ .

۳: بَابُ الْحَيْفِ فِي الْوَصِيَّةِ

۲۷۰۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدِ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّ مِنْ مِيرَاثٍ وَارِثَهُ قَطَعَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۲۷۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَنَّنَا مُعَمَّرٌ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْخَيْرِ سَبْعِينَ سَنَةً فَإِذَا أَوْصَى حَافٍ فِي وَصِيَّتِهِ فَيُخْتَمُ لَهُ بِشَرِّ عَمَلِهِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الشَّرِّ سَبْعِينَ سَنَةً فَيَعْدِلُ فِي وَصِيَّتِهِ فَيُخْتَمُ لَهُ بِخَيْرِ عَمَلِهِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ .

۲۷۰۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارِ الْحِمَاصِيِّ ثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ أَبِي خَلِيسٍ عَنْ خَلِيدِ بْنِ أَبِي

خُلَيْدٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 مَنْ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَأَوْصَى وَكَانَتْ وَصِيَّتُهُ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ
 كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا تَرَكَ مِنْ زَكَاتِهِ فِي حَيَاتِهِ .
 قریب ہوا تو اس نے وصیت کی اور اس کی وصیت کتاب
 اللہ کے موافق تھی تو زندگی میں اس نے جو زکاۃ ترک کی
 یہ وصیت اس کا کفارہ بن جائے گی۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ سارے مال یا ایک تہائی سے زیادہ کی مرتے وقت وصیت کرنا ظلم ہے۔

۳ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِمْسَاكِ فِي الْحَيَاةِ
 وَالتَّبْدِيرِ عِنْدَ الْمَوْتِ
 باب: زندگی میں خرچ سے بخیلی اور موت
 کے وقت فضول خرچی سے ممانعت

۲۷۰۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ
 عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُرْمَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ زَجَلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَبَيْتِي مَا حَقُّ النَّاسِ مِنِّي
 بِحَسَنِ الصُّحْبَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَأَبِيكَ لَتَبَيَّنَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ
 قَالَ ثُمَّ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ
 أَبُوكَ قَالَ نَبَيْتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ مَالِي كَيْفَ اتَّصَدَّقُ فِيهِ
 قَالَ نَعَمْ وَاللَّهِ لَتَبَيَّنَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ
 تَأْمَلُ الْعَيْشَ وَتَخَافُ الْفَقْرَ وَلَا تَمْهَلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ
 نَفْسُكَ هَهُنَا قُلْتَ مَالِي لِفُلَانٍ وَ مَالِي لِفُلَانٍ وَهُوَ لَهُمْ وَإِنْ
 كَرِهْتَ .
 حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی کی
 خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے
 بتائیے کہ حسن صحبت کی وجہ سے لوگوں کا مجھ پر کیا حق ہے؟
 آپ نے فرمایا: جی ہاں تیرے باپ (کے رب) کی قسم
 تجھے بتا دیا جائے گا تیری ماں کا تجھ پر سب سے زیادہ حق
 ہے۔ کہنے لگا: پھر کس کا؟ فرمایا: پھر بھی ماں کا۔ بولا پھر کس
 کا؟ فرمایا: پھر بھی ماں کا۔ بولا پھر کس کا؟ فرمایا: باپ کا
 بولا۔ اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیے کہ اپنے مال میں سے
 کیسے صدقہ کروں؟ فرمایا: جی ہاں اللہ کی قسم تجھے ضرور بتا دیا
 جائیگا تو سندرست ہو تجھ میں مال کی حرص ہو تجھے زندگی کی
 امید ہو اور فقر کا خوف ہو ایسی حالت میں صدقہ کر اور صدقہ
 میں تاخیر نہ کر یہاں تک کہ جب تیری روح یہاں (حلق
 میں) پہنچ جائے تو تو کہے کہ میرا مال فلاں کیلئے ہے اور فلاں
 کیلئے حالانکہ وہ انکا ہو چکا ہے خواہ تجھے پسند نہ ہو۔

۲۷۰۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
 أَنبَانَا جَرِيرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ
 جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ جَعْفَارِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَفِّهِ
 ثُمَّ وَضَعَ اصْطَبْعَهُ السَّبَابَةَ وَقَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنِّي
 حضرت بسر بن حجاج قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں کہ نبی نے اپنی ہتھیلی میں تھکرا پھر اپنی شہادت کی
 انگلی اس پر رکھ کر فرمایا: اللہ عزوجل فرماتے ہیں آدم کا بیٹا
 مجھے کہاں عاجز و بے بس کر سکتا ہے۔ حالانکہ میں نے تجھ
 کو ایسی ہی چیز (منی) سے پیدا کیا ہے (جس سے تھوک

تُعْجِزُنِي ابْنُ آدَمَ وَقَدْ خَلَقْتِكَ مِنْ مِثْلِ هَذِهِ فَإِذَا بَلَغْتَ
نَفْسِكَ هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى خَلْقِهِ قُلْتُ أَتَصَدَّقُ وَأَتَى أَوَانُ
الْصَّدَقَةِ .

کی طرح گھن آتی ہے) پھر جب تیرا سانس یہاں پہنچ
جاتا ہے اور آپ نے خلق کی طرف اشارہ کیا تو ٹوکھتا ہے
میں صدقہ کرتا ہوں اب صدقہ کرنے کا وقت کہاں رہا۔

☆ خلاصہ الباب ماں کا حق باپ سے زیادہ فرمایا۔ صدقہ سے متعلق یہ ہے کہ محتاجی کے خوف اور دنیا کی حرص کے وقت
صدقہ کرنا افضل ہے۔

باب: تہائی مال کی وصیت

۲۷۰۸: حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال
بیمار ہوا یہاں تک کہ موت کے قریب ہو گیا تو اللہ کے رسولؐ
میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: اے
اللہ کے رسول! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا وارث
ایک بیٹی کے علاوہ کوئی نہیں تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ
کر دوں؟ فرمایا: نہیں صدقہ مت کرو میں نے عرض کیا: پھر
آدھا صدقہ کر دوں؟ فرمایا: آدھا بھی صدقہ مت کرو۔
میں نے عرض کیا: پھر تہائی صدقہ؟ فرمایا: تہائی کر سکتے ہو
اور تہائی بھی بہت ہے تم اپنے وارثوں کو مالدار اور لوگوں
سے مستغنی چھوڑو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑو
کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

۲۷۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے
تمہاری وفات کے وقت تم پر تمہارا تہائی مال صدقہ فرمایا
(اور اس میں تمہارا اختیار باقی رکھا) تاکہ (اسکو صدقہ کر
کے) تم اپنے اعمال خیر میں اضافہ کر سکو۔

۲۷۱۰: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ
نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے دو چیزوں میں تیرا کچھ حق
نہ تھا (وہ میں نے تجھے دیں) ایک تیرا سانس روکتے

۵ : بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

۲۷۰۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ
الْمُرُوزِيُّ وَسَهْلٌ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ
غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضْتُ غَامَ الْفَتْحِ حَتَّى أَشْفَيْتُ
عَلَى الْمَمُوتِ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي مَالًا
كَثِيرًا وَلَيْسَ بَرْتِي إِلَّا ابْنَةُ لِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلْثِي مَالِي قَالَ لَا
قُلْتُ فَالْشُّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ
إِنْ تَذَرُ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ
النَّاسَ .

۲۷۰۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ
عَمْرِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَصَدَّقَ
عَلَيْكُمْ عِنْدَ وَفَاتِكُمْ بِثُلْثِ أَمْوَالِكُمْ زِيَادَةً لَكُمْ فِي
أَعْمَالِكُمْ .

۲۷۱۰ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَعْثِي بْنِ سَعِيدِ
الْقَطَّانِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى ثَنَا مَبَارَكُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وقت تیرے مال میں ایک (تہائی) حصہ تیرے اختیار میں کر دیا تا کہ میں تجھے اسکے ذریعہ پاک اور صاف کروں اور دوسری چیز میرے بندوں کا تیری نماز جنازہ (یا دعا و استغفار) تیری عمر پوری ہونے کے بعد۔

۲۷۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے پسند ہے کہ لوگ وصیت کرنے میں تہائی سے کم کر کے پوتھائی کو اختیار کریں اس لئے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تہائی زیادہ ہے یا تہائی جو ہے۔

خلاصہ الباب ۵: معلوم ہوا کہ ایک تہائی مال سے زیادہ میں وصیت جائز نہیں اور جمہور ائمہ کے نزدیک نافذ ہی نہ ہوگی۔

باب ۶: وارث کے لئے وصیت درست نہیں

۲۷۱۲: حضرت عمرو بن خارجہ فرماتے ہیں کہ نبی نے اپنی سواری پر سوار ہو کر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس وقت وہ سواری جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں مونڈھوں کے درمیان بہ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اللہ نے میراث میں ہر وارث کا حصہ مقرر فرما دیا ہے۔ لہذا کسی وارث کیلئے وصیت درست نہیں اور بچہ اسکو ملے گا جس کے نکاح یا ملک میں اس بچہ کی ماں ہوگی (یعنی خاوند یا آقا کو اور زنا کرنے والے کیلئے پتھر میں جو اپنے باپ (یا اسکے قبیلہ) کے علاوہ کی طرف اپنی نسبت کرے یا جو غلام اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

۲۷۱۳: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے سال یہ سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر عتداری کو اس کا حق دے دیا لہذا وارث کے لئے کسی قسم کی

یا ابن آدم ائتانا لم تکن لک واحداً منہما جعلت لک نصیباً من مالک حين اتخذت بکظمک لا تطہرک بہ وازتیک و صلاة عبادی علیک بعد انقضاء اجلک۔

۲۷۱۱: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن هشام بن عروة عن ابنه عن ابن عباس قال وددت ان الناس عصبوا من الثلث الى الربع لان رسول الله ﷺ قال الثلث کثیر او کثیر۔

باب ۶: لا وصیة لوارث

۲۷۱۲: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا یزید بن ہارون ابانا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن شہر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم عن عمرو بن خارجة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہم وهو غلی واحلته وان واحلته لتقصع بخرتها وان وان لعابها لیسئل بین کتفی قال ان اللہ قسم لكل وارث نصیباً من المیراث فلا یجوز لوارث وصیة الولد للفراس وللغاهر الجحر ومن ادعی الی غیر ابیه او تولی غیر موالیہ فعلیہ لعنة اللہ والملائكة والناس اجمعین لا یقبل منه صرف ولا عدل (او قال عدل ولا صرف)۔

۲۷۱۳: حدثنا هشام بن عمار ثنا اسماعیل بن عیاش ثنا شریحیل ابن مسلم الخولانی سمعت عام حجة الوداع ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقه فلا وصیة

لوارث .

وصیت درست نہیں۔

۲۷۱۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بلاشبہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے نیچے تھا اس کا لعاب مجھ پر بہ رہا تھا اس وقت میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا غور سے سنو اب وارث کے لئے وصیت درست نہیں۔

۲۷۱۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَتَحْتَ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيلُ عَلَيَّ لُعَابُهَا فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ إِلَّا لَوَارِثٍ .

خاصۃ الباب ☆ ابتداء اسلام میں یہ حکم تھا کہ مرتے وقت والدین اور دوسرے اقرباء کے لئے وصیت کرے اور وصیت کے موافق اس کا مال تقسیم کیا جائے پھر یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور وارثوں کے حصے قرآن کریم میں نازل کئے گئے تو وارث کے لئے وصیت کا حکم ختم ہو گیا۔

۷ : بَابُ الدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

باب ۷: قرض وصیت پر مقدم ہے

۲۷۱۵: حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے یہ فیصلہ فرمایا: قرض وصیت پر مقدم ہے اور تم پڑھتے ہو: ﴿مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ يُوصِي...﴾ (اس میں دین کو وصیت کے بعد ذکر کیا اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ اس کا درجہ بھی بعد میں ہے بلکہ وصیت کی اہمیت کے پیش نظر وصیت کو مقدم فرمایا) اور حقیقی بھائی (ماں باپ شریک) وارث ہونگے غلاتی بھائی (صرف باپ شریک) وارث نہ ہونگے۔

۲۷۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَآتَمَّ تَقَرُّوْنَهَا: ﴿مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ ذِينَ﴾ [النساء: ۱۱] وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ لَيَتَوَارَثُونَ ذَوْنَ بَنِي الْعَلَاتِ .

خاصۃ الباب ☆ میت کے مال میں سے پہلے اس کی تجہیز و تکفین کی جائے اس کے بعد قرض ادا کریں گے پھر قرض سے جو بچ رہے اس کے ایک تہائی سے وصیت نافذ کریں گے۔ بقیہ مال ورثہ میں ان کے حصوں کے موافق تقسیم کریں گے۔ اس حدیث کی سند میں حارث المور ہے اس کے بارے میں امام شعبی نے کہا ہے کہ یہ کذاب ہے اس وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔

۸ : بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يُوصِ هَلْ

باب ۸: جو وصیت کئے بغیر مر جائے اس کی

طرف سے صدقہ کرنا

يَتَصَدَّقُ عَنْهُ

۲۷۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۲۷۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
ابْنِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ ابْنَ مَاتَ
وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكْفَرُ عَنْهُ أَنْ تَصَدَّقْتَ عَنْهُ
قَالَ نَعَمْ .

ایک مرد نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے اور انہوں نے مال چھوڑا لیکن وصیت نہیں کی تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

۲۷۱۷ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا أَبُو أُسَامَةَ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ
أُمِّي أَقْبَلَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تُوصِ وَإِنِّي أَظْنُّهَا لَوْ
تَكَلَّمْتُ لَتَصَدَّقْتُ فَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا وَلِي أَجْرٌ
فَقَالَ نَعَمْ .

۲۷۱۷: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرد نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری والدہ کا دم اچانک گھٹ گیا اور وہ کچھ وصیت نہ کر سکیں اور میرا گمان ہے کہ اگر انکو بات کرنے کا کچھ موقع ملتا تو وہ ضرور صدقہ کرتیں تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو ثواب ملے گا اور کیا مجھے بھی اس کا ثواب ملے گا۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

☆ خلاصہ الباب : فقال ان امي اقبلت : یہ لفظ قلت سے مشتق ہے اچانک اس کا معنی ہے مطلب یہ ہے کہ میری ماں اچانک فوت ہوگئی۔

باب: باب اللہ تعالیٰ کے ارشاد: اور جو

نادار ہو تو وہ یتیم کا مال دستور کے موافق کھا
سکتا ہے کی تفسیر

۲۷۱۸ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے پاس کوئی چیز نہیں نہ کچھ مال ہے اور میری پرورش میں ایک یتیم ہے اسکا مال ہے۔ آپ نے فرمایا: اپنے یتیم کے مال میں سے کھا سکتے ہو بشرطیکہ اسراف و فضول خرچی نہ کرو اور اپنے لئے مال جمع کر کے نہ رکھو اور میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ یتیم کے مال کے ذریعہ اپنا مال بچاؤ بھی مت۔

۹ : بَابُ قَوْلِهِ

﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾

[النساء: ۶]

۲۷۱۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا زَوْجُ بْنُ عَبَّادَةَ ثَنَا
حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَجِدُ
شَيْئًا وَلَيْسَ لِي مَالٌ وَلِي يَتِيمٌ لَهُ مَالٌ قَالَ كُلْ مِنْ مَالِ
يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُتَأْتِلٍ مَالًا قَالَ وَاحْسِبْهُ قَالَ وَلَا
تَقَى مَالَكَ بِمَالِهِ .

خلاصۃ الباب ☆ لَا تَقْبَلْ مَالَكَ بِغَالِبِهِ كَمَا مَطْلَبُ يَهْ كَمَا كَسَى نَى قَرْضِ مَا نَكَأ تَوَيْتِيمَ كَمَا مَالِ دَعَى دِيَا اَوْرَا اِنْمَا مَالِ رَكْه
 چھوڑا یہ جائز نہیں ویسے خود اگر محتاج ہو تو لے سکتا ہے لیکن بہتر پھر بھی یہی ہے کہ محتاج بھی ہو تو محنت کر کے اس میں سے
 کھائے اور یتیم کا مال محفوظ رکھے۔ قرآن کریم میں یتیم کے مال کو ناحق کھانا پیٹ میں آگ ڈالنے کے مترادف

- ہے -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الفرائض

فرائض (ترکوں) کے ابواب

۱ : بَابُ الْحَبِّ عَلَى تَعْلِيمِ

۱ : باب: میراث کا علم سیکھنے، سکھانے کی

الفرائض

ترغیب

۲۷۱۹ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرٍ بْنِ اَبِي الْعَطَافِ ثَنَا اَبُو الزَّيْنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلَّمُوْهَا فَانَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ يُنْسَى وَهُوَ اَوَّلُ شَيْءٍ يُنْزَعُ مِنْ اُمَّتِي .

۲۷۱۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اے ابو ہریرہ میراث کے احکام سیکھو اور سکھاؤ اس لئے کہ یہ نصف علم ہے اور یہ بھلا دیا جائے گا اور سب سے پہلے میری امت سے یہی علم اٹھایا جائے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی جب علم دین حاصل کرنا چھوڑ دیں گے تو سب سے پہلے علم فرائض سے ناواقف ہوں جائیں گے۔ علم الفرائض کو نصف اس لئے فرمایا کہ لوگوں کو اس کی بہت ضرورت ہوتی ہے اور اس وجہ سے بھی نصف علم فرمایا کہ اس سے سیکھنے میں ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے اور اس وجہ سے بھی کہ اس کے سیکھنے میں دوسرے علوم کے مقابلہ میں محنت و مشقت زیادہ ہوتی ہے۔

۲ : بَابُ فَرَائِضِ الصُّلْبِ

۲ : باب: اولاد کے حصوں کا بیان

۲۷۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي غَمْرٍ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ امْرَاةٌ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بَابِنْتِي سَعْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ قُتِلَا

۲۷۲۰ : حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سعد بن ربیع کی اہلیہ ان کی دونوں بیٹیوں کو اللہ کے رسول کی خدمت میں لائی اور عرض کرنے لگی : اے اللہ کے رسول ! یہ سعد کی دو بیٹیاں ہیں جو جنگ احد میں شہید ہوئے۔ انکے والد نے جو مال چھوڑا تھا سب کا سب انکے چچا نے

لے لیا ہے اور لڑکی کا نکاح بھی ہوتا ہے جب اسکے ہاتھ کچھ مال (زیور) بھی ہو۔ یہ سن کر اللہ کے رسولؐ خاموش رہے یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی تو اللہ کے رسولؐ نے سعد بن ربیع کے بھائی کو بلا کر فرمایا: سعد کی دونوں بیٹیوں کو اس کا دو تہائی مال دے دو اور اس کی اہلیہ کو آٹھواں حصہ دے دو اور باقی تم لے لو۔

۲۷۲۱: حضرت ہذیل بن شرحبیل سے روایت ہے کہ ایک شخص ابو موسیٰ اشعری اور سلمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور پوچھا: اگر ایک شخص مر جائے اور ایک بیٹی ایک پوتی ایک سگی بہن چھوڑ جائے تو کیوں تقسیم ہوگی؟ دونوں نے کہا: نصف مال بیٹی کو ملے گا اور باقی سگی بہن کو لیکن تم عبد اللہ بن مسعود کے پاس جاؤ ان سے بھی پوچھو وہ بھی ہمارے ساتھ ہو جائینگے پھر وہ شخص ابن مسعود کے پاس گیا اور ان سے بھی پوچھا اور جو جواب ابو موسیٰ اور سلمان نے دیا تھا وہ بھی بیان کیا۔ ابن مسعود نے کہا: اگر میں ایسا حکم دوں تو گمراہ ہو گیا اور راہ پانے والوں میں سے رہا لیکن میں وہ حکم دوں گا جو نبیؐ نے دیا ہے۔ بیٹی کو آدھا پوتی کو چھٹا حصہ دو ٹلت پورا کرنے کیلئے اور جو بچے یعنی ایک ٹلت وہ بہن کو ملے گا۔

خلاصہ الباب ۳۱ ☆ یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری نے بھی روایت کیا ہے دوسری روایت اس طرح ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ جواب سنا تو فرمایا کہ جب تک یہ عالم (ابن مسعود) تم میں موجود ہے مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھو ثابت ہوا کہ یہ وجہ یہ ہے کہ ایک بیٹی کے ساتھ پوتیاں یا ایک پوتی ہو تو نصف بیٹی کو ملے گا اور ایک حصہ پوتی کو ملے گا تکمیلہ پیش کرتے ہوئے یا یعنی بہنوں کو ملے گا۔ جمہور ائمہ اس مسئلہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ متفق ہیں لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہ ہے کہ بیٹی کی موجودگی میں بہن محروم ہوتی ہے۔

باب: داوا کی میراث

۲۷۲۲: حضرت معقل بن یسار مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

معك يوم أحد وإن غمها أخذ جميع ما ترك أبوها وإن المراءة لا تنكح إلا على مالها فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أنزلت آية الميراث فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم أخا سعد بن الربيع فقال اعط ابنتي سعد ثلثي ماله وأعط امرأته الثمن وأخذت ما بقي

۲۷۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسِ الْأَوْدِيِّ عَنِ الْهَزْرِيِّ بْنِ شُرْحَبِيلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةِ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأَخْتِ لَابٍ وَأُمِّ فَقَالَا لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخْتِ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيَأْبَعُنَا فَاتَى الرَّجُلُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ ضَلَلْتُ إِذَا مَا أَنَا مِنَ الْمُتَعَدِّينَ وَلَكِنِّي سَأَقْضِي بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلابْنَةِ النِّصْفَ وَالابْنِ السُّدُسَ تَكْمِلَةَ الثَّلَاثِينَ وَمَا فِي بَقِي فَلِلْأَخْتِ

۳: بَابُ فَرَائِضِ الْجَدِّ

۲۷۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ

ایک میراث کا مقدمہ آیا اس میں دادا بھی تھا آپ ﷺ نے اس کے لئے ثلث یا سدس کا فیصلہ فرمایا۔

۲۷۲۳: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں ایک دادے کے لئے سدس کا فیصلہ فرمایا۔

مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ الْمُرَزِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَبِي بِفَرِيضَةٍ فِيهَا جَدٌّ فَأَعْطَاهُ ثُلُثًا أَوْ سُدُسًا .

۲۷۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو خَاتِمٍ ثَنَا ابْنُ الطَّبَاعِ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَدِّ كَانَ فِينَا بِالسُّدُسِ .

خلاصہ الباب ☆ دادا مثل باپ کے ہے اور باپ کے تین احوال ہیں (۱) فرض مطلق یعنی چھٹا حصہ۔ (۲) فرض و تعصیب۔ (۳) تعصیب محض۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اگر مرنے والا مر اور اس کا باپ اور بیٹا یا پوتا وغیرہ موجود نہ تو باپ کو صرف چھٹا حصہ ملے گا اس لئے اس کو فرض مطلق کہتے ہیں چونکہ اس صورت میں وہ عصبہ نہیں بنے گا اس لئے کہ اس سے بڑا عصبہ بیٹا یا پوتا موجود ہے اور اگر باپ کے ساتھ مرنے والے کا بیٹا یا پوتا نہ ہو بلکہ بیٹی یا پوتی وغیرہ ہوں تو اس صورت میں باپ کو چھٹا حصہ اور بیٹی وغیرہ کو ان کا حصہ ملے گا اور اگر کچھ مال بچ جائے تو اس کو بھی عصبہ بن کر باپ ہی لے گا اس لئے فرض و تعصیب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اگر مذکورین میں سے کوئی نہ ہو یعنی مرنے والے کی اولاد نہ ہونے لڑکے اور نہ لڑکیاں تو اس صورت میں باپ کا حصہ مقرر نہیں ہے نیز وہ خالص عصبہ ہے اگر کوئی اور وارث اولاد کے علاوہ اس کا ہو تو اس کا حصہ دینے کے بعد سب باپ کا ہوگا اور اگر کوئی وارث ہی نہ ہو تو سارے ترکہ کا مستحق باپ ہوگا جو باپ کے احوال ہیں وہی دادا کے ہیں البتہ چار مسائل میں دادا کا حکم مختلف ہے جن کی تفصیل علم الفرائض کی کتابوں میں ہے۔

باب: دادی کی میراث

۳ : بَابُ مِيرَاثِ الْجَدَّةِ

۲۷۲۴: حضرت ابن ذویب فرماتے ہیں کہ ایک ثانی ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئی اور ان سے اپنی میراث دلوانے کی درخواست کی۔ ابو بکرؓ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں تیرے لئے کوئی چیز نہیں ہے اور اللہ کے رسولؐ کی سنت میں بھی تیرے لئے کوئی حصہ میرے علم میں نہیں۔ اس وقت واپس چلی جا یہاں تک کہ لوگوں سے پوچھ لوں۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا۔ مغیرہ بن شعبہؓ نے فرمایا: اللہ کے رسولؐ کے پاس (خاتون) آئی تھی آپ نے اسے چھٹا حصہ دلایا تو ابو بکرؓ نے فرمایا: تمہارے ساتھ اور بھی کوئی گواہ ہے؟ تو محمد بن مسلمہ انصاریؓ کھڑے ہوئے اور وہی بات فرمائی جو مغیرہ بن شعبہؓ نے

۲۷۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ الْمِصْرِيُّ أَنَّنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ قَبِيضَةَ بِنِ ذَوَيْبِ ح: وَحَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَزْرَةَ عَنْ ابْنِ ذَوَيْبٍ قَالَ جَاءَتْ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ مَالِكُ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ وَمَا عَلِمْتُ لَكَ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ النَّاسَ وَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ بَلَى مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَأَلْفَذَهُ لَهَا أَبُو

فرمائی تب ابو بکرؓ نے نانی کیلئے سدس کا فیصلہ فرما دیا۔ پھر عمرؓ کے پاس ایک دادی آئی اور اپنی میراث مانگی۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں تیرے لئے کچھ بھی نہیں اور جو فیصلہ ہوا تھا وہ تیرے علاوہ کیلئے تھا اور میراث کے حصوں میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتا البتہ وہی چھٹا حصہ ہے اگر تم دادی اور نانی اس میں جمع ہو جائیں تو وہ تم دونوں میں تقسیم ہوگا اور تم میں جو بھی اکیلی ہو تو وہ اس اکیلی کا ہوگا۔

۲۷۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جدہ کو میراث میں چھٹا حصہ دلایا۔

بکر .
ثُمَّ جَاءَتْ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى مِنْ قَبْلِ الْآبِ إِلَى عُمَرَ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ مَا لَكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِي قُضِيَ بِهِ إِلَّا لِفَيْرِكَ وَمَا أَنَا بِزَالِدٍ فِي الْفَرَائِضِ شَيْئًا وَلَكِنْ هُوَ ذَاكَ السُّدُسُ فَإِنْ اجْتَمَعْتُمْ فِيهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَآيَتُكُمَا خَلَّتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا

۲۷۲۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ قَتَيْبَةَ عَنْ شُرَيْبِ بْنِ لَيْثٍ عَنْ طَارِسِ بْنِ عَبْدِ عُبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَرَثَ جَدَّةٍ سُدُسًا .

خلاصہ الباب ☆ جدہ کو چھٹا حصہ ملتا ہے مگر جدہ کے وارث ہونے کی کچھ شرائط ہیں اور کچھ اصول و قواعد ہیں۔ شرط نمبر (۱) کہ جدہ صحیح ہو جدہ فاسدہ نہ ہو کیونکہ جدہ فاسدہ ذوی الفروض میں سے نہیں بلکہ ذوی الارحام میں سے ہے۔ جدہ صحیح اس کو کہتے ہیں کہ اس کامیت کے ساتھ رشتہ جوڑے میں تانی درمیان میں نہ آئے مثلاً نانی دادی جدہ فاسدہ اس کی ضد ہے جیسے نانا کی ماں کہ اس کامیت کے ساتھ رشتہ جوڑنے میں نانا کا واسطہ ہے۔

باب: کلالہ کا بیان

۲۷۲۶: حضرت معدان بن ابی طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ روز خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا بخدا میں اپنے خیال میں کلالہ سے زیادہ مشکل چیز اپنے بعد نہیں چھوڑ رہا اور میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا۔ آپ نے مجھے کسی چیز میں اتنی سختی نہیں فرمائی جتنی سختی اس کے متعلق فرمائی حتیٰ کہ میرے سینہ یا پسلی میں انگلی ماری پھر فرمایا: اے عمر تجھے گرمیوں کی وہ آیت جو سورہ نساء کے آخر میں نازل ہوئی کافی ہے۔

۲۷۲۷: حضرت مرہ بن شریہل فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر

۵ : بَابُ الْكَلَالَةِ

۲۷۲۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ خَطِيبًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ خَطَبَهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّسَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَدْعُ بَعْدِي شَيْئًا هُوَ أَهْمُ إِلَيَّ مِنْ أَمْرِ الْكَلَالَةِ وَقَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهَا حَتَّى طَعَنَ بِأَصْبَعِهِ فِي جَيْبِي أَوْ فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ تَكْفِيكَ آيَةُ الضَّبِّ الَّتِي نَزَلَتْ فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ .

۲۷۲۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابُو بَكْرٍ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

فالا نسا وکعب ثا سفیان ثنا عمرو بن مرة عن مرة ابن شراحیل قال قال عمر بن الخطاب ثلاث لان يكون رسول الله ﷺ ينهنن آحب إلى من الدنيا وما فيها الكلالة والربا والخلافة.

بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین باتیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وضاحت سے بیان فرمادیتے تو مجھے یہ دنیا و ماہیا سے زیادہ پسند تھا: کلالہ ربا اور خلافت۔

۲۷۲۸: حدثنا هشام بن عمار ثنا سفیان عن محمد بن المنكدر سمع جابر بن عبد الله يقول مرضت فأتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوذني هو ابو بكر معه وهما ماشيان وقد اغمى علي فتوضا رسول الله صلى الله عليه وسلم فصب علي من وضوئه فقلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف اصنع كيف افضى في مالي حتى نزلت آية الميراث في آخر النساء وان كان رجل يورث كلاله الآية ويستفتونك قال الله بغتكم في الكلاله الآية.

۲۷۲۸: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو اللہ کے رسول عیادت کیلئے تشریف لائے۔ ابو بکر آپ کے ساتھ تھے آپ دونوں پیدل آئے اس وقت مجھ پر بے ہوشی طاری تھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو کا کچھ پانی مجھ پر ڈالا تو (مجھے ہوش آ گیا اور) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کیا کروں اپنے مال کے متعلق کیسے فیصلہ کروں؟ یہاں تک کہ سورۃ نساء کے آخر میں یہ آیت میراث نازل ہوئی: **وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورِثُ كِلَالَةً** .

خلاصہ الباب ۵۱ اللہ تعالیٰ کی مرضی یہی تھی کہ ان باتوں کو مجمل رکھا جائے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تفصیل نہیں بیان فرمائی۔ ان کے مسئلہ میں ائمہ مجتہدین کا اختلاف ہوا ہر امام نے ملت بیان فرمائی اللہ تعالیٰ نے ان سے درجات بڑھانے تھے اسی طرح خلافت کا مسئلہ صحابہ نے اپنی رائے سے ٹٹے کیا اس میں دین و دنیا کے فوائد تھے۔ اسی طرح کلالہ کا مسئلہ بھی مجمل بیان فرمایا کلالہ کی تفسیر میں بہت سے اقوال ہیں جو علامہ قرطبی نے اپنی تفسیر میں بھی نقل کئے ہیں مشہور تفسیر یہ ہے کہ جس مرنے والے کے اصول و فروع نہ ہوں یعنی باپ دادا اور اولاد اور بیٹے کی اولاد نہ ہو وہ کلالہ ہے صاحب روح المعانی لکھتے ہیں کہ کلالہ اصل میں مصدر ہے جو کلال کے معنی میں ہے اور کلال کے معنی ہیں تھک جانا جو ضعف پر دالت کرتا ہے باپ والی قرابت کے سوا قرابت کو کلالہ کہا گیا ہے اس لئے کہ وہ قرابت باپ بیٹے کی قرابت کی نسبت سے کمزور ہے پھر کلالہ کا اطلاق اس مرنے والے پر بھی کیا گیا جس نے اولاد چھوڑی اور نہ والد اور اس وارث پر بھی اطلاق کیا گیا جو مرنے والے کا بیٹا اور باپ نہ ہو۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مرد یا عورت وفات پا جائے اور اس کے نہ باپ نہ دادا اور نہ اولاد ہو اور اس نے ایک بھائی یا بہن ماں شریک چھوڑے ہوں تو ان میں سے اگر بھائی ہے تو اس کو چھٹا حصہ ملے گا اور بہن ہے تو بہن کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر ایک سے زیادہ ہوں مثلاً ایک بھائی یا ایک بہن یا دو بھائی یا دو بہن ہوں تو یہ سب مرنے والے کے مال کے تہائی حصے میں شریک ہوں گے اور اس میں مذکورہ مؤنث سے دوہرا نہیں ملے گا علامہ قرطبی فرماتے ہیں اس مقام کے علاوہ کوئی ایسا مقام نہیں جہاں مذکورہ مؤنث برابر ہوں سوائے اخیائی بھائی کی میراث کے۔

۶ : بَابُ مِيرَاثِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ

أَهْلِ الشِّرْكِ

۲۷۲۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا
تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ
عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَنَسَةَ بِنِ زَيْدٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ .

۲۷۳۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهَبٍ أَنبَأَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَنَسَةَ بِنِ زَيْدٍ أَنَّهُ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْزَلَ فِي ذَارِكٍ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ
لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ ذَوْرٍ .

وَ كَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَ طَالِبٌ وَ لَمْ
يَرِثْ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمِينَ وَ عَقِيلٌ
وَ طَالِبٌ كَافِرَيْنِ .

فَكَانَ عُمَرُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ يَقُولُ لَا يَرِثُ
الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ .

وَ قَالَ أَنَسَةُ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ
الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ .

۲۷۳۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ خَالِدِ
بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ أَخْبَرَهُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
يَتَوَارَثُ أَهْلُ بِلْتَيْنِ .

بَابُ: كَيْفَ أَهْلِ إِسْلَامٍ مُشْرِكِينَ كَيْفَ وَارِثِ

بَن سَكْتِي هِي

۲۷۲۹: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مسلمان کو کافر کی اور کافر کو مسلمان کی میراث نہیں ملے
گی۔

۲۷۳۰: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا
اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مکہ میں
اپنے گھر تشریف لے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا عقیل
نے ہمارے لئے کوئی گھریا ٹھکانہ چھوڑا بھی ہے؟ اور ابو
طالب کے وارث عقیل اور طالب بنے تھے اور جعفر اور
علی رضی اللہ عنہما کو ابو طالب کی میراث نہیں ملی اس لئے
کہ ابو طالب کے انتقال کے وقت یہ دونوں حضرات
مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے اسی لئے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایمان والا کافر کا وارث
نہیں بنتا۔

اور اسامہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے
فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوگا۔

۲۷۳۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: دو (ادیان) دینوں والے ایک دوسرے
کے وارث نہیں ہو سکتے۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے بھی روایت کیا اور کافر تو بالاجماع مسلمان کا وارث نہ ہوگا اور اکثر علماء
کے نزدیک مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا۔ احادیث باب جمہور کی دلیل ہیں۔

۷ : بَابُ مِيرَاثِ الْوَلَاءِ

باب: ولاء کی میراث

۲۷۳۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ ثنا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ تَزَوَّجَ رَبَابُ بْنُ خَدِيفَةَ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ سَهْمٍ أُمَّ وَأَبْلَ بِنْتِ مَعْمَرِ الْجُمَحِيَّةِ فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ تَوْقِيثَ أُمَّهُمْ فَوَرَّثَهَا بَنُوهَا رِبَاعًا وَوَلَاءَ مَوَالِيهَا فَخَرَجَ بِهِمْ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ إِلَى الشَّامِ فَمَا تَوَأَفَى طَاعُونَ عُمَوِاسٍ فَوَرَّثَهُمْ عُمَرُ وَكَانَ غَضِبَهُمْ فَلَمَّا رَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ جَاءَ بَنُو مَعْمَرٍ يُخَاصِمُونَهُ فِي وَوَلَاءِ أَخْتِهِمْ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَقْضَى بَيْنَكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَحْرَزَ الْوَالِدُ وَالْوَالِدُ فَهُوَ لِعَضَّتِهِ مَنْ كَانَ قَالَ فَقَضَى لَنَا بِهِ وَكَتَبَ لَنَا بِهِ كِتَابًا فِيهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَآخِرُ حَتَّى إِذَا اسْتَخْلَفَ عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مَرْوَانَ تَوْقِي مَوْلَى لَهَا وَتَرَكَ الْفِي دِينَارٍ فَبَلَغَنِي أَنَّ ذَلِكَ الْقَضَاءَ قَدْ غَيَّرَ فَخَاصِمُوا إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ فَرَفَعْنَا إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَاتَيْنَاهُ بِكِتَابِ عُمَرَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَا أَنْ هَذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُشَكُّ فِيهِ وَمَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أُمَّهُ الْمَدِينَةَ بَلَغَ هَذَا أَنْ يُشَكَّرَ فِي هَذَا الْقَضَاءِ فَقَضَى لَنَا فِيهِ فَلَمْ نَزَلْ فِيهِ بَعْدُ .

۲۷۳۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصی فرماتے ہیں کہ رباب بن خدیفہ بن سعید بن سہم نے ام وائل بنت معمر جمیہ سے نکاح کیا انکے تین بچے ہوئے ان بچوں کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو تینوں بیٹے زمین اور ماں کے آزاد کردہ غلاموں کی ولاء کے وارث ہوئے۔ پھر عمرو بن عاص ان کو لے کر شام آئے یہ طاعون عمواس میں مر گئے تو عمرو ان کے وارث ہوئے وہ انکے عصبہ تھے۔ جب عمرو واپس آئے تو معمر کے بیٹے اپنی بہن کی ولاء کیلئے مقدمہ لے کر حضرت عمر کے پاس آئے۔ عمر نے فرمایا: میں تمہارے لئے وہی فیصلہ کروں گا جو میں نے نبی سے سنا۔ میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: جو اولاد یا والد کو مل جائے تو وہ اسکے عصبہ کو ملے گا خواہ کوئی ہو۔ عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے ولاء کا فیصلہ ہمارے حق میں کر دیا اور ہمارے لئے ایک حکم نامہ لکھ دیا جس میں عبدالرحمن بن عوف اور زید بن ثابت اور ایک تیسرے صاحب کی شہادت تھی۔ جب عبدالملک بن مروان خلیفہ بنا تو ام وائل کا انتقال ہو گیا اور اس نے ایک آزاد کردہ غلام اور دو ہزار اشرفی ترکہ میں چھوڑی مجھے اطلاع ملی کہ عمر کا فیصلہ بدل دیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ ہشام بن اسمعیل کے پاس لے گئے تو اس نے ہمیں عبدالملک کے پاس بھیج دیا ہم اسکے پاس حضرت عمر کا لکھا ہوا فیصلہ لے گئے۔ کہنے لگا میں سمجھتا تھا کہ اس فیصلہ میں کسی کو شک نہ ہوگا اور مجھے یہ خیال نہ ہوا کہ مدینہ والوں کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ وہ اس فیصلہ میں شک کرنے لگے ہیں پھر اس نے ہمارے حق میں اس کا فیصلہ کر دیا پھر ہم ہی اس پر قابض رہے۔

۲۷۳۳ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے

۲۷۳۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ

قالا لنا وجميع ثنا سفیان عن عبد الرحمن ابن الأصبهانی
عن مجاهد بن وردان عن عروة بن الزبير عن عائشة ان
مولى النبي ﷺ وقع من نخله فمات وترك مالا ولم
يترك ولدا ولا حميما فقال النبي ﷺ اعطوا ميراثه
رجلا من اهل قرينه .

۲۷۳۳ : حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا حسين بن علي
عن رائدة عن محمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن
الحكم عن عبد الله بن شاذان عن بنت حفصة قال محمّد
يعني ابن ابي ليلى وهي اخت بن شاذان لأمه قالت مات
مولاى وترك ابنة فقسم رسول الله ﷺ ماله بينى وبين
ابنته فجعل لى النصف ولها نصف .

خلاصۃ الباب ☆ ولاء کا یہ اصول ہے کہ اس غلام یا باندی کے ذوی الفروض سے جو مال بچ جائے گا وہ آزاد کرنے
والے کو ملے گا اگر ذوی الفروض میں سے کوئی نہ ہو اور نہ قریب عصبات میں سے تو کل مال آزاد کرنے والے کو مل جائے گا
اور جب ایک مرتبہ ام وائل کے غلاموں کی ولاء اس کے بیٹوں کی وجہ سے سسرال والوں میں آگئی تو اب کبھی ام وائل کے
خاندان میں جانے والی نہیں جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ فرمایا۔ حدیث ۲۷۳۳: حالانکہ یہ میراث آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی تھی مگر انبیاء علیہم السلام نہ کسی کے وارث ہوئے اور نہ ان کا کوئی وارث ہوتا ہے اس لئے آپ نے میراث نہیں لی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی والوں کے لئے حکم فرما دیا کہ ان کو دے دو اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا
ایسے ہی امام اور حاکم وقت کو ایسی میراث رکھنے کا اختیار ہے۔

باب: قاتل کو میراث نہ ملے گی

۸ : بَابُ مِيرَاثِ الْقَاتِلِ

۲۷۳۵ : حدثنا محمد بن رُمح أَنبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
السَّخَّاقِ بْنِ أَبِي فَرَوَةَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ .

۲۷۳۶ : حدثنا علي بن محمد ومحمد بن يحيى قالا ثنا
عبيد الله بن موسى عن الحسن بن صالح عن محمد
بن سعيد وقال محمد بن يحيى عن عمرو بن شعيب

۲۷۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قاتل کو
ترکہ میں حصہ نہیں ملتا۔

۲۷۳۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن
کھڑے ہوئے اور فرمایا: بیوی خاوند کی دیت اور

۲۷۳۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن
کھڑے ہوئے اور فرمایا: بیوی خاوند کی دیت اور

دوسرے مال میں وراثت کی حقدار ہے۔ اور خاوند بیوی کی دیت اور دیگر اموال میں وراثت کا حقدار ہے بشرطیکہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو قتل نہ کرے اگر ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو عمداً قتل کرے تو نہ دیت میں وارث ہوگا نہ دیگر اموال میں اور اگر ان میں سے کوئی ایک خطاً قتل کرے تو دیگر اموال میں وارث ہوگا دیت میں وارث نہ ہوگا۔

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ الْمَرْأَةُ مَوْتٌ مِنْ دِينِ زَوْجِهَا وَمَالِهِ وَهُوَ يَرِثُ مِنْ دِينِهَا وَمَالِهَا مَا لَمْ يَقْتُلْ أَحَدَهُمَا صَاحِبَةً فَإِذَا قُتِلَ أَحَدُهُمَا عَمْدًا لَمْ يَرِثْ مِنْ دِينِهِ وَمَالِهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَةً عَمْدًا لَمْ يَرِثْ مِنْ دِينِهِ وَمَالِهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَةً خَطَأً وَرِثَ مِنْ مَالِهِ وَلَمْ يَرِثْ مِنْ دِينِهِ .

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث میں قاتل کے بارے میں قانون بیان فرمادیا کہ اپنے مورث کا قاتل محروم رہے گا۔ نیز خاوند بیوی کی دیت میں سے وارث ہوگا اور بیوی اپنے خاوند کی دیت میں سے بھی۔

۹ : بَابُ ذَوِي الْأَرْحَامِ

باب: ذوی الارحام

۲۷۳۷: حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ ایک مرد نے دوسرے مرد پر تیر چلایا اور اسے قتل کر دیا اس کا وارث صرف ایک ماموں تھا تو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب میں لکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور رسول مولى ہیں اس کے جس کا کوئی مولى نہ ہو اور جس کا اور کوئی وارث نہ ہو تو ماموں ہی اس کا وارث ہے۔

۲۷۳۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا وَ كَيْعُوبُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الزُّرِّيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حَنِيفِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيفِ أَنَّ رَجُلًا رَمَى رَجُلًا بِهِمْ فَقَتَلَهُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إِلَّا خَالَ فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ إِلَى عُمَرَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مُوَلَى بَنِي لَا مُوَلَى لَهُ وَالْخَالَ وَارِثٌ مِنْ لَا وَارِثٌ لَهُ .

۲۷۳۸: شام کے ایک صحابی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت مقدم بن ابی کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک ماں باپ کی اولاد ایک دوسرے کی وارث ہوگی نہ کہ صرف باپ شریک مرد اپنے ماں باپ شریک بھائی کا وارث ہوگا صرف باپ شریک بھائی کا وارث نہ ہوگا۔

۲۷۳۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا شَابَةُ ح : وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثنا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدِ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوَزِيِّ عَنِ الْمُقْدَامِ أَبِي حَكِيمَةَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ ذُونَ بَنِي الْعَلَاتِ يَرِثُ الرَّجُلُ إِخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمُّهُ ذُونَ إِخْوَتِهِ لِأَبِيهِ .

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث کو احمد اور ترمذی نے بھی روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اولوا الارحام بعضهم اولی بعض یعنی ناطقہ والے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں اور یہ شامل ہے ذوی الارحام کو بھی۔ جمہور ائمہ فرماتے ہیں کہ اگر بہت سے وارثوں میں ذوی الفروض یا عصبات میں سے کوئی نہ ہو تو ذوالارحام وارث ہوں گے اور یہ مقدم ہوں گے بیت المال پر۔

باب: عصبات کی میراث

۱۰ : بَابُ مِيرَاثِ الْعَصْبَةِ

۲۷۳۹: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حقیقی بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے نہ کہ صرف باپ شریک بھائی اپنے حقیقی بھائی کا وارث ہوگا نہ کہ صرف باپ شریک بھائی کا۔

۲۷۳۹ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْبُكْرَاوِيُّ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَعْيَانُ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ ذَوْنَ بَنِي الْغَلَاتِ يَرِثُ الرَّجُلُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمَّهُ ذَوْنَ إِخْوَتِهِ لِأَبِيهِ .

۲۷۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مال ذوی القروض میں تقسیم کرو جن کے حصے کتاب اللہ میں مذکور ہیں پھر جو اس سے بچ رہے تو وہ اس مرد کا ہے جو میت کے زیادہ قریب ہو۔

۲۷۴۰ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مُعْتَمِرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَقْسَمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَيَّ كِتَابِ اللَّهِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ .

خلاصہ الباب ☆ عصبہ عربی زبان میں پٹھے کو کہتے ہیں۔ شریعت میں عصبہ اس شخص کو کہتے ہیں جو گوشت پوست میں شریک ہو جس کے عیب دار ہونے سے خاندان میں عیب لگے عصبات میں سب سے زیادہ قریب بیٹے ہوتے ہیں پھر پوتے پھر باپ پھر دادا۔ پھر باپ کے بیٹے یعنی میت کے بھائی پھر دادا کے بیٹے یعنی میت کے چچے تائے پھر باپ کے دادا کے بیٹے یعنی میت کے باپ کے چچے تائے اور جب باپ کے بیٹے یعنی بھائی درجہ میں برابر ہوں تو ان میں سے زیادہ مستحق وہ ہوگا جو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے میت کا بھائی ہو مطلب یہ ہے کہ حقیقی بھائی غلاتی بھائی پر مقدم ہوگا۔

باب: جس کا کوئی وارث نہ ہو

۱۱ : بَابُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ

۲۷۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک مرد کا انتقال ہو گیا اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا سوائے ایک غلام کے جسے وہ آزاد کر چکا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ

۲۷۴۱ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ غَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ عَلَيَّ عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ لَهُ وَارِثًا إِلَّا عَبْدًا هُوَ عَتَقَهُ فَذَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِيرَاثُهُ إِلَيْهِ .

وسلم نے اس کی میراث اس آزاد کردہ غلام کو دلوادی۔

خلاصۃ الباب ☆ غلامی میراث سے روک دیتی ہے خواہ ناقص ہو یا کامل غلام جیسا بھی ہو میراث پانے کی صلاحیت نہیں رکھتا اس لئے کہ اس کے اندر مالک بننے کی صفت موجود نہیں ہے حدیث باب کی توجیہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبرعاً میراث دلائی تھی نہ کہ حصے کے طریقے پر کیونکہ اس کی میراث بیت المال کا حق تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں اختیار تھا۔

باب: عورت کو تین شخصوں کی میراث

ملتی ہے

۲۷۴۲: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کو تین شخصوں کی میراث ملتی ہے اپنے آزاد کردہ غلام کی اور اس لاوارث بچے کی جس کی اس نے پرورش کی اور اس بچہ کی جس کی وجہ سے خاوند سے لعان کیا۔

باب: جو انکار کر دے کہ یہ میرا بچہ نہیں

۲۷۴۳: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ جب آیت لعان نازل ہوئی تو اللہ کے رسول نے فرمایا: جو عورت کسی قوم میں اس بچہ کو داخل کرے جو اس قوم کا نہیں ہے تو اس کا اللہ سے کچھ تعلق نہیں اور اللہ اسے ہرگز اپنی جنت میں داخل نہ فرمائیں گے اور جو مرد بھی یہ جانتے ہوئے کہ یہ میرا بچہ ہے اپنا ہونے سے انکار کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت حجاب میں رکھیں گے کہ اسے دیدار خداوندی نصیب نہ ہوگا اور اسے تمام لوگوں کے سامنے رسوا کر دیں گے۔

۲۷۴۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس

۱۲ : بَابُ تَحْوِزِ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَ

مَوَارِيثَ

۲۷۴۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ تَنَا عُمَرُ بْنُ رُوْبَةَ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيِّ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَرْأَةُ تَحْوِزُ ثَلَاثَ مَوَارِيثَ عَيْقِبَهَا وَلَقَيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَا عَنْتَ عَلَيْهِ .

قال مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ مَارَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرَ هِشَامِ .

۱۳ : بَابُ مَنْ أَنْكَرَ وَوَلَدَهُ

۲۷۴۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ اللَّعَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَحَقَّتْ بِقَوْمٍ مِنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ أَنْكَرَ وَوَلَدَهُ وَقَدْ عَرَفَهُ احْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَضَحَهُ عَلَى رَأْسِ الْأَشْهَادِ .

۲۷۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

شُعَيْبٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كُفِّرَ بِأَمْرِي إِذْ عَاءُ نَسَبٍ لَا يَعْرِفُهُ أَوْ جَحْدُهُ وَإِنْ ذُقَ .
 اس کا سبب دقیق ہو اس کا انکار کرنا کفر ہے۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث میں لفظ "کفر" سے مراد ناشکری ہے پس ایسا آدمی ناشکر ہے اپنے باپ کا ان احادیث میں سخت وعید سنائی گئی ہے اس شخص پر جو اپنا نسب جھوٹ بنائے افسوس ہے کہ لوگ خدا اور رسولؐ سے نہیں شرماتے بھلا اس سے کیا فائدہ ہے کہ ہم اپنے حقیقی باپ یا قوم کو چھپا کر دوسری قوم میں شریک ہوں۔

باب: بچہ کا دعویٰ کرنا

۱۴ : بَابُ فِي ادِّعَاءِ الْوَلَدِ

۲۷۳۵ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی باندی یا آزاد عورت سے بدکاری کرے اس کا بچہ حرامی ہے نہ وہ بچہ اس کا وارث ہوگا نہ یہ اس بچہ کا وارث ہوگا۔

۲۷۳۵ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا يحيى بن اليمان عن المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن من جده رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غاهر من غاهر أمة أو حرّة فولدته ولد زنا يربك ولا يورث .

۲۷۳۶ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: جس بچہ کا نسب اس کے باپ کے مرنے کے بعد اس سے ملایا جائے اس طرح کہ اس کے وارث اس کے مرنے کے بعد یہ دعویٰ کریں کہ یہ اس کا بچہ ہے تو آپ نے اس کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ جو بچہ ایسی باندی سے ہو جو بوقت صحبت اس کی ملک تھی تو یہ بچہ اس شخص سے مل جائے گا جس سے ان ورثہ نے اس کو ملایا اور اس سے قبل جو میراث تقسیم ہوئی اس میں سے اسے حصہ نہ ملے گا البتہ جو میراث ابھی تقسیم نہیں ہوئی اس میں سے اسے حصہ ملے گا اور جس باپ کی طرف اسکی نسبت کی جا رہی ہے اگر اس نے زندگی میں اس نسب کا انکار کر دیا (کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے) تو پھر اسکا نسب اس سے ثابت نہ ہوگا اور اگر بچہ ایسی باندی کا ہو جو اس شخص کی ملک نہیں ہے یا آزاد عورت سے ہو جس

۲۷۳۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ بِلَالِ الدِّمَشْقِيُّ أَنبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْتَلْحِقٍ اسْتَلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَى لَهُ ادِّعَاءُ وَرِثَتُهُ مِنْ بَعْدِهِ فَقَضَى إِنْ مِنْ أُمَّةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لِحِقَ بِمَنْ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ فِيمَا قَسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ وَمَا أَذْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ لَمْ يَقْسَمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ وَلَا يُلْحِقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أُمَّةٍ لَا يَمْلِكُهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ غَاوَرَ بِهَا فَإِنَّهُ لَا يُلْحِقُ وَلَا يُورَثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ ادِّعَاءُ فَهُوَ وَلَدُ زَنَا لِأَهْلِ أُمَّةٍ مَنْ كَانُوا حُرَّةً أَوْ أُمَّةً .

قال مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ يَعْنِي بِذَلِكَ مَا قَسِمَ فِي

الجاهليّة قبل الإسلام .

کے ساتھ اس نے بدکاری کی تو اس بچہ کا نسب کبھی اس مرد سے ثابت نہ ہوگا نہ ہی یہ بچہ اس مرد کا وارث بن سکے گا اگرچہ جس مرد کی طرف اس بچہ کی نسبت کی جا رہی ہے اس نے اس بچہ کا دعویٰ کیا ہو (کہ یہ میرا بچہ ہے) کیونکہ یہ بچہ ولد الزنا ہے اور عورت کے خاندان والوں کے پاس رہے گا خواہ آزاد ہو یا باندی حدیث کے راوی محمد بن راشد کہتے ہیں کہ پہلے میراث تقسیم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں میراث تقسیم ہوئی ہو۔

پاب: حق و لاء فروخت کرنے اور ہبہ

۱۵ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْوَلَاءِ

کرنے سے ممانعت

وَعَنْ هَبْتِهِ

۲۷۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حق و لاء بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۷۳۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا شُعْبَةُ وَشَفِيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبْتِهِ .

۲۷۳۸: حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حق و لاء فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۷۳۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ غَبِيَةَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبْتِهِ .

خلاصہ الباب ☆ کیونکہ ولا بھی ایک طرح کی رشتہ داری ہے اس کو فروخت کرنا اور ہبہ دونوں جائز نہیں جمہور ائمہ کا یہی مذہب ہے۔

پاب: ترکوں کی تقسیم

۱۶ : بَابُ قِسْمَةِ الْمَوَارِيثِ

۲۷۳۹: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میراث دور جاہلیت میں تقسیم ہو چکی تو وہ تقسیم جاہلیت برقرار رہے گی (اب قانون اسلام کے مطابق ازسرنو اس کی تقسیم نہ ہوگی کیونکہ اس میں بہت حرج ہے) اور قانون اسلام آنے کے بعد ہر میراث اسلامی اصولوں کے مطابق تقسیم ہوگی۔

۲۷۳۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمْحٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَقِيلِ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ قَسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ اذْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ .

۱۷ : بَابُ إِذَا اسْتَهَلَّ

الْمَوْلُودُ

وَرِثَ

پاپ: جب نومولود میں آثار حیات

مثلاً رونا چلا نا وغیرہ معلوم ہوں تو وہ بھی

وارث ہوگا

۲۷۵۰: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بچہ چلائے تو اس کا جنازہ ادا کیا جائے اور اسے میراث میں حصہ بھی دیا جائے۔

۲۷۵۱: حضرت جابر بن عبد اللہ اور مسور بن محزم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ وارث نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ چلائے اور روئے فرماتے ہیں کہ رونے سے مراد یہ ہے کہ آثار حیات ظاہر ہوں مثلاً رونا، چیخنا، چھینکنا۔

۲۷۵۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صَبِيٌّ عَلَيْهِ وَوَرِثَ .

۲۷۵۱ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبَدْمَشْقِيُّ ثَنَا مُرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ ابْنُ الْمُسْتَيْبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرِثُ الصَّبِيُّ حَتَّى يَسْتَهْلَ ضَارِحًا قَالَ وَاسْتَهْلَأَهُ أَنْ يَبْكِيَ وَيَصِيحَ أَوْ يَفْطَسَ .

خلاصہ الباب ☆ زندہ کانچے کا یہی حکم ہے لیکن اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو وہ وارث نہیں ہوگا۔

۱۸ : بَابُ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَيَّ

يَدِي الرَّجُلِ

پاپ: ایک مرد دوسرے کے ہاتھوں اسلام

قبول کرے

۲۷۵۲: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اہل کتاب مرد دوسرے مرد کے ہاتھوں اسلام قبول کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: جس کے ہاتھوں اسلام قبول کیا وہ تمام لوگوں میں اس کے زیادہ قریب ہے زندگی اور موت دونوں حالتوں میں۔

۲۷۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمًا الدَّارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ لِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يُسَلِّمُ عَلَيَّ يَدِي الرَّجُلِ قَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاةٍ وَمَمَاتِهِ .

خلاصہ الباب ☆ جمہور کے نزدیک یہ حکم ابتدا اسلام میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الجہاد

جہاد کے ابواب

۱ : بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۲۷۵۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدِ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَإِيمَانًا بِي وَتَصَدِيقًا بِرَسُولِي فَهُوَ عَلَى ضَامِنٍ أَنْ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجَعَهُ إِلَى مَسْكَبِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَيَّ الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَخْرُجُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَطِيبُ أَلْفُسُهُمْ فَيَتَخَلَّفُونَ بَعْدِي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَوْ دَدْتُ أَنْ أَعْرُوزَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَقْتَلَ ثُمَّ أَعْرُوزَ فَأَقْتَلَ ثُمَّ أَعْرُوزَ فَأَقْتَلَ .

بَابُ : اللّٰہ کے راستے میں لڑنے کی

فضیلت

۲۷۵۳ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں نکلے اور صرف راہِ خدا میں لڑنا، اللہ پر ایمان لانا اور رسولوں کی تصدیق ہی اسکے نکلنے کا باعث بنی تو اللہ پر اسکی ضمانت ہے یا اسے جنت میں داخل فرمائینگے یا اس کو اس گھر میں واپس بھیجیں گے جس سے وہ نکلا، جو اجر یا غنیمت اس نے حاصل کیا اس سمیت۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر مجھے اہل اسلام کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں راہِ خدا میں نکلنے والے کسی لشکر کے پیچھے ہرگز نہ بیٹھتا لیکن میرے پاس اتنی وسعت نہیں کہ سب کو سواریاں دوں اور سب میں اتنی وسعت نہیں کہ (میں جاؤں تو) میرے ساتھ چلیں اور (اگر میں ہمیشہ جاؤں کبھی پیچھے نہ بیٹھوں تو) انکے دلوں کو اطمینان نہ ہوگا تو یہ

میرے بعد پیچھے رہیں گے (کڑھتے رہیں گے کہ کاش ہم بھی جہاد میں شریک ہوتے) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں لڑوں پھر قتل کر دیا جاؤں پھر (زندہ ہو کر) لڑوں پھر قتل کر دیا جاؤں پھر لڑوں پھر شہید کر دیا جاؤں۔

۲۷۵۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو شَرِيْبٍ قَالَا ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَضْمُونٌ عَلَى اللَّهِ إِمَّا أَنْ يُلْفِتَهُ إِلَى مَغْفِرَتِهِ وَرَحْمَتِهِ وَإِمَّا أَنْ يُرْجِعَهُ بِأَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَمِثْلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمِثْلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ حَتَّى يَرْجِعَ .

۲۷۵۴ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راہِ خدا میں لڑنے والے کا اللہ ذمہ دار ہے یا تو اسے اپنی بخشش و رحمت کے ساتھ ملا لے گا اور یا اجر و غنیمت کے ساتھ واپس لوٹا دے گا۔ راہِ خدا میں لڑنے والے کی مثال اس روزہ دار کی سی ہے جو قیام کرے اور ست نہ ہو یہاں تک کہ مجاہد واپس آئے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث مبارک میں جہاد کی فضیلت بیان کی گئی ہے جہاد اسلام کا ایک رکن ہے جس کی فرضیت متفق علیہ ہے اس کی فرضیت کے بارے میں کسی کا اختلاف نہیں۔ نیت کے خالص ہوتے ہوئے اگر جہاد کیا تو سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں سوائے فرض اور حقوق العباد کے۔ جہاد کی فضیلت بہت سی احادیث میں وارد ہوئی ہے ابو داؤد نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جہاد قائم ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بھیجا ہے اور قیامت تک رہے گا یہاں تک کہ میری امت دجال سے لڑے گی اور جہاد باطل نہیں ہوگا کسی ظالم کے ظلم کرنے سے یا کسی عادل کے عدل سے اور صحیح بخاری میں مرفوع روایت ہے کہ جس کے پاؤں اللہ کی راہ میں گر دپڑے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دے گا۔ غرض مؤمن کے لئے جہاد سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں جس کی وجہ سے جنت میں جانے کی توقع زیادہ ہو اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مسلمانوں کو یہ عمل نصیب کرے جس سے اسلام کی ترقی ہوئی تھی اور آئندہ بھی اس سے ہوگی اور جب مسلمانوں نے جہاد کو چھوڑ دیا اسلام اور مسلمانوں کی ہیبت ختم ہوگئی اور مسلمان ذلیل و خوار ہو گئے۔

باب: راہِ خدا میں ایک صبح اور ایک

شام کی فضیلت

۲۷۵۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راہِ خدا میں ایک صبح یا ایک شام بہتر ہے دنیا سے اور دنیا کے تمام ساز و سامان سے۔

۲۷۵۶ : حضرت ہبل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و ما فیہا سے

۲ : بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ

اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۲۷۵۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

۲۷۵۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ ثنا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

فیہا۔

بہتر ہے۔

۲۷۵۷ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثنا حميد عن انس بن مالك ان رسول الله ﷺ قال لغدوة او روحة في سبيل الله خير من الدنيا وما فيها .

۲۷۵۷ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

خلاصہ الباب ☆ جہاد کی اہمیت کو واضح فرمادیا کہ اگر کوئی شخص ایک صبح یا ایک شام بھی جہاد جیسے بابرکت عمل میں گزارے تو اس کا یہ عمل دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سب سے زیادہ بہتر ہے۔

۳ : بَابُ مَنْ جَهَّزَ

بَابُ مَنْ جَهَّزَ

ساماں فراہم کرنا

غازیاً

۲۷۵۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يونس بن محمد ثنا ليث بن سعد عن يزيد بن عبد الله بن الهادي عن الوليد ابن الوليد عن عثمان بن عبد الله بن سراقه عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من جهز غازياً في سبيل الله حتى يستقبل كان له مثل أجره حتى يموت أو يرجع .

۲۷۵۸ : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو شخص راہِ خدا میں لڑنے والے کو سامان فراہم کرے یہاں تک کہ وہ روانہ ہو جائے تو اس سامان فراہم کرنے والے کو بھی مجاہد کے برابر اجر ملتا رہے گا یہاں تک کہ مجاہد اس سے دنیا چلا جائے یا واپس لوٹ آئے۔

۲۷۵۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا عبدة بن سليمان عن عطاء عن زيد بن خالد الجهني رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جهز غازياً في سبيل الله كان له مثل أجره من غير ان ينقص من أجره الغازی شيئاً .

۲۷۵۹ : حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے راہِ خدا میں لڑنے والے کو سامان فراہم کیا تو اس کو بھی غازی کے برابر اجر ملے گا غازی کے اجر میں کچھ بھی کمی کئے بغیر۔

خلاصہ الباب ☆ یہ حدیث مرسل ہے ویسے راوی اس کے ثقہ ہیں۔

۴ : بَابُ مَنْ جَهَّزَ خَرَجَ كَرِيحًا

۴ : بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

۲۷۶۰ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثنا حماد بن زيد ثنا أيوب عن أبي قلابة عن أبي أسماء عن ثوبان رضي الله

۲۷۶۰ : حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین اشرفی

تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل دینار ینفقہ الرجل دینار ینفقہ علی عیالہ دینار ینفقہ علی فرس فی سبیل اللہ ودینار ینفقہ الرجل علی أصحابہ فی سبیل اللہ۔

(مال) جسے مرد خرچ کرے وہ اشرقی ہے جو اپنے عیال پر خرچ کرے اور وہ اشرقی ہے جو راہِ خدا کسی گھوڑے پر خرچ کرے اور وہ اشرقی ہے جو مرد راہِ خدا میں لڑنے والے اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔

۲۷۶۱ : حدثنا ہارون بن عبد اللہ الحمالی ثنا بن ابی فدیک عن الخلیل ابن عبد اللہ عن الحسن عن علی بن ابی اسب طالب و ابی الدرداء و ابی ہریرۃ و ابی عبد اللہ بن عمر و عبد اللہ بن عمرو و جابر بن عبد اللہ و عمران بن الحصین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے راہِ خدا میں خرچہ بھیجا اور خود اپنے گھر ٹھہرا رہا اسے ہر درہم کے بدلے سات سو درہم (کا ثواب) ملے گا اور جو راہِ خدا میں لڑا اور اس راہ میں خرچ کیا اس کو ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم کا ثواب ملے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اور اللہ دو چند فرماتا ہے جس کے لئے چاہے۔“

خلاصہ الباب ☆ سبحان اللہ! حق تعالیٰ شانہ کے پاس بہت بڑے خزانے موجود ہیں ایک عمل پر ساٹھ لاکھ روپیہ کا ثواب ہے۔

باب: جہاد چھوڑنے کی سخت وعید

۲۷۶۲ : حدثنا ہشام بن عمار ثنا الولید بن مسلم ثنا یحییٰ بن الخارث الذماری عن القاسم عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یغز او ینجہز او ینخلف غازیاً فی اہلہ بخیر اصابہ اللہ سبخانہ بقارغۃ قبل یوم القیامۃ۔

۲۷۶۳ : حدثنا ہشام بن عمار ثنا الولید ثنا ابو زافع ہو اسماعیل بن زافع عن سمنی مولی ابی بکر عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

۲۷۶۲: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نہ لڑائی کی نہ سامان فراہم کیا نہ اللہ کی راہ میں لڑنے والے کے پیچھے اس کے گھر والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا تو اللہ سبحانہ روز قیامت سے قبل اس کو سخت مصیبت میں مبتلا فرمائیں گے۔

۲۷۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ سے ملے ایسی حالت میں اس پر راہِ خدا کے زخم کا کوئی نشان

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ وَلَيْسَ لَهُ انْتِرْفَى سَبِيلَ اللَّهِ نَهَ هُوَ تَوَهُ اللَّهُ سَ إِسَى حَالَتِ مِى مَلَى كَا كَ اس مِى لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثَلْمَةٌ .
کو تا ہی ہوگی۔

☆ خلاصۃ الباب جہاد جیسے عظیم اسلامی رکن میں حصہ نہ لینے کا اتنا بڑا مجرم ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ اگر خود جہاد نہ کر سکے تو مجاہدین کی امداد کرے ہتھیار اور سامان اور خرچ سے۔ حدیث ۶۳ ۶۷: بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بارے میں ہے کہ جس پر جہاد فرض ہو اور وہ نہ کرے۔

پاب: جو (معقول) عذر کی وجہ سے جہاد نہ

۶ : بَابٌ مِّنْ حَبْسَةِ الْعُذْرِ عَنِ

کرسکا

الْجِهَادِ

۶۳ ۶۷: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبیؐ تبوک کی لڑائی سے واپس ہوئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا: مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم جہاں بھی چلے اور جو وادی بھی تم نے طے کی وہ اس میں (ثواب کے اعتبار سے) تمہارے ساتھ ہی تھے۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! حالانکہ وہ مدینہ میں تھے؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ مدینہ میں تھے انکو مجبوری نے روک لیا۔

۶۳ ۶۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي غَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ قَدْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لِقَوْمًا مَا بَسْرْتُمْ مِنْ مَسِيرٍ وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ فِيهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ قَالُوا وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حِينَئِذٍ الْعُذْرُ .

۶۵ ۶۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ مدینہ میں کچھ مرد ایسے ہیں کہ تم نے جو وادی بھی طے کی اور جو راستہ بھی چلے وہ تمہارے ساتھ اجر میں شریک رہے اس لئے کہ مجبوری نے انہیں روک لیا تھا۔

۶۵ ۶۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ رِجَالًا مَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا وَلَا سَلَكْتُمْ طَرِيقًا إِلَّا شَرِكُواكُمْ فِي الْأَجْرِ حِينَئِذٍ الْعُذْرُ .
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَاجَةَ أَوْ كَمَا قَالَ كَتَبْتُهُ لِقَطَا .

☆ خلاصۃ الباب مطلب یہ ہے کہ اگر کسی بیماری وغیرہ میں مبتلا ہو جائے تو ایسے شخص کو جہاد کا ثواب ملے گا۔

پاب: راہ خدا میں مورچہ میں

۷ : بَابُ فَضْلِ الرَّبَاطِ فِي

رہنے کی فضیلت

سَبِيلِ اللَّهِ

۶۶ ۶۷: حضرت عثمان بن عفان نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا کہا: اے لوگو! میں نے اللہ کے رسول سے ایک

۶۶ ۶۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اسْلَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الرَّبِيعِ

قَالَ خَطَبَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُمْنَعَنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِهِ إِلَّا الضَّنُّ بِكُمْ وَبِصَحَابَتِكُمْ فَلْيَخْتَرْ مُخْتَارَ لِنَفْسِهِ أَوْ لِيَدْعُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَابَطَ لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ كَانَتْ كَأَلْفِ لَيْلَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا .

حدیث سنی اور تمہیں بیان کرنے سے مجھے کوئی چیز مانع نہ ہوئی مگر تم پر اور تمہارے ساتھیوں پر بخل (کہ یہ حدیث سننے کے بعد سب جہاد کیلئے نکل کھڑے ہوں گے اور میرے ساتھ کوئی نہ رہے گا) سو ہر شخص کو اختیار ہے کہ عمل کرے یا نہ کرے میں نے اللہ کے رسول کو یہ فرماتے سنا جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں ایک شب مورچہ میں رہے اسے ہزار روزوں اور ہزار شب بیداریوں کا اجر ملے گا۔

۲۷۶۷ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ زُهْرَةَ بِنْتِ مَعْبِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَجْرِي عَلَيْهِ أَجْرُ عَمَلِهِ الصَّالِحِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَأَجْرِي عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ مِنَ الْفِتَنِ وَبِعَثَّةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمِنًا مِنَ الْفِرْعِ .

۲۷۶۷ : حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: جو راہِ خدا میں رباط کی حالت میں اس دنیا سے گیا جو بھی عمل وہ کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس کا اجر جاری فرمادیں گے (موت کی وجہ سے موقوف نہ ہوگا) اور اللہ تعالیٰ اس کا رزق بھی (قبر اور جنت میں) جاری فرمادیں گے اور وہ عذابِ قبر کی آزمائشوں سے مامون رہے گا اور اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے ہر خوف و گھبراہٹ سے مطمئن اٹھائیں گے۔

۲۷۶۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ سُمْرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبَ السَّلْمِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِبَاطِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِينَ مُخْتَبِئًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ أَكْبَرُ أَجْرٍ مِنْ عِبَادَةِ مِائَةِ سَنَةِ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا وَرِبَاطِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِينَ مُخْتَبِئًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَكْبَرُ أَجْرٍ مِنْ عِبَادَةِ مِائَةِ سَنَةِ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا (أَرَاهُ قَالَ) مِنْ عِبَادَةِ أَلْفِ سَنَةِ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا فَإِنَّ رُدَّةَ اللَّهِ إِلَى أَهْلِهِ سَالِمًا لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ سِنَةٌ أَلْفِ سَنَةٍ وَتُكْتَبُ لَهُ الْحَسَنَاتُ وَيُجْرَى لَهُ أَجْرُ الرِّبَاطِ إِلَى

۲۷۶۸ : حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کے ناکہ پر غیر رمضان میں راہِ خدا میں ایک روزہ کا رجب جو اللہ سے ثواب کی امید پر کیا جائے سو سال کی عبادتِ روزوں اور شب بیداری سے زیادہ اجر کا باعث ہے اور ماہِ رمضان میں اللہ سے ثواب کی امید پر مسلمانوں کے ناکہ پر ایک روزہ راہِ خدا کا رباط اللہ کے ہاں زیادہ فضیلت والا اور زیادہ اجر کا باعث ہے ہزار برس کی عبادتِ روزوں اور شب بیداری سے اگر اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو سلامتی سے گھر پہنچادیں تو ہزار برس (بھی زندہ رہے) اس کا گناہ نہ لکھا جائے گا اور اس کیلئے نیکیاں لکھی

یوم القيامة.

جائیں گی اور رباط کا ثواب اس کو تا قیامت ملتا رہے گا۔

☆ خلاصہ الباب یعنی میں نے چاہا کہ تم میرے پاس رہو۔ سبحان اللہ کتنا مبارک عمل ہے کہ اتنی بڑی فضیلت اور مرتبہ رفیع حاصل ہوتا ہے۔ رباط اور مرابطہ ربط سے بنا ہے جس کے اصلی معنی باندھنے کے ہیں اسی وجہ سے رباط کے معنی گھوڑے باندھنے اور جنگ کی تیاری کے لئے جاتے ہیں قرآن کریم میں اسی معنی کے لئے آتا ہے ومن رباط الخیل اصطلاح قرآن و حدیث میں یہ لفظ دو معنی کے لئے استعمال ہوا ہے اول اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے لئے جنگی گھوڑے اور جنگی سامان کے ساتھ مسلح رہنا لازمی ہے تاکہ دشمن اسلامی سرحد کی طرف رخ کرنے کی جرأت نہ کرے۔ دوسرے نماز جماعت کی ایسی پابندی کہ ایک نماز کے بعد ہی دوسری نماز کے انتظار میں رہے یہ دونوں چیزیں اسلام میں بڑی مقبول عبادت ہیں جن کے فضائل بے شمار ہیں۔ احادیث باب میں بھی چند فضائل بیان فرمائے گئے ہیں۔

پاپ: راہ خدا میں چوکیدار اور اللہ کبر کہنے

۸ : بَابُ فَضْلِ الْحَرَسِ وَ التَّكْبِيرِ فِي

کی فضیلت

سَبِيلِ اللَّهِ

۲۷۶۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ رحمت فرماتے ہیں لشکر کے چوکیدار پر۔

۲۷۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجِمَ اللَّهُ حَارِسَ الْحَرَسِ .

۲۷۷۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: راہ خدا میں ایک شب کی پہرہ داری مرد کے اپنے گھر میں سال بھر کے روزوں اور شب بیداری سے افضل ہے ایک سال تین سو ساٹھ یوم کا اور ایک یوم ہزار سال کے برابر۔

۲۷۷۰ : حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَالِدِ بْنِ أَبِي الطَّوَيْلِ قَالَ سَمِعْتُ انسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حَرَسَ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صِيَامِ رَجُلٍ وَقِيَامِهِ فِي أَهْلِهِ أَلْفَ سَنَةٍ السَّنَةُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ يَوْمًا وَالْيَوْمُ كَأَلْفِ سَنَةٍ .

۲۷۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی اور ہر اونچائی پر اللہ اکبر کہنے کی۔

۲۷۷۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكَيْعٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَيَّ كُلِّ شَرَفٍ .

☆ خلاصہ الباب یعنی ہزار ایسے برس کی عبادت اور روزے سے افضل ہے جن کا ہر ایک دن ہزار سال کا ہو۔ امام حاکم نے کہا ہے کہ سعید بن خالد انس کے نام پر موضوع حدیثیں بیان کرتا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

۹ : بَابُ الْخُرُوجِ فِي

النَّفِيرِ

پایہ: جب لڑائی کا عام حکم ہو تو

لڑنے کے لئے جانا

۲۷۷۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ ذِكْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَانْطَلَقُوا قِبَلَ الصُّوْتِ فَتَنَقَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصُّوْتِ وَهُوَ عَلِيُّ فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُدِي مَا عَلَيْهِ سَرَجٌ فِي عُنُقِهِ السِّيفُ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَنْ تَرَاعُوا يَرُدُّهُمْ ثُمَّ قَالَ لِلْفَرَسِ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ.

قال حماد وحدثني ثابت أو غيره قال كان فرسا لابي طلحة يبطأ فما سبق بعد ذلك اليوم.

۲۷۷۲ : ایک مرتبہ نبی کے تذکرہ میں حضرت انس بن مالک نے فرمایا: آپ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور بہادر تھے ایک شب مدینہ والے گھبرا گئے (کہہیں دشمن نہ آ گیا ہو) اور آواز کی جانب چلنے لگے تو انہیں اللہ کے رسول ملے۔ آپ ان سے پہلے ہی آواز کی طرف پہنچ چکے تھے اور آپ ابو طلحہ کے گھوڑے کی تنگی پیٹھ پر سوار تھے۔ آپ کی گردن میں شمشیر تھی اور فرما رہے تھے لوگو گھبراؤ مت آپ لوگوں کو گھروں کو واپس بھیج رہے تھے۔ پھر آپ نے اس گھوڑے کے بارے میں فرمایا: ہم نے اسے سمندر (کی طرح رواں اور تیز رفتار) پایا۔ حماد کہتے ہیں کہ مجھے ثابت نے یا کسی اور نے بتایا کہ ابو طلحہ کا یہ گھوڑا پہلے بہت ست تھا اس کے بعد وہ کسی سے پیچھے نہ رہا۔

۲۷۷۳ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سے جہاد میں نکلنے کو کہا جائے تو نکل پڑو۔

۲۷۷۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا کا غبار اور روزِ خ کا دھواں (کبھی بھی) مسلمان بندے کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتا۔

۲۷۷۵ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے راہِ خدا میں ایک شام لگائی اسے روزِ قیامت اس غبار

۲۷۷۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ بَكَّارٍ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْوَلِيدِ ابْنِ بَشِيرٍ ابْنِ أَبِي أَرْطَاةَ ثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَفَرْتُمْ فَانْفِرُوا.

۲۷۷۴ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بِنِ كَاسِبٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ عِيْسَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْمَعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانٌ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ مُسْلِمٍ.

۲۷۷۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بِنِ يَزِيدَ بِنِ ابْرَاهِيمَ التُّسْرِيُّ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاحَ رَوْحَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ لَهُ

بِمِثْلِ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مَسْكًَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

کے برابر جو اسے لگا کستوری ملے گی۔

۱۰ : بَابُ فَضْلِ غَزْوِ الْبَحْرِ

باب: بحری جنگ کی فضیلت

۲۷۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَلْبَانَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَبَّانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامِ بِنْتِ مَلْحَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَقْبَطَ يَتَسَبَّمُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ سَأَسُّ مِنْ أُمَّتِي عُرْضًا عَلَيَّ بِرُكْبُونِ ظَهَرَ هَذَا الْبَحْرِ كَالْمَلُوكِ عَلَى الْأَسْرِ قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ ففَعَلَ مِثْلَهَا ثُمَّ قَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَاجَابَهَا مِثْلَ جَوَابِهِ الْأَوَّلِ قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عِبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ غَارِيَةَ أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مَعَارِيَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَلَمَّا أَنْصَرَفُوا مِنْ غَزَاتِهِمْ قَابِلِينَ فَتَزَلُّوا الشَّامَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةً لَتُرَكَبَ فَصَرَ عَنْهَا فَمَاتَتْ .

۲۷۷۶: حضرت ام حرام بنت ملحانؓ فرماتی ہیں کہ ایک روز اللہ کے رسولؐ میرے قریب ہی استراحت فرما ہوئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو اس سمندر کی پشت پر سوار ہو گئے بالکل ایسے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں (اس سے مجھے خوشی ہوئی)۔ ام حرامؓ نے عرض کیا: اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمادے۔ آپؐ نے ان کیلئے یہ دعا فرمائی پھر دوبارہ آنکھ لگ گئی پھر آپؐ نے ایسا ہی کیا اور ام حرامؓ نے پہلی بات دہرائی اور آپؐ نے سابقہ جواب دیا تو عرض کرنے لگیں: میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی اس لشکر میں شامل فرمادے۔ فرمایا: تم پہلے لشکر میں ہو گی۔ انسؓ فرماتے ہیں جب مسلمانوں نے پہلی بار امیر معاویہؓ کے ساتھ سمندری جنگ کیلئے سفر کیا تو ام حرامؓ اپنے خاوند عبادہ کے ساتھ جہاد کے لئے نکلیں جب جنگ سے واپس ہوئے تو شام میں پڑاؤ ڈالا حضرت ام حرامؓ کے قریب جانور کیا گیا کہ سوار ہوں تو اس جانور نے انہیں گرا دیا اور وہ انتقال کر گئیں۔

۲۷۷۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ مَعَارِيَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ لَيْثِ ابْنِ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ مِثْلُ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ وَالَّذِي يَسْدُرُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَجِّطِ فِي ذِمَّةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ .

۲۷۷۷: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دریا کی ایک جنگ خشکی کی دس جنگوں کے برابر ہے اور دریائی سفر میں جس کا سر چکرائے وہ اس شخص کی مانند ہے جو راہِ خدا میں اپنے خون میں لت پت ہو۔

۲۷۷۸ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْجَبَرِيُّ نَا قَيْسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيُّ نَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ الشَّافِيُّ عَنْ سَلِيمِ

۲۷۷۸: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا

بْنِ غَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ مِثْلُ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ وَالَّذِي يَسْدُرُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَجِّطِ فِي دَمِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ.

ایک بحری جنگ دس بری جنگوں کے برابر (باعث اجر و ثواب) ہے اور سمندری سفر میں جس کا سر چکرائے وہ اس شخص کی مانند ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں خون میں لت پت ہو۔

يَقُولُ شَهِيدُ الْبَحْرِ مِثْلُ شَهِيدِ الْبَرِّ وَالْمَائِدَةُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَجِّطِ فِي دَمِهِ فِي الْبَرِّ وَمَا بَيْنَ الْمَوْجَتَيْنِ كَقِطَاعِ الدُّنْيَا فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَلَّ مَلَكُ الْمَوْتِ يَقْبِضُ الْأَرْوَاحَ إِلَّا شَهِيدَ الْبَحْرِ فَإِنَّهُ يَتَوَلَّى قَبْضَ أَرْوَاحِهِمْ وَيَغْفِرُ لِشَهِيدِ الْبَرِّ الذُّنُوبَ كُلَّهَا إِلَّا الذَّنْبَ وَلِشَهِيدِ الْبَحْرِ الذُّنُوبَ وَالذَّنْبَ.

نیز فرمایا: بحری شہید دو بری شہیدوں کے برابر ہے اور سمندری سفر میں جسکا جی متلائے وہ خشکی میں خون میں لت پت ہونے والے کی مانند ہے اور ایک موج سے دوسری موج تک جانے والا ایسا ہے جیسے طاعت خدا میں تمام دنیا قطع کرنے والا اور اللہ نے ملک الموت کے ذمہ لگایا ہے کہ تمام ارواح قبض کرے سوائے بحری شہیدوں کے کہ انکی ارواح قبض کرنے کے انتظام اللہ خود فرماتے ہیں اور بری شہید کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے اور بحری شہید کے گناہ اور قرض سب بخش دیئے جاتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی گئی پیشین گوئیاں بیان کی گئی ہیں: (۱) مسلمان سمندر میں جا کر جہاد کریں گے۔ دوسرے حضرت ام حرام ان کے ساتھ ہوں گی۔ تیسری پھر ام حرام اسی پہلے سفر میں فوت ہو جائیں گی اور دوسرے لشکر میں شریک نہیں ہو سکیں گی آپؐ و اسلام اور مسلمانوں کی ترقی خواب میں دکھلائی گئی یہ سب باتیں جو آپؐ نے فرمائی تھیں پوری ہوئیں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی واضح دلیل ہیں۔ سمندر میں جہازوں کے ذریعہ جہاد کرنے کی توفیق صحابہ کرام کو خال المؤمنین مجاہد کبیر امیر المؤمنین حضرت معاویہ بن ابی سفیان کی وجہ سے ہوئی جس معرکہ اور جہاد کی پیشینگوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حرام کی کی تھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بہت اصرار کر کے حضرت عثمانؓ سے اجازت لی کہ ایک عظیم الشان بحری بیڑا بنایا بلکہ جہازوں کے کارخانے قائم کئے ان میں پہلا کارخانہ ۳۵ھ میں مصر میں قائم کیا تھا۔ اور بحری فوج قائم کی مصر و شام کے ساحلی علاقوں میں بہت سے جہاز سازی کے کارخانے قائم کئے چنانچہ ایک ہزار سات سو جنگی جہاز رومیوں کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار رہتے تھے اس عظیم الشان بحری طاقت سے امیر معاویہ نے قبرص، رودس جیسے اہم یونانی جزیرے فتح کئے اور اسی بحری بیڑے سے قسطنطنیہ کے حملہ میں بھی کام لیا قسطنطنیہ رومیوں کا بڑا اہم مرکز تھا۔ یہاں پر رومیوں سے مسلمانوں کی بڑی زبردست جنگ ہوئی اس جنگ میں حضرت ابو ایوب انصاری، عبداللہ بن عمر اور ابو عباس رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ شامل تھے ام حرام رضی اللہ عنہ بھی شریک سفر تھیں واپسی میں شہادت سے سرفراز ہوئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت و تمنا من وعن پوری ہوئی آپ کی بشارت تھی ”کیا ہی اچھی وہ فوج سے اور کیا ہی اچھا وہ امیر ہوگا جو ہر قتل کے شہریر حملہ آور ہوگا۔“

۱۱ : بَابُ ذِكْرِ الدَّيْلِمِ وَفَضْلِ قَزْوِينَ

۲۷۷۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو دَاوُدَ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّبِ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ كُلُّهُمْ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَرَّ لَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمْلِكُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلِكُ جَبَلَ الدَّيْلِمِ وَالْقُسْطَنْطِينِيَّةَ .

۲۷۸۰ : حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ اسَدٍ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ اثْنَا الرِّبِيعُ ابْنُ صَبِيحٍ وَسْتَفْحَ عَلَيْكُمْ مَدِينَةُ يُقَالُ لَهَا قَزْوِينَ مِنْ رَابِطٍ فِيهَا أَرْبَعِينَ لَيْلَةً كَانَ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ عَلَيْهِ زَبْرُ جَدَّةٍ خَضِرَاءَ عَلَيْهَا قَبَّةٌ مِنْ بَاقُوْتَةِ حُمْرَاءَ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مِصْرَاعٍ زَوْجَةٌ مِنَ الْخَوَرِ الْعَيْنِ .

پاؤپ: ویلم کا تذکرہ اور قزوین کی فضیلت
۲۷۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے تو اللہ (عزوجل) اسے طویل فرمادیں۔ یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک مرد ویلم و قسطنطنیہ کا مالک ہو جائے۔

۲۷۸۰: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: عنقریب تم ایک شہر فتح کرو گے جس کو قزوین کہا جاتا ہوگا جو اس میں چالیس شب رباط کرے اسے جنت میں سونے کا ایک ستون ملے گا اس پر مہرز برف لگا ہوگا اس پر سرخ یا قوت کا ایک قبہ ہوگا جس کے ستر ہزار سونے کے چوکھٹ ہیں۔ ہر چوکھٹ پر ایک بیوی ہے حور عین (موٹی آنکھوں والی)

☆ خلاصہ الباب علامہ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں لکھا ہے۔

۱۲ : بَابُ الرَّجُلِ يَغْزُو

وَلَهُ أَبْوَانٌ

۲۷۸۱ : حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقِيقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْخَوْرَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّنِي كُنْتُ أَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ ابْتِغَى بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ وَيُحَكُّ أَحْيَةَ أُمَّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ارْجِعْ فَبَرِّهَاتِمُ أَتَيْتُهُ مِنَ الْجَانِبِ الْآخِرِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

پاؤپ: مرد کا جہاد کرنا حالانکہ اس کے

والدین زندہ ہوں

۲۷۸۱: حضرت معاویہ بن جہم سلمیٰ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کے ساتھ جہاد میں جانے کا ارادہ کیا ہے اور میں اس جہاد میں رضاء خداوندی اور دارِ آخرت کا طالب ہوں۔ فرمایا: افسوس تیری والدہ زندہ ہیں۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: واپس جا کر انکی خدمت کرو۔ میں دوسری طرف سے پھر حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ أَرِذْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ ابْتِغَىٰ
بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ وَيُحْكُ أَحْيَةَ أُمَّكَ
قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَارْجِعْ
إِلَيْهَا فَبَرِّهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنْ أَمَامِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ أَرِذْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ ابْتِغَىٰ بِذَلِكَ
وَجْهَ اللَّهِ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ وَيُحْكُ أَحْيَةَ أُمَّكَ قُلْتُ
نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُحْكُ الزَّوْمَ
رَجُلُهَا فَتَمَّ الْجَنَّةَ .

خَدَّثَنَا هُرُؤُنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّانُ ثَنَا خَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ
ثَنَا جَرِيحُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ
ابْنِ جَاهِمَةَ السُّلَمِيِّ أَنَّ جَاهِمَةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ
نَحْوَهُ .

قال أبو عبد الله بن ماجه هذا جاهمة بن عباس بن
مرداس السلمي الذي عاتب النبي ﷺ يوم خيبر .

۲۷۸۲ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا
الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنِّي جُنْتُ أَرِيدُ الْجِهَادَ مَعَكَ ابْتِغَىٰ وَجْهَ اللَّهِ
وَالذَّارَ الْآخِرَةَ وَلَقَدْ أَتَيْتُ وَإِنِّي لَلَّذِي لِيَبْكِيَانِ قَالَ فَارْجِعْ
إِلَيْهِمَا فَاطْهِحْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا .

آپ کے ساتھ جہاد میں رضا خداوندی اور دارِ آخرت کا
طالب ہوں۔ فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کیا تیری والدہ زندہ
ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول۔ فرمایا:
انکے پاس واپس جا کر انکی خدمت کرو پھر میں آپ کے
سامنے سے حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں
نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کا ارادہ کیا ہے
اور اس سے میں رضا خداوندی کا اور دارِ آخرت کا طالب
ہوں۔ فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کیا تیری والدہ زندہ ہیں؟
میں نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول۔ فرمایا:
تجھ پر افسوس ہے والدہ کے قدموں میں جمارہ دو ہیں
جنت ہے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔ امام
ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ جاہمہ بن عباس
ہیں جنہوں نے جنگ حنین کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے خفگی کا اظہار کیا تھا۔

۲۷۸۲: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد
اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے
اللہ کے رسولؐ! میں آپ کی معیت میں جہاد کے ارادہ سے
آیا ہوں۔ میرا مقصد رضا الہی اور دارِ آخرت ہے اور
جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو
رہا تھا تو میرے والدین رورہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کے پاس واپس چلے جاؤ اور
انہیں اسی طرح خوش کرو جیسے تم نے ان کو زلایا۔

۱۔ جب آپ نے جنگ حنین کی تیاری میں تقسیم فرمائی تو ابوسفیان بن حرب صفوان بن امیہ امین بن حصن اور اترع بن حابس رضی اللہ عنہم میں سے ہر
ایک کو سواونٹ دیئے اور عباس بن مرداس سلمی کو کم دیئے اس پر عباس نے خفگی کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ جس کا درجہ کم فرمادیں قیامت تک اس
کا درجہ نہیں بڑھ سکتا اور کچھ اشعار سبے آپ نے یہ سن کر ان کو بھی اتنے ہی اونٹ دے دیئے۔ (مبداء الرشید)

خلاصہ الباب ۱۰: اس سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے خصوصاً جبکہ اور کوئی شخص ان کی خدمت کرنے والا نہ ہو تو جہاد جیسا عمل بھی آدمی سے ساقط ہو جاتا ہے لیکن جب مسلمانوں پر کفار و مشرکین حملہ آور ہوں اور معاملہ بہت سخت ہو جائے اور جہاد فرض عین ہو جائے تب والدین کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ یہی حکم دینی تعلیم اور تبلیغ کا ہے جب فرض کفایہ ہو تو والدین کی اجازت سے جانا چاہئے اور اپنے گھر میں اہل و عیال کے لئے ہر قسم کا انتظام کر کے جانا چاہئے۔

اس حدیث: ۲۷۸۲ سے ماں کا حق معلوم کرنا چاہئے کہ اس کے پاؤں کے پاس جنت ہے اور ماں باپ کی خدمت گزاری کو آپ نے جہاد پر مقدم رکھا۔

باب: قتال کی نیت

۱۳ : بَابُ النِّيَّةِ فِي الْقِتَالِ

۲۷۸۳: حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ نبی سے دریافت کیا گیا کہ مرد بہادری کے جوہر دکھانے کی نیت سے قتال کرے اور کوئی خاندانی حسیت کی وجہ سے قتال کرے اور لوگوں کو دکھانے کیلئے قتال کرے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس لئے قتل کرے کہ بس اللہ ہی کا کلمہ بلند ہو تو یہی اللہ کی راہ میں ہے۔

۲۷۸۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا أَبُو معاوية عن الأعمش عن شقيق عن أبي موسى رضي الله تعالى عنه قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يقاتل شجاعة ويقاتل حمية ويقاتل رياء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله.

۲۷۸۴: حضرت ابو عقبہ رضی اللہ عنہ جو اہل فارس کے آزاد کردہ غلام تھے فرماتے ہیں کہ میں جنگ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا تو میں نے ایک مشرک مرد کو مار کر کہا یہ لے میری طرف سے اور میں فارسی لڑکا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا: تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ یہ میری طرف سے لو اور میں انصاری لڑکا ہوں۔

۲۷۸۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا خُصَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَقْبَةَ عَنْ أَبِي عَقْبَةَ وَكَانَ مَوْلَى لَأَهْلِ فَارِسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ يَوْمَ أُحُدٍ فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَبَلَغَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا قُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْإِنصَارِيُّ.

۲۷۸۵: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو لڑائی کرنے والی جماعت راہِ خدا میں لڑے اور اسے غنیمت حاصل ہو جائے تو اسے دو تہائی اجر جلد مل گیا اور اگر اسے غنیمت حاصل نہ ہو تو ان کا اجر (آخرت میں) پورا ہوگا۔

۲۷۸۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ثنا حَيْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَالِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَبَلِيَّ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُوا غَنِيمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوا لَهَا أَجْرَهُمْ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً ثُمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ.

خلاصہ الباب ۳۳ سبحان اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی کیسی باتیں بیان فرمائی ہیں کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا مد نظر رکھنی چاہئے۔ مال و دولت ریا کاری شجاعت ننگ و ناموس بڑے سے بڑے عمل کو ناکارہ بنا دیتے ہیں یہ جہاد نہیں۔ افسوس ہے کہ آج لوگوں نے جہاد جیسے اسلام کے رکن اعظم کو دنیا و شہرت حاصل کرنے کا ذریعہ بنا لیا ہے اور کچھ لوگوں نے جہاد کا انکار کرنا بھی شروع کر دیا ہے۔

اس حدیث : ۲۷۸۵ سے معلوم ہوا کہ کفر کے اور جاہلیت کے خاندان سے فخر کرنا سخت معیوب ہے اور یہ مسلمانوں کا شیوہ نہیں تعجب ہوتا ہے ایسے لوگوں پر جو مسلمان ہو کہیں بھی کفار و مشرکین اور نصاریٰ کی تقلید کرتے ہیں ان کی تہذیب و معاشرت اپناتے ہیں اور ان کی نقالی میں فخر سمجھتے ہیں۔

پاپ: راہ خدا میں (قتال کے لئے)

گھوڑے پالنا

۲۷۸۶: حضرت عروہ باری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں باندھ دی گئی ہے۔

۲۷۸۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر رہے گی۔

۲۷۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر بندھی رہے گی۔ گھوڑے تین طرح کے ہیں ایک جو مرد کے لئے باعث اجر ہے اور دوسرا جو معاف ہے (نہ اجر کا باعث نہ وبال کا) اور تیسرا جو مرد پر وبال اور گناہ ہے۔

باعث اجر وہ گھوڑا ہے جسے مرد راہ خدا کیلئے پالے اور اسی کیلئے تیار رکھے۔ اس قسم کے گھوڑوں کے پیٹوں میں جو چیز بھی جائے گی اس شخص کیلئے اجر و ثواب لکھا جائیگا اور

۱۴: **بَابُ اِرْتِبَاطِ الْخَيْلِ فِي**

سَبِيلِ اللَّهِ

۲۷۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ عُرْفَةَ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۷۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۷۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ الْمُخْتَارِ ثنا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ أَوْ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ قَالَ سُهَيْلٌ أَنَا أَشْكُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ بَسْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وَرْدٌ .

فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيُعِدُّهَا فَلَا تَغِيبُ شَيْئًا فِي بَطُونِهَا إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرٌ وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ مَا أَكَلَتْ شَيْئًا إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهَا أَجْرٌ وَلَوْ

سَقَاهَا مِنْ نَهْرٍ جَارٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغِيْبُهَا فِي
بَطُونِهَا أَجْرٌ حَتَّى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَبْوَالِهَا وَأَزْوَانِهَا
وَلَوْ اسْتَنْتَ شَرْفًا أَوْ شَرْفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا
أَجْرٌ وَأَمَّا الَذِي هِيَ لَهُ بِشَرِّ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكْرُمًا
وَتَجَمُّلاً وَلَا يَنْسِي حَقَّ ظُهُورِهَا وَبَطُونِهَا فِي عُسْرِهَا
وَيْسْرِهَا .

وَأَمَّا الَذِي هِيَ عَلَيْهِ رُزْرٌ فَالَذِي يَتَّخِذُهَا
أَشْرًا وَبَطْرًا وَبَذْخًا وَرِيَاءً لِلنَّاسِ فَذَلِكَ الَذِي هِيَ عَلَيْهِ
رُزْرٌ .

اگر وہ انہیں گھاس والی زمین میں چرانے جائیگا تو جو بھی وہ
کھائیں اسکے بدلہ اس شخص کیلئے اجر لکھا جائے اور اگر وہ
انہیں بہتی نہر سے پانی پلائے تو ہر قطرہ جو انکے پیٹوں میں
جائے اسکے بدلہ اس شخص کو اجر ملے گا حتیٰ کہ آپ نے انکے
پیشاپ اور لید میں بھی اجر کا ذکر فرمایا اور اگر یہ گھوڑے ایک
دو میل میں دوڑیں تو راہ میں جو قدم یہ اٹھائیں اسکے بدلہ اس
شخص کیلئے اجر لکھا جائے گا اور جو گھوڑے مباح ہیں (نہ
باعث اجر و ثواب ہیں نہ باعث وبال) وہ وہ گھوڑے ہیں
جنہیں مرد عزت اور زینت کی غرض سے پالے اور انکی پشت
اور پیٹ کا حق تنگی اور آسانی میں نہ بھولے اور باعث عذاب
و وبال وہ گھوڑے ہیں جو تکبر اور غرور اور فخر و نمائش کیلئے
پالے تو یہی گھوڑے آدمی کیلئے باعث وبال ہیں۔

۲۷۸۹ : حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بہترین گھوڑے وہ ہیں جو مشک کی سفید پیشانی سفید ہاتھ
پاؤں اور سفید بینی و لب ہوں اور جن کا دایاں ہاتھ باقی
بدن کی مانند ہو اور اگر مشک کی نہ ہوں تو اسی شکل و صورت
کے کیت گھوڑے اچھے ہوں۔

۲۷۹۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم شکار گھوڑوں کو
نا پسند خیال کرتے تھے۔

۲۷۹۱ : حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
سنا: جو راہ خدا کے لئے گھوڑا پالے پھر خود اس کے گھاس

۲۷۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا
أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي
حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَذْهَمُ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ
الْأَرْتَمُ طَلَّقُ الْيَمْنَى فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذْهَمَ فَكَمَيْتٌ عَلِيٌّ
هَذِهِ الشِّيْبَةُ .

۲۷۹۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو
بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ
الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ .

۲۷۹۱ : حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا
أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ زَوْجِ الدَّارِمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَقْبَةَ
الْقَاصِبِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ دَانَ كَاسْتِظَامٍ كَرِهَ تَوَاسَعَهُ هِرْدَانُهُ كَمَا بَدَلَهُ اِيكٌ نِيكِي مَلَى عَالَجٍ غَلْفُهُ بِيَدِهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَبَّةٍ حَسَنَةٌ .

گی۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جو گھوڑا جہاد کی نیت سے رکھا جائے اس کا کھلانا پلانا چلانا اس کے بعد پیشاب سب پر اجر و ثواب ملتا ہے اس کے مالک کو اس کے علاوہ باقی گھوڑوں پر کوئی اجر و ثواب نہیں بلکہ ایک قسم پر تو عذاب ہے اللہ تعالیٰ اپنے دین کی سر بلندی کی کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) اس حدیث: ۲۷۸۸ میں گھوڑوں کی چار قسمیں بیان ہوئی ہیں۔ ان میں سے بہترین گھوڑا مشکلی ہے (جس کا تمام رنگ سیاہ ہو) مگر ماتھے پر چھوٹا سا سفید ٹیکہ اور اوپر کے ہونٹ سفید ہوں پھر وہ گھوڑا ہے کہ (پورا بدن سیاہ ہونے کے ساتھ ہی) اس کے ماتھے پر سفید ٹیکہ ہو (تین) ٹانگیں (نیچے سے گھٹنوں تک) سفید ہوں۔ بس داہنا ہاتھ سفید نہ ہو (یہ تو سیاہ کی دو قسمیں ہوتیں۔ لیکن اگر سیاہ نہ ملے تو سرخ و سیاہ ملا جلا رنگ ہو۔ انہی (مذکورہ) نشانات اور دھبوں کے مطابق یہ کل چار قسمیں ہیں۔ دو اذھم یعنی سیاہ رنگ اور دو کیت یعنی سرخ و سیاہ رنگ والے ہیں۔

باب: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں

۱۵ : بَابُ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

قتال کرنا

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

۲۷۹۲: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو مرد مسلم اونٹنی کے دودھ اترنے کے وقفہ کے برابر بھی راہ خدا میں قتال کرے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

۲۷۹۲ : حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ آدَمَ تَنَا الضَّحَّاكَ بْنُ مَخْلِدٍ تَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ تَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى تَنَا مَالِكُ بْنُ يُخَايْمَرَ تَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقٍ نَاقِبَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ .

۲۷۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جنگ میں شریک ہوا عبد اللہ بن رواحہ کہہ رہے تھے اے میرے نفس! کیا میں نے تجھے نہیں دیکھا کہ تو جنت میں جانا پسند نہیں کر رہا؟ میں قسم کھاتا ہوں کہ تجھے جنگ میں اترنا پڑے گا خوشی سے اترے یا ناخوشی سے۔

۲۷۹۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَفَّانُ تَنَا ذَيْلَمُ بْنُ عَزْرَوَانَ : تَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَضِرْتُ حَرْبًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ . يَا نَفْسِ ! أَلَا أَرَاكَ تَكْرَهِيَنِ الْجَنَّةَ أَحْلَفَ بِاللَّهِ لَتَنْزِلَنَّ طَائِفَةٌ أَوْ لَتَكُنَّ هُنَا .

۲۷۹۴: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول کون سا جہاد زیادہ فضیلت کا

۲۷۹۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يَعْلَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَا خُجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ أَهْرَيْقَ دَمَهُ وَعَقِرَ
جَوَادُهُ .

باعث ہے؟ فرمایا جس میں آدمی کا خون بہے اور گھوڑا
زخمی ہو۔

۲۷۹۵ : حَدَّثَنَا يَشْرَبُ بْنُ آدَمَ وَأَحْمَدُ بْنُ ثَابِتِ
الْجَنْدَرِيُّ قَالَا ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَجْلَانَ عَنْ الْقَعْقَعَاءِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مَجْرُوحٍ يُجْرَحُ لِي
سَبِيلَهُ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرُوحُهُ كَهَيْئَةِ يَوْمِ خُرُجِ النَّوْنِ
لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مَسْكٍ .

۲۷۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زخمی بھی راہِ خدا
میں زخم کھائے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون ان کی راہ
میں زخمی ہو اور وہ روزِ قیامت پیش ہوگا اور اس کا زخم اسی
دن کی طرح ہوگا۔ جس دن زخم لگا رنگ تو خون کا ہوگا اور
خوشبو کستوری کی ہوگی۔

۲۷۹۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا يَغْلَى بْنُ
غَيْدٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَخْرَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ
الْكِتَابِ سَرِيعِ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَخْرَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ
وَزَلْزِلْهُمْ .

۲۷۹۶: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے
گروہوں کے لئے بددعا فرمائی۔ فرمایا: اے اللہ کتاب
نازل فرمانے والے جلد حساب لینے والے کفار کے
گروہوں کو شکست سے دوچار فرما۔ اے اللہ! ان کو
ہزیمت و شکست دے اور انہیں ہلا کر رکھ دے۔

۲۷۹۷ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عَيْسَى
الْمِصْرِيُّانِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أَمَامَةَ نَزَّ سَهْلُ بْنُ
حَنِيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مِنْ سَأَلَ
اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصَدَقٍ مِنْ قَلْبِهِ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ
مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ .

۲۷۹۷: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت طلب کرے اللہ
تعالیٰ اسے شہداء کے مرتبہ پر فائز فرمائیں گے اگرچہ اس
کی موت اپنے بستر پر واقع ہو۔ (یعنی چاہے طبعی موت
ہی مرے)۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اتنی تھوڑی سی مدت کے لئے جہاد کرنا جنت میں جانے کا ذریعہ ہے سبحان اللہ جہاد
بہت بڑا عمل ہے اللہ تعالیٰ سب کو توفیق نصیب کر دے۔ حدیث ۲۷۹۳: حضرت عبد اللہ بن رواحہ نے قسم کھائی تو اللہ تعالیٰ
نے اس کو پورا کر دیا جناب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے اسی جنگ میں حضرت جعفر طیار اور حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کے متبعی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے تھے بعض اللہ کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ
اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کو سچا کر دیتے ہیں جناب ابن رواحہ بھی ایسے ہی تھے۔ حدیث ۲۷۹۶: جنگ
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۱۶ : بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۲۷۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ
عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي زَيْنَبٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ
حَوْثَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَرَ الشُّهَدَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَجِفُّ الْأَرْضُ مِنْ دَمِ الشُّهَدَاءِ
حَتَّى تَبْتَدِرَهُ زَوْجَتَاهُ كَمَا تَهْمَا ظَنْرَانِ أَصَلْنَا فَصَلِيَهُمَا فِي
بِرَاحٍ مِنَ الْأَرْضِ وَفِي يَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حُلَّةٌ خَيْرٌ مِنَ
الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

۲۷۹۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ
حَدَّثَنِي بِحَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمُقَدَّمِ
بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ
فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ وَيُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَرْعِ الْأَكْبَرِ وَيُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيمَانِ
وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ
أَقْرَابِهِ .

۲۸۰۰ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْمُنْذِرِيُّ الْجَزَامِيُّ تَنَا مُوسَى بْنُ
إِبْرَاهِيمَ الْجَزَامِيُّ الْأَنْصَارِيُّ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ حِرَاشٍ
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو
بَنَ حِرَامٍ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
جَابِرُ ! لَا أَخْبِرُكَ مَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَبِيكَ قُلْتُ بَلَى
قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا مِنْ وِرَائِهِ حِجَابٍ وَكَلَّمَ أَبَاكَ
كَفًا فَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّى عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيَنِي
فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَابِتَةً قَالَ إِنَّهُ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يُرْجَعُونَ

۱۷ : بَابُ اللَّهِ فِي رَأْيِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ فِي فَضِيلَتِهِ

۲۷۹۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شہداء کا ذکر ہوا تو
آپ نے فرمایا: شہیدوں کے خون سے زمین ابھی سوکھتی
بھی نہیں کہ اس کی دو بیویاں جلدی سے اس کے پاس
آتی ہیں گویا وہ دائیاں ہیں جن کا شیرخوار بچہ گم ہو گیا ہو
کسی ویرانہ میں (اتنی شفقت اور محبت سے پیش آتی
ہیں) ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک جوڑا ہوتا
ہے جو دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

۲۷۹۹ : حضرت مقدم بن معدیکرب سے روایت ہے
کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: شہید کو اللہ کے ہاں چھ
فضیلتیں ملتی ہیں اس کا خون نکلتے ہی اسکی بخشش کر دی جاتی
ہے۔ اسے جنت میں اسکا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔ وہ
عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے، روزِ حشر کی بڑی گھبراہٹ
سے محفوظ رہے گا، اسے ایمان کا جوڑا پہنایا جائے گا،
بڑی آنکھوں والی گوری حور سے اس کا نکاح کر دیا
جائے گا اور اسکے رشتہ داروں میں سے ستر افراد کے
بارے میں اس کی سفارش قبول ہوگی۔

۲۸۰۰ : حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جنگِ احد
کے روز جب عبد اللہ بن عمرو بن حرام شہید ہوئے تو اللہ کے
رسول نے فرمایا: اے جابر میں تجھے نہ بتاؤں کہ اللہ عزوجل
نے تمہارے والد سے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا: ضرور
بتائیے۔ فرمایا: اللہ نے کسی سے بھی بغیر حجاب کے گفتگو نہیں
فرمائی اور تمہارے والد سے بغیر حجاب کے گفتگو فرمائی۔ فرمایا:
اے میرے بندے میرے سامنے اپنی تمناؤں کا اظہار کر
میں تجھے عطا کروں گا، تو تمہارے والد نے عرض کیا: اسے

قال يارب فابليغ من ورائي فأنزل الله عز وجل هذه الآية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا الآية كلفها .

میرے اللہ! مجھے زندہ کر دیجئے تاکہ میں دوبارہ آپ کی خاطر شہید ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ یہاں آنے کے بعد کوئی واپس دنیا میں نہ جائیگا تو تمہارے والد نے عرض کیا: اے میرے رب جو لوگ دنیا میں میرے پیچھے رہ گئے انکو میری حالت پہنچا دیجئے۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ”جو لوگ راہ خدا میں شہید کر دیئے جائیں ان کو ہرگز مردہ مت سمجھنا“۔

۲۸۰۱: حضرت عبداللہ بن مسعود ارشاد خداوندی ﷺ: لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا..... ﴿﴾ جو لوگ راہ خدا میں شہید کر دیئے جائیں انہیں ہرگز مردہ خیال مت کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں غور سے سنو ہم نے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: شہداء کی روہیں ہنر پرندوں کی مانند جنت میں جہاں چاہتی ہیں چرتی پھرتی ہیں پھر رات کو عرش سے معلق قندیلوں میں بسرا کرتی ہیں۔ ایک بار وہ اسی حالت میں تھیں کہ اللہ رب العزت ان کی طرف خوب متوجہ ہوئے اور فرمایا مجھ سے جو چاہو مانگ لو ان روہوں نے عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! ہم آپ سے کیا مانگیں حالانکہ ہم جنت میں جہاں چاہتی ہیں چرتی پھرتی ہیں۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ کچھ مانگے بغیر انہیں چھوڑا نہ جائے گا (اور مانگے بغیر کوئی چارہ نہیں) تو عرض کیا: ہم آپ سے یہ سوال کرتی ہیں کہ ہم (روہوں کو) ہمارے جسموں میں داخل کر کے دوبارہ دنیا بھیج دیں تاکہ پھر آپ کی راہ میں لدت شہادت سے متمتع ہوں جب اللہ نے دیکھا کہ انکی صرف یہی خواہش ہے (جو قانون خداوندی کے لحاظ سے پوری نہیں کی جاسکتی) تو انکو انکے حال پر چھوڑ دیا۔

۲۸۰۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي قَوْلِهِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ، قَالَ أَمَا إِنَّا سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَرَوَّاحُهُمْ كَطَيْرٍ خَضِرٍ تَسْرُخُ فِي الْجَنَّةِ فِي أَيَّهَا شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى قَنَادِيلٍ مُّغْلَقَةٍ بِالْعُرْشِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذَا أَطْلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ أَطْلَاعَةً فَيَقُولُ سَلُونِي مَا شِئْتُمْ قَالُوا رَبَّنَا وَمَاذَا نَسْأَلُكَ وَنَحْنُ نَسْرُخُ فِي الْجَنَّةِ فِي أَيَّهَا شِئْنَا فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَا يُتْرَكُونَ مَنْ أَنْ يَسْأَلُوا قَالُوا نَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَّاحَنَا فِي اجْسَادِنَا إِلَى الدُّنْيَا حَتَّى نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِكَ فَلَمَّا رَأَى لَا يُسْأَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ تَرَكُوا .

۲۸۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَخْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الذُّورِيُّ وَبِشْرُ بْنُ آدَمَ قَالُوا ثنا صفوان بن عيسى
محمَّد ابن عجلان عن الفقَّاع بن حكيم عن ابي صالح
عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ما يجزئ الشهيد
من القتل الا كما يجزئ احدكم من القرصة .

۲۸۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
شہید کو بوقت شہادت اتنی خفیف (ہلکی) سی تکلیف ہوتی
ہے جتنی تمہیں چیونٹی کے کاٹنے سے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ عورتیں جنت کی حوریں ہیں جو شہید کو لپک کر لینے کے لئے آتی ہیں عرض ادھر شہید زمین پر گرا اور اس
کی جان نکلی ادھر جنت میں داخل ہو گیا اور حوروں کے ساتھ ہمیشہ و نشاط کرنے لگا۔ حدیث ۲۷۹۹: سبحان اللہ! شہادت کتنا
بڑا مرتبہ ہے ان باتوں میں سے ہر ایک بات اس لائق ہے کہ اس کے لئے ہزاروں لاکھوں جانیں ہوں تو قربانی کی جانیں
پھر ان سب نعمتوں سے بڑھ کر اپنے مولیٰ رحیم کریم مالک رضا مندنی اور خوشنودی ہے۔ حدیث ۲۸۰۰: مطلب آیت کریمہ
کا یہ ہے کہ شہید کو اللہ تعالیٰ خاص قسم کی حیات برزخی عطا فرماتے ہیں اور رزق دیتے ہیں جس سے وہ بہت خوش ہوتا ہے۔

باب: درجات شہادت کا بیان

۱۷ : بَابُ مَا يُرْجَى فِيهِ الشَّهَادَةُ

۲۸۰۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ
أَبِي الْعَمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ
عَتِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ
مَرَّ بِمَرِيضٍ فَاتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُ فَقَالَ قَائِلٌ
مَنْ أَهْلِبُهُ إِنْ كُنَّا لَنَرْجُو أَنْ تَكُونَ وَفَاتَهُ قَتْلُ شَهَادَةٍ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ شَهِدَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
شَهَادَةً وَالْمَطْعُونُ شَهَادَةً وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعِ شَهَادَةٍ
يَعْنِي الْحَامِلَ ، وَالْفَرْقُ وَالْحَرْقُ وَالْمَجْتُوبُ يَعْنِي ذَاتَ
الْجَنْبِ شَهَادَةً .

۲۸۰۳: حضرت جابر بن عتيك سے روایت ہے کہ وہ بیمار
ہوئے تو نبی عیادت کیلئے تشریف لائے تو گھر والوں میں
سے کسی نے عرض کیا ہمیں یہ امید تھی کہ یہ راہ خدا میں
شہادت حاصل کر کے اس دنیا سے جائیں گے تو اللہ کے
رسول نے فرمایا: اگر راہ خدا میں کٹ مرنا ہی شہادت ہو تو
میری امت میں شہید بہت کم رہ جائینگے۔ راہ خدا میں کٹ
مرنا (اعلیٰ درجہ کی) شہادت ہے طاعون سے مرنے والا
بھی شہید ہے حمل کے بعد زچگی میں مرنے والی عورت
بھی شہید ہے پانی میں ڈوب کر مر جانا جل جانا اور ذات
الجنب (پسلی کے ورم) میں مر جانا بھی شہادت ہے۔

۲۸۰۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي
الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سَهِيلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الشَّهِيدِ فَيَكُفُّمُ قَالُوا الْقَتْلُ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ إِنْ شَهِدَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيَ مِنَ قَتْلِ فِي سَبِيلِ

۲۸۰۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی نے
فرمایا: تم آپس میں شہید کے سمجھتے ہو؟ صحابہ نے عرض
کیا: راہ خدا میں کٹ مرنے (والے) کو فرمایا: تب تو
میری امت میں شہداء بہت کم رہ جائیں گے جو راہ خدا
میں کٹ مرے وہ (اعلیٰ درجہ کا) شہید ہے اور جو راہ خدا

اللہ فہو شہیدٌ ومن مات فی سبیل اللہ فہو شہیدٌ
والمبٹون شہیدٌ والمطعون شہیدٌ قال سہیلٌ واخبرنی
عُبید اللہ بن مفسم عن ابی صالح وزاد فیہ والغرق
شہیدٌ

میں طبعی موت مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کے
عارضہ (اسہال اور مہجکرو غیرہ) میں مر جائے وہ بھی شہید ہے
اور جو طاعون میں مرے وہ بھی شہید ہے دوسری سند میں یہ
اضافہ ہے کہ پانی میں ڈوب کر مر جانا بھی شہادت ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ والخرق: آگ میں جل کر مرنا۔ یعنی ان سب لوگوں کو شہید کا ثواب اور رجب ملے گا لیکن ان کو غسل دیا
جائے گا اور کفن بھی نیا پہنایا جائے گا۔

باب: ہتھیار باندھنا

۱۸: باب السِّلَاح

۲۸۰۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ میں داخلہ
ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔

۲۸۰۶: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو
زرہیں اوپر تلے پہنیں۔

۲۸۰۷: حضرت سلیمان بن حبیب فرماتے ہیں کہ ہم
حضرت ابو امامہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے
ہماری تلواروں پر چاندی کا کچھ زیور دیکھا تو ناراض ہوئے
اور فرمایا: تم سے پہلوں نے بہت سی فتوحات کیں انکی
تلواروں میں سونے یا چاندی کا زیور نہ تھا البتہ سیرہ لو ہے
اور علابی یعنی اونٹ کے پٹھے یا چمڑے کا زیور ہوتا تھا۔

۲۸۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذوالفقار نامی تلوار
جنگ بدر کے دن بطور انعام عطا فرمائی (حضرت علی کرم
اللہ وجہہ کو)۔

۲۸۰۹: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ جب
نبیؐ کی معیت میں جنگ کرتے تو اپنے ساتھ نیزہ لے
جاتے جب واپس آتے تو وہ نیزہ پھینک دیتے تاکہ کوئی

۲۸۰۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَبُزَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا لَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمَغْفَرُ .

۲۸۰۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَوَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ خَصِيفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ أَخَذَ دَرْعَيْنِ كَأَنَّهُ ظَاهِرٌ بَيْنَهُمَا .

۲۸۰۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَزْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ
قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي أَمَانَةَ فَرَأَى فِي سِيُوفِنَا شَيْئًا مِنْ حَيْلَةٍ
فِيضَةٌ فَعَصَبَ وَقَالَ فَتَحِ الْفَتْوحِ قَوْمٌ مَا كَانَ حَيْلَةٌ سِيُوفِهِمْ
مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَكِنْ الْأُنْتُكَ وَالْحَدِيدُ وَالْعَلَابِيُّ .

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ الْعَلَابِيُّ الْعَصَبُ

۲۸۰۸ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ الصَّلْتِ عَنِ ابْنِ أَبِي
الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَلَّ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَّارِ يَوْمَ
بَدْرٍ .

۲۸۰۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ سَمُرَةَ أَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَلِيِّ
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِذَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَل مَعَهُ وَمَخَا فَاذَا رَجَعَ طَرَحَ
وَمَحَهُ حَتَّى يُحْمَلَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ لَا ذِكْرَ لَكَ ذَلِكَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّكَ إِنْ
فَعَلْتَ لَمْ تَرْفَعْ ضَالَّةً.

۲۸۱۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ سَمُرَةَ أَبَانَا
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ اشْعَثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
بَشِيرٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَأَى رَجُلًا بَيْنَهُمْ قَوْمٌ
فَارَبِيَّةٌ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْقَهْمَا وَعَلَيْكُمْ بِهِنَّ وَاشْبَاهَهَا وَرِمَاحَ
الْقَنَا فَإِنَّهُمَا يَزِيدُ اللَّهُ لَكُمْ بِهِمَا فِي الدِّينِ وَيُمْكِنُ لَكُمْ فِي
الْبِلَادِ.

ان کیلئے اٹھالائے (کہ شاید گر گیا ہو اسلئے مالک تک پہنچا دوں) اس پر علی نے ان سے کہا کہ میں یہ بات اللہ کے رسول سے ضرور ذکر کروں گا تو کہنے لگے: ایسا نہ کرنا اس لئے کہ اگر تم نے ایسا کیا تو کوئی گمشدہ چیز (مالک کو پہنچانے کے لئے) نہیں اٹھائی جائے گی۔

۲۸۱۰: حضرت علی سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول کے دست مبارک میں عربی کمان تھی۔ آپ نے دیکھا کہ ایک مرد کے ہاتھ میں فارسی کمان ہے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ اسے پھینک دو اور تم اس (عربی کمان) کو اور اس جیسی کمانوں کو ہی استعمال کیا کرو اور نیزوں کو اسلئے کہ انہی کے ذریعہ اللہ تمہارے دین میں اضافہ فرمائے گا اور تمہیں (انہی کے ذریعہ) شہروں میں عزت عطا فرمائے گا۔

خلاصہ الباب ☆ مغفرو: لوہے کا خود ہوتا ہے جو سر پر پہنا جاتا ہے اس سے تلوار سے بچاؤ ہوتا ہے۔ غلابی: اونٹ کا پٹھا (یعنی چمڑا)۔ تَفْعَلُ: سے مراد ہے انعام ہے یعنی وہ چیز جو امام کسی مجاہد کو حصہ سے زیادہ دے اس سعی و کوشش اور بہادری کے صلہ میں۔ ذوالفقار: یہ تلوار عاص بن امیہ کی تھی جو بدر کے دن مارا گیا تھا مال غنیمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی تھی۔

۱۹ : بَابُ الرَّمِيِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۲۸۱۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
أَبَانَا هِشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ
عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْأَزْرَقِ عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ غَامِرِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ
الثَّلَاثَةَ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ
وَالْمُؤْمِدُ بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا
وَارْتَكِبُوا وَإِنْ تَرَمَوْا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرَكِبُوا وَكُلُّ مَا يَلْهَوُوا

پاؤں: راہ خدا میں تیر اندازی

۲۸۱۱: حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک تیر کی بدولت تین شخصوں کو جنت میں داخلہ عطا فرماتے ہیں ایک تیر بنانے والا جو نیک نیتی اور ثواب کی امید سے تیر بنائے اور دوسرا تیر پھینکنے والا اور تیسرا تیر انداز کی مدد کرنے والا (اسے اٹھا کر دینے والا) اور اللہ کے رسول نے فرمایا: تیر اندازی کرو اور سوار ہو کر نیزہ بازی کرو اور تمہاری تیر اندازی کرنا مجھے زیادہ پسند ہے تمہاری نیزہ بازی سے سوار ہو کر اور مرد مسلم کا ہر کھیل باطل اور

بِهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمِيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَادِيئَهُ فَرَسَهُ وَمَلَأَ
عَبْتَهُ أَمْرَاتَهُ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ .

فضول ہے سوائے اسکے کہ وہ تیر و کمان سے کھیلے (اس دور میں اسکا متبادل جدید ہتھیار مثلاً بندوق، پستول، کلاشنکوف اور ٹینک، توپ وغیرہ) اور اپنے گھوڑے کو سکھائے (اس پر سواری کرے نیزہ بازی کرے یہ دونوں کھیل جہاد و قتال میں مدد و معاون ہیں) اور یہ کہ مرد اپنی اہلیہ سے کھیلے یہ تینوں کھیل حق اور درست ہیں۔

۲۸۱۲: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو دشمن کو تیر مارے اور اس کا تیر دشمن تک پہنچے پھر دشمن کو لگے یا نہ لگے اس مارنے والے کو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ملتا ہے۔

۲۸۱۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَيْشِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرُو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَمَى الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ فَلَبَّغَ سَهْمَهُ الْعَدُوَّ أَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ فَيَعْدِلُ رَقَبَةً .

۲۸۱۳: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا: ((وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ)) ”غور سے سنو قوت سے مراد تیر اندازی (پھینکنا) ہے تین بار یہی فرمایا۔

۲۸۱۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيَّ الْجَنْبِرَ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا وَإِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۲۸۱۴: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے تیر اندازی سیکھی اور پھر اسے (بغیر کسی عذر کے) ترک کر دیا اس نے میری نافرمانی کی۔

۲۸۱۴: حَدَّثَنَا خَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي بَنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ نَعِيمِ الرَّعِينِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَهْيَكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَقَدْ عَصَانِي .

۲۸۱۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ ایک جماعت کے قریب سے گزرے جو تیر اندازی کر رہی تھی تو آپؐ نے فرمایا: اے اولادِ اسمعیلؑ خوب تیر اندازی کرو تمہارے جد امجد (اسماعیلؑ) بھی تیر انداز تھے۔

۲۸۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَضِرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِسَفَرٍ يَرْمُونَ فَقَالَ رَمِيَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ آبَاءَكُمْ كَانُوا رَامِيًا .

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں تین کھیل ایسے بیان کئے گئے ہیں جو لغو اور بیکار نہیں پہلے دونوں کھیلوں میں جہاد کی تربیت اور مشق حاصل کرتا ہے اور تیسرا کھیل بھی بالواسطہ جہاد کے لئے ہے اگر بیوی سے ملاعبت کرے گا تو اولاد ہوگی اس کی نسل بڑھے گی اور جہاد کے لئے افرادی قوت حاصل ہوگی کیونکہ مسلمان جتنے زیادہ ہوں گے اتنا ہی اسلام کا نفع ہے اس لئے ہر مسلمان کو مجاہد ہونا چاہئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو اپنے شوہروں سے محبت کرنے والیاں اور بچے زیادہ جنمنے والیاں ہوں بے شک میں تمہاری وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ حدیث ۲۸۱۴: وہ کیسا مسلمان ہے کہ پیغمبر اسلام تو ہر مسلمان کو تیر اندازی سیکھنے کی ترغیب دیں اور وہ سیکھی سکھائی کو بے پروائی کر کے بھلا دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد بھی فرمایا ہے کہ (مسلمانو) تیر اندازی بھی کیا کرو اور شہسواری بھی اور تیر اندازی مجھے شہسواری سے بھی زیادہ پسند ہے اور جس نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد اسے بے توجہی کر کے چھوڑ دیا تو ایک بڑی نعمت چھوڑ دی۔ ثابت ہوا کہ تیر اندازی اور شہسواری دونوں ہی اپنی اپنی جگہ اہم ہیں جس وقت جو چیز زیادہ ضروری ہوگی اس وقت اس کا سیکھنا زیادہ پسندیدہ ہوگا۔ حدیث ۲۸۱۵: حضرت اسماعیل علیہ السلام کو شکار کا بہت شوق تھا اور بڑے تیر انداز اور بہادر تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے لوگوں کو بھی تیر اندازی کرنے کی اس طرح سے ترغیب دی کہ یہ تمہارا آبائی پیشہ ہے اس کو خوب بڑھاؤ۔ حدیث ۸۲۱۸: راہہ: بڑا جھنڈا سیاہ تھا۔ لواء: چھوٹا جھنڈا اور وہ سفید تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حاکم وقت کو لشکروں کا ترتیب دینا اور جھنڈے بنانا مستحب ہے۔

باب: علموں اور جھنڈوں کا بیان

۲۰: بَابُ الرَّايَاتِ وَالْاَلْوِيَةِ

۲۸۱۶: حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ حاضر ہوا تو دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہیں اور سیدنا بلالؓ آپ کے سامنے تلواریں گردن میں لٹکائے کھڑے ہوئے اور ایک سیاہ جھنڈا بھی دیکھا تو میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو صحابہؓ نے بتایا کہ عمرو بن عاص ہیں جو جنگ سے واپس ہوئے ہیں۔

۲۸۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا عَلَى الْمَنْبَرِ وَبِلَالٌ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَقَلِّدٌ سَيْفًا وَإِذَا رَايَةً سَوْدَاءَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ.

۲۸۱۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کا جھنڈا سفید تھا۔

۲۸۱۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَمَارِ الثُّهَيْبِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَلِوَاءٌ أَبْيَضٌ.

۲۸۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ اور

۲۸۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْوَابِئِيُّ النَّاقِدُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ سَمِعْتُ أَبَا بَجَلَةَ يُحَدِّثُ

عن ابن عباس أن راية رسول الله كانت سوداء ولواؤه أبيض. ^{٢٨١٩} چھوٹا جھنڈا سفید ہوتا تھا۔

خلاصہ الباب ☆ اکثر ائمہ کرام جیسے امام مالک و شافعی و ابو یوسف اور محمد کے نزدیک جنگ میں ریشمی کپڑا پہننا جائز ہے کیونکہ تلوار ریشم کو مشکل سے کاٹی ہے۔ امام ابو حنیفہ نے احتیاط کو ملحوظ رکھا ہے اور فرماتے ہیں کہ خالص ریشم کا کپڑا پہننا مکروہ ہے جنگ میں اس ریشمی کپڑے سے ضرورت دفع ہو جاتی ہے جس کا تانا ریشم ہو اور پانا سوت ہو۔ حریر اور دیباچ میں یہ فرق ہے کہ دیباچ خالص ریشم کا ہوتا ہے اور حریر میں ریشم ملا ہوتا ہے۔

باب: جنگ میں دیباچ و حریر

(ریشمی لباس) پہننا

۲۸۱۹: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے ریشمی گھنڈیوں والا ایک جبہ نکالا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دشمن سے مقابلہ فرماتے تو یہ جبہ زیب تن فرماتے۔

۲۸۲۰: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ریشم سے منع فرماتے تھے مگر چار انگلی کی بقدر کنارے میں لگا ہو تو اس سے ممانعت نہیں فرماتے تھے اور آپ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ریشم سے روکا کرتے تھے۔

باب: جنگ میں عمامہ پہننا

۲۸۲۱: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں اللہ کے رسول کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سیاہ عمامہ ہے اور اس کے دونوں کناروں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے موٹھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے ہیں۔

۲۸۲۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (فتح کے موقع پر) جب مکہ داخل ہوئے تو آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

۲۱: بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالِدِيبَاچِ

فِي الْحَرْبِ

۲۸۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى اسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَلَهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةً مَزْرُورَةً بِالِدِيبَاچِ: فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُ هَذِهِ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ.

۲۸۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالِدِيبَاچِ: إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا ثُمَّ أَشَارَ بِأَصْبَعِهِ ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّلَاثَةَ ثُمَّ الرَّابِعَةَ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا عَنْهُ.

۲۲: بَابُ لُبْسِ الْعَمَامِ فِي الْحَرْبِ

۲۸۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَاتِبِي أَنْظَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرَخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

۲۸۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

خلاصۃ الباب ☆ امام باندھنابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اس کی فضیلت بہت احادیث میں آئی ہے اور امامہ میں شملہ لگانا بہتر ہے اور بہتر یہ ہے کہ شملہ پیٹھ کی طرف لگائے اور اس کی مقدار چار انگل سے لے کر ایک ہاتھ تک چلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید اور کالے رنگ کا امام باندھتے تھے۔

باب: جنگ میں خرید و فروخت

۲۳: بَابُ الشَّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْغَزْوِ

۲۸۲۳: حضرت خارجہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ایک مرد میرے والد سے پوچھ رہا ہے کہ ایک مرد جنگ بھی کرتا ہے اور خرید و فروخت بھی اور جنگوں میں تجارت بھی کرتا ہے تو میرے والد نے اس سے کہا کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک میں تھے ہم خرید و فروخت کرتے رہے آپ ہمیں دیکھتے رہے اور آپ نے ہمیں منع نہ فرمایا۔

۲۸۲۳: حَدَّثَنَا عُثَيْبُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اسْرِيمِ ثَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ حَيَّانَ الرَّقِيِّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُرْوَةَ الْبَارِقِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ أَبِي الرَّجُلِ يَفْزُو فَيَشْتَرِي وَيَبِيعُ وَيَتَجَرُّ فِي غَزْوَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبِي كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُكَ نَشْرِي وَنَبِيعُ وَهُوَ يَرَانَا وَلَا يَنْهَانَا.

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جہاد کے سفر میں خرید و فروخت اور تجارت کرنا جائز ہے۔

باب: غازیوں کو الوداع کہنا اور

۲۴: بَابُ تَشْيِيعِ الْغَزَاةِ

رخصت کرنا

وَوَدَاعِهِمْ

۲۸۲۴: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں راہِ خدا میں لڑنے والے کو رخصت کروں اسے اس کی زین پر سوار کراؤں صبح یا شام یہ مجھے دنیا دماغیہا سے زیادہ محبوب ہے۔

۲۸۲۴: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَابِرٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا ابْنُ الْأَسْوَدِ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ زَبَّانِ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ أُشَيِّعَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَكْفَهُ عَلَى رَجُلِهِ غَدْوَةً أَوْ رَوْحَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

۲۸۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رخصت کرتے وقت یہ کلمات فرمائے: ”میں تجھے اللہ کی امان میں دیتا ہوں جس کی امانتیں ضائع نہیں ہوتیں۔“

۲۸۲۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَدَّعِنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اسْتَوْدِعْكَ اللَّهُ الَّذِي لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ.

۲۸۲۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب لشکروں کو رخصت کرتے

۲۸۲۶: حَدَّثَنَا عُبَادُ بْنُ الرَّيِّدِ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ ثَنَا ابْنُ مُخَيَّمِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَى الشَّرَايَا يَقُولُ لِلشَّاهِدِ
اسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ .
تو جانے والے سے فرماتے ہیں تیرا دین امانت اور
اعمال کا خاتمہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ یہ چیزیں حفاظت کے قابل ہیں کیونکہ یہ بہت قیمتی ہیں دین امانت اور خاتمہ بالخیر دنیا،
آخرت میں یہی چیزیں کام آنے والی ہیں اور باقی بھی رہیں گی۔

۲۵ : بَابُ الشَّرَايَا

بَابُ : شَرَايَا

۲۸۲۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ مُحَمَّدُ
الصُّعَابِيُّ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْعَامِلِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَكْثَمِ بْنِ الْجَوْزِ الْخَزَاعِمِيِّ
يَا أَكْثَمُ اغْزِمْ غَيْرَ قَوْمِكَ يَحْسُنْ خُلُقُكَ وَتَكْرُمُ عَلَيَّ
رُفَقَائِكَ يَا أَكْثَمُ خَيْرُ الرُّفَقَاءِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ الشَّرَايَا أَرْبَعٌ
مِائَةٌ وَخَيْرُ الْجِيُوشِ أَرْبَعَةٌ آلَافٌ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ آلَافًا
مِنْ قَلْبَةٍ .

۲۸۲۷ : حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ اللہ
کے رسول نے اکثم بن جون خزاعی سے فرمایا: اے اکثم
اپنی قوم کے علاوہ کسی اور قوم کے ساتھ مل کر جنگ کرنا
تیرے اخلاق سنور جائیں گے اور تو اپنے رفقاء پر مہربان
ہو جائے گا۔ اے اکثم! بہترین رفقاء چار ہیں بہترین سریہ
چار سو افراد ہیں اور بہترین لشکر چار ہزار افراد ہیں اور بارہ
ہزار مجاہد تعداد کی کمی وجہ سے ہرگز مغلوب نہ ہوں گے۔

۲۸۲۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَتَخَذُ أَنْ
أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا يَوْمَ بَدْرٍ ثَلَاثَةَ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ
عَشَرَ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ مَنْ جَازَ مَعَهُ النَّهْرَ وَمَا
جَازَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ .

۲۸۲۸ : حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ہم میں یہ بات ہوتی تھی کہ جنگ بدر میں اللہ کے
رسول کے صحابہ کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی جتنی
طالوت کے ان ساتھیوں کی تعداد تھی جو نہر سے گزر گئے
اور طالوت کے ساتھ صرف اہل ایمان ہی گزرے۔

۲۸۲۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ
عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ لَهْيَعَةَ بْنِ
عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْوَرْدِ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كُفُّمُ وَالسُّوَيْةُ النَّبِيُّ أَنْ لَقِيتُ فَرْتًا وَإِنْ
غَنِمْتَ غَلْتُ .

۲۸۲۹ : صحابی رسول حضرت ابو وورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں کہ ایسے سریہ سے بچو کہ اگر دشمن سے
سامنا ہو تو راہ فرار اختیار کرے اور اگر غنیمت ہاتھ لگے تو
چوری اور خیانت کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! پیچھے مسلمان ایسے تھے کہ بارہ ہزار ان میں سے کبھی کسی دشمن سے مغلوب نہیں ہو سکتے تھے۔

۲۶ : بَابُ الْأَكْلِ فِي قُدُورِ الْمُشْرِكِينَ

بَابُ : مُشْرِكُونَ كِي دِيكُونَ مِيں كِهَانَا

۲۸۳۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
۲۸۳۰ : حضرت حلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تیرے دل میں کوئی خلجان پیدا نہ کرے تو اس میں نصرائیوں کی مشابہت اختیار کرنے لگا؟

قَالَا تَنَا وَكَيْعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ هُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارِيِّ لَقَالَ لَا يَخْتَلِجُنَّ لِي صَدْرَكَ طَعَامُ صَارَعَتْ فِيهِ نَصْرَانِيَّةٌ .

۲۸۳۱: حضرت ابو ثعلبہ حسنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول مشرکین کی دیگوں میں ہم کھانا تیار کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مشرکین کی دیگوں میں کھانا مت تیار کیا کرو میں نے عرض کیا اگر ہمیں ضرورت ہو اور اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو؟ فرمایا انہیں اچھی طرح مانجھ لو پھر کھانا تیار کرو اور کھا لو۔

۲۸۳۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي أَبُو فَرُوقَةَ يَزِيدُ ابْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْمٍ اللَّخْمِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ وَلَقِيَهُ وَكَلَّمَهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُورُ الْمُشْرِكِينَ نَطْبُخُ فِيهَا قَالَ لَا تَطْبُخُوا فِيهَا قُلْتُ فَإِنْ اجْتَجْنَا إِلَيْهَا فَلَمْ نَجِدْ مِنْهَا بُدًّا قَالَ فَارْحَضُوا رَحْضًا حَسَنًا ثُمَّ اطْبُخُوا وَكُلُوا .

خلاصہ الباب ☆ علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ آپ نے ان برتنوں میں پکانے سے منع کیا اس لئے کہ وہ ان میں سور کا گوشت پکاتے تھے اور شراب پیتے تھے۔ ابوداؤد میں ہے کہ ہم اہل کتاب کے پڑوسی ہیں وہ اپنی ہانڈیوں میں سور پکاتے ہیں اور ایسے برتنوں میں شراب پیتے ہیں الی آخرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اپنے برتنوں میں نجاستوں کا استعمال کرتے ہیں جیسے مردار کھانے والے اور شراب پینے والے اگرچہ مسلمان ہی ہوں ان کے برتنوں کا استعمال جائز نہیں اور جو کھانا ان کے برتنوں میں پکا ہو اس کا کھانا درست نہیں۔

باب: شرک کرنے والوں سے جنگ

۲۷ : بَابُ الْإِسْتِعَانَةِ

میں مدد لینا

بِالْمُشْرِكِينَ

۲۸۳۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے۔

۲۸۳۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ .

قال علي في حديثه عبد الله بن يزيد أو يزيد .

خلاصہ الباب ☆ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مشرک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کا قصد کیا آپ نے فرمایا واپس ہو جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا جب وہ اسلام لایا تو اس سے مدد لی۔

۲۸ : بَابُ الْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ

۲۸۳۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُوَيْانَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ

بَابُ : لُزَائِي فِي وَسْمِنِ كَوْمِغَالِطِهِ فِي ذِي النَّا

۲۸۳۳ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لُزَائِي تو مکرو و فریب ہے۔

۲۸۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مَطَرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ .

۲۸۳۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگ تو دھوکہ اور فریب ہے۔

خلاصہ الباب ☆ ہر ایسا مکرو اور حیلہ کرنا درست ہے جس کی وجہ سے کفار و مشرکین کا نقصان ہو مثلاً ان کے سامنے سے بھاگنا تاکہ وہ تعاقب کریں پھر ان کو ہلاکت کے مقام پر لے جانا اسی طرح اور تدبیریں ہیں وہ سب جائز ہیں۔

۲۹ : بَابُ الْمُبَارَاةِ

وَالسَّلْبِ

۲۸۳۵ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَحَفْصُ بْنُ غَمْرٍو قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنَانَا وَكَيْعٌ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمِ الرُّمَائِيِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هُوَ يَحْيَى بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ لِنَزْلِ هَذِهِ آيَةِ فِي هَوْلَاءِ الرَّهْطِ السَّنَةِ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا خِضْمَانِ اخْتَضَمُوا فِي رَبِيعِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ لِي حُمَزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَبِيدَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ اخْتَضَمُوا فِي الْحَجَجِ يَوْمَ بَدْرٍ .

بَابُ : لُزَائِي فِي مَقَابِلِهِ كَلَيْسَ دَعْوَتِ

وَيَنَا أَوْ سَامَانَ كَابِيَانِ

۲۸۳۵ : حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ آیت مبارکہ: ﴿هَذَا خِضْمَانِ اخْتَضَمُوا فِي رَبِيعِهِمْ﴾ سے ﴿إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ﴾ تک ان چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو جنگ بدر کے دن لڑے۔ سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب، سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اہل اسلام کی طرف سے اور عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ (کفار کی طرف سے)۔

۲۸۳۶ : حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرد کو دعوتِ مقابلہ دی پھر اس کو قتل بھی کر دیا اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا سامان بطور انعام عطا فرمایا۔

۲۸۳۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا أَبُو الْعَمَّاسِ وَعِكْرَمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَارَزْتُ رَجُلًا فَقَتَلْتُهُ فَنَقَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْبَةً .

۲۸۳۷ : حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۲۸۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ابْنَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے روز انہیں ایک مقتول کا سامان بطور انعام دیا جس کو انہوں نے ہی مردار کیا تھا۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرٍ ابْنِ أَمِيٍّ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَقَلَهُ سَلَبَ قَتِيلٍ قَتَلَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ .

۲۸۳۸: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کو قتل کرے اس مقتول کا سامان قتل کرنے والے کو ملے گا۔

۲۸۳۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشَجَعِيُّ عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ابْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ فَلَهُ السَّلْبُ .

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث میں مبارزت یعنی مقابلہ کے وقت پکارنا ثابت ہوا اور مشرک مقتول کے کپڑے ہتھیار اور سواری کے بارے میں امام کو اختیار ہے جب چاہے جنگ میں لوگوں کو رغبت دلانے کے لئے کہہ دے کہ جو کوئی مسلمان کسی مشرک کو مارے اس کا سامان وہی لے حقیقہ اور مالکیہ کے نزدیک یہ حکم دائمی نہیں ہے۔

پاب: رات کو حملہ کرنا (شب خون مارنا)

۳۰ : بَابُ الْغَارَةِ وَالْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ

اور عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کا حکم

وَالصَّبِيَّانِ

۲۸۳۹: حضرت صعاب بن جثامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اہل الدار کے مشرکین پر شب خون مارنے کے متعلق پوچھا گیا کہ اس میں تو عورتیں اور بچے بھی مارے جائیں گے فرمایا: یہ عورتیں اور بچے بھی مشرکین ہی کے ہیں (یعنی ایسی صورت میں ان کو قتل کرنا جائز ہے کیونکہ قصد انہیں)

۲۸۳۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا الصُّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيِّتُونَ فَيَضَابُ النِّسَاءَ وَالصَّبِيَّانَ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ .

۲۸۴۰: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں جنگ کی ہم بنو فزارہ کے ایک کنوئیں پر پہنچے ہم نے رات وہیں پڑاؤ ڈالا صبح کے قریب ہم نے ان پر شب خون مارا تو ہم نے ایک کنوئیں والوں پر بھی راتوں رات حملہ کر کے تو یا سات گھراتوں کو قتل کیا۔

۲۸۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنَانَا وَكَيْعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَارٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَزْرُونَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ هَوَازِنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْنَا مَاءَ لَيْبِي فَرَارَةَ فَعَرَسْنَا حَتَّى إِذَا تَمَّانَ عِنْدَ الصُّبْحِ شَنَّاهَا عَلَيْهِمْ غَارَةَ فَاتَيْنَا أَهْلَ مَاءِ قَبِيَّتَانَهُمْ فَقَتَلْنَاهُمْ بَسْعَةً أَوْ سَبْعَةَ آيَاتٍ .

۲۸۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رستہ میں قتل کی ہوئی عورت دیکھی تو عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

۲۸۳۲: حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ کی ہمارا گزر ایک عورت سے ہوا جو قتل کی گئی تھی لوگ اس کے گرد جمع تھے (آپ پہنچے تو) لوگوں نے آپ کے لئے جگہ کھول دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لڑنے والوں کے ساتھ شریک ہو کر لڑائی تو نہیں کرتی تھی پھر ایک مرد سے فرمایا: خالد بن ولید کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں یہ حکم دیتے ہیں کہ بچوں، عورتوں اور مزدوروں کو ہرگز قتل مت کرو۔

☆ خلاصہ الباب سحان اللہ! ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کتنی عمدہ اور بہترین ہیں کہ خدا تعالیٰ کے باغیوں کے ضعفاء کی بھی بہت رعایت رکھی گئی ہے۔

باب: دشمن کے علاقہ میں آگ لگانا

۲۸۳۳: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی نامی بستی کی طرف بھیجا اور فرمایا صبح سویرا اپنی جا کر آگ لگا دو۔

۲۸۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو بصرہ کے کھجور کے درخت کاٹے اور جلانے بویرہ (نامی باغ) میں اسی بارے میں اللہ عزوجل نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً...﴾

۲۸۳۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَاى امْرَاةً مَقْتُولَةً فِى بَعْضِ الطَّرِيقِ فَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَانِ .

۲۸۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْمُرْقَعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَرْنَا عَلَى امْرَاةٍ مَقْتُولَةٍ قَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا النَّاسُ فَأَفْرَجُوا لَهَا فَقَالَ مَا كَانَتْ هَذِهِ تُقَاتِلُ فِيمَنْ يُقَاتِلُ ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ انْطَلِقْ إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ يَقُولُ لَا تَقْتُلُنَّ ذُرِّيَّةً وَلَا عَسِيفًا .

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْمُغْبِرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْمُرْقَعِ عَنْ جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

۳۱: بَابُ التَّحْرِيقِ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ

۲۸۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ سُمْرَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا أُبْنَى فَقَالَ ابْنُ أُبْنَى صَبَاخًا ثُمَّ حَرَّقَ .

۲۸۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا ابْنُ اللَّيْثِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً . الْآيَةُ .

۲۸۳۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَفِيهِ يَقُولُ
شَاعِرُهُمْ

فَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ

خَرِيقٌ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

۲۸۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجور کے باغوں کو
آگ لگوائی اور درخت کاٹے اور اسی بارے میں
مسلمانوں کے شاعر (حضرت حسان بن ثابتؓ) نے یہ
شعر کہا سو آسان ہو گیا بنو لوی (قریش) کے سرداروں
کیلئے بوریہ میں آگ لگانا جو آگ وہاں اڑ رہی ہے۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ وہاں کے لوگوں کو جلادے شاید یہ حکم ابتداء اسلام میں ہوگا پھر آپ نے آگ سے
جلانا منع فرمادیا۔

۳۲ : بَابُ فِدَاءِ الْأَسَارِيِّ

۲۸۳۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
قَالَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَارٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ
الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ أَبِي
بَكْرٍ هَوَازِنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَقَلْنِي بَجَارِيَةَ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ مِنْ أَجْمَلِ الْعَرَبِ عَلَيْهَا قِشْعٌ
لَهَا فَمَا كَشَفْتُ لَهَا عَنْ ثَوْبٍ حَتَّى آتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِينِي
النَّبِيُّ فِي السُّوقِ فَقَالَ لِيْلَهُ أَبُوكَ أَهْبَاهُ لِي فَوَهَبْتُهَا لَه
فَبَعَثَ بِهَا فِقَادِي بِهَا أَسَارِي مِنْ أَسَارِي الْمُسْلِمِينَ كَانُوا
بِمَكَّةَ.

۳۳ : بَابُ مَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ

ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ

الْمُسْلِمُونَ

باب : قیدیوں کو فدیہ دے کر چھڑانا

۲۸۳۶: حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے
رسولؐ کے عہد مبارک میں ہم نے ابو بکرؓ کی معیت میں
ہوازن سے جنگ کی۔ ابو بکرؓ نے مجھے بطور انعام بنو فزارہ
کی ایک لڑکی دی جو عرب کی حسین و جمیل لڑکی تھی اس نے
پوشتین پہن رکھی تھی میں نے اسکا کپڑا بھی نہ کھولا تھا کہ
مدینہ پہنچا تو نبیؐ مجھے بازار میں ملے فرمایا: تیرا باپ بزرگ
تھا (کہ تجھ سی کریم اولاد ملی) یہ لڑکی مجھے دیدے۔ میں نے
وہ لڑکی آپؐ کو ہبہ کر دی۔ آپؐ نے اسے بھیج دیا اور اسکے
بدلہ بہت سے مسلمان جو مکہ میں قید تھے چھڑوا لئے۔

باب : جو مال دشمن اپنے علاقہ میں محفوظ

کر لے پھر مسلمانوں کو دشمن پر غلبہ

حاصل ہو جائے

۲۸۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کا
ایک گھوڑا بدک گیا دشمن نے اسے پکڑ لیا پھر مسلمانوں کو
دشمنوں پر غلبہ ہوا تو وہ گھوڑا ان کو (ابن عمر رضی اللہ عنہما)
کو واپس دے دیا گیا اور یہ سب اللہ کے رسول صلی اللہ

۲۸۳۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
قَالَ ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ
الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ .

علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہوا۔

قَالَ وَابْتَقَ عَبْدُ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَطَهَّرَ عَلَيْهِمُ
 الْمُسْلِمُونَ قَرْدَةَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ وَاثَةِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

فرماتے ہیں کہ انکا ایک غلام بھاگ کر روم چلا گیا
 پھر جب مسلمانوں کو رومیوں پر غلبہ حاصل ہوا تو خالد بن
 ولید نے وہ غلام ان کو واپس دے دیا یہ اللہ کے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہوا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور بعض دوسرے حضرات کا کہ کفار غلبہ سے مسلمانوں کی کسی چیز کے مالک نہیں ہوتے اور جب وہ مسلمانوں کے ہاتھ لگے تو وہ مالک قدیم اس کو لے لے گا لیکن امام ابوحنیفہ اور امام مالک فرماتے ہیں کہ اگر مسلمان پر کافر غالب آجائیں یا مسلمان ہجرت کر کے چلے آئیں اور ان کے مال و جائیداد پر کفار قابض ہو جائیں تو یہ اموال کافروں کے مکمل قبضہ کے بعد انہی کے مالک ہو جاتے ہیں ان کی دلیل سورہ حشر کی آیت لِّلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ ان کے مسلک کی دلیل دوسری احادیث ہیں جو ابو داؤد میں ہے۔ حدیث باب امام ابوحنیفہ کے مسلک کے خلاف نہیں بلکہ مؤید ہے۔

باب : مالِ غنیمت میں خیانت

۳۴ : بَابُ الْغُلُولِ

۲۸۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
 يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانٍ عَنْ ابْنِ
 أَبِي عُمَرَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ تَوَفَّى رَجُلٌ مِنْ أَشْجَعِ بَخِيرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ صَلُّوا : عَلَى صَاحِبِكُمْ فَإِنَّكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ وَتَغَيَّرَتْ
 لَهُ وَجُوهُهُمْ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ غُلٌّ فِي
 سَبِيلِ اللَّهِ .

۲۸۴۸ : حضرت زید بن خالد جہنی فرماتے ہیں کہ ایک
 اشجعی مرد خیبر میں انتقال کر گیا تو نبی نے فرمایا : اپنے
 ساتھی کا جنازہ خود ہی پڑھ لو۔ لوگوں نے اسے محسوس کیا
 اور انکے چہرے متغیر ہو گئے (پریشانی کی وجہ سے کہ کہیں
 ہمارے متعلق بھی آپ یہ نہ فرمادیں آپ نے انکی
 پریشانی دور کرنے کیلئے اصل وجہ بتائی) فرمایا : تمہارے
 اس ساتھی نے راہِ خدا میں مالِ غنیمت میں خیانت کی۔

۲۸۴۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
 عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ
 يُقَالُ لَهُ كُرْكُرَةٌ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ فَوَجَدُوا عَلَيْهِ كَسَاءً أَوْ عَبَاءَةً
 قَدْ غَلَّهَا .

۲۸۴۹ : حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کا نگہبان کر کرہ
 نامی ایک مرد تھا جب وہ فوت ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا : یہ دوزخی ہے تو صحابہ دیکھنے لگے (کہ اس
 نے کیا جرم کیا) انہیں اس پر ایک عبایا چادر دیکھی جو اس
 نے مالِ غنیمت میں سے چرائی تھی۔

۲۸۵۰: حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ جنگ حنین کے روز اللہ کے رسولؐ نے ہمیں غنیمت کے ایک اونٹ کے پاس نماز پڑھائی پھر اس اونٹ میں سے کچھ لیا وہ ایک بال تھا۔ آپؐ نے اسے اپنی دو انگلیوں کے درمیان رکھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! یہ تمہارے غنائم کا حصہ ہے ایک دھاگہ اور سوئی اور اس سے زیادہ یا اس سے کم جو کچھ بھی ہو جمع کرو اور اسلئے کہ مال غنیمت میں چوری چور کیلئے روز قیامت عازر سوائی اور عذاب کا باعث ہوگی۔

☆ خلاصہ الباب: غرض یہ ہے اس فرمان کی کہ عام چوری بھی سخت گناہ ہے لیکن مال غنیمت کے مال کی چوری کرنا اور زیادہ گناہ ہے کیونکہ غنیمت کا مال عام مسلمانوں کا ہے تو گویا اس نے تمام مسلمانوں کی چوری کی۔

باب: انعام وینا

۲۸۵۱: حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے بعد تہائی میں سے انعام بھی دیا۔

۲۸۵۲: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا میں جاتے وقت چوتھائی (حصہ) میں سے انعام کا وعدہ فرمایا اور واپسی میں تہائی میں سے انعام کا وعدہ فرمایا۔

۲۸۵۳: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا کہ اللہ کے رسولؐ کے بعد کوئی انعام نہیں مسلمانوں کے طاقتور کمزوروں کو واپس کریں گے (یعنی مال غنیمت میں سب برابر شریک ہونگے) رجاء کہتے ہیں کہ میں نے سلیمان بن مھول کو یہ فرماتے سنا کہ مجھے مھول نے حبیب بن مسلمہ سے روایت کر کے یہ حدیث سنائی کہ شروع جنگ میں جاتے

۲۸۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَيْسَى بْنِ سِنَانٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عِبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ إِلَى جَنْبِ بَعِيرٍ مِنَ الْمَقَابِسِ ثُمَّ تَنَاوَلَ شَيْئًا مِنَ الْبَعِيرِ فَأَخَذَ مِنْهُ قَرْدَةً يَغْنِي وَبَرَةً فَجَعَلَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا مِنْ غَنَائِمِكُمْ أَذْوَا الْخَيْطِ وَالْمَخِيطِ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ فَمَا دُونَ ذَلِكَ فَإِنَّ الْغُلُولَ عَارَ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشَسَارٌ وَنَارٌ.

۳۵: بَابُ النَّفْلِ

۲۸۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مُسْلِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمْسِ.

۲۸۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْخَارِثِ التُّرَيْقِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عِبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَلَ فِي الْبَدَاةِ الرَّبْعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ.

۲۸۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَنَا رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ تَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَا نَفَلَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ الْمُسْلِمُونَ قَوْلَهُمْ عَلَى ضَعِيفِهِمْ.

قَالَ رَجَاءُ فَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ لَهُ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ مُسْلِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَلَ فِي الْبَدَاةِ الرَّبْعَ وَحِينَ قَفَلَ الثَّلَاثَ
فَقَالَ عُمَرُ أَخَذْتُكَ عَنْ أَبِي عَنْ جَدِّي وَنَحَدَّثَنِي عَنْ
مُكْحَوْلٍ .
ہوئے چوتھائی غنیمت اور واپسی میں (جنگ کی ضرورت ہوئی
تو) تہائی غنیمت انعام دینے کا وعدہ فرمایا: تو عمرو نے کہا
کہ میں تمہیں اپنے باپ دادا سے روایت کر کے سنا رہا ہوں
اور تم مجھے مکحول سے روایت کر کے سنا رہے ہو۔

☆ خلاصہ الباب یہ نفل دینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو بالاتفاق سب ائمہ کے نزدیک انعام دینا جائز ہے۔

باب: مال غنیمت کی تقسیم

۳۶: بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ

۲۸۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثَيْبِ
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ
بِلُقْرِسٍ سَهْمَانٍ وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ .
۲۸۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھڑ سوار
کو تین حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا۔

☆ خلاصہ الباب امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک تین حصے سوار کے اور ایک حصہ پیدل کا ہے۔ امام ابو حنیفہ کے
ز نزدیک گھوڑ سوار کے دو حصے ہیں دلیل وہ احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کے
لئے دو حصہ مقرر فرمائے۔ امام صاحب کے متدل احادیث ابوداؤد طبرانی ابن ابی شیبہ۔ حدیث باب کی توجیہ امام صاحب
کے نزدیک یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے بطریق وجوب کے دیئے اور ایک حصہ بطریق انعام۔ کیونکہ روایات
کے مطابق تطبیق اولیٰ ہے بہ نسبت کسی روایت کو باطل قرار دینے کے۔

باب: غلام اور عورتیں جو مسلمانوں کے

۳۷: بَابُ الْعَبِيدِ وَالنِّسَاءِ يَشْهَدُونَ مَعَ

ساتھ جنگ میں شریک ہوں

الْمُسْلِمِينَ

۲۸۵۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرِ بْنِ قُنُقْدٍ .
قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ وَكَيْعٌ
كَانَ لَا يَأْكُلُ اللَّحْمَ ، قَالَ عَزُوثٌ مَعَ مَوْلَانِي يَوْمَ خَيْبَرَ وَأَنَا
مَمْلُوكٌ فَلَمْ يَقْسِمْ لِي مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأُعْطِيتُ مِنَ خُرُوتِي
الْمَنَاعَ سَيْفًا وَكُنْتُ أَجْرُهُ إِذَا تَقَلَّدْتُهُ .
۲۸۵۵: حضرت ابی اللحم (جو گوشت نہیں کھاتے تھے)
کے غلام عمیر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آقا کے ساتھ
جنگ خیبر میں شرکت کی اس وقت میں غلام تھا اس لئے
مجھے غنیمت میں مستقل حصہ نہ ملا البتہ گرے پڑے سامان
میں سے مجھے ایک تلوار ملی تھی جب میں تلوار باندھتا تو وہ
زمین پہ گھسٹی تھی۔

۲۸۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْرُؤُوا وَلَا
تَغْدِرُوا وَلَا شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّجِيمِ قَالَتْ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ
۲۸۵۶: حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
بیان فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ

۔ شاید انہوں نے مکحول کو ضعیف خیال کیا حالانکہ وہ ثقہ ہیں اور اس حدیث کو اہل علم نے صحیح قرار دیا۔ (عبدالرشید)

ہشام عن حفصہ بن سیرین عن أم عطية الأنصارية قالت غزوت مع رسول الله ﷺ سبع غزوات أخلفهم في رحالهم وأصنع لهم الطعام وأداوى الجرحى وأقوم على المرضى.

وسلم کے ساتھ سات لڑائیوں میں شرکت کی۔ میں ان کے خیموں میں ان کے پیچھے رہتی، ان کے لئے کھانا تیار کرتی زخموں کا علاج کرتی اور بیماروں کا خیال رکھتی۔

خلاصہ الباب ☆ جمہور ائمہ کرام کا یہی مسلک ہے کہ مال غنیمت میں غلام عورت ذمی اور بچے کو حصہ نہیں ملے گا البتہ امام وقت اپنی مرضی و اختیار سے جو چاہے دے سکتا ہے۔

باب: حاکم کی طرف سے وصیت

۲۸۵۷: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا تو ارشاد فرمایا: اللہ کا نام لے کر چلو اور راہ الہی میں لڑو، ان لوگوں سے جو اللہ کے منکر ہیں اور مثلہ مت بناؤ (دشمن کی صورت مت بگاڑو) بد عہدی نہ کرو اور بچوں کو قتل مت کرو۔

۲۸۵۸: حضرت بریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم جب کسی شخص کو سردار مقرر فرماتے کسی حصے (لشکر) کا تو اس کو اپنی ذات کے لیے اللہ سے ڈرنے کی وصیت فرماتے اور جو دیگر مسلمان ان کے ہمراہ ہوتے ان سے نیک سلوک کرنے کی (تلقین کرتے) اور آپ فرماتے: جہاد کرو اللہ کا نام لے کر اور جو اللہ عزوجل کو نہ مانے اس سے لڑو، جہاد کرو اور عہد مت توڑو اور چوری نہ کرنا اور مثلہ سے ممانعت فرماتے اور بچوں کو مت مارو اور جب دشمن سے ملو یعنی مشرکین سے تو ان کو بلاؤ ان باتوں میں سے ایک کی طرف پھران میں سے جس بات پر وہ راضی ہوں اس کو مان لے اور ان کو ستانے سے رک جا۔ (تین باتیں مندرجہ ذیل ہیں): ان کو اسلام کی دعوت

۳۸: باب وصیۃ الإمام

۲۸۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثنا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ بْنُ الْخَارِثِ أَبُو رُوَيْبِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو الْعَرِيفِ غَيْثُ اللَّهِ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ سِيرُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَلَا تَمَثَلُوا وَلَا تَغْلِبُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا.

۲۸۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرِّيَابِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَرَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْضَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغْلِبُوا وَلَا تَمَثَلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا أَنْتَ لَقَيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ جَلَالٍ أَوْ حِصَالٍ فَإِنَّهُمْ أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّخَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ غَلِبَهُمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ أَبَوْا

دے اور اگر وہ مان لیں تو رکازہ ان (کو تکلیف دینے) سے لیکن کہہ ان سے کہ اپنے ملک سے مسلمانوں کے ملک میں ہجرت کر کے آجائیں اور ان سے بیان کر دے کہ اگر وہ ہجرت کر لیں گے تو جو فائدہ مہاجرین کو میسر آئے وہ ان کو بھی آئیں گے اور جو سزائیں (قصور کے بدلے) مہاجرین کو ملتی ہیں وہ انہیں بھی ملیں گی اور اگر وہ ہجرت سے انکاری ہوں تو ان کا حکم گنوار دیہاتی مسلمانوں جیسا ہوگا اور اللہ کا حکم جو مومنوں پر جاری ہوتا ہے ان پر (بھی) جاری ہوگا اور ان کو لوٹ کے مال میں اور اس مال میں جو بلا جنگ کافروں سے ہاتھ آئے کچھ میسر نہ آئے گا مگر اس حالت میں جب وہ جہاد کریں مسلمانوں کے ساتھ مگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے کہہ جزیہ دینے کے لیے۔ اگر وہ جزیہ دینے پر راضی ہو جائیں تو ان جا اور ان (کو قتل کرنے) سے باز رہ۔ اگر وہ جزیہ دینے سے بھی انکار کریں تو اللہ عزوجل سے مدد طلب کر اور ان سے جنگ کر اور جب تو کسی قلعہ کا

فَاخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَخْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَخْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْأَفْسَى وَالنَّغِيمَةِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَسَلِّهُمْ إِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَإِنْ حَاضَرَتْ حِصْنًا فَارَادُوا أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّكَ فَلَا تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّكَ وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَبِيكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ آبَائِكُمْ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِنْ حَاضَرَتْ حِصْنًا فَارَادُوا أَنْ يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي أَتَصِيبُ فِيهِمْ حُكْمَ اللَّهِ أَمْ لَا .

قَالَ عَلْقَمَةُ فَخَدَّثْتُ بِهِ مُقَابِلَ بْنِ حَبَانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْضَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مِقْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ مِثْلَ ذَلِكَ .

محاصرہ کرے پھر قلعہ والے تجھ سے کہیں کہ تو ان کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا ذمہ دے تو مت ذمہ دے اللہ اور رسول (ﷺ) کا بلکہ اپنا اپنے باپ کا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے۔ اس لیے کہ اگر تم نے اپنا ذمہ یا اپنے باپ دادوں کا ذمہ توڑ ڈالا تو یہ اس سے آسان ہے کہ تم اللہ اور رسول (ﷺ) کا ذمہ توڑ دو اور اگر تو کسی قلعہ کا محاصرہ کر لے پھر قلعہ والے یہ چاہیں کہ اللہ کے حکم پر وہ قلعہ سے نکل آئیں گے تو اس شرط پر ان کو مت نکال بلکہ اپنے حکم پر نکال۔ اس لیے کہ تو (ہرگز) نہیں جان سکتا کہ اللہ کے حکم پر ان کے بارے میں چل سکے گا یا نہیں۔

علقمہ نے کہا: میں نے یہ حدیث مقاتل بن حبان سے بیان کی انہوں نے مجھ سے مسلم بن ہیضم سے انہوں نے نعمان بن مقرن سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث نقل کی۔

خلاصہ الباب امام نووی نے فرمایا اس حدیث سے کئی ہدایات حاصل ہوئیں: (۱) مال غنیمت اور مال فے میں دیہات والوں کا کوئی حصہ نہیں جو اسلام لانے کے بعد اپنے ہی وطن میں رہے بشرطیکہ وہ جہاد میں شریک نہ ہوں۔ (۲) کافر سے جزیہ لینا درست ہے خواہ عربی ہو یا عجمی کتابی یا غیر کتابی۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک مشرکین عرب سے جزیہ نہیں لیا جائے گا وہ ماتوا سلام لائیں ماقبل کئے جائیں اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ جزیہ نہیں لیا جائے گا مگر اہل کتاب سے عرب ہوں یا عجم۔

۳۹ : بَابُ طَاعَةِ الْإِمَامِ

بَابُ: امیر کی اطاعت

۲۸۵۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَا وَكَيْعُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ الْإِمَامَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى الْإِمَامَ فَقَدْ عَصَانِي .

۲۸۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی یقیناً اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی یقیناً اس نے میری اطاعت کی اور جس نے (جائز امور میں) امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۲۸۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتَعْبَلْ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَانَ رَأْسَهُ زَبِيَّةٌ .

۲۸۶۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام جس کا سر کشمش کی مانند چھوٹا ہو اور اسے تمہارا امیر بنا دیا جائے۔

۲۸۶۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْخَضِرِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدِّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا قَاذَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ .

۲۸۶۱: حضرت ام حنینؓ فرماتی ہیں میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: اگر تم پر حبشی نکلا غلام امیر مقرر کر دیا جائے تو اس کی بات سنو اور مانو جب تک وہ اللہ کی کتاب کے مطابق تمہاری قیادت کرے۔

۲۸۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ اتَّهَى إِلَى الرَّبِذَةِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَإِذَا عَبْدٌ يَوْمُهُمْ فَيَقِيلُ هَذَا أَبُو ذَرٍّ فَذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ أَنْ أَسْمَعَ وَأَطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدِّعَ الْأَطْرَافِ .

۲۸۶۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ ایک بار ربذہ پہنچے تو نماز قائم ہو چکی تھی اور ایک غلام امامت کروا رہا تھا کسی نے کہا یہ ابو ذر تشریف لے آئے تو غلام پیچھے ہٹنے لگا حضرت ابو ذر نے فرمایا میرے پیارے صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں سنوں اور اطاعت کروں اگرچہ امیر حبشی غلام ہو نکلا اور کن کٹا۔

خلاصہ الباب ☆ ثابت ہوا کہ امام کی اطاعت فرض ہے بشرطیکہ شریعت کے خلاف حکم نہ دے اگر شریعت کے خلاف حکم دے تو لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق کی وجہ سے اس کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ حدیث: ۲۸۶۰ مطلب یہ ہے کہ امیر المؤمنین کے حکم سے اگر کسی لشکر کا سالار حبشی چھوٹے سروالا بھی بنایا جائے تو بھی امام کے حکم کی اطاعت فرض ہوگی۔

۴۰ : بَابُ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ

۲۸۶۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُجَرِّزٍ عَلَى بَعْثٍ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى رَأْسِ غَزَاةٍ أَوْ كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ اسْتَأْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْجَيْشِ فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُذَافَةَ ابْنَ قَيْسِ السَّهْمِيِّ فَكُنْتُ فِيْمَنْ غَزَا مَعَهُ فَلَمَّا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَوْ قَدْ الْقَوْمُ نَارًا لِيَصْطَلُوا أَوْ لِيَصْنَعُوا عَلَيْهَا صَنِيعًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ، أَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَمَا أَنَا بِأَمْرِكُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا صَنَعْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَعَزُّمُ عَلَيْكُمْ إِلَّا تَوَابْتُمْ فِي هَذِهِ النَّارِ فَقَامَ نَاسٌ فَتَخَجَّرُوا فَلَمَّا ظَنُّوا أَنَّهُمْ وَابْتُؤْنَ قَالَ أَمْسِكُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا كُنْتُ أَمْرًا مَعَكُمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَمَرَكُمْ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلَا تُطِيعُوهُ.

بَابُ: اللہ کی نافرمانی کر کے کسی کی اطاعت درست نہیں
۲۸۶۳: حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے علقمہ بن مجرز کو ایک لشکر کا امیر مقرر فرمایا میں بھی اس لشکر میں تھا۔ جب جنگ کے آخری مقام پر پہنچے یا ابھی رستہ میں ہی تھے کہ لشکر میں سے کچھ لوگوں نے ان سے اجازت چاہی انہوں نے ان کو اجازت دے دی اور عبد اللہ بن حذافہ بن قیس سہمی کو ان کا امیر مقرر کر دیا تو میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے عبد اللہ بن حذافہ کے ساتھ مل کر جنگ کی راستہ میں کچھ لوگوں نے آگ روشن کی تاکہ تپش حاصل کریں یا کچھ بنائیں تو عبد اللہ نے کہا اور وہ ظریف الطبع شخص تھے کیا تم پر میری بات سننا لازم نہیں؟ کہنے لگے کیوں نہیں بلکہ لازم ہے کہنے لگے تو پھر تمہیں جس چیز کا بھی حکم دوں کرو گے کہنے لگے جی ہاں۔ کہنے لگے میں تمہیں قطعی حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں کود جاؤ اس پر کچھ لوگ کھڑے ہوئے اور کمر باندھنے لگے جب انہیں گمان ہوا کہ یہ تو واقعی کودنے لگے ہیں تو کہنے لگے اپنے آپ کو روکو کیونکہ میں تو تم سے مزاح کر رہا تھا۔ جب ہم واپس آئے تو کچھ نے نبی سے اس کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ نے فرمایا: اگر تمہیں کوئی اللہ کی نافرمانی کا حکم دے تو اسکی بات مت مانو۔

۲۸۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد مسلم پر فرمانبرداری لازم ہے (طبعاً) پسندیدہ اور ناپسندیدہ امور میں الا یہ کہ اسے نافرمانی کا حکم دیا جائے لہذا جب نافرمانی اور معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ طاعت و فرمانبرداری۔

۲۸۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ الْمَكِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الطَّاعَةَ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا تَسْمَعُ وَلَا طَاعَةَ .

۲۸۶۵ : حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ تَنَايَحِيُّ بْنُ سَلِيمٍ ح :
 وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غِيَاثٍ
 تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ نُحَيْمٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ سَبَلِي أُمُورُكُمْ بَعْدِي رَجَالٌ
 يُطْفِقُونَ السُّنَّةَ وَيَغْمَلُونَ بِالْبِدْعَةِ وَيُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ
 مَوَاقِيتِهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَدْرَكَهُمْ كَيْفَ أَفْعَلُ قَالَ
 تَسْأَلُنِي يَا بَنِي أُمَّ عَبْدِ كَيْفَ تَفْعَلُ لَا طَاعَةَ لِمَنْ غَضِيَ اللَّهُ .

۲۸۶۵ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 میرے بعد تمہارے امور کے متولی (حاکم) ایسے مرد
 ہوں گے جو (چراغ) سنت کو بجھائیں گے اور بدعت پر
 عمل کریں گے اور نماز کو اپنے وقتوں سے مؤخر کریں گے
 میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر میں ان لوگوں
 (کے زمانہ) کو پالوں تو کیا کروں فرمایا اے ابن ام عبد
 تم مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ کیا کروں جو شخص اللہ کی
 نافرمانی کرے اس کی کوئی اطاعت نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو وہاں مخلوق کی فرماں برداری کرنا ناجائز ہے اور
 حرام ہے لہذا اگر کوئی پیر مرشد یا کوئی استاذ یا والدین ناجائز کام کا اصرار کہیں مثلاً داڑھی کترانے کو کہتے ہوں یا رشوت لینے
 کو یا سود کھانے یا اور کسی ناجائز کام کا حکم کرتے ہوں تو ان کی اطاعت کرنا حرام ہے یہ احادیث مبارکہ جہاد کے ابواب میں
 لائی گئی ہیں تو معنی یہ ہوگا کہ جہاد میں اپنے امیر اشکر کی اطاعت فرض ہے لیکن امیر خالق کی نافرمانی والے احکام جاری کرے
 تو اطاعت نہیں کرنی جیسا کہ عبد اللہ نے آگ میں کودنے کا حکم دیا تو یہ حکم خلاف شریعت تھا اگرچہ انہوں نے ازراہ
 ظرافت و خوش طبعی کے حکم دیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ سن کر یہ ارشاد فرمایا کہ خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی
 اطاعت نہیں۔

۴۱ : بَابُ الْبَيْعَةِ

بَابُ: بَيْعَتِ كَابِيَان

۲۸۶۶ : حَدَّثَنَا غُبَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 إِدْرِيسٍ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
 وَعَبِيدُ اللَّهِ ابْنُ عُصْرٍ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَبَادَةَ ابْنِ الْوَلِيدِ بْنِ
 عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ
 بَايَعَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْفُسْرِ
 وَالنِّسْرِ وَالْمُنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَالْأَثْرَةِ غَلِينَا وَإِنْ لَانَا زِع
 الْأَمْرِ أَهْلُهُ وَإِنْ نَقُولُ الْحَقَّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ
 لَوْمَةَ لَائِمٍ .

۲۸۶۶ : حضرت عباده بن صامت فرماتے ہیں کہ ہم نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی سننے اور ماننے پر
 تنگی اور آسانی میں خوشی اور پریشانی میں اور اس حالت
 میں بھی جب دوسروں کو ہم پر ترجیح دی جائے اور اس پر
 کہ ہم حکومت کے اہل اور لائق شخص سے حکومت کے
 بارے میں جھگڑانا کریں گے اور اس پر کہ ہم جہاں بھی
 ہوں گے حق کہیں گے اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت
 کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔

۲۸۶۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا
سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْغَزِيرِ التَّوَحُّمِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي
إدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ
الْأَمِينُ (أَمَّا هُوَ الَّتِي فَحَبِيبٌ وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي فَأَمِينٌ عَوْفُ بْنُ
مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَبْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ تِسْعَةً فَقَالَ الْإِتْبَاعُونَ رَسُولَ اللَّهِ
فَبَسَطْنَا أَيْدِينَا فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ) أَنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَامٌ يُبَايِعُكَ فَقَالَ إِنْ تَعْبُدُوا
اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُوا الصَّلَاةَ الْخَمْسَ
وَتَسْمَعُوا وَتُطِيعُوا وَأَسْرًا كَلِمَةً خُفْيَةً) وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ
شَيْئًا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أَوْلِيَاكَ الْفَرَّيْسُفُ سُوْطَةَ فَلَا
يَسْأَلُ أَحَدًا يَنَاوِلُهُ آيَاهُ .

۲۸۶۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَثَابِ بْنِ مَوْلَى هُرْمَزٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ بَايَعْنَا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَقَالَ فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ .
۲۸۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ غَبْدَةَ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَغْيِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَ
ذَلِكَ حَتَّى يَسْأَلَ عَبْدٌ هُوَ .

۲۸۶۷ : حضرت ابو مسلم کہتے ہیں کہ مجھے میرے پسندیدہ اور
میرے نزدیک امانتدار شخص سیدنا عوف بن مالک اشجعی نے
بتایا کہ ہم سات آٹھ یا نو افراد نبی کی خدمت میں حاضر تھے
آپ نے فرمایا: تم بیعت نہیں کرتے ہم نے اپنے ہاتھ بیعت
کیلئے بڑھائے تو ایک نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ہم آپ
کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں اب آپ سے کس بات پر
بیعت کریں؟ فرمایا: اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گے
کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ گے پانچوں نمازوں کو قائم
کرو گے سنو اور مانو گے اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ
لوگوں سے کسی چیز کا بھی سوال نہ کرو گے۔ فرماتے ہیں میں
نے اس جماعت میں ایک شخص کو دیکھا کہ کوڑا (سواری
سے) گر گیا تو اس نے کسی سے بھی یہ نہ کہا کہ یہ مجھے اٹھا دو۔

۲۸۶۸ : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سننے اور ماننے پر
تو آپ نے فرمایا: جہاں تک تمہاری استطاعت ہو۔

۲۸۶۹ : حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ایک غلام نے نبی کی
خدمت میں حاضر ہو کر ہجرت کی بیعت کر لی۔ نبی کو یہ
معلوم نہ تھا کہ وہ غلام ہے پھر اس کا آقا اسکی تلاش میں آیا
تو نبی نے فرمایا: اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو چنانچہ
آپ نے اسے دو سیاہ قام غلاموں کے عوض خرید لیا پھر
اس کے بعد کسی سے آپ اس وقت تک بیعت نہ فرماتے
جب تک پوچھ نہ لیتے کہ کیا وہ غلام ہے؟

خلاصہ الباب ☆ صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر جو بیعت کی اس کو پورا بھی کیا ہے۔
حضرات صحابہ کرام کی شان تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی سے خوف نہیں کھاتے تھے اور نہ کسی ملامت گر کی ملامت
سے ڈرتے۔ حدیث ۲۸۶۷: سبحان اللہ! صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کیسے اونچی تو حید والے تھے کہ کوڑا اٹھانے کے لئے کسی
سے مدد و استعانت نہیں کرتے تھے۔ نیز احادیث نبویہ سے بیعت طریقت کا جواز بھی معلوم ہوا کہ مشائخ و صوفیاء کرام جو

بیعت کراتے ہیں اس کی حقیقت بھی یہی ہے کہ بیعت کرنے والا گناہوں سے تائب ہو کر آئندہ عزم مستحکم کر لے کہ گناہ نہیں کروں گا اور اپنے شیخ اور مرشد سے اصلاح کرائے یہ بھی مسنون ہے۔

۴۲ : بَابُ الْوَفَاءِ بِالْبَيْعَةِ

باب: بیعت پوری کرنا

۲۸۷۰: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: تمہیں شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہ فرمائیں گے نہ انکی طرف نظر (رحمت) فرمائیں گے اور انکو دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ مرد جس کے پاس بے آب گیاہ صحرا میں ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ مسافر کو پانی نہ دے دوسرے وہ مرد جو عصر کے بعد کوئی چیز فروخت کرے اور یہ قسم اٹھائے کہ بخدا میں نے اسے اتنے میں خریدا ہے (اس قسم کی وجہ سے) خریدار اسکو سچا سمجھ لے حالانکہ وہ سچا نہ ہو تیسرے وہ مرد جو کسی امام (حکمران یا امیر) سے بیعت کرے اسکی بیعت محض دنیا کی خاطر ہو کہ اگر امام اسکو کچھ دینا دے دے تو بیعت پوری کرے اور اگر دینا نہ دے تو بیعت پوری نہ کرے۔

۲۸۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں انبیاء (علیہم السلام) نظام حکومت سنبھالتے تھے اور میرے بعد تم میں کوئی نبی نہیں آئے گا۔

صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: خلفاء ہونگے اور بہت ہو جائیں گے۔ صحابہ نے کہا: ایسے میں ہم کیا طرز عمل اپنائیں؟ فرمایا: پہلے کی بیعت پوری کرو پھر اسکے بعد والے (ہر خلیفہ کے بعد جسکی بیعت ہو جائے اسکو خلیفہ سمجھو) اپنا فریضہ (اطاعت و فرمانبرداری) ادا کرو جو انکا فریضہ ہے (خیر خواہی، عدل و انصاف اور اقامت دین) اسکے بارے میں اللہ انہی سے سوال کریں گے۔

۲۸۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاحْمَدُ بْنُ سِنَانَ قَالُوا ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ غَدَابَاتُ الْيَمِّ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسَلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَا يَخْذُلُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَضَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُسَابِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفِي لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ لَهُ.

۲۸۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَدِيْسٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ قُرَاطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَسْوِسُهُمْ أَنْبِيَائُهُمْ كُلَّمَا ذَهَبَ نَبِيٌّ وَأَنَّهُ لَيْسَ كَالَّذِينَ بَعْدِي نَبِيٌّ فَبَيْنَكُمْ.

قَالُوا فَمَا يَكُونُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْفُرُوا قَالُوا فَكَيْفَ نَضَعُ قَالَ أَقُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ قَالُوا لَوْلَا الَّذِي عَلَيْكُمْ فَسَأَلَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الَّذِي عَلَيْهِمْ.

۲۸۷۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا أبو الوليد ثنا شعبة بن وحيد ثنا محمد بن بشار ثنا ابن أبي عمير عن شعبة بن الأعمش عن أبي وائل عن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ .

۲۸۷۳ : حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثنا حماد بن زيد أنبأنا علي بن زيد بن جدعان عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله ﷺ ألا إنه ينصب لكل غادرٍ لواء يوم القيامة بقدر غدره .

۲۸۷۴ : حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دغا باز کے لئے روز قیامت ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی دغا بازی (کاعلم) ہے۔

۲۸۷۴ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غور سے سنو ہر دغا باز کی دغا بازی کی بقدر روز قیامت ایک جھنڈا گاڑا جائے گا۔

تخلیص الباب ۴۲ مطلب یہ ہے کہ بیعت اللہ تعالیٰ کی رضا خوشنودی کے لئے کی جائے دنیا کی کوئی غرض پیش نظر نہ ہونی چاہئے۔

باب: عورتوں کی بیعت کا بیان

۲۸۷۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سفيان بن غيثة أنه سمع محمد بن المنكدر قال سمعت أميمة بنت رقيقة تقول جئت النبي صلى الله عليه وسلم في نسوة نبايعه فقال لنا فيما استطعن واطقتن إنني لا أصافح النساء .

۲۸۷۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ السُّمَرِيُّ ثنا عبد الله بن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كانت المؤمنات إذا هاجرن إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يمتحن بقول الله يا أيها النبي إذا جاءك المؤمنات، يبايعنك، الآية قالت عائشة فمن اقربها من المؤمنات فقد اقرب بالمحنة فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قررن بذلك من قولهن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلقن فقد بايعنكن

۲۸۷۴ : حضرت امیہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں چند عورتوں کے ساتھ بیعت کرنے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے ہمیں فرمایا: بقدر طاقت و استطاعت اطاعت کرو میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

۲۸۷۵ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایمان والی عورتیں جب ہجرت کر کے بارگاہ نبوی میں پہنچتیں تو ان کی آزمائش کی جاتی اس آیت مبارکہ سے ”جب تیرے پاس مؤمن عورتیں آئیں بیعت کرنے کے واسطے.....“ سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ جو کوئی مؤمن عورت اس آیت کے مطابق اقراری ہوتی تو نبی کریم ان سے فرماتے: بس جاؤ! میں تم سے بیعت لے چکا۔ (اور ہاں!) نہیں! اللہ کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت کو ہاتھ نہیں لگایا صرف آپ ان

لا واللہ ما مشک ید ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید امرأة قط غیر انه یبايعهن بالكلام . قالت عائشة واللہ ما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النساء الا ما امره اللہ ولا مشک کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کف امرأة قط وکان یقول لهن اذا اخذ علیهن قد بايعتكن كلاما .

سے بیعت کرتے زبان مبارک سے۔ حضرت عائشہ نے کہا اللہ کی قسم! نبی نے عورتوں سے اقرار نہیں لیا مگر انہی باتوں کا جن کا اللہ عزوجل نے حکم دیا اور نہ آپ کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے چھوئی اور جب آپ ان سے بیعت لیتے تو فرماتے: میں نے تم سے بیعت لے لی۔ (بس فقط) یہی بات کہتے۔

خلاصۃ الباب ۳۱ عورتوں سے بیعت لینے کا بیان ہے لیکن مردوں کی بیعت میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کی جاتی ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں موجود ہے لیکن عورتوں کی بیعت صرف زبانی کلامی ہوتی ہے۔ مرشد کا اپنی مریدنی کو ہاتھ لگانا حرام و ناجائز ہے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ جو پیر اپنی مریدنیوں سے پردہ نہیں کرتا ان کو اپنے سامنے بغیر پردہ کے بٹھاتا ہے وہ پیر مرید نہیں بلکہ کتا کتا ہیں۔ اعاذنا اللہ من شرک معصیتک و عقابک۔

باب: گھوڑ دوڑ کا بیان

۳۴ : باب السبق والرَّهَان

۲۸۷۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَانَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ يَأْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ فَهُوَ قِمَارٌ .

۲۸۷۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ضَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلَ فَكَانَ يُرْسِلُ الَّتِي ضَمَرَتْ مِنَ الْحَفِيَاءِ إِلَى ثِيْبَةِ الْوُدَاعِ وَالَّتِي لَمْ تَضْمَرْ مِنْ ثِيْبَةِ الْوُدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ .

۲۸۷۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ

۲۸۷۶: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: جس نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا اور اسکو اطمینان نہیں کہ اسکا گھوڑا آگے نکل (کر جیت) جائیگا (بلکہ پیچھے رہ کر بار جانے کا اندیشہ بھی ہے اور جیتنے کی امید بھی) تو یہ نہیں اور جس نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا اور اسے اطمینان ہے کہ اسکا گھوڑا آگے نکل (کر جیت) جائیگا (اور ہارنے کا اندیشہ نہیں ہے) تو یہ جوا ہے۔

۲۸۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی تضمیر کی۔ آپ تضمیر کئے ہوئے گھوڑوں کو حفیاء سے ثیبۃ الوداع تک دوڑاتے اور جن کی تضمیر نہیں کی گئی انہیں ثیبۃ الوداع سے مسجد بنو زریق تک دوڑاتے۔

۲۸۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

تضمیر یہ ہے کہ گھوڑوں کو خوب کھلایا جائے جب وہ بولے ہو جائیں تو ان کا چارہ چھوڑ کر دیا جائے اور انہیں کوٹھڑی میں بند کر دیا جائے اور ان پر جھول ڈال دی جائے تاکہ انہیں پسینا آئے پسینا آئے ہے وہ گھوڑے بلکہ ہو کر خوب دوڑتے ہیں۔ (عبدالرشید)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي الْحَكَمِ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ .

کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگے بڑھنے کی شرط کرنا صرف اونٹ یا گھوڑے میں جائز ہے۔

☆ خلاصہ الباب گھوڑ دوڑ میں مال کی شرط اگر ایک طرف سے ہو یعنی مال تماش بین دینا قبول کریں تو جائز ہے یا کوئی اور شخص کسی ایک کے جیتنے پر انعام دے دے تو جائز ہے اور اگر دونوں طرف سے ہو تو جوا ہوگا جو حرام ہے۔

باب: دشمن کے علاقوں میں قرآن

۴۵ : بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافِرَ بِالْقُرْآنِ

لے جانے سے ممانعت

إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

۲۸۷۹ : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے دشمن کے علاقہ میں قرآن لے جانے سے منع فرمایا۔ اس خوف سے کہ دشمن اس کو حاصل کر لے (پھر اس کی بے احترامی اور توہین کا مرتکب ہو)۔

۲۸۷۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ وَابْنُ عُمَرَ قَالَا ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ .

۲۸۸۰ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے علاقہ میں قرآن لے جانے سے منع فرماتے تھے اس خوف سے کہ دشمن قرآن کو حاصل کر لے (پھر اس کی توہین کرے)۔

۲۸۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ .

☆ خلاصہ الباب امام مالک اور علماء کی ایک جماعت نے مطلق دار الحرب میں قرآن کریم لے جانے سے منع کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ اور دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ اگر بڑا شکر ہے جس کے جاہ ہونے کا ذر نہیں تو قرآن پاک لے جانا ٹھیک ہے مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم کی توہین نہ ہو یہ بھی توہین ہے کہ قرآن پاک کو ساتھ لے جائیں وہاں مسلمانوں کو شکست ہو جائے اور شرکین قرآن پاک کی توہین کریں تو یہ لے جانے والے گناہ گار ہوں گے۔

باب: خمس کی تقسیم

۴۶ : بَابُ قِسْمَةِ الْخُمْسِ

۲۸۸۱ : سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ جبیر بن مطعم نے ان سے بیان کیا کہ وہ اور حضرت عثمانؓ نبیؐ کی خدمت میں تشریف فرما ہوئے اور کہنے لگے اس بار سے میں جو آپ نے خیبر کا مال غنیمت تقسیم کیا تھا بنی ہاشم و بنی مطلب میں اور کہا کہ آپ نے ہمارے بھائیوں بنی ہاشم

۲۸۸۱ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ جَاءَهُ هُوَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمَانِهِ فِيمَا قَسَمَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ فَقَالَا قَسَمْتَ

لَاخْوَانَنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَقَرَابَتَنَا وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَرَابَتٌ بَيْنَ هَاشِمٍ مِنْ هَاشِمٍ أَوْ بَيْنَ الْمُطَّلِبِ مِنْ هَاشِمٍ أَوْ بَيْنَ هَاشِمٍ وَبَيْنَ الْمُطَّلِبِ وَاحِدَةٌ. اور بنی مطلب کو دیا حالانکہ ہماری اور بنی مطلب کی قرابت بن ہاشم سے برابر ہے۔ نبی نے فرمایا: میں بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ایک ہی سمجھتا ہوں۔

مالِ غنیمت کا خمس

اصطلاح شریعت میں غیر مسلموں سے جو مال جنگ و قتال اور قہر و غلبہ کے ذریعہ حاصل ہو اس کو غنیمت کہتے ہیں اور جو صلح و رضامندی سے حاصل ہو جیسے جزیہ و خراج وغیرہ اس کو فے کہا جاتا ہے مالِ غنیمت کے خمس کی تقسیم کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا کہ خمس مالِ غنیمت کا اللہ تعالیٰ کے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور آپ کے قرابت داروں کے واسطے اور یتیم مساکین اور مسافروں کے واسطے ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا حصہ برکت کے لئے ہے باقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ کی حیات مبارکہ میں تھا جس کو آپ اپنی ضروریات ازواج مطہرات اور اصحاب صفہ وغیرہ پر خرچ کرتے تھے آپ کی وفات کے بعد یہ حصہ خود بخود ختم ہو گیا کیونکہ آپ کے بعد کوئی رسول و نبی نہیں اب ذوی القربی اور یتیم مسکین اور مسافر رہ گئے تو ذوی القربی کا حق سب اور فقراء کا حق خمس غنیمت میں دوسرے مصارف یعنی یتیم مساکین میں مسافر سے مقدم ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ البتہ ذوی القربی میں سے جو مالدار ہیں ان کو دیا جائے گا یا نہیں۔ اس میں دو قول ہیں بعض کے نزدیک ختم ہو گیا ہے اور بعض کے نزدیک باقی ہے۔ ذوی القربی کی تعیین خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اس طرح فرمادی کہ بنو ہاشم تو آپ کا قبیلہ ہی تھا۔ بنو عبدالمطلب کو بھی ان کے ساتھ شامل فرمادیا تھا اس لئے کہ یہ لوگ بھی جاہلیت اور اسلام میں کبھی بنو ہاشم سے الگ نہیں ہوئے۔ اور بنو عبد شمس اگرچہ عبد مناف کی اولاد ہیں امیہ عبد شمس کا بیٹا تھا لیکن ان لوگوں کی بنو ہاشم سے کبھی نہیں بنی اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور جبیر بن مطعم کو جو کہ ذوی القربی تھے کو اس خمس میں سے نہیں دیا اور فرمایا کہ بنو مطلب تو بنو ہاشم میں سے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْمَنَاسِكِ

حج کے ابواب

باب: حج کے لئے سفر کرنا

۲۸۸۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے مسافر کے آرام اور کھانے پینے میں رکاوٹ بنتا ہے۔ تم میں سے کوئی جب اپنے سفر کا مقصود حاصل کر لے (اور ضرورت پوری ہو جائے) تو اپنے گھر واپس آنے میں جلدی کرے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۲۸۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے بھائی حضرت فضل سے یا وہ حضرت امین عباس سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا حج کا ارادہ ہو تو وہ جلدی کرے اس لئے کہ کبھی کوئی بیمار پڑ جاتا ہے یا کوئی چیز گم ہو جاتی ہے یا کوئی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔

خلاصہ ابواب: حدیث ۲۸۸۲: مطلب یہ ہے کہ بلا ضرورت سفر کی مشقت اٹھانا درست نہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ سفر حج کا ہو یا جہاد کا کام پورا ہونے کے بعد جلد اپنے وطن یا شہر کو لوٹنا چاہئے اس میں مسافر کو بھی آرام ہے اور گھر والوں کو بھی راحت ملتی ہے۔ حدیث ۲۸۸۳: نیک عمل کا ارادہ ہو تو اس کو جلد انجام بھی دینا چاہئے مبادا یہ واقعات پیش آجائیں اور وہ حج نہ کر سکے ایک حدیث میں بلا عذر حج میں تاخیر کرنے پر وعید شدید وارد ہوئی ہے۔

۱: بابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْحَجِّ

۲۸۸۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَأَبُو مُضْعَبٍ الرَّهْرِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا إِنَّا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحِ الشَّامَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهِ فَلْيَعْجَلِ الرَّجُوعَ إِلَى أَهْلِهِ.

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَنَحْوِهِ.

۲۸۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا لَنَا وَكَيْعُ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَوْ أَحَدِهِمَا عَنِ الْآخِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَعْجَلْ فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرُضُ الْمَرِيضُ وَتُصَلُّ الصَّالَةُ وَتَغْرَضُ الْحَاجَةُ.

۲ : بَابُ فَرَضِ الْحَجِّ

بَابُ : فَرَضِ الْحَجِّ

۲۸۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا منصور بن وردان ثنا علي بن عبد الأعلى عن ابنه عن أبي البخترى عن علي قال لما نزلت (ولله على الناس حج البيت من استطاع إليه سبيلاً) قالوا يا رسول الله ﷺ الحج في كل عام؟ فسكت ثم قالوا أفى كل عام؟ فقال لا ولو قلت نعم لوجبت فنزلت (يا أيها الذين آمنوا لا تسألوا عن أشياء إن تبد لكم تسؤكم).

۲۸۸۴: حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جب آیت: ﴿وَاللَّهُ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْبَيْتِ﴾ نازل ہوئی تو بعض صحابہ نے عرض کیا: نبیؐ کیا ہر سال حج کرنا ہوگا؟ آپؐ خاموش رہے انہوں نے پھر عرض کیا: کیا ہر سال؟ آپؐ نے فرمایا نہیں اور اگر میں کہہ دیتا "ہاں ہر سال" تو ہر سال حج واجب ہو جاتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "اے اہل ایمان! تم مت سوال کرو ایسی چیزوں کے بارے میں کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تم کو اچھی نہ لگیں۔"

۲۸۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلَوْ وَجِبَتْ لَمْ تَقُولُوا بِهَا وَلَوْ لَمْ تَقُولُوا بِهَا غَدَبْتُمْ.

۲۸۸۵ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول حج ہر سال کرنا ہوگا۔ فرمایا اگر میں کہہ دوں "جی" تو واجب ہو جائے گا اور اگر ہر سال حج واجب ہو جائے تو تم اسے قائم نہ کر سکو اور اگر تم اسے قائم نہ کر سکو تو تمہیں عذاب دیا جائے۔

۲۸۸۶ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافِعٍ ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي رَافِعٍ أَنَا سَفْيَانَ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ اسْتَطَاعَ فَتَطَوَّعَ.

۲۸۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول حج ہر سال ہے یا صرف ایک بار۔ فرمایا: نہیں صرف ایک بار ہے جس کو بار بار کی استطاعت حاصل ہو تو وہ نفلی حج کرے۔

خلاصہ الباب : نبیؐ کے فرمان کی غرض یہ ہے کہ بلا ضرورت سوال کرنا منع ہے کیونکہ سوال سے ہر چیز کھول کر بیان کر دی جاتی ہے۔ بغیر سوال کے بھل دیتی ہے اور مجمل میں بڑی گنجائش رہتی ہے۔ اگر سائل کے سوال کے جواب میں حضورؐ فرمادیتے کہ ہاں! ہر سال حج فرض ہے تو ہر سال حج فرض ہوتا تو امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو کتنی تکلیف ہوتی۔

۳ : بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

بَابُ : حَجِّ أَوْ عُمْرَةٍ كِي فَضِيلَتِ

۲۸۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سَفْيَانَ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ

۲۸۸۷: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پے در پے حج اور

عمرہ کرو کیونکہ پے در پے حج و عمرہ کرنا تاواری اور گناہوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّ الْمُتَابِعَةَ بَيْنَهُمَا تَنْفِي الْفَقْرِ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ نَحْثَ الْخَلِيدِ .

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

۲۸۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک جتنے گناہ ہوں عمرہ ان کا کفارہ بن جاتا ہے اور مقبول حج کا کوئی بدلہ نہیں سوائے جنت کے۔

۲۸۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحِ الثَّمَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ مَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ .

۲۸۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس گھر کا حج کرے اور اس دوران بد گوئی و بد عملی نہ کرے وہ گناہوں سے پاک ہو کر ایسے واپس ہوتا ہے جیسا (گناہوں سے پاک) پیدا ہوا۔

۲۸۸۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ .

☆ خلاصہ الباب: حج و عمرہ سے گناہوں کی مغفرت اور باطنی پاکیزگی کے علاوہ اس حدیث میں خود اس دنیا کا بڑا فائدہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس سے تنگدستی دور ہو کر فارغ البالی کی نعمت میسر ہو جاتی ہے تجربہ کرنے والوں نے اس کا تجربہ کیا ہے کہ پے در پے حج اور عمرہ کرنے سے ان کی تنگدستی خوشحالی میں تبدیل ہوئی یہ مضمون بہت سے صحابہ کرام سے متعدد سندوں کے ساتھ منقول ہے۔ حدیث ۲۸۸۸: حج مبرور کی مراد میں کوئی اقوال ہیں: (۱) جو حج خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہو۔ (۲) جس حج میں کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو۔ (۳) جو حج تمام آداب و شرائط کے ساتھ کیا جائے۔ (۴) اس حج کے بعد حاجی کے اندر تبدیلی آ جائے کہ توجہ الی اللہ حاصل ہو اور عبادت کا شوق ہو جائے اور حج سے پہلے گناہوں کو بالکل ترک کر دے ایسے حج کی جزا جنت ہی ہے۔

باب: کجاوہ پر سوار ہو کر حج کرنا

۴ : بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ

۲۸۹۰: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی نے

۲۸۹۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ

صبيح عن يزيد بن ابان عن انس بن مالك قال حج النبي صلى الله عليه وسلم على رخل رث وقطيفة تساوي اربعة دراهم او لا تساوي ثم قال اللهم حجة لا رياء فيها ولا سمنعة.

۲۸۹۱ : حدثنا ابو بشر بن بكر بن خلف ثنا ابن ابي عدى عن داود بن ابي هند عن ابي العالبيه عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين مكة والمدينة فمررنا بواد فقال ائى واد هذا قالوا وادى الازرق قال كاتى انظر الى موسى صلى الله عليه وسلم فذكر من طول شعره شيئا لا يحفظه داوود ، واضعا اصبعيه فى اذنيه له جوار الى الله بالتلبية مارا بهذا الوادى قال ثم سرتنا حتى اتينا على نية فقال ائى نية هذه قالوا نية هراشى او لبث قال كاتى انظر الى يونس على ناقة حمراء عليه حبة صوف وحظام ناقة خلبة مارا بهذا الوادى ملتبا

پرانے کجاوہ پر سوار ہو کر حج کیا اور ایک چادر میں جو چار درہم کی ہوگی یا اتنی قیمت کی بھی شاید نہ ہو (یہ اظہار بجز و تواضع کیلئے تھا) پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ میں حج کرتا ہوں جس میں دکھاوا اور شہرت طلبی نہیں۔

۲۸۹۱: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ہم (سفر حج میں) اللہ کے رسول کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے۔ ایک وادی سے ہمارا گزر ہوا تو دریافت فرمایا کہ یہ کونسی وادی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: وادی ازرق ہے۔ فرمایا: گویا میں موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر بیان کیا آپ نے ان کے بالوں کی لمبائی سے متعلق جو داؤد بن ابی ہند (راوی حدیث) بھول گئے۔ اپنی انگلی کان میں رکھے ہوئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا پھر ہم چلے یہاں تک کہ ایک ٹیلے پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: یہ کونسا ٹیلہ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہر شام کا ٹیلہ ہے یا الفت کا (ایک ہی جگہ کے دو نام ہیں)۔ آپ نے فرمایا: میں حضرت یونس کو دیکھ رہا ہوں اور ان کی اونٹنی کی تکیل کھجور کے پتوں سے بٹی (بنی) ہوئی ہے یا پتلی اور سخت رتی کی اور اس وادی سے گزر رہے ہیں لہیک کہتے ہوئے۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج میں زیب و زینت اختیار کرنا اعلیٰ درجہ کا لباس زیب تن کرنا عمدہ قسم کی (ضرورت سے زائد) سواری رکھنا سنت کے خلاف ہے حج میں تو بندہ کو تواضع و انکساری کے ساتھ اپنے مالک کے حضور جانا چاہئے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک اسوۂ حسنہ کے ساتھ کر کے دکھایا۔ اس واسطے امت کو حکم ہے کہ دو چادروں میں رہے خوشبو لگانا اور بال ٹھیک کرنا سب منع ہے۔

باب: حاجی کی دعا کی فضیلت

۵ : باب فضل دعاء الحاج

۲۸۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں اگر اللہ سے دعا مانگیں تو اللہ قبول فرمائیں اور اگر اللہ سے بخشش طلب

۲۸۹۲ : حدثنا ابراهيم بن المنذر الجزامي ثنا صالح بن عبد الله ابن صالح بنى غامر حدثني يعقوب بن يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير عن ابي صالح السمان عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال الحاج والعمار وفد

اللَّهِ أَنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَإِنْ اسْتَغْفَرُوا غُفِرَ لَهُمْ

۲۸۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ غَيْبَةَ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْغَزَايُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَاجِّ

وَالْمُعْتَمِرِ وَقَدْ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ .

۲۸۹۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ

عَنْ غَاصِمِ بْنِ عُثَيْدٍ اللَّهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ

أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَآذَنَ

لَهُ وَقَالَ لَهُ يَا أُخَيُّ اشْرِكْنَا فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَايِكَ وَلَا

تَسْتَسْنَا .

۲۸۹۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ

ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ابْنَ

أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

صَفْوَانَ قَالَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ فَاتَاهُمَا فَوَجَدَا أُمَّ الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يَجِدَا أَبَا الدَّرْدَاءِ

فَقَالَتْ لَهُ يُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا

بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ دَعْوَةُ

الْمَرْءِ مُسْتَجَابَةٌ لِأَخِيهِ بظَهْرِ الْغَيْبِ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلِكٌ يُؤْمِنُ

عَلَيَّ دُعَايِهِ كُلَّمَا دَعَا لَهُ بِخَيْرٍ قَالَ آمِينَ وَلَكِ بِمِثْلِهِ قَالَ

ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ

ذَلِكَ .

کریں تو اللہ ان کی بخشش فرمادیں۔

۲۸۹۳ : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے

فرمایا: راہِ خدا میں لڑنے والا اور حج کرنے والا اور عمرہ

کرنے والا اللہ کے وفد ہیں انہیں اللہ نے بلایا تو یہ گئے

اور انہوں نے اللہ سے مانگا تو اللہ نے ان کو عطا فرمایا۔

۲۸۹۴ : حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کی اجازت طلب

کی تو آپ نے ان کو اجازت مرحمت فرمادی اور ان

سے فرمایا: اے میرے پیارے بھائی ہمیں اپنی کچھ دعا

میں شریک کر لینا اور ہمیں بھلا مت دینا۔

۲۸۹۵ : حضرت صفوان بن عبد اللہ بن صفوان جن کے نکاح

میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں وہ ان

کے پاس گئے وہاں ام درداء (اپنی ساس) کو پایا اور

ابوالدرداء کو نہیں پایا۔ ام درداء نے ان سے کہا: تم اس سال

حج کو جانا چاہتے ہو؟ صفوان نے کہا: ہاں! ام درداء نے کہا

پھر ہمارے لیے بہتری کی دعا کرنا اس لیے کہ آنحضرت صلی

اللہ وسلم فرماتے تھے آدمی کی دعا اپنے بھائی کے لیے اس کی

پیٹھ پیچھے غائب میں قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک

فرشتہ ہوتا ہے جو اس کی دعا کے وقت آمین کہتا ہے جب

وہ اپنے بھائی کے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے وہ آمین کہتا

ہے اور کہتا ہے تیرے لیے بھی ایسا ہی ہوگا۔ صفوان نے

کہا: پھر میں بازار کی طرف گیا وہاں ابوالدرداء ملے۔

انہوں نے بھی نبی سے ایسی ہی حدیث بیان کی۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تواضع اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کامل فضیلت

ثابت ہوئی کہ محبوب رب کائنات نے اپنے لئے دعا کرنے کی ان سے درخواست کی نیز اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا

کہ افضل مفضول سے دعا کی درخواست کر سکتا ہے۔

۶ : بَابُ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ

۲۸۹۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ :
وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا تَنَا وَكَيْعُ
تَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرِ
الْمَخْزُومِيِّ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الْحَجُّ قَالَ الشَّعْثُ
التَّفَلُّ

وَقَامَ آخَرٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْحَجُّ قَالَ الْعَجُّ وَالشَّجُّ
قَالَ وَكَيْعٌ يَعْنِي بِالْعَجِّ الْعَجِينِجُ بِالتَّلْبِينَةِ وَالشَّجُّ نَحْرُ الْبَدَنِ

۲۸۹۷ : حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ تَنَا هِشَامُ بْنُ سَلِيمَانَ
الْقُرَشِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِيهِ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ
عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الرَّأْدُ
وَالرَّاحِلَةُ يَعْنِي قَوْلَهُ (مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا)

بَابُ : كُونِي شَيْءًا وَاجِبًا كَرَدِي هِيَ؟

۲۸۹۶ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرد کھڑا ہوا اور
عرض کیا اے اللہ کے رسول! کونسی چیز حج کو واجب کر
دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا: توشہ اور سواری۔ پھر اس
نے کہا: یا رسول اللہ! حاجی کیسا ہوتا ہے؟ آپ نے
فرمایا: بکھرے بالوں والا خوشبو سے مبرا۔ ایک اور شخص
کھڑا ہوا اور بولا: یا رسول اللہ! حج کیا ہے؟ آپ نے
فرمایا: بلیک پکارنا اور خون بہانا (یعنی قربانی کرنا)۔

۲۸۹۷ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ استطاع
الیہ سبیلًا کا مطلب ہے کہ آدمی کے پاس توشہ اور
سواری ہو۔

تذکرہ الباب ۶ : استطاعت سے مراد ہے کہ کھانا اور سواری کا خرچہ اور جتنے دن حج میں گزارے جائیں گے اتنی
مدت بیوی بچوں کا خرچ اور رہائش کا انتظام ہو تو حج فرض ہو گیا۔

۷ : بَابُ الْمَرْأَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ وَلِيٍّ

۲۸۹۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ ابْنِ
صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُسَافِرُ
الْمَرْأَةُ سَفْرَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا مَعَ أَبِيهَا أَوْ أُخِيَّتِهَا أَوْ
ابْنِهَا أَوْ زَوْجِهَا أَوْ ذِي مَحْرَمٍ

۲۸۹۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ
ذُنَبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
لَا يَجُزُّ لِمَرْأَةٍ تَوَافِقُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ
يَوْمٍ وَاحِدٍ لَيْسَ لَهَا ذُو مَحْرَمَةٍ

بَابُ : عَوْرَتِ الْبَغِيْرِ وَوَلِيِّ كَيْ كَرْنَا

۲۸۹۸ : حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت تین یوم یا
اس سے زیادہ کا سفر نہ کرے الا یہ کہ اس کا والد یا بھائی یا
بیٹا یا خاوند یا اور کوئی محرم ساتھ ہو۔

۲۸۹۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ اور یوم
آخرت پر ایمان رکھے اس کے لئے بغیر محرم کے ایک
دن کی مسافت سفر کرنا حلال نہیں ہے۔

۲۹۰۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

۲۹۰۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ تَنَا

ابن جریج حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبُدٍ وَمَوْلَى
ابن عباسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اغْرَابِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ إِنِّي كُنَيْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَأَمْرَانِي خَاجَةٌ قَالَ
فَارْجِعْ مَعَهَا۔

ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں لڑائی میں میرا نام بھی لکھا گیا ہے جبکہ میری بیوی حج کے لئے جانا چاہتی ہے آپ نے فرمایا واپس چلے جاؤ (اور حج کرو) اس کے ساتھ۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے اکیلے سفر کرنا یا کسی غیر محرم کے ساتھ سفر پر جانا سخت گناہ ہے۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک تین دن یا اس سے زائد سفر بغیر محرم کے ناجائز ہے بعض علماء کے نزدیک ظاہر احادیث کی بناء پر مطلق سفر بغیر محرم کے حرام ہے علامہ طیبی نے قاضی عیاض سے نقل کیا ہے کہ علماء کرام کا اتفاق ہے کہ عورت کے لئے سفر حج اور عمرے کے واسطے بغیر محرم کے جانا جائز نہیں البتہ ہجرت بغیر محرم کے بھی کر سکتی ہے کیونکہ دارالحرب میں اس کے لئے ٹھہرنا حرام ہے۔

۸ : بَابُ الْحَجِّ جِهَادِ النِّسَاءِ

باب: حج کرنا عورتوں کے لئے جہاد ہے

۲۹۰۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ
عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ النِّسَاءُ جِهَادًا قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ
جِهَادًا لَا قِتَالَ قِيلَ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔

۲۹۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا عورتوں کے ذمہ جہاد کرنا ہے؟ فرمایا: جی ہاں عورتوں کے ذمہ ایسا جہاد ہے جس میں لڑائی بالکل نہیں یعنی حج اور عمرہ۔

۲۹۰۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ
الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ التُّحَدَانِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَجُّ جِهَادٌ كُلُّ ضَعِيفٍ

۲۹۰۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج کرنا ہر ناتواں کا جہاد ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث مبارکہ میں عورت کے حج کو جہاد سے تعبیر فرمایا بلکہ ہر ناتواں و کمزور کے لئے حج و جہاد فرمایا ہے۔

۹ : بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی جانب سے حج کرنا

۲۹۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثنا عَبْدَةُ بْنُ
سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ غَزْوَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ
لَيْتَ كُنْتُ مِنْ شُرَاطِمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شُرَاطِمَةٌ قَالَ
قَرِيبٌ لِي قَالَ هَلْ حَجَّجْتَ فَقَدْ قَالَ لَا قَالَ فَاجْعَلْ هَذِهِ

۲۹۰۳: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے سنا کہ ایک مرد کہہ رہا ہے کہ لبیک شہرمد کی طرف سے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہرمد کون ہے؟ کہنے لگا میرا رشتہ دار ہے فرمایا: کبھی تم نے خود (اپنے لئے) حج کیا کہنے لگا نہیں فرمایا پھر یہ حج

عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُرْهَةِ .

اپنی طرف سے کرو اور شہرمہ کی طرف سے حج پھر کرنا۔

۲۹۰۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصُّنْعَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ

۲۹۰۴: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی صلی

الرِّزَاقِ أَنبَانَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں اپنے

بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ زَجَلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

والد کی طرف سے حج کر لوں؟ فرمایا: جی ہاں اپنے والد

فَقَالَ أَحْجُ عَنْ أَبِي؟ قَالَ نَعَمْ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ فَإِنْ لَمْ تَزِدْهُ

کی طرف سے حج کر لو اس لئے کہ اگر تم اس کی بھلائی میں

خَيْرًا لَمْ تَزِدْهُ شَرًّا

اضافہ کر سکے تو شر میں بھی اضافہ نہیں کرو گے۔

۲۹۰۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا

۲۹۰۵: قبیلہ فرع کے ایک مرد ابو الغوث بن حصین سے

عُثْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْغَوْثِ بْنِ حُصَيْنٍ (زَجَلٌ

روایت ہے کہ انہوں نے نبی سے دریافت کیا کہ ان کے

مِنَ الْفُرْعِ) أَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ عَنْ جَعْبَةَ كَانَتْ عَلَى

والد کے ذمہ حج تھا ان کا انتقال ہو گیا اور وہ حج نہ کر

أَبِيهِ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَقَالَ

سکے۔ نبی نے فرمایا: اپنے والد کی طرف سے حج کر لو اور

النَّبِيُّ ﷺ كَذَلِكَ الصِّيَامُ فِي النَّذْرِ يُقْضَى عَنْهُ .

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح نذر کے روزے

اس کی طرف سے قضاء کئے جاسکتے ہیں۔

☆ خلاصہ الباب

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دوسرے آدمی کی طرف سے نائب بن کر حج کرنا درست ہے البتہ

اس میں اختلاف ہے کہ حج بدل کے لئے پہلے کرنا فرض ہے یا نہیں۔ امام شافعی و احمد کا مذہب یہ ہے کہ حج بدل وہ کرے

جس نے پہلے فرضی حج کیا ہو ورنہ حج بدل جائز نہیں۔ امام ابو حنیفہ اور امام مالک و سفیان ثوری کا یہ مذہب ہے کہ اگر کسی

نے پہلے حج نہ کیا ہو پھر بھی حج بدل نائب بن کر سکتا ہے۔ حدیث ۲۹۰۵: باپ کے احسانات بیٹے پر بہت ہوتے ہیں اس

لئے اولاد کو چاہئے نیک اعمال کر کے ان کو ثواب پہنچائے یہ بھی ایک قسم کا حسن سلوک ہے قرآن کریم اور احادیث میں

ماں باپ کے ساتھ بھلائی کا بہت حکم ہے۔ اس کی طرف سے حج و عمرے کرنا بھی حسن سلوک ہے اور اگر انہوں نے حج

فرض نہیں کیا تو اولاد ان کی طرف حج و عمرے کرائے البتہ نماز و روزہ میں ان کی نیابت درست نہیں۔ معمولی سی بات بھی

ایسی زبان سے نہ نکالے جس سے ان کو تکلیف ہو حتیٰ کہ کسی کے ماں باپ کو گالی دینے کی اجازت نہیں کہ وہ جو ابنا اس کے

ماں باپ کو گالی دے گا تو گویا کہ اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی ہے۔

۱۰ : بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ إِذَا

باب: زندہ کی طرف سے حج کرنا جب اس

لَمْ يَسْتَطِعْ

میں ہمت نہ رہے

۲۹۰۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ

۲۹۰۶: حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت

مُحَمَّدٍ قَالَا قَالَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ

ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے والد بہت بوڑھے ہیں حج اور عمرہ کی ہمت نہیں سوار بھی نہیں ہو سکتے۔ فرمایا اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔

۲۹۰۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ نضیم کی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی۔ اے اللہ کے رسول میرے والد بہت معمر ہیں ان پر حج فرض ہو چکا ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے ذمہ فرض فرمایا ہے اور اب وہ اس کی ادائیگی کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تو کیا میرا ان کی طرف سے حج کرنا ان کے لئے کافی ہو جائے گا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں۔

۲۹۰۸: حضرت حصین بن عوف بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد کے ذمہ حج آچکا مگر اس میں طاقت نہیں الا یہ کہ پالان کی رسی کے ساتھ باندھ دیئے جائیں۔ یہ سن کر آپ چند لمحے خاموش رہے پھر فرمایا: حج کر اپنے والد کی طرف سے۔ اس حدیث کی سند میں محمد بن کرب مکر الحدیث اور ضعیف ہے۔

۲۹۰۹: حضرت فضل بن عباس فرماتے ہیں کہ وہ یوم نحر کی صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپ کے پاس قبیلہ نضیم کی ایک خاتون آئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے والد پر اس بڑھاپے میں حج فرض ہوا کہ وہ سوار بھی نہیں ہو سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں فرمایا جی ہاں کیونکہ اگر تمہارے والد کے ذمہ قرض ہوتا تو تم اس کی ادائیگی کر سکتی تھی۔

☆ خلاصہ الباب یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور امام احمد اور اکثر فقہاء کرام کا۔ حدیث ۲۹۰۹: مطلب یہ ہے کہ جس طرح قرض اور حقوق العباد جو ماں باپ پر ہیں ان کو ادا کرنا ضروری ہے اسی طرح حقوق اللہ بھی کہ وہ اللہ کا قرض ہے باپ پر۔

عُمَرُو بْنُ أَوْسٍ عَنْ أَبِي رَزِينِ الْعَقِيلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّنُّ قَالَ حَجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ.

۲۹۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخَارِثِ بْنِ غِيَاثِ بْنِ أَبِي زُبَيْعَةَ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبْدِ بْنِ حَنِيفِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نَضِيمٍ جَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ أَذْرَكَهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ عَلَيَّ عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَذَانَهَا فَهَلْ يُجْزَى عَنْهُ أَنْ أُوقِفَهَا عَنْهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ!

۲۹۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي أَذْرَكَهُ الْحَجَّ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَجْمَعَ أَنْ يَحُجَّ إِلَّا مُعْتَرِضًا فَصَمْتُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ حَجَّ عَنْ أَبِيكَ.

۲۹۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمٍ ثَنَا الْأَوْزَعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَخِيهِ الْفَضْلِ أَنَّهُ كَانَ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَدَاةَ النَّحْرِ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ نَضِيمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَيَّ عِبَادِهِ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرْكَبَ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيَّ أَبِيكَ دِينَ قَضِيَّتِهِ.

۱۱ : بَابُ حَجِّ الصَّيِّ

بَابُ : تَابِغِ كَاجِ كَرْنَا

۲۹۱۰ : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک حج کے دوران ایک خاتون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے بچے کو اٹھا کر پوچھا اے اللہ کے رسول اس کا حج ہو جائے گا فرمایا : جی ہاں اور ثواب تمہیں ملے گا۔

۲۹۱۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبِي حُجَّةٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ هَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اجْرٌ .

خلاصہ الباب اس حدیث سے بچے کے حج کا صحیح ہونا معلوم ہوا بلکہ ہر قسم کی عبادت بچے کی طرف سے صحیح ہے اور ان عبادت کا ثواب ماں باپ اور دوسرے ولی کو ملتا ہے۔

۱۲ : بَابُ النَّفْسَاءِ وَالْحَائِضِ

بَابُ : حَيْضٍ وَنَفَاسٍ وَالْمَرْءِ عَوْرَتِ حَجِّ كَا

احرام باندھ سکتی ہے

تَهْلُ بِالْحَجِّ

۲۹۱۱ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو شجرہ (ذوالحلیفہ) میں نفاس آنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر سے فرمایا کہ ان سے کہو غسل کر لیں اور احرام باندھ لیں۔

۲۹۱۱ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَفِسَتْ اِسْمَاءُ بِنْتُ عَمِيْسٍ بِالشَّجْرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَبَا بَكْرًا اَنْ يَأْمُرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتَهْلُ .

۲۹۱۲ : حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لئے نکلے ان کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس ان کے ساتھ تھیں۔ شجرہ (ذوالحلیفہ) میں ان کے ہاں محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی تو حضرت ابوبکر نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو اطلاع دی آپ نے فرمایا کہ اسماء سے کہو غسل کر لے پھر حج کا احرام باندھ لے اور تمام وہ افعال کرے جو حاجی کرتے ہیں البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

۲۹۱۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ اَنْهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ اَنْهُ خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ اِسْمَاءُ بِنْتُ عَمِيْسٍ فَوَلَدَتْ بِالشَّجْرَةِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَاتَى اَبُو بَكْرٍ النَّبِيَّ ﷺ فَاخْبَرَهُ فَاَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَنْ يَأْمُرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ ثُمَّ تَهْلُ بِالْحَجِّ وَتَضَعُ مَا يَضَعُ النَّاسُ اِلَّا اَنْهَا لَا تَطْوِفُ بِالْبَيْتِ .

۲۹۱۳ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس کو محمد بن ابی بکر کی ولادت کے بعد نفاس آیا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیج کر مسئلہ

۲۹۱۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَدَمَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَفِسَتْ اِسْمَاءُ بِنْتُ عَمِيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَارْسَلَتْ اِلَى

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْرُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَفِيرَ بِثَوْبٍ وَتُهَيِّئَ .
دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: غسل کر لے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے اور احرام باندھ لے۔

☆ خلاصۃ الباب اگر عورت کو احرام باندھنے کے بعد حیض یا نفاس آجائے تو سارے مناسک حج کر سکتی ہے سوائے طواف کے کہ وہ پاک ہونے اور غسل کے بعد کرے گی۔

۱۳ : بَابُ مَوَاقِيتِ أَهْلِ الْأَفَاقِ

باب: آفاقی کی میقات کا بیان

۲۹۱۴ : حَدَّثَنَا أَبُو مُضَيْبٍ ثنا مالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجَحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قُرْنٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَمَا هَذِهِ الثَّلَاثَةُ فَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَّغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمٍ .
۲۹۱۳ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: احرام باندھیں اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اور اہل شام ححفہ سے اور اہل نجد قرن سے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ یہ تین تو میں نے خود اللہ کے رسول سے سنی اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

۲۹۱۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكَيْعٌ ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيَهْلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجَحْفَةِ وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمٍ وَيَهْلُ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قُرْنٍ وَيَهْلُ أَهْلُ الْمَشْرِقِ مِنْ ذَاتِ عَرَقٍ ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ لِلْأَفَاقِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ .
۲۹۱۵ : حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اس میں فرمایا: اہل مدینہ کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے اور اہل شام کے لئے ححفہ ہے اور اہل یمن کے لئے یلملم ہے اور اہل نجد کے لئے قرن ہے اور اہل مشرق کے لئے ذات عرق ہے پھر فرمایا اے اللہ ان کے قلوب کو (ایمان و اعمال صالحہ کی طرف) متوجہ فرما دے۔

☆ خلاصۃ الباب میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں حاجی کو احرام باندھنا ضروری ہے اور بغیر احرام کے اس سے آگے بڑھنا ناجائز ہے۔ اس حدیث میں میقاتوں کا ذکر ہے۔

۱۴ : بَابُ الْأَحْرَامِ

باب: احرام کا بیان

۲۹۱۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَزِيُّ حَدَّثَنِي غَيْبُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ رَجُلًا فِي الْغُرُزِ وَأَسْتَوَتْ بِهِ رَأْسُهُ أَهْلًا مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ .
۲۹۱۶ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب میں پاؤں رکھا اور سواری سیدھی ہو گئی تو آپ نے لبیک پکارا مسجد ذوالحلیفہ کے پاس۔

۲۹۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثنا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ تَنَا الْأَوْزَاعِيُّ
عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ
ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ ابْنِي عِنْدَ ثَفَنَاتِ نَاقَةِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ قَائِمَةً قَالَ
لَيْتَكَ بِعُمْرَةٍ وَحِجَّةٍ مَعًا وَذَلِكَ فِي حِجَّةِ الْوُدَاعِ .

۲۹۱۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ شجرہ (ذوالحلیفہ) میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اونٹنی کے پاس تھا۔ جب وہ سیدھی کھڑی ہوئی تو
آپ نے فرمایا: اے اللہ میں آپ کی پارگاہ میں حج اور
عمرہ کی بیت وقت نیت کر کے حاضر ہوں اور یہ حج
الوداع کا موقع تھا۔

☆ خلاصہ الباب ۱۵
افضل یہ ہے کہ نماز کے بعد تلبیہ پڑھے لیکن اگر سچھو دیر بعد یا سواری پر سوار ہونے کے بعد
تلبیہ پڑھا تب بھی کوئی حرج نہیں۔

باب: تلبیہ کا بیان

۲۹۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا أَبُو معاوية وَأَبُو أسامة
وعبد الله بن نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ بْنِ
عُمَرَ قَالَ تَلَقُّتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ
لَيْتَكَ اللَّهُمَّ لَيْتَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْتَكَ إِنْ
الْحَمْدُ وَالْبِعْضَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ
وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِيهَا لَيْتَكَ وَسَعْدِيكَ
وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَيْتَكَ وَالرَّغْبَةُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ .

۲۹۱۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں
نے تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی۔ آپ فرما
رہے تھے: لَيْتَكَ اللَّهُمَّ لَيْتَكَ لَا شَرِيكَ
لَكَ لَيْتَكَ إِنْ الْحَمْدُ وَالْبِعْضَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا
شَرِيكَ لَكَ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے یہ بھی
پڑھے: لَيْتَكَ لَيْتَكَ وَسَعْدِيكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ
لَيْتَكَ وَالرَّغْبَةُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

۲۹۱۹: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ ثنا مَوْمِلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثنا
سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْتَكَ اللَّهُمَّ لَيْتَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْتَكَ
إِنْ الْحَمْدُ وَالْبِعْضَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ .

۲۹۱۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا: لَيْتَكَ
اللَّهُمَّ لَيْتَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْتَكَ إِنْ الْحَمْدُ
وَالْبِعْضَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ .

۲۹۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَا ثنا وَكِيعٌ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي تَلْبِيَتِهِ لَيْتَكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَيْتَكَ .

۲۹۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
تلبیہ میں یہ بھی ارشاد مبارک فرمایا کہ: لَيْتَكَ إِلَهَ الْحَقِّ
لَيْتَكَ .

۲۹۲۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَرَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثنا
عُمَرَةُ ابْنُ غَزْوَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ ابْنِ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ

۲۹۲۱: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں جو (شخص بھی) تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا

ہے تو اس کے دائیں بائیں زمین کے دونوں کناروں تک سب پتھر درخت اور ڈھیلے بھی (اُس کے ساتھ) تلبیہ کہتے ہیں۔

پاؤں: لپیک پکار کر کہنا

۲۹۲۲: حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور مجھے حکم دیا کہ اپنے ساتھیوں کو تلبیہ بلند آواز سے کہنے کا حکم دوں۔

۲۹۲۳: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا اے محمد اپنے ساتھیوں کو بلند آواز سے تلبیہ کہنے کا حکم دو کیونکہ تلبیہ حج کا شعار (اور نشانی) ہے۔

۲۹۲۴: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ (دوران حج) کون سا عمل سب زیادہ فضیلت والا ہے؟ ارشاد فرمایا: پکار کر لپیک کہنا اور قربانی کا خون بہانا۔

☆ خلاصہ الباب: مردوں کے لئے حکم ہے کہ اونچی آواز سے تلبیہ پڑھیں اور حنفیہ کے نزدیک تلبیہ پڑھنا واجب ہے اس کے ترک پر دم واجب ہے اور امام مالک کے نزدیک بھی دم واجب ہوتا ہے۔ البتہ امام شافعی کے نزدیک تلبیہ سنت ہے عورت تلبیہ آہستہ پڑھے۔

پاؤں: جو شخص محرم ہو

۲۹۲۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

سَعِدُ الشَّاعِدِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مَلَبٍ يَلْتَبِي إِلَّا لَبِي مَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَذْرٍ حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا.

۱۶: بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

۲۹۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَهُ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اتَّابِي جِبْرَائِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْأَهْلَالِ.

۲۹۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكَيْعٌ ثنا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَ نَبِيَّ جِبْرَائِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرُّ أَصْحَابِكَ فَلْيَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ.

۲۹۲۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ ثنا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ يَرْبُوعٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سئل أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالشَّجُّ.

۱۷: بَابُ الظَّلَالِ الْمُحْرَمِ

۲۹۲۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالُوا ثنا

فرمایا: جو محرم بھی رضاء الہی کے لئے دن بھر تلبیہ کہتا رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو تو سورج اس کے گناہوں کو لے کر غروب ہوگا اور وہ (گناہوں سے) ایسا پاک صاف ہو جائے گا جیسا اسکو اسکی والدہ نے جنا تھا۔

پانچ: احرام سے قبل خوشبو کا استعمال

۲۹۲۶: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ احرام سے قبل احرام کے لئے میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی اور جب احرام کھولا اس وقت طواف اضااف سے قبل بھی میں نے خوشبو لگائی۔ سفیان کی روایت میں ہے کہ میں نے اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔

۲۹۲۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تلبیہ کہتے ہوئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک اب بھی میری نگاہوں کے سامنے ہے۔

۲۹۲۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ احرام کے تین روز بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک اب بھی نگاہوں کے سامنے ہے۔

تلاصۃ الباب دوران احرام خوشبو لگانا ناجائز ہے البتہ احرام سے قبل خوشبو لگانا درست ہے جیسا کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ بیان فرما رہی ہیں لیکن فقہاء کرام نے اسکی وضاحت فرمائی ہے کہ ایسی خوشبو لگانا مکروہ ہے جس کا اثر احرام کے بعد باقی رہے۔ یہ مذہب امام مالک و شافعی کا ہے اور امام ابو حنیفہ تو یہاں تک فرماتے ہیں جس خوشبو کا اثر احرام کے بعد باقی رہے تو قدریدینا واجب ہے۔

پانچ: محرم کون سا لباس پہن سکتا ہے؟

۲۹۲۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ محرم کون سا لباس پہن سکتا ہے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص عمامہ شلوار ٹوپی اور موزہ نہ

عاصم بن عمرو بن حفص عن عاصم بن عمرو بن حفص عن عاصم بن عبد اللہ بن غامر بن ربیعہ عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ما من محرم بضح لہ یومہ یلبی حتی تغیب الشمس الا غابت بذنوبہ فغاد کذا کما ولدته امہ۔

۱۸ : بَابُ الطَّيِّبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

۲۹۲۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِاِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحَلَّةِ قَبْلَ أَنْ يُفَيْضَ قَالَ سَفْيَانُ بِيَدِي هَاتَيْنِ .

۲۹۲۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الصُّخْرِيِّ عَنْ مَنْزُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَلْبِي .

۲۹۲۸ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثنا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَرَى وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي مَفْرَقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ثَلَاثَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

۱۹ : بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

۲۹۲۹ : حَدَّثَنَا أَبُو مُضَيْبٍ ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَامَةَ وَلَا الشَّرَاوِيْلَاتَ وَلَا الْبُرَانِسَ وَلَا الْخِجَافَ إِلَّا

ان لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعہما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا من الثیاب شینا منہ الزعفران او الوزس .

پہنے البتہ اگر جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے اور انہیں پاؤں کی پشت پر ابھری ہوئی ہڈی سے کاٹ لے اور کوئی بھی ایسا کپڑا نہ پہنے جسے زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو۔

۲۹۳۰ : حدیثنا ابو مضعب ثنا مالک ابن انس عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ ابن عمر اٹھ قال نہی رسول اللہ ان یلبس المنحرم ثوبا مضبوغا بوزس او زعفران .

۲۹۳۰ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔

خلاصہ الباب ☆ علماء نے کہا ہے کہ جن چیزوں کا اس حدیث میں ذکر ہے محرم کے لئے ان کا پہننا جائز ہے۔

۲۰ : باب السراویل والخفین للمحرم اذا لم یجد ازارا او نعلین

باب : محرم کو تہبند نہ ملے تو پانچا منہ پہن لے اور جوتا نہ ملے تو موزہ پہن لے

۲۹۳۱ : حدیثنا ہشام بن عمار و محمد بن الصباح قالا ثنا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن حابر بن زید ابی الشعثاء عن ابن عباس قال سمعت النبی ﷺ یخطب قال ہشام علی المنبر فقال من لم یجد ازارا فلیلبس سراویل ومن لم یجد نعلین فلیلبس خفین .

۲۹۳۱ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے سنا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: جس کے پاس ازار (لنگی) نہ ہو تو وہ شلوار پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے۔

وقال ہشام فی حدیثہ فلیلبس سراویل الا ان یفقد .

۲۹۳۲ : حدیثنا ابو مضعب ثنا مالک ابن انس عن نافع وعن عبد اللہ ابن دینار عن ابن عمر ان رسول اللہ قال من لم یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعہما اسفل من الکعبین .

۲۹۳۲ : حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے لیکن موزے ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔

خلاصہ الباب ☆ ائمہ کرام کا اسی طرح مذہب اور عمل ہے کہ سلعے ہوئے کپڑے پہننا محرم کے لئے جائز نہیں۔

۲۱ : باب التوقی فی الاحرام

باب : احرام میں ان امور سے بچنا چاہئے

۲۹۳۳ : حدیثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا عبد اللہ بن ادریس عن محمد بن اسحاق عن یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کنا بالعرج نزلنا فجلس رسول اللہ صلی

۲۹۳۳ : حضرت اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ نکلے جب عرج (نامی جگہ) پہنچے تو رسول اللہ بیٹھ گئے۔ سیدہ عائشہ بھی آپ کے ساتھ ہی بیٹھ گئیں اور میں ابو بکر کے ساتھ بیٹھ گئی اس سفر میں ہمارا اور حضرت ابو بکر کا اونٹ ایک ہی تھا جو حضرت ابو بکر کے غلام کے پاس تھا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَائِثَةٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا إِلَى جَنْبِهِ
وَأَنَا إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ زَمَانًا وَزَمَانًا أَبِي بَكْرٍ
وَاحِدَةً مَعَ غُلَامٍ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ فَطَلَعَ الْغُلَامُ وَلَيْسَ مَعَهُ
بَعِيرُهُ فَقَالَ لَهُ أَيْنَ بَعِيرُكَ ؟ قَالَ أَضَلُّنْتُهُ الْبَارِحَةَ قَالَ
مَعَكَ بَعِيرٌ وَاحِدٌ تَضَلُّهُ قَالَ فَطَفِقَ يَضْرِبُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُحْرَمِ مَا
بِضَعِ .

(کیونکہ تینوں باری باری سوار ہوتے تھے) اتنے میں غلام
آیا تو اس کے پاس اونٹ نہ تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے اس سے
کہا تمہارا اونٹ کہاں؟ کہنے لگارات میں گم ہو گیا۔ حضرت
ابو بکرؓ نے فرمایا تمہارے پاس ایک ہی اونٹ تھا وہ بھی گم
کر دیا (حالانکہ ایک اونٹ کی حفاظت قطعاً دشوار نہیں)
اور حضرت ابو بکرؓ اس غلام کو مارنے لگے اور رسول اللہ
فرمانے لگے کہ اس محرم کو دیکھو کیا کر رہا ہے۔

☆ خلاصہ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ تھا کہ احرام کی حالت میں لڑائی جھگڑا کرنا اور مار پیٹ
کرنا منع ہے قرآن کریم کا ارشاد ہے: ﴿فَلَا رِفْثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ .

باب: محرم سردھوسکتا ہے

۲۲ : بَابُ الْمُحْرَمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ

۲۹۳۴ : حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عَبَّاسٍ وَالْمُسَوِّزَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرَمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمُسَوِّزُ لَا يَغْسِلُ
الْمُحْرَمُ رَأْسَهُ .

۲۹۳۴: حضرت عبد اللہ بن حنین فرماتے ہیں کہ حضرت
عبد اللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما
کا مقام ابواء میں اختلاف ہوا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس
نے فرمایا کہ محرم اپنا سردھوسکتا ہے اور حضرت مسور نے
فرمایا کہ محرم اپنا سر نہیں دھوسکتا۔

فَأَرْسَلَنِي بَنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ
اسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقُرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَبِرُ
بِثُوبٍ فَسَأَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا ؟ قُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا اسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرَمٌ قَالَ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ
عَلَى الثُّوبِ فَطَاطَأَهُ حَتَّى بَدَأَ لِي رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لِأَنْتَ
يَضِبُّ عَلَيْهِ اضْبِطْ فَضَبَّ عَلَيَّ رَأْسَهُ ثُمَّ حَرَكَ رَأْسَهُ
بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِيَهُمَا وَأَذْبَرْتُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

آخر ابن عباس نے مجھے ابو ایوب انصاری سے
یہی بات پوچھنے کے لئے بھیجا۔ میں نے دیکھا کہ وہ دو لکڑی
کے درمیان کپڑا لگا کر غسل کر رہے ہیں۔ میں نے سلام کیا
تو فرمانے لگے کون ہو؟ میں نے عرض کیا عبد اللہ بن حنین
ہوں مجھے عبد اللہ بن عباس نے بھیجا ہے تاکہ آپ سے
دریافت کروں کہ نبی بحالت احرام سر کیسے دھوتے تھے؟
فرماتے ہیں کہ ابو ایوب نے کپڑے پر جو آڑ تھا ہاتھ رکھ کر
ذرا نیچے کیا یہاں تک کہ مجھے انکا سر دکھائی دینے لگا پھر جو
آدمی آپ پر پانی ڈال رہا تھا اس سے فرمایا پانی ڈالو اس
نے سر پر پانی ڈالا پھر آپ نے ہاتھوں سے سر ملا اور آگے
پیچھے لے گئے پھر فرمایا میں نے نبی کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔

خلاصۃ الباب ۱۰۰ احرام کی حالت میں ٹوشہ و دار چیز سے سر اور داڑھی کو دھونا جائز نہیں بلکہ صرف پانی سے دھونے۔

۲۳۰ : بَابُ الْمُحْرَمَةِ تَسْدِيلُ الثَّوْبِ عَلَيَّ

وَجْهَهَا

۲۹۳۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَإِذَا لَقِينَا الرَّكْبَ اسْدَلْنَا ثِيَابَنَا مِنْ فَوْقِ رَأْسِنَا فَإِذَا جَاوَزْنَا رَفَعْنَاهَا .

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَنَحْوِهِ .

باب : احرام والی عورت اپنے چہرہ

کے سامنے کپڑا لٹکانے

۲۹۳۵ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم بحالت احرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں جب کوئی سوار ملتا تو ہم سر کے اوپر سے کپڑے چہروں کے سامنے کر لیتیں جب ہم آگے گزر جاتے تو ہم کپڑا ہٹا لیتیں۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ۱۰۱ عورت کو حالت احرام میں منہ کھلا رکھنا چاہئے البتہ اگر لکڑیاں وغیرہ باندھ کر چھپے سا بنا کر کپڑا منہ پر لٹکا دے بشرطیکہ کپڑا منہ پر نہ لگے تو جائز ہے۔

۲۳۱ : بَابُ الشَّرْطِ فِي الْحَجِّ

۲۹۳۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثنا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدَّتِهِ (قَالَ لَا أَدْرِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ أَوْ سَعْدِي بِنْتُ عَوْفٍ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى ضَبَاعَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ مَا يَمْنَعُكَ يَا عَمَتَاهُ مِنَ الْحَجِّ ، فَقَالَتْ أَنَا امْرَأَةٌ سَقِيمَةٌ وَأَنَا أَخَافُ الْخُبْسَ قَالَ فَاخْرَمِي وَاشْتَرِطِي أَنْ مَجْلِكَ حَيْثُ خُبْسٌ .

باب : حج میں شرط لگانا

۲۹۳۶ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا پھوپھی جان آپ کو حج سے کیا بات مانع ہے۔ فرمانے لگیں میں بیمار عورت ہوں مجھے خدشہ ہے کہ درمیان بیماری کی وجہ سے رہ نہ جاؤں (اور حج پورا نہ کر سکوں) آپ نے فرمایا احرام باندھ لو اور یہ شرط ٹھہرا لو کہ جہاں میں رہ جاؤں (بیماری کی وجہ سے آگے نہ جا سکوں) وہی میرے حلال ہونے (اور احرام ختم کرنے) کی جگہ ہوگی۔

۲۹۳۷ : حضرت ضباعہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول میرے پاس تشریف لائے میں بیمار تھی فرمایا : امسال تمہارا حج کا ارادہ نہیں؟ میں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول میں بیمار ہوں۔ فرمایا : حج کیلئے چلو اور احرام میں

۲۹۳۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ وَوَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ضَبَاعَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا شَاكِيَةٌ ، فَقَالَ أَمَا تُرِيدِينَ الْحَجَّ الْعَامَ قُلْتُ إِنِّي لَعَلِيْلَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ خُجِنِي

وقولنی مجلنی حیث تحبسنی .

یوں کہو کہ جہاں آپ مجھے روک لیں (بیمار ہو جاؤں)
وہیں حلال ہو کر احرام ختم کر دوں گی۔

۲۹۳۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَشْرِ بْنُ بَكْرٍ بْنُ أَبِي خَلْفٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُوسًا وَعُكْرَمَةَ
يُحَدِّثَانِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتْ
ضِبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ
فَكَيْفَ أَهْلٌ قَالَ أَهْلِي وَاشْتَرِطِي أَنْ مَجْلِي حَيْثُ
حَبْتِي .

۲۹۳۸ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں
اور عرض کیا میں بیمار عورت ہوں اور میرا حج کا ارادہ ہے
تو میں کیسے احرام باندھوں۔ فرمایا: احرام باندھنے میں
یہ شرط کر لو کہ جہاں مجھے آپ (اللہ تعالیٰ) روک دیں
وہیں احرام کھول دوں گی۔

خلاصہ الباب ☆ معلوم ہوا کہ جس طرح دشمن کی وجہ سے احصار ہوتا ہے اسی طرح مرض کی وجہ سے احصار ہوتا ہے اور احصار کا حکم یہ ہے کہ محرم کے لئے احرام سے باہر آنا جائز ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر وہ مفرد بالبحر ہے تو ایک بکری اور قارن ہے تو دو بکریاں حرم بھیج دے جو اس کی طرف سے ذبح کی جائیں جب وہ ذبح ہو جائیں تو یہ حلال ہو جائے گا اور دم احصار حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے۔

باب: حرم میں داخل ہونا

۲۵ : بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ

۲۹۳۹ : حضرت عطاء بن عباس فرماتے ہیں کہ انبیاء حرم
میں برہنہ سر برہنہ پا (سنگے سرنگے پیر) داخل ہوئے اور
بیت اللہ کا طواف اور دیگر مناسک کی ادائیگی بھی برہنہ
سر برہنہ پا کرتے۔

۲۹۳۹ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ ثَنَا
مُبَارَكُ بْنُ حَسَّانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَتِ الْأَنْبِيَاءُ تَدْخُلُ الْحَرَمَ مُشَاةً حُفَاةً وَيَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ
وَيَقْضُونَ الْمَنَاسِكَ حُفَاةً مُشَاةً .

باب: مکہ میں دخول

۲۶ : بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ

۲۹۴۰ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوتے تھے
بلندی (ذی طوی والی طرف) کی راہ سے اور جب نکلتے
تو شیب سے۔

۲۹۴۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا عُبَيْدُ
اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الشَّيْبَةِ الْعُلْيَا وَإِذَا خَرَجَ خَرَجَ مِنَ الشَّيْبَةِ
السُّفْلَى .

۲۹۴۱ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں دن میں داخل ہوئے۔

۲۹۴۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا .

۲۹۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا
مُعْتَمِرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ
عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ تَنَزَّلَ
غَدَا وَذَلِكَ فِي حَجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنَزَلًا ثُمَّ
قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ غَدَا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ (يَعْنِي الْمَحْضَبَ)
حَيْثُ قَاسَمْتُ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ ، وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ
خَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ إِنْ لَا يَنَاقُحُوهُمْ وَلَا
يُبَايِعُوهُمْ قَالَ مُعْتَمِرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي .

۲۹۲۳ : حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کل کہاں پڑاؤ ڈالیں گے اور یہ حج کا موقع تھا۔ فرمایا: عقیل نے ہمارے لئے کوئی منزل چھوڑی بھی ہے؟ پھر فرمایا کل ہم خیف بنی کنانہ یعنی محصب میں پڑاؤ ڈالیں گے۔ جہاں قریش نے کفر پر قسم کھائی تھی یعنی بنو کنانہ نے قریش سے حلف لیا تھا کہ بنو ہاشم سے نہ نکاح کریں گے نہ خرید و فروخت امام زہری نے فرمایا کہ خیف وادی کو کہتے ہیں۔

خلاصہ الباب اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کا فرکارث نہیں ہوتا کیونکہ اختلاف دین و اختلاف دارین وراثت سے مانع ہوتے ہیں عقیل اور طالب دونوں مکہ میں حالت کفر میں تھے اور حضرت جعفرؓ مدینہ میں ان کے والد ابو طالب کفر کی حالت میں فوت ہوئے تھے تو طالب و عقیل دونوں نے جائیداد بیچ ڈالی تھی۔

باب: حجر اسود کا استلام

۲۹۲۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَرْجَسٍ قَالَ رَأَيْتُ الْأَضْيَلَعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقْبِلُ
الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَقْبِلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا
تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقْبِلُكَ
مَا قَبِلْتُكَ

۲۹۲۳ : حضرت عبد اللہ بن سرجس کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ تو پتھر ہے نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر میں نے رسول اللہ کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو میں (ہرگز) تجھے نہ چومتا۔

۲۹۲۴ : حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ
عَنِ ابْنِ خَثِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ هَذَا الْحَجَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ
عَيْنَانِ يُنْصَرُ بِهِمَا وَلِلسَانِ يُنْطَقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَيَّ مَنْ نَسَلْتُمُ
بِحَقِّي .

۲۹۲۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پتھر (حجر اسود) روز قیامت آئے گا اور اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے گفتگو کرے گا جس نے بھی اس کو حق کے ساتھ چوما ہوگا اس کے متعلق شہادت دے گا۔

۲۹۲۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثَنَا خَالِي يَغْلِي عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُصْفَرَ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ

۲۹۲۵ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کی طرف منہ کیا

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعُ شَفْتَيْهِ عَلَيْهِ يَبْكِي طَوِيلًا ثُمَّ التَّقَتْ فَإِذَا هُوَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَبْكِي فَقَالَ يَا عُمَرُ! هَاهُنَا تَسْكَبُ الْعَبْرَاتُ .

اور اپنے ہونٹ اس پر رکھ کر دیر تک روتے رہے پھر متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رو رہے ہیں تو فرمایا اے عمر یہاں آنسو بہائے جانتے ہیں۔

۲۹۳۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ الْمَصْرِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنُ الْأَسْوَدُ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ ذُرِّ الْجَمْحَيْنِ .

۲۹۳۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے کونوں میں سے کسی کونہ کا استلام نہ فرماتے تھے۔ سوائے حجر اسود کے جو اس کے ساتھ ہے بنوح کے گھروں کی طرف (یعنی رکن یمانی)۔

☆ خلاصہ الباب

واہ قربان جائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر۔ وہ عقیدہ توحید پر کتنے پختہ تھے اور لوگوں کو اس طرح سمجھا دیا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو نہ چوما ہوتا تو ہم بھی نہ چومتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہے۔ افسوس ہوتا ہے ان لوگوں پر جو قبروں اور مزارات کو چومتے ہیں اور ان سے سوال کر کے مشرک بنتے ہیں قبروں کو بوسہ دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ حدیث ۲۹۳۳: یہ پتھر موحدین حجاج کرام کے حق میں گواہی دے گا جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اس پتھر کو چومتے مر گئے ہیں ان کے حق میں گواہی نہیں دے گا کیونکہ شرک کی حالت میں کوئی عبادت قبول نہیں۔

۲۸ : بَابُ مَنْ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمُحَجَّتِهِ

۲۹۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ غَيْبِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَطْمَأَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ طَافَ عَلَيَّ بَعِيرُهُ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمُحَجَّتِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَوَجَدَ فِيهَا حَمَامَةً عَيْدَانٍ فَكَسَرَهَا ثُمَّ قَامَ عَلَيَّ بَابِ الْكَعْبَةِ فَرَمَى بِهَا وَأَنَا أَنْظَرُهُ .

باب: حجر اسود کا استلام چھڑی سے کرنا

۲۹۳۷: حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطمئن ہو گئے تو آپ نے اپنے اونٹ پر طواف کیا آپ حجر اسود کا استلام اس چھڑی سے کرتے تھے جو آپ کے دست مبارک میں تھی۔ پھر آپ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ لکڑیوں سے بنا ہوا کبوتر ہے آپ نے اسے توڑا اور کعبہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر باہر پھینک دیا میں یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔

۲۹۳۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ ابْنَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غَيْبِ اللَّهِ ابْنِ

۲۹۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع

عبد اللہ عن ابن عباس ان النبی ﷺ طاف فی حجة الوداع علی بغير ینتلم الرکن بمنحجن
۲۹۳۹ : حدثنا علی بن محمد ثنا رکیع : وحدثنا

هدیة بن عبد الوهاب ثنا الفضل بن موسی قال ثنا معروف بن خربوذ المکی قال سمعت ابا الطفیل عامر بن وائلة قال رأیت النبی ﷺ یطوف بالبت علی راحلته ینتلم الرکن بمنحجنه ویقبل المنحجن .
۲۹۳۹ : حضرت ابو طفیل عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں اور اپنی لائھی سے حجر اسود کا استلام کر رہے ہیں اور لائھی کو چوم رہے ہیں۔

☆ خلاصہ الباب طواف کرتے وقت جب بھی حجر اسود کے قریب سے گزرے تو اس کو بوسہ دینا سنت ہے۔ طواف کے بعد استلام حجر اسود سنت ہے اور دو رکعت نماز واجب ہے۔ اگر بوسہ نہ دے سکے تو ہاتھ اگا کر اس کو چوم لے اور اگر ہاتھ نہ لگ سکے تو چھری وغیرہ کا اشارہ اس طرف کر لے حجر اسود کے علاوہ باقی ارکان کا استلام سنون نہیں ہے۔

باب : بیت اللہ کے گرد طواف میں رمل کرنا

۲۹۵۰ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا پہلا طواف (طواف قدوم) کرتے تو تین چکروں میں رمل کرتے (پہلوانوں اور سپاہیوں کی طرح کندھے ہلا کر تیز تیز چلتے) اور باقی چار چکروں میں عام انداز سے چلتے حجر اسود سے حجر اسود تک ایک چکر ہوتا اور خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۲۹۵۱ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام انداز سے چلے۔

۲۹۵۲ : حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب ان دو رملوں کا کیا مقصد؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت عطا

۲۹ : بَابُ الرَّمْلِ حَوْلَ الْبَيْتِ

۲۹۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَّافِ الْأَوَّلِ رَمَلَ ثَلَاثَةً وَمَشَى أَرْبَعَةً مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ .

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ .

۲۹۵۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْعُكَلِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا .

۲۹۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ ابْنِهِ قَالَ سَمِعْتُ

فرمادی اور کفر اور کافروں کو ختم کر دیا اللہ کی قسم ہم جو عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کیا کرتے تھے ان میں سے ایک عمل بھی نہ ترک کریں گے۔

۲۹۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام صلح حدیبیہ سے اگلے سال جب عمرہ کرنے کے لئے مکہ میں داخل ہونے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: کل تمہاری قوم تمہیں دیکھے گی وہ تمہیں چست اور توانا دیکھے۔ چنانچہ جب صحابہ مسجد حرام میں داخل ہوئے تو حجر اسود کا استلام کیا اور رمل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کے ساتھ ہی تھے جب رکن یمانی کے قریب پہنچے تو۔

عُمَرُ يَقُولُ فِيمَ الرَّمْلَانِ الْآنَ؟ وَقَدْ أَطَا اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَنَفَى الْكُفْرَ وَاهْلَهُ وَإِيَّاهُ فَإِنَّهُ مَا نَدَعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۲۹۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنَانَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ خَيْثَمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ حِينَ ارَادُوا دُخُولَ مَكَّةَ فِي عُمْرَتِهِ بَعْدَ الْحُدَيْبِيَّةِ إِنَّ قَوْمَكُمْ غَدَا سِيرُوا نَحْمَ فَلْيَرَوْا نَحْمَ جُلْدًا، فَلَمَّا دَخَلُوا الْمَسْجِدَ اسْتَلَمُوا الرُّكْنَ وَرَمَلُوا وَالنَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ حَتَّى إِذَا بَلَغُوا الرُّكْنَ الْيَمَانِي إِلَى الرُّكْنِ وَثَمَّ رَمَلُوا حَتَّى بَلَغُوا الرُّكْنَ الْيَمَانِي ثُمَّ مَشُوا إِلَى الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ ففَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَشَى الْأَرْبَعِ.

خلاصہ الباب ۲۹ ان احادیث میں رمل کا حکم بیان کیا گیا ہے رمل یہ ہے کہ ذرا دوڑ کر موٹھے ملا تے ہوئے چلنا جیسے بہادر اور طاقت ور آدمی چلتے ہیں یہ ابتدائی تین چکروں میں کرتے ہیں اس کا سبب حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔

باب: اضطباع کا بیان

۲۹۵۴: حضرت یعلیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کر کے طواف کیا۔
قبضہ کہتے ہیں کہ آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔

۳۰: بَابُ الْأِضْطِبَاعِ

۲۹۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ وَقَبِيصَةُ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ ابْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ يَعْلَى أَنَّ النَّبِيَّ طَافَ مُضْطَبَعًا.
قَالَ قَبِيصَةُ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ.

خلاصہ الباب ۳۰ اضطباع یہ ہے کہ چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈال دے اور دایاں کندھا لٹکا کر دے۔

باب: حطیم کو طواف میں شامل کرنا (یعنی

حطیم سے باہر طواف کرنا)

۲۹۵۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے متعلق دریافت کیا

۳۱: بَابُ الطَّوَّافِ

بِالْحَجَرِ

۲۹۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ

فرمایا: یہ بیت اللہ کا حصہ ہے میں نے عرض کیا پھر لوگوں نے اسے بیت اللہ میں داخل کیوں نہ کیا فرمایا ان کے پاس (حلال مال میں سے) خرچہ نہ تھا میں نے عرض کیا کہ پھر بیت اللہ کا دروازہ اتنا اونچا کیوں رکھا کہ بیٹھی کے بغیر چڑھا نہیں جاسکتا۔ فرمایا: یہ بھی تمہاری قوم نے اسی لئے کیا تا کہ جسے چاہیں اندر جانے دیں اور جسے چاہیں اندر جانے سے روک دیں اور اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر قریب نہ ہوتا (یعنی نو مسلم نہ ہوتی) اور یہ ڈرنے

بن یزید عن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحجر فقال هو من البيت قلت ما منعهم أن يدخلوه فيه قال عجزت بهم النفقة قلت فما شأن بابہ مرتفعاً لا يضعه إليه إلا يسلم قال ذلك فعل قومك ليُدخلوه من شأنوا ويمنعوه من شأنوا ولولا أن قومك حديث عهد بكفر مخافة أن تنفر قلوبهم لنظرت هل أغيرة فأدخل فيه ما انتقص منه وجعلت بابه بالأرض.

ہوتا کہ ان کے دل دُورت ہو جائیں تو میں اس بات پر غور کرتا کہ کیا میں تبدیلی لاؤں اس میں پھر میں جو کمی ہے وہ پوری کروں اور اس کا دروازہ زمین پر کر دیتا۔

خلاصۃ الباب ☆ دوسری روایات میں آتا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں کعبۃ اللہ کے دو دروازے بناتا ایک مشرق کی جانب اور دوسرا غربی جانب لیکن قتنہ کے ڈر سے ایسا نہ کیا۔ پھر حضرت عبد اللہ بن زبیر نے ایسا تعمیر کیا تھا لیکن آپ کی شہادت کے بعد حجاج بن یوسف نے اسے پہلی حالت پر کر دیا اور ابھی تک ویسا ہی ہے۔

باب: طواف کی فضیلت

۳۲: باب فضل الطواف

۲۹۵۶: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو بیت اللہ کا طواف کرے اور دو گنا ادا کرے اس کا یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

۲۹۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَانَ كَعَمَلِ رَقَبَةٍ.

۲۹۵۷: حضرت ابن ہشام نے عطاء بن ابی رباح سے رکن یمانی کے بارے میں پوچھا جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو فرمانے لگے مجھ سے ابو ہریرہ نے یہ حدیث بیان کی کہ نبی نے فرمایا: رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو بھی یہاں: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ! پڑھے تو فرشتے آمین کہتے ہیں۔ جب عطاء حجر اسود پر پہنچے تو ابن ہشام نے کہا اے ابو محمد آپ کو اس رکن

۲۹۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي سَوِيَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ هِشَامٍ يُسْأَلُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رِبَاحٍ عَنِ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكُلُّ بِهِ سَبْعُونَ مَلَكًا فَمَنْ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوا آمِينَ! فَلَمَّا بَلَغَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ: قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا

بلغک فی هذا الركن الأسود؟ فقال عطاء حدثني أبو هريرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من فاضه فأنما يفاض يذ الرحمن، قال له ابن هشام يا أبا محمد فالطواف؟ قال عطاء حدثني أبو هريرة رضي الله تعالى عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول من طاف بالبيت نبعا ولا يتكلم إلا بسبحان الله والحمد لله ولا اله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله فحيث غنّه عشر سنين وثبت له عشر حساب وزفيع له بها عشرة درجات ومن طاف فتكلم وهو في تلك الحال خاض في الرحمة برجلتك كخائض الماء برجلته جائس گی اور اس طواف کی بدولت اسکے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے اور جس نے طواف کیا اور طواف کرتے ہوئے باتیں بھی کیں تو وہ اپنے دونوں پاؤں کے ساتھ رحمت میں گھسا جیسے پانی میں آدمی کے پاؤں ڈوب جاتے ہیں۔

خاصہ الباب ☆ طواف مثل نماز کے ہے لیکن طواف میں بات کرنا جائز ہے بہتر یہی ہے کہ باتیں نہ کرے۔ ابن ہشام نے تو حضرت عطا سے دینی مسئلہ پوچھا تھا یہ تو بالاتفاق مباح ہوا حنفیہ کے نزدیک طواف کے لئے وضو شرط اور واجب نہیں وضو کی شرط لگانے سے ایک مطلق کو مقید کرنا لازم آتا ہے۔ امام شافعی کے نزدیک وضو شرط ہے۔ اس میں تفصیل ہے حنفیہ کے نزدیک طواف قدوم ہے وضو کیا تو اس پر صدقہ کرنا ہے اور بہتر ہے کہ طواف دوبارہ کرے امام شافعی کے نزدیک طواف ہی نہ ہو اور اگر طواف قدوم جنابت کی حالت میں کیا تو بکری دینا واجب ہے کیونکہ طواف میں نقص آگیا اور اگر طواف زیارت ہے وضو کیا تو اس پر بھی بکری دینا واجب ہوگا اور اگر طواف زیارت جنابت کی حالت میں کیا تو بدتہ واجب ہوگا۔

باب: طواف کے بعد دو گانہ ادا کرنا

۲۹۵۸: حضرت مطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جب سات چکروں سے فارغ ہوئے تو حجر اسود کے قریب آئے اور مطاف کے کنارے دو رکعتیں ادا کیں اس وقت آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی آڑ نہ تھی۔ امام ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ بغیر سترہ کے نماز ادا کرنا مکہ کی خصوصیت ہے۔

۳۳: باب الرکعتین بعد الطواف

۲۹۵۸: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا أبو أسامة عن ابن جريج عن كثير بن كثير بن المطلب بن أبي واعة السهمي أبي عن ابنه عن المطلب قال رأيت رسول الله ﷺ إذا فرغ من سبعة جاء حتى إذا حاذى بالركن فصلى ركعتين في حاشية المطاف وليس بينه وبين الطواف احد.

قال ابن ماجه هذا بمنكحة خاصة.

۲۹۵۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ الْعَبْدِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ نَبْعًا
ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ (قَالَ وَكَيْعٌ يَعْنِي عِنْدَ الْمَقَامِ) ثُمَّ خَرَجَ
إِلَى الصَّفَا .

۲۹۵۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیت اللہ
کے گرد سات چکر لگائے پھر دو رکعتیں ادا کیں (وکیع
کہتے ہیں کہ مقام ابراہیم کے پاس دو گناہ ادا کیا) پھر
صنعا کی طرف نکلے۔

۲۹۶۰ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَدْمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَوَافِ الْبَيْتِ أَتَى مَقَامَ
إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّسُولِ اللَّهُ هَذَا مَقَامُ ابْنِ
إِبْرَاهِيمَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ : وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ
مُضَلًى .

۲۹۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
جب رسول اللہ بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہوئے تو
مقام ابراہیم میں آئے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ
کے رسول یہ ہمارے والد ابراہیم کا مقام ہے جن کے بارے
میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ
إِبْرَاهِيمَ مُضَلًى﴾ (کہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ)
حدیث کے راوی ولید کہتے ہیں میں نے اپنے استاذ
مالک سے کہا کہ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ
مُضَلًى﴾ (خاء کے کسرہ کے ساتھ) پڑھا تھا۔ فرمایا جی ہاں۔

قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِمَالِكٍ هَكَذَا قَرَأَهَا
وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُضَلًى ؟ قَالَ نَعَمْ !

☆ خلاصہ الباب یعنی حرم میں نمازی کے سامنے سے گزرنے میں مضائقہ نہیں باقی جگہ پر نمازی کے سامنے سے گزرنے
منع اور سخت گناہ ہے۔ دو گناہ نماز طواف کے بعد حنیفہ کے نزدیک واجب ہے لیکن جہاں بھی جگہ ملے ادا کر لے۔

باب: بیمار سوار ہو کر طواف کر سکتا ہے

۳۳ : بَابُ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا

۲۹۶۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ
ح : وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاحْمَدُ بْنُ سَنَانَ قَالَ ثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ عَنْ
أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا مَرَضَتْ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ أَنْ تَطُوفَ مِنْ
وَرَاءِ النَّاسِ وَهِيَ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ يُصَلِّي
إِلَى الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالطُّورُ وَكِتَابُ مَنْسُورٍ .

۲۹۶۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ بیمار
ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم
فرمایا کہ سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کریں۔
فرماتی ہیں پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہے ہیں اور
اس میں سورہ والطور و کتاب منسطور تلاوت فرما
رہے ہیں۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ هَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ .

۳۵ : بَابُ الْمُلتَزِمِ

۲۹۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ طَفْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنَ السَّبْعِ وَكُنَّا فِي دُبُرِ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ أَلَا نَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ! قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ قَالَ ثُمَّ مَضَى فَأَسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ قَامَ بَيْنَ الْحَجَرِ وَالْبَابِ فَالْصَّقَ صَدْرَهُ وَيَدَيْهِ وَخَذَهُ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

۳۶ : بَابُ الْحَائِضِ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ إِلَّا

الطَّوَّافِ

۲۹۶۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرْفٍ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ سَرْفٍ حَضَّتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي قَالَ مَا لَكَ أَنْفَسْتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ .

قَالَتْ وَضَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَنَاتِهِ بِالْبَقْرِ .

بَابُ : مُلتَزِمِ كَا بِيَانِ

۲۹۶۲ : حضرت شعیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے ساتھ طواف کیا جب ہم سات چکروں سے فارغ ہوئے تو ہم نے کعبہ کے پیچھے دو گانہ ادا کیا میں نے عرض کیا۔ فرماتے ہیں پھر حضرت عبداللہ بن عمرؓ چلے اور حجر اسود کا استلام کیا پھر حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے ہوئے اور اپنا سینہ اور دونوں ہاتھ اور رخسار اس کے ساتھ چمٹا دیئے پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا۔

بَابُ : حَائِضِ طَوَّافِ كِ عِلَاوَهٗ بَاقِي

مَنَاسِكِ حَجِّ اَدَا كِرِے

۲۹۶۳ : سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلیں ہمارا حج ہی کا ارادہ تھا جب مقام سرف یا اس کے قریب پہنچے تو مجھے حیض آنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا تمہیں کیا ہوا کیا حیض آ رہا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یہ امر اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے مقدر فرما دیا ہے (یعنی اختیاری نہیں ہے اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں) تم تمام ارکان ادا کرو البتہ بیت اللہ کا طواف مت کرو فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے قربان کی۔

بَابُ : حَجِّ مَفْرُودِ كَا بِيَانِ

۲۹۶۳ : ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا۔

۳۷ : بَابُ الْاِفْرَادِ بِالْحَجِّ

۲۹۶۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ أَبُو مُضَيْبٍ قَالَا نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

عن عائشة ان رسول الله ﷺ افرده الحج .

حج مفرد یہ ہے کہ صرف حج کی نیت سے احرام باندھے۔

۲۹۶۵ : حدثنا أبو مضعب ثنا مالك بن انس عن أبي الأسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل وكان يتيما في حجر عروة بن الزبير عن عائشة أم المؤمنين ان رسول الله ﷺ افرده الحج .

۲۹۶۵ : ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا۔

۲۹۶۶ : حدثنا هشام بن عمار ثنا عبد العزيز الدراوردي وخاتم بن اسماعيل عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر ان رسول الله ﷺ افرده الحج .

۲۹۶۶ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا۔

۲۹۶۷ : حدثنا هشام بن عمار ثنا القاسم بن عبد الله العمري عن محمد بن المنكدر عن جابر ان رسول الله ﷺ و ابا بكر وعمر وعثمان افرذوا الحج .

۲۹۶۷ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم نے حج مفرد کیا۔

خلاصہ الباب ☆ حج تین اقسام پر ہیں: (۱) افراد (۲) تمتع (۳) قرآن۔ افراد تو یہ ہے کہ صرف حج کی نیت کرے اور احرام باندھے۔ قرآن یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں ایک نیت کے ساتھ کرے۔ تمتع یہ ہے کہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھا جائے اور عمرہ کے افعال ادا کر کے احرام کھول دیا جائے۔ اور آٹھویں تاریخ کو حج کا احرام باندھا جائے اور ۱۰ ذوالحجہ کو رمی اور قربانی کے بعد احرام کھول دیا جائے۔

۳۸ : باب من قرن الحج والعمرة

باب: حج اور عمرہ میں قرآن کرنا

۲۹۶۸ : حدثنا نصر بن علي الجهضمي ثنا عبد الاعلى بن عبد الاعلى ثنا يحيى بن ابي اسحاق عن انس بن مالك قال خرجنا مع رسول الله ﷺ الى مكة فسمعته يقول لبيك عمرة وحجة .

۲۹۶۸ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ مکے کی طرف نکلے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: لبيك عمرة وحجة یعنی آپ نے حج قرآن کیا۔

۲۹۶۹ : حدثنا نصر بن علي ثنا عبد الوهاب ثنا حميد عن انس ان النبي ﷺ قال لبيك! بعمرة وحجة .

۲۹۶۹ : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لبيك بعمرة وحجة۔

۲۹۷۰ : حدثنا ابو بكر بن ابي شينة وهشام بن عمار قالا ثنا سفیان بن عيينة عن عبدة ابن ابي لبابة قال سمعت ابا وانل شقيق بن سلمة يقول سمعت الصبي (رضي الله تعالى عنه) بن معبد يقول كنت رجلا نصرانيا فاسلمت

۲۹۷۰ : حضرت صہبی بن معبد کہتے ہیں کہ میں نصرانی تھا پھر میں نے اسلام قبول کیا اور حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا۔ سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان نے مجھے قادسیہ میں حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا اہلال کرتے (لبيك! بعمرة

فَاهْلُكَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَسَمِعَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَزَيْدُ
بْنُ صَوْحَانَ وَأَنَا أَجِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا بِالْقَادِسِيَّةِ فَقَالَا
لِهَذَا أَضِلُّ مَنْ بَعِيرَهُ فَكَأَنَّمَا حَمَلَا عَلِيَّ جَبَلًا بِكَلِمَتَيْهِمَا
فَقَدِمْتُ عَلِيَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَقْبَلَ
عَلَيْهِمَا قَالَا مَهْمَا تَمَّ أَقْبَلَ عَلِيٌّ فَقَالَ هَدَيْتَ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَيْتَ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

قال هشام في حديثه قال شقيق فكثير ما ذهبت
انا ومسروق نسأله عنه .

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَخَالِي يُعْلَى
قَالُوا ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ الصَّبِيِّ بْنِ مُعَبَّدٍ قَالَ كُنْتُ
حَدِيثَ عَهْدٍ بِنَصْرَانِيَّةٍ فَأَسْلَمْتُ فَلَمْ أَلْ أَنْ اجْتَهَدَ فَاهْلُكَ
بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَذَكَرْتُ نَحْوَهُ .

۲۹۷۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ الْخَسَنِ
بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ .

وَحَجَّةٌ كَبْرَى) سنا تو کہنے لگے یہ تو اپنے اونٹ سے بڑھ کر
گمراہ اور نادان ہے انہوں نے یہ بات کہہ کر میرے اوپر
پہاڑ لا دیا پھر میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان
سے یہ بات عرض کی۔ حضرت عمرؓ ان دونوں کی طرف متوجہ
ہوئے اور ان کو ملامت کی پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور
فرمایا تمہاری نبیؐ کی سنت کی طرف رہنمائی کر دی گئی تمہاری
نبیؐ کی سنت کی طرف رہنما کر دی گئی۔

شقیق کہتے ہیں کہ میں اور مسروق بہت مرتبہ گئے
اور صبی سے یہ حدیث پوچھی۔

حضرت صبی بن معبد فرماتے ہیں کہ میں نصرانیت
کو چھوڑ کر نیا نیا مسلمان ہوا تھا میں نے کوشش میں کوتاہی
نہیں کی اور میں حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا
آگے اسی طرح بیان کیا جیسے پہلی حدیث میں گزرا۔

۲۹۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
حضرت ابو طلحہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ نے حج اور عمرہ
کا ایک ساتھ احرام باندھ کر حج قرآن کیا۔

خلاصہ الباب ☆ حنفیہ کے نزدیک حج قرآن افضل ہے اس کے بعد تمتع افضل ہے پھر ان کے بعد افراد کا درجہ ہے
افضل ہونے میں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آل محمد حج و عمرہ کا احرام ایک ہی ساتھ باندھو۔ نیز اس
میں ایک ہی احرام کے ساتھ دو عبادتیں ادا ہوتی ہیں اور احرام بھی بہت دنوں تک رہتا ہے جس میں مشقت زیادہ ہے۔
امام شافعی کے نزدیک افراد افضل ہے اور امام مالک احمد کے نزدیک تمتع افضل ہے اختلاف کا منشاء دراصل آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے حج میں روایات کا اختلاف ہے۔ چنانچہ متعدد روایات میں ہے کہ آپ نے فقط حج کا احرام باندھا۔ اور
بعض روایات میں ہے کہ آپ حج تمتع لٹھا۔ لیکن صحیحین کی بیس سے زائد احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ قرآن تھے
اور مختلف احادیث میں جمع کی صورت یہ ہے کہ آپ نے اول حج کا احرام باندھا تھا بعدہ عمرہ کو حج میں داخل کر لیا تھا کیونکہ
اہل عرب موسم حج میں عمرہ کرنے کو گناہ عظیم تصور کرتے تھے۔

۳۹ : بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ

۲۹۷۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ خَارِثِ الْمُخَارِبِيُّ ثَنَا أَبِي عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَطْفُفْ هُوَ وَأَصْحَابُهُ لِعُمْرَتِهِمْ وَحُجَّتِهِمْ حِينَ قَدِمُوا إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا .

۲۹۷۳ : حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا عَبَثَةُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ طَافَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَوَافًا وَاحِدًا .

۲۹۷۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدِ الزُّنَجِيِّ : ثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ أَنَّهُ قَدِمَ قَارِنًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

۲۹۷۵ : حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا عَبِيدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَى لِهَئِمَّا طَوَافًا وَاحِدًا وَلَمْ يَجَلُّ حَتَّى يَقْضَى حُجَّهُ وَيَجَلُّ مِنْهُمَا جَمِيعًا .

بَابُ: حَجِّ قَرَانِ كَرْنِ وَالْطَوَافِ

۲۹۷۲ : حضرات جابر بن عبد اللہ ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) مکہ آئے تو حج اور عمرہ کے لئے سب نے ایک ہی طواف کیا۔

۲۹۷۳ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کے لئے ایک ہی طواف کیا۔

۲۹۷۴ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حج قران کا احرام باندھ کر آئے تو بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی پھر فرمایا کہ رسول اللہ نے ایسا ہی کیا۔

۲۹۷۵ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حج اور عمرہ کا احرام باندھے تو دونوں کے لئے ایک ہی طواف کافی ہے اور وہ جب تک حج پورا نہ کر لے حلال نہ ہوگا اور حج کے بعد حج اور عمرہ دونوں کے احرام سے حلال ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ احادیث امام مالک و شافعی کا مستدل ہیں ان کے نزدیک قارن پر ایک طواف اور ایک سعی ہے حنفیہ کے نزدیک پہلے عمرہ کے لئے پھر حج کے لئے ایک طواف اور ایک سعی واجب ہے حنفیہ کی دلیل وہ حدیث جس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبی بن معید سے فرمایا: ہدیت لسنة نبیک کہ تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی ہدایت دیا گیا ہے۔ اس کی تائید دیگر روایات سے بھی ہوتی ہے۔

۴۰ : بَابُ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ

۲۹۷۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ (يَعْنِي مَنْ

بَابُ: حَجِّ تَمَتُّعِ كَابِيَانِ

۲۹۷۶ : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سناؤ واللحج

کے دنوں میں تو آپ نے اس سے ممانعت نہ فرمائی اور نہ قرآن میں اس کا نسخ اُترا لیکن ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا اس بارے میں کہا۔ آپ فرماتے تھے جب کہ عقیق میں تھے کہ میرے پاس ایک آنے والا (فرشتہ) آیا میرے رب کے ہاں سے اور کہا نماز پڑھو اس مبارک وادی میں اور کہہ عمرہ ہے حج میں۔ یہ بات زحیم یعنی عبدالرحمن بن ابراہیم دمشقی کی ہے۔

۲۹۷۷: حضرت سراقہ بن جحشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وادی میں کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اس (خطبہ) میں ارشاد فرمایا: غور سے سنو عمرہ حج میں داخل ہو گیا تا روز قیامت۔

۲۹۷۸: حضرت مطرف بن عبداللہ شخیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ میں تمہیں حدیث سناتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ آج کے بعد تمہیں اس حدیث کے ذریعہ نفع عطا فرمائیں۔ جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند گھروالوں نے ذی الحجہ کے دس دنوں میں عمرہ کیا۔

۲۹۷۹: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حج تمتع کے جواز کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔ کسی نے ان سے کہا اپنے بعض فتوے چھوڑ دیجئے۔ آپ کو شاید معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین (عمرؓ) نے آپ کی لاعلمی میں حج کے بارے میں نئے احکام جاری کیے ہیں۔ ابو موسیٰ نے کہا: میں اس کے بعد عمر سے ملا اور ان سے پوچھا انہوں نے کہا: میں جانتا ہوں کہ تمتع نبی اور آپ کے اصحاب نے کیا ہے لیکن مجھے برا معلوم ہوا کہ لوگ عورتوں سے جماع کریں پیلو

ذی الحجۃ ولم ینہ عنہ رسول اللہ ﷺ لم ینزل نسحہ قال فی ذالک بعد رجل برأیه ماشاء ان یقول ذحیما (ثنا الولید بن مسلم قالنا ثنا الأوزاعی حدثنی یحییٰ ابن ابی کثیر حدثنی عکرمۃ قال حدثنی بن عباس قال حدثنی عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول وهو بالعقیق اتانی آت من ربی فقال صل فی هذا الوادی المبارک وقل عمرۃ فی حجۃ۔

۲۹۷۷: حدثنا أبو بکر بن ابی شیبۃ وعلی بن محمد قال لنا وکیع عن مسفر عن عبد الملک بن میسرۃ عن طاوس عن سراقۃ بن جحشم قال قام رسول اللہ ﷺ خطیبا فی هذا الوادی فقال الا ان العمرۃ قد دخلت فی الحج الی یوم القیامۃ۔

۲۹۷۸: حدثنا علی بن محمد ثنا أبو أسامۃ عن الحریری عن ابی العلاء یزید بن الشخیر عن اخیہ مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر قال قال لی عمران ابن الحصین انی احدثک حدیثا لعل اللہ ان یتفکک بہ بعد الیوم اعلم ان رسول اللہ ﷺ قد اعتمر طائفۃ من اہلہ فی العشر۔

۲۹۷۹: حدثنا أبو بکر بن ابی شیبۃ ومحمد بن بشار قالنا محمد بن جعفر: وحدثنا نصر بن علی الجهضمی حدثنی ابی قال ثنا شعبۃ عن الحکم عن غمارۃ بن عمیر عن ابراہیم بن موسیٰ الأشعری عن ابی موسیٰ الأشعری انه کان یفتی بالمتمتعۃ فقال رجل زویدک بعض فتیاک فانک لا تدری ما احدث امیر المؤمنین فی النسک بعدک۔

حتى لقیته بعد فسالته فقال عمر قد علمت ان رسول

کے درخت کے سائے میں پھر حج کو جائیں اور ان کے سروں سے (تاحال) پانی ٹپک رہا ہو۔

باب: حج کا احرام فسخ کرنا

۲۹۸۰: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کے ساتھ صرف حج کا احرام باندھا، عمرے کو اس میں شامل نہیں کیا پھر ہم مکہ مکرمہ میں پہنچے جب ذالحجہ کی چار راتیں گزر چکیں تب ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور سعی کر لی صفا و مروہ میں تو نبی نے ہم کو حکم دیا کہ ہم اس احرام کو عمرہ میں بدل ڈالیں اور حلال ہو کر اپنی بیویوں سے صحبت کر لیں۔ ہم نے عرض کیا کہ اب عرفہ میں صرف پانچ دن باقی ہیں تو ہم عرفات کو اس حال میں نکلیں گے کہ ہماری شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہوگی؟ نبی نے فرمایا: بے شک میں تم سب سے زیادہ پارسا اور سچا ہوں اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا۔

سراقہ بن مالک نے اس وقت عرض کیا کہ یہ متعد ہمارے اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کیلئے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! (بلکہ) ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

۲۹۸۱: حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کے ساتھ نکلے جب ذیقعدہ کے پانچ دن باقی تھے ہماری نیت کچھ نہ تھی ماسوا حج کے۔ جب ہم مکہ پہنچے یا مکہ کے نزدیک تو آپ نے حکم دیا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے۔ سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا مگر جن کے ساتھ ہدی تھی انہوں نے ایسا نہ کیا۔ جب یوم النحر کا دن ہوا تو آپ ہمارے قریب تشریف لائے گائے گا گوشت لیے ہوئے۔ صحابہ نے کہا یہ گائے نبی نے اپنی بیویوں کے لیے ذبح کی۔

۲۹۸۲: حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ اللہ کے

اللَّهُ فَعَلَهُ وَاضْحَابَهُ وَلَكِنِّي كَرِهْتُ أَنْ يَطَّلُوا بَيْنَ مَغْرَسَيْنِ تَحْتَ الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوْهُنَّ بِأَلْحَجِّ تَقَطُّرُ زَيْءٌ وَسَنَهُمْ

۴۱: بَابُ فَسْخِ الْحَجِّ

۲۹۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَا نَخْلُطُهُ بِعُمْرَةٍ فَقَدْ مَنَّا مَسْجِدًا لَارْتِعَ لَيْالٍ خَلَوْنَا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا طَفْنَا بِالْبَيْتِ وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَإِنْ نَجَلْنَا إِلَى النِّسَاءِ فَلَقْنَا مَا بَيْنَمَا لَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خُمْسٌ فَتَخْرُجُ إِلَيْهَا وَمَذَا كَيْرْنَا تَقَطُّرُ مَنِيًّا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا بَرُّكُمْ وَأَصْدُقُكُمْ وَلَوْ لَا الْهَدْيُ لَأَخَلَلْتُ.

فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ أَمْتَعْتُنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا إِمَّ لَا بَدَّ؟ فَقَالَ لَا بَلَّ لَا بَدَّ لَا بَدَّ.

۲۹۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخُمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لِأَتْرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا وَدَنَوْنَا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ دَخَلَ عَلَيْنَا بِلْحَمٍ بَقَرٍ فَقِيلَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ.

۲۹۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ

عن ابی اسحاق عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج علينا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واضحاہ فاحرمنا بالحج فلما قدمنا مكة قال اجعلوا حجتکم عمرہ فقال الناس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد احرمنا بالحج فكيف نجعلها عمرہ قال انظروا ما امرکم به فافعلوا فردوا علیہ القول فغضب فانطلق ثم دخل علی عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا غضبان ، فرأت الغضب فی وجهہ فقالت من اغضباک ؟ اغضبه اللہ قال (صلی اللہ علیہ وسلم) ومالی لا اغضب وانا امر امرأ فلا اتبع .

رسول اور آپ کے صحابہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے حج کا احرام باندھا جب ہم مکہ پہنچے تو آپ نے فرمایا: اپنے حج کو عمرہ بنا ڈالو لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ اب ہم اسے عمرہ کیسے بنائیں فرمایا دیکھتے جاؤ جو حکم میں تمہیں دیتا جاؤں کرتے جاؤ۔ لوگوں نے آپ کی اس بات کو قبول نہ کیا تو آپ ناراض ہو کر چل دیئے پھر غصہ کی حالت میں عائشہ کے پاس آئے انہوں نے آپ کے چہرہ انور پر غصہ کے آثار دیکھ کر کہا کہ جس نے آپ کو غصہ دایا اللہ اسے غصہ دلائے۔ فرمایا: مجھے غصہ کیوں نہ آئے جبکہ میں ایک بات کا حکم دے رہا ہوں اور میرا حکم مانا نہیں جا رہا۔

۲۹۸۳ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثنا أَبُو عَاصِمٍ أَنبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ صَفِيَّةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى أَحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَدْيٌ فَاخْلَلْتُ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ فَلَيْسَتْ بِنَائِبِي وَجِئْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَوْمِي عَنِّي فَقُلْتُ اتَّخَشَى أَنْ أَتَى عَلَيْكَ

۲۹۸۳: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھ کر نکلے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس ہدی ہو تو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جس کے پاس ہدی نہ ہو تو وہ احرام ختم کر دے فرماتی ہیں کہ میرے پاس ہدی نہ تھی اس لئے میں نے احرام ختم کر دیا اور زبیر کے پاس ہدی تھی اس لئے وہ حلال نہ ہوئے میں نے اپنے کپڑے پہنے اور زبیر کے پاس آئی تو زبیر کہنے لگے: میرے پاس سے اٹھ جاؤ تو میں نے کہا: کیا آپ کو اس بات کا ڈر ہے کہ میں آپ پر غلبہ پالوں گا۔

خلاصہ الباب امام ابوحنیفہ امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ تینوں حضرات فرماتے ہیں کہ حج کو مسخ کرنا جائز نہیں البتہ میقات سے صرف عمرہ کی نیت کرنا اور پھر آٹھ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھنا یہ جائز ہے اس حدیث کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ تمتع قیامت تک جائز ہے لیکن حج کو مسخ کر کے عمرہ بنانا یہ اسی سال کے لئے خاص تھا۔ حدیث ۲۹۸۲: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو قبول نہ کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کی رسول کی ناراضگی کا سبب بن جاتی ہے۔

۴۲ : بَابُ مَنْ قَالَ كَانَ فَسَخَّ الْحَجَّ لَهُمْ

خَاصَّةً

پاؤپ: اُن لوگوں کا بیان جن کا موقف ہے
کہ حج کا فسخ کرنا خاص تھا۲۹۸۴: حضرت ہلال بن حارث فرماتے ہیں میں نے
عرض کیا اے اللہ کے رسول بتائیے حج ختم کر کے عمرہ
شروع کرنا ہماری خصوصیت ہے؟ یا سب لوگوں کے لئے
اسکا عمومی حکم ہے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: نہیں بلکہ یہ صرف ہماری خصوصیت ہے۔۲۹۸۵: حضرت ہلال بن حارث سے مروی ہے کہ میں
نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا حج کا فسخ کرنا اور عمرہ کر
لینا خاص ہمارے لیے ہے یا سب کے لیے عام ہے؟
آپ نے فرمایا: نہیں! ہمارے لیے خاص ہے۔۲۹۸۴ : حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الْغَزِيرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
الدَّرَّازِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْخَرِثِ
ابْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَرَأَيْتَ فَسَخَّ الْحَجَّ فِي الْعُمْرَةِ لَنَا خَاصَّةً ؟ أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً ؟
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ بَلْ لَنَا خَاصَّةً .۲۹۸۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُغَاوِرَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ
كَانَتْ الْمُتَعَةَ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَاصَّةً .

۴۳ : بَابُ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

پاؤپ: صفا مروہ کی سعی

۲۹۸۶: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں اپنے لئے اس میں
کچھ گناہ نہیں سمجھتا کہ صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کروں۔
فرماتے لگیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ (بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں
سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے اس پر کچھ
گناہ نہیں کہ وہ ان میں چکر لگائے۔ انہوں نے کہا اللہ تو یوں
فرماتا ہے کہ صفا اور مروہ اللہ عزوجل کی نشانیوں میں سے
ایک نشانی ہے پھر جو کوئی حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر گناہ
نہیں سعی کرنے میں اگر تو جیسا سمجھتا ہے بعینہ ویسا ہوتا تو
اللہ تعالیٰ یوں فرماتا اس پر گناہ نہیں ہے اگر سعی نہ کرے
اور یہ آیت کچھ انصاریوں کے متعلق اتری جب وہ لیبیک
پکارتے تو مناقہ (بت) کے نام سے پکارتے ان کو جائز نہ۲۹۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ
هَيْشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ
قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَا أَرَى عَلِيَّ جُنَاحًا أَنْ
لَا أَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ عَتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا ، وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ (فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا) إِنَّمَا أَنْزَلَ هَذَا فِي نَاسٍ مِنْ
أَنْصَارٍ كَانُوا إِذَا أَهَلُّوا أَهَلُّوا لِمَنَاةَ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطُوفُوا
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فَلَعَمْرِي!
مَا أَنْتُمْ إِلَّا عَزَّوَجَلَّ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ .

ہوتا سنی کرنا صفا اور مروہ میں۔ جب وہ نبی کے ساتھ حج کیلئے آئے تو انہوں نے اسکا ذکر کیا اسی وقت اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی اور قسم ہے میری عمر کی کہ اللہ اس کا حج پورا نہ کرے گا جو سعی نہ کرے صفا اور مروہ کے درمیان۔

۲۹۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا قَتَابًا وَكَيْعٌ ثَنَا هِشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ وَلَدِ شَيْبَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَقْطَعُ إِلَّا بَطْحًا.

۲۹۸۷: صفیہ بنت شیبہ ام ولد شیبہ سے روایت کرتی ہیں کہ ام ولد شیبہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سعی کرتے تھے صفا اور مروہ کے درمیان اور ارشاد فرماتے جاتے: ابطح (مقام) کو طے نہ کیا جائے مگر دوڑ کر۔

۲۹۸۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا أَبِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ ابْنِ جُمَهَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنْ أَسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى وَإِنْ أَمْسَ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ.

۲۹۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر میں صفا اور مروہ کے درمیان دوڑوں تو میں نے اللہ کے رسول کو دوڑتے بھی دیکھا ہے اور اگر میں (عام رفتار سے) چلوں تو میں نے اللہ کے رسول کو چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور میں تو عمر رسیدہ بڑھا ہوں۔

بَابُ: عَمْرَهُ كَابِيَانِ

۴۴: بَابُ الْعُمْرَةِ

۲۹۸۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْخَمْسِيُّ بْنُ يَحْيَى الْخَمْسِيُّ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسِ أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمْرِهِ اسْحَاقُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْحَجُّ جِهَادٌ وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ.

۲۹۸۹: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد مبارک فرماتے سنا کہ حج جہاد ہے اور عمرہ نفل ہے۔

۲۹۹۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يَحْيَى قَتَابًا اسْمَاعِيلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَا اعْتَمَرَ فَطَافَ وَطَفْنَا مَعَهُ وَضَلَّيْنَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ.

۲۹۹۰: حضرت عبد اللہ بن اوفی فرماتے ہیں کہ نبی نے جب عمرہ کیا ہم آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے طواف کیا تو ہم نے آپ کے ساتھ ہی طواف کیا، آپ نے نماز ادا کی تو ہم نے آپ کے ساتھ ہی نماز ادا کی اور ہم (آڑ بن کر) آپ کو اہل مکہ سے پوشیدہ رکھتے تھے کہ کوئی آپ کو ایذا نہ پہنچا سکے۔

☆ خلاصہ الباب صفا مروہ کی سعی مناسک حج میں سے ہے اس کی مشروعیت میں اختلاف ہے۔ امام مالک و شافعی فرماتے ہیں کہ سعی فرض ہے اور حج کا رکن ہے جس طرح احرام رکن ہے۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں سعی واجب ہے اور ترک سے دم دینا پڑتا ہے۔ حدیث ۲۹۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مطلب یہ ہے کہ دوڑنا اور معمولی چال چلنا دونوں طرح درست ہے۔

۴۵ : بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ

پاؤپ: رمضان میں عمرہ کی فضیلت

۲۹۹۱: حضرت وہب بن حبیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

۲۹۹۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا : ثنا وَكَيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَتِيَانَ وَجَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةٌ .

۲۹۹۲ : حضرت ہرم بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

۲۹۹۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا ثنا وَكَيْعٌ جَمِيعًا عَنْ ذَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الزُّعَافِرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ هَرَمِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةٌ .

۲۹۹۳ : حضرت ابو معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

۲۹۹۳ : حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلِسِ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً .

۲۹۹۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

۲۹۹۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حِجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً .

۲۹۹۵ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

۲۹۹۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنَا عَبِيدَةُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً .

خلاصہ الباب ☆ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عمرہ سنت ہے واجب نہیں حنفیہ کا یہی مذہب ہے۔

۴۶ : بَابُ الْعُمْرَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ

پاؤپ: ذی قعدہ میں عمرہ

۲۹۹۶ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ذی قعدہ میں عمرہ کیا۔

۲۹۹۶ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَعْتَمِرْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا فِي ذِي الْقَعْدَةِ .

۲۹۹۷ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ذی قعدہ میں عمرہ کیا۔

۲۹۹۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَعْتَمِرْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمْرَةً إِلَّا فِي ذِي الْقَعْدَةِ .

خلاصہ الباب ۳۷ حج اور عمرہ اپنی شکل و صورت کے لحاظ سے ایک ہی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ حج کا مبارک زمانہ اور اس کا سما اجتماع اور ہجوم عاشقانِ عمرے میں نہیں ہوتا مگر جب عمرہ ماہ رمضان میں ہوگا تو حج کے مبارک زمانے کا بدلہ تو یہ ماہ مبارک ہو گیا اور اجتماعِ صالحین کا بدلہ ان کا اپنی اپنی جگہ پر رہتے ہوئے سوز و گداز اور خدا سے ان کا راز و نیاز ہے جو مشرق سے مغرب تک بستی بستی گاؤں گاؤں ہر مسلم گھرانے میں سال بھر کے معمول سے کہیں بڑھ کر اس مبارک ماہ میں ہوتا ہے۔ اس لئے ماہ رمضان کا عمرہ گوج فرض کا بدلہ نہ ہو سکے مگر اجر و ثواب میں یہ اس سے کچھ کم بھی نہیں ہے۔

۳۷ : بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَجَبٍ

باب: رجب میں عمرہ

۲۹۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا يحيى بن آدم عن أبي بكر بن عياش عن الأعمش عن حبيب (يعني ابن ابي ثابت) عن عروة قال سئل ابن عمر في أي شهر اعتمر رسول الله ﷺ قال في رجب فقال عائشة ما اعتمر رسول الله ﷺ في رجب قط وما اعتمر إلا هو نعمة (تعني ابن عمر).

۲۹۹۸ : حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کس ماہ میں عمرہ کیا۔ فرمایا رجب میں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا اور جب بھی آپ نے عمرہ کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے۔

۳۸ : بَابُ الْعُمْرَةِ مِنَ التَّعِيمِ

باب: تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنا

۲۹۹۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اسحاق الشافعي إبراهيم بن محمد بن العباس بن عثمان بن شافع قالنا ثنا سفیان بن غینة عن عمرو بن دينار اخبرني عمرو ابن اوس حدثني عبد الرحمن بن ابي بكر ان النبي ﷺ افره ان يردف عائشة فيعمرها من التعميم.

۲۹۹۹ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حکم دیا کہ وہ (اپنی بہن) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے ساتھ سوار کر کے لے جائیں اور ان کو عمرہ کرا دیں، تنعیم میں سے۔

۳۰۰۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبدة بن سليمان عن هشام ابن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع توافي هلال ذي الحجة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اراد منكم ان يهل بعمره فليهل فلولا اني اهديت لاهللت بعمره ، قالت فكان من القوم من اهل بعمره ومنهم من اهل بحج فكننت انا ممن اهل

۳۰۰۰ : حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع میں عین بقرعید کے چاند پر آپ نے فرمایا: جو کوئی تم میں سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ پکارے اور اگر میں ہدیٰ ساتھ نہ رکھتا تو میں بھی عمرے کا احرام پکارتا۔ سیدہ عائشہ نے کہا: ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا، بعضوں نے حج کا۔ میں ان میں سے تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا۔ خیر ہم نکلے یہاں

تک کہ مکہ میں پہنچے اتفاق ایسا ہوا کہ عرفہ کا دن آ گیا اور میں تاحال حائضہ تھی۔ ابھی میں نے عمرہ کا احرام نہیں کھولا تھا۔ میں نے نبیؐ سے شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: عمرے کو چھوڑ دے اور اپنا سر کھول ڈال کنگھی کر اور حج کا احرام باندھ لے۔ عائشہؓ نے کہا: میں نے حکم پر عمل کیا اور جب محصب کی رات ہوئی اور اللہ نے ہمارا حج پورا کر دیا تو آپؐ نے میرے ساتھ (میرے بھائی) عبدالرحمن کو بھیجا انہوں نے مجھے اونٹ پر بٹھایا اور تعظیم کو گئے۔ میں نے عمرہ کا احرام باندھا۔ عرض اللہ عزوجل نے ہمارا حج اور عمرہ پورا کر دیا اور نہ ہدی ہم پر لازم ہوئی نہ صدقہ دینا پڑا نہ روزے رکھنا پڑے۔

باب: بیت المقدس سے احرام باندھ کر عمرہ

کرنے کی فضیلت

۳۰۰۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا اس کی بخشش کر دی گئی۔

۳۰۰۲: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا تو یہ (عمرہ) اُس کیلئے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

فرماتی ہیں کہ اسی لئے میں بیت المقدس سے

عمرہ کا احرام باندھ کر آئی۔

خلاصۃ الباب ☆ عمرہ حرم میں ہوتا ہے اس لئے اس کا احرام حرم سے باہر جا کر باندھنا چاہئے اس مقام پر ایک مسجد

سے جو مسجد عائشہؓ کے نام مشہور ہے۔

بِعُمْرَةٍ ، قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَأَذْرَكْنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَجِزْ مِنْ عُمْرَتِي فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتِكَ وَالْقَضَى رَأْسُكَ وَامْتَشِطِي وَأَهْلِي بِالنَّجْعِ ، قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحُصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللَّهُ حَجَّنا أَرْسَلَ فَبِعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَأَرَادَنِي وَخَرَجَ إِلَى التَّعِيمِ فَأَحْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللَّهُ حَجَّنا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ .

۳۹ : بَابُ مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ مِنْ

بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

۳۰۰۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أُمِّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ عُفِّرَ لَهُ .

۳۰۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَمَصِيُّ ثنا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ ثنا مُحَمَّدُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أُمِّ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أُمِّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ كَانَتْ لَهُ كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ .

قَالَتْ فَخَرَجْتُ ، أَي مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

بِعُمْرَةٍ .

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے

۵۰: بَابُ كَيْفَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عمرے کئے

وَسَلَّمَ

۳۰۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے۔ حدیبیہ کا عمرہ اس سے اگلے سال اس عمرہ کی قضا تیسرا ہجرانہ سے کیا اور چوتھا حج کے ساتھ۔

۳۰۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَسَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ عُمْرَةً الْعُمُرَةَ الْحَدَيْبِيَّةَ وَعُمُرَةَ الْقَضَاءِ مِنْ قَابِلٍ وَالثَّلَاثَةَ مِنَ الْجَعْرَانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ.

☆ خلاصہ الباب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں چار عمروں کے لئے سفر کیا تین عمرے ادا کئے اور حدیبیہ میں عمرہ پورا نہیں ہوا۔ مشرکین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا اور حج ایک بار کیا۔ سب عمرے ذی قعدہ میں کئے اور بعض علماء فرماتے ہیں ایک عمرہ شوال میں کیا تھا جو ہجرانہ سے مشہور ہے۔

باب: منیٰ کی طرف نکلنا

۵۱: بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى مِئِنَى

۳۰۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آٹھ ذی الحجہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر عصر مغرب عشاء اور فجر منیٰ میں ادا کی پھر عرفات کی طرف چلے آئے۔

۳۰۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمِئِنَى يَوْمَ الثَّرْوِيَةِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا إِلَى عَرَفَةَ.

۳۰۰۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پانچوں نمازیں منیٰ میں ادا کرتے پھر ان کو خبر دیتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

۳۰۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ بِمِئِنَى ثُمَّ يُخْبِرُهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

☆ خلاصہ الباب: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف جانا مسنون ہے البتہ مستحب ہے کہ طلوع آفتاب کے بعد جائے اور ظہر کی نماز وہاں پڑھے سورج نکلنے سے پہلے جانا خلاف اولیٰ ہے۔

باب: منیٰ میں اترنا

۵۲: بَابُ النَّزُولِ بِمِئِنَى

۳۰۰۶: سیدہ عائشہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک گھرنہ بنا دیں منیٰ میں۔ آپ نے فرمایا: نہیں! منیٰ میں تو جو

۳۰۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلَا بِنِي

لک بمني بيتا قال ميني مناخ من سبق.

۳۰۰۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثنا
وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ
مَاهُكٍ عَنْ أُمِّهِ مَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ آلا
نَبِيُّ لَكَ بَمَنِي بَيْتًا يُظَلُّكَ؟ قَالَ لَا بَنِي مُنَاخٍ مِنْ سَبَقِ.

۵۳ : بَابُ الْعُدْوِ مِنْ مَنِي

إِلَى عَرَاقَاتِ

۳۰۰۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثنا سَفِيَانُ بْنُ
عَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَقَبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ
قَالَ عَدُوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْيَوْمِ مِنْ مَنِي إِلَى
عَرَاقَةَ فَمِنَّا مَنْ يُكَبِّرُ وَمِنَّا مَنْ يُهَلُّ فَلَمْ يَعْبِ هَذَا عَلِيٌّ هَذَا
وَلَا هَذَا ، وَرَبَّمَا قَالَ هُوَ لَاءِ عَلِيٍّ هُوَ لَاءِ : وَلَا هُوَ لَاءِ عَلِيٍّ
هُوَ لَاءِ .

۵۴ : بَابُ الْمَنْزِلِ بِعَرَاقَةَ

۳۰۰۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا
ثَنَا وَكَيْعٌ أَثْبَانَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ
عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِعَرَاقَةَ فِي
وَادِي نَمْرَةَ قَالَ فَلَمَّا قَتَلَ الْحِجَابُ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى
أَبِي عُمَرَ أَيْ سَاعَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوُحُ
فِي هَذَا الْيَوْمِ قَالَ إِذَا كَانَ ذَالِكَ رُحْنَا فَأَرْسَلَ الْحِجَابُ
لِحَلَا يُنْظَرُ النَّبِيُّ سَاعَةَ يَرْتَجِلُ ، فَلَمَّا أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ أَنْ
يَرْتَجِلَ قَالَ : إِذَا غَبَّتِ الشَّمْسُ قَالُوا : لَمْ تَزُغْ بَعْدَ فِجْلَسِ
ثُمَّ قَالَ إِذَا غَبَّتِ الشَّمْسُ قَالُوا لَمْ تَزُغْ بَعْدَ فِجْلَسِ ثُمَّ قَالَ
إِذَا غَبَّتِ الشَّمْسُ قَالُوا لَمْ تَزُغْ بَعْدَ فِجْلَسِ ثُمَّ قَالَ إِذَا غَبَّتِ
الشَّمْسُ ؟ قَالُوا نَعَمْ فَلَمَّا قَالُوا قَدْ زَاغَتْ أَرْتَجِلُ قَالَ

آگے پہنچ جائے اسی کا ٹھکانا (ملک) ہے۔

۳۰۰۷ : ترجمہ بعینہ وہی ہے جو اوپر گزرا ماسوا اس
بات کے کہ ”کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
ایک گھر تعمیر نہ کر دیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ
رکھے۔“

پاؤپ: علی الصبح منی سے عرفات جاٹے

کا بیان

۳۰۰۸ : حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ہم علی الصبح نبی کے
ساتھ آج ہی کے دن (یعنی نویں ذی الحجہ کو) منی سے
عرفات کو گئے۔ ہم میں سے کوئی تکبیر کہتا تھا کوئی تہلیل۔
نہ اس نے اس پر عیب کیا نہ اس نے اس پر یایوں کہا
کہ نہ انہوں نے عیب کیا نہ ان پر نہ انہوں نے ان پر۔
ہر کوئی ذکر الہی میں مصروف تھا، کیسا ہی ذکر الہی ہو۔

پاؤپ: عرفات میں کہاں اترے؟

۳۰۰۹ : حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی عرفات میں
(مقام) وادی نمرہ میں اترتے تھے جب حجاج نے
عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا تو ابن عمرؓ سے پوچھنے بھیجا کہ نبی
آج کے دن کون سے وقت پر نکلے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما
نے کہا: جب یہ وقت آئے گا تو ہم خود چلیں گے۔ حجاج
نے ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ دیکھتا رہے کہ ابن عمر کب نکلتے
ہیں۔ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کوچ کا ارادہ
کیا تو پوچھا: کیا سورج ڈھل گیا؟ لوگوں نے کہا: ابھی
نہیں ڈھلا وہ بیٹھ گئے پھر پوچھا: کیا سورج ڈھل گیا؟ کیا
سورج ڈھل گیا؟ لوگوں نے کہا: نہیں ڈھلا۔ (یہ سن کر)
وہ بیٹھ گئے پھر پوچھا: سورج ڈھل گیا؟ لوگوں نے کہا:

و کبیع یعنی راح . ہاں! یہ سنا تو وہ چل پڑے۔

☆ خلاصہ الباب : نویں ذوالحجہ کو منی سے عرفات کی طرف کوچ کرنا ہے طلوع آفتاب کے بعد یہاں آنے ظہر کی نماز سے قبل خطبہ جمعہ کی طرح دو خطبے پڑھے جائیں جن میں وقوف عرفہ وقوف مزدلفہ ہو۔ ان دونوں سے واپسی پر حجرہ عقبہ کی رمی (کنکریاں مارنا) قربانی کرنا اور سرمنڈوانا۔ یہاں طواف زیارت وغیرہ احکام بیان کئے جائیں گے بلکہ لوگوں کو تعلیم دیئے جائیں گے۔ خطبہ کے بعد لوگوں کو ظہر و عصر کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ خطیب پڑھائے۔

باب: موقوف عرفات

۵۵ : بَابُ الْمَوْقِفِ بِعَرَفَاتٍ

۳۰۱۰ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ میں ٹھہرے اور یہ موقف ہے بلکہ عرفہ تمام کا تمام موقف ہے۔

۳۰۱۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ ابْنِهِ عَنْ غَيْبِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هَذَا الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ .

۳۰۱۱ : یزید بن شیبان سے ایک روایت ہے کہ ہم عرفات میں ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے لیکن ہم اس کو دور سمجھتے تھے۔ ٹھہرنے کی جگہ سے اتنے میں مربع کے بیٹے ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے: میں نبی کا پیغام لایا ہوں تمہاری طرف تم لوگ اپنے اپنے مقاموں میں رہو۔ آج تم وارث ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے۔

۳۰۱۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا وَقُوفًا فِي مَكَانٍ تَبَاعَدُهُ مِنَ الْمَوْقِفِ فَأَتَانَا ابْنُ مَرْبَعٍ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُمْ يَقُولُ : كُونُوا عَلَيَّ مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ الْيَوْمَ عَلَى إِرْثِ مَنْ إِرْثَ إِبْرَاهِيمَ .

۳۰۱۲ : حضرت قاسم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرفہ سب کا سب موقف ہے۔

۳۰۱۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوا عَنْ بَطْنِ عَرَنَةَ وَكُلِّ الْمُرْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوا عَنْ بَطْنِ مُحَبَّرٍ وَكُلِّ مَنَى مَنَعْرٍ إِلَّا مَا وَرَاءَ الْعُقْبَةِ .

☆ خلاصہ الباب : وقوف عرفہ ارکان حج میں سے عظیم ترین رکن ہے صحیح حدیث میں ہے کہ "حج وقوف عرفہ ہے" اس کی صحت کے لئے دو شرطیں ہیں (۱) عرفات کی زمین ہو۔ (۲) اس کے وقت میں ہو۔ وہاں کھڑا ہونا اور نیت کرنا نہ وقوف عرفہ کے لئے شرط ہے اور نہ واجب۔ یہاں تک کہ اگر کسی نے بیٹھے یا راہ چلتے یا بھاگتے یا سوتے ہوئے وقوف کیا تو وقوف صحیح ہے۔

۵۶ : بَابُ الدُّعَاءِ بِعَرَفَةَ

۳۰۱۳ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنِ الشَّرِيِّ السَّلْمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مُرْدَاسِ السَّلْمِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَأَجِيبَ آتَى قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الظَّالِمَ فَإِنِّي أَخَذُ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ قَالَ أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجِبْ عَشِيَّةَ فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأَجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي إِنْ هَلِدْهُ لَسَاعَةً مَا كُنْتُ تَضْحَكُ فِيهَا فَمَا الَّذِي أَضْحَكُكَ أَضْحَكَكَ اللَّهُ بِسُكِّكَ إِقَالَ إِنَّ عَذْوُ اللَّهِ إِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ امْتَحَبَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِأُمَّتِي أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْتُوهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَدْعُوا بِالْوَيْلِ وَالتُّبُورِ فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَدِّعِهِ

۳۰۱۴ : حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ سَعِيدٍ الْمَصْرِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ أَنبَانَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةَ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يُوسُفَ ابْنَ يُونُسَ يَقُولُ عَنِ ابْنِ الْمُنْذِبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتَبِقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْعُوا عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَسْأَلُ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَوْلَاءُ ؟

بَابُ: عرفات کی دُعاء کا بیان

۳۰۱۳: عباس بن مرداس سلمی سے روایت ہے کہ نبی نے اپنی امت کے لیے دعائے مغفرت کی تیسرے پہر کو تو آپ کو جواب ملا کہ میں نے بخش دیا تیری امت کو مگر جو ان میں ظالم ہو اس سے تو میں مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا۔ آپ نے فرمایا: اے مالک! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے اور ظالم کو بخش کر اس کو راضی کر دے لیکن اس شام کو اس کا جواب نہیں ملا جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو آپ نے پھر دعا فرمائی۔ اللہ عزوجل نے آپ کی درخواست قبول کی تو آپ مسکرائے یا آپ نے تبسم فرمایا تو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ اس وقت کبھی نہیں ہتے تھے تو آج کیوں ہنسے؟ اللہ عزوجل آپ کو ہنستا ہی رکھے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کے دشمن ابلیس نے جب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کی اور میری امت کو بخش دیا تو اس نے مٹی اٹھائی اور اپنے سر پر ڈالنے لگا اور پکارنے لگا: ہائے خرابی! ہائے تباہی تو مجھے ہنسی آگئی۔ جب میں نے اس کا تڑپنا دیکھا۔

۳۰۱۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی دن بھی اللہ تعالیٰ دوزخ سے اپنے اتنے زیادہ بندوں کو رہائی نہیں عطا فرماتے جتنے بندوں کو عرفہ کے روز (دوزخ سے رہائی عطا فرماتے ہیں) اور اللہ عزوجل قریب ہوتے ہیں پھر ملائکہ کے سامنے اپنے بندوں پر فخر فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے کیا ارادہ کیا۔

☆ خلاصہ الباب عرفہ کے دن کریم مطلق کا دریا، رحمت کا جوش میں ہوتا ہے اس لئے بصدق ذوق و شوق اور نہایت گریہ و زاری کے ساتھ دعا کرنی چاہئے کیونکہ یہ دولت قسمت کے سکندروں کو نصیب ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ افضل دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے مغفرت کی درخواست کی جو قبول ہوئی اس حدیث کے متعلق محمد بن الجوزی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ اس کے راوی عبد اللہ بن کنانہ کے بارے میں امام بخاری نے فرمایا کہ اس کی حدیث صحیح نہیں۔ البتہ حافظ نے اپنے ایک رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ حاجیوں کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس حدیث کے کئی شاہد بھی ذکر کئے ہیں۔ (واللہ اعلم)

۵۷ : بَابُ مَنْ أَتَى عَرَفَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ لَيْلَةَ

باب: ایسا شخص جو عرفات میں ۱۰ تاریخ کو

طلوع فجر سے قبل آ جائے

جمع

۳۰۱۵: عبدالرحمن بن عمر دہلی سے مروی ہے کہ میں نبی کے پاس حاضر تھا جب آپ عرفات میں ٹھہرے تھے۔ آپ کے پاس کچھ نجدی لوگ آئے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حج کیونکر ہے؟ آپ نے فرمایا: حج عرفات میں ٹھہرنا ہے پھر جو کوئی صبح کی نماز سے پہلے مزدلفہ کی رات میں عرفات میں آ جائے اس کا حج پورا ہو گیا اور متی میں تین دن کے بعد چلا جائے تب بھی اس پر گناہ نہیں ہے اور جو ٹھہرا ہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں پھر آپ نے ایک شخص کو اپنے ساتھ سوار کر لیا وہ لوگوں سے پکار کر یہ کہہ رہا تھا۔

عبدالرحمن بن عمر دہلی سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عرفات میں آپ کے پاس کچھ نجدی آئے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

محمد بن یحییٰ نے کہا میں ثوری کی کوئی حدیث اس سے بہتر نہیں پاتا۔

۳۰۱۶: عروہ بن مضرس طائی سے مروی ہے کہ انہوں نے حج کیا نبی کے زمانہ میں تو اس وقت پہنچے جب لوگ

۳۰۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: لَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ الدَّيْلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! كَيْفَ الْحَجُّ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةَ فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَيْلَةَ جُمُعٍ فَقَدَتَّمْ حَجُّهُ أَيَّامَ مِنَى ثَلَاثَةَ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ فَجَعَلَ يُنَادِي بِهِنَّ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَيْبَانَا الثَّوْرِيُّ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ عَطَاءٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ يَعْمَرَ الدَّيْلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَجَاءَهُ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَذَكَرْنَا لَهُ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى مَا أَرَى لِلثَّوْرِيِّ حَدِيثًا أَشْرَفَ مِنْهُ.

۳۰۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: لَنَا وَكَيْعُ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ غَابِرِ بْنِ

مزدلفہ میں قیام پذیر تھے۔ عروہ نے کہا میں نبی کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی اوتنی کو ڈبلا کیا اور خود تکلیف اٹھائی۔ اللہ کی قسم! میں نے تو کوئی تیلہ نہ چھوڑا جس پر میں نہ ٹھہرا ہوں تو میرا حج ہو گیا؟ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہو اور عرفات میں ٹھہر کر لوٹے رات کو یا دن کو اس نے اپنا میل کچیل ڈور کیا اور اس کا حج پورا ہوا۔

باب: عرفات سے (واپس) لوٹنا

۳۰۱۷: أسامة بن زيد من مروى ہے ان سے پوچھا گیا کہ نبی کیوں کر چل رہے تھے جب عرفات سے لوٹے؟ انہوں نے بیان کیا کہ آپ تیز چال چلتے تھے پھر جب خالی جگہ پالیتے تو دوڑاتے (اوتن کو) یہ چال یعنی نصن عنق سے نسبتا تیز ہے۔

۳۰۱۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریشی بولے ہم تو بیت اللہ کے رہنے والے ہیں حرم سے باہر نہیں جاتے۔ تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی پھر وہیں سے لوٹو جہاں سے لوٹتے ہیں۔

باب: اگر کچھ کام ہو تو عرفات و مزدلفہ کے

درمیان اتر سکتا ہے

۳۰۱۹ حضرت أسامة بن زيد سے مروی ہے کہ میں نبی کے ساتھ لوٹا۔ جب آپ اس گھاٹی پر آئے جہاں امیر اتر کرتے ہیں تو آپ اترے اور پیشاب کیا اور وضو کیا۔ میں نے کہا کہ نماز پڑھ لیجئے۔ آپ نے فرمایا: نماز تو آگے ہے۔ جب مزدلفہ پہنچے تو اذان دی اقامت کہی پھر مغرب کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد کسی نے اپنا کجاوہ بھی

الشَّعْبِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مَضْرُوبٍ الطَّائِي أَنَّهُ حَجَّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُدْرِكِ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ بِجَمْعٍ قَالَ فَاتَّبَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي انصبتُ راجلِي واتعبتُ نفسي واللَّهِ إِنْ تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ شَهِدَ مَعَنَا الصَّلَاةَ وَأَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا: فَقَدْ قَضَى تَفَنَّهُ وَتَمَّ حَجُّهُ.

۵۸: بَابُ الدَّفْعِ مِنَ عَرَفَةَ

۳۰۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: سَأَلْنَا وَكَيْعَ بْنَ هِشَامٍ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيرُ حِينَ دَفَعَ عَنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَبِيرُ الْعُنُقَ فَإِذَا وَجَدَ نَجْوَةً، نَصَّ.

۳۰۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا الشَّوْرَيْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَتْ قُرَيْشٌ نَحْنُ قَوَاطِنُ الْبَيْتِ لَا تُجَاوِزُ الْحَرَمَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (ثُمَّ افِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ).

۵۹: بَابُ النَّزُولِ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَجَمْعٍ لِمَنْ

كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ

۳۰۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نِشَارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثنا سَفِيَّانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَفْضْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا بَلَغَ الشَّعْبَ الَّذِي يَنْزِلُ عِنْدَهُ الْأَمْرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ فِتْرًا قُلْتُ الصَّلَاةُ! قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى جَمْعٍ أَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ لَمْ يَحِلِّ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّى

قام فصلی العشاء .

نہیں کھولا کہ کھڑے ہوئے اور عشاء کی نماز ادا فرمائی۔

۶۰ : بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

باب: مزدلفہ میں جمع بین الصلواتین

بِجْمَعٍ

(یعنی مغرب و عشاء اکٹھا کرنا)

۳۰۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَمِحٍ أَيْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

۳۰۲۰ : حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے

يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ

ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے مزدلفہ میں مغرب

الْحَطِيمِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ

اور عشاء کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں

رَسُولِ اللَّهِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْمُزْدَلِفَةِ .

ادا کی۔

۳۰۲۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ

۳۰۲۱ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی

بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

نے مغرب کی نماز مزدلفہ میں ادا کی پھر جب ہم نے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَلَمَّا انْخَفَا قَالَ

اوتوں کو بٹھلادیا تو آپ نے فرمایا: پڑھو (نماز عشاء)

الصَّلَاةَ بِاقَامَةٍ .

اور عشاء کے لیے صرف تکبیر پڑھی۔

☆ خلاصہ الباب حنفیہ کے نزدیک مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نماز ایک اذان و اقامت سے پڑھی جائے گی یہ جمع

تاخیر ہے ائمہ ثلاثہ اور امام زفر کے نزدیک یہاں انہیں بھی ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھا جائے گا ان

حضرات سے ایک روایت دو اذانوں کی بھی ہے یہاں ایک اقامت اس لئے کافی ہے کہ عشاء اپنے وقت پر ہو رہی ہے

لوگ جمع ہیں مغرب پڑھ چکے ہیں ظاہر ہے کہ اب عشاء کی ہی نماز ہوگی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

یہی روایت کرتے ہیں ویسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مختلف روایات مروی ہیں۔

۶۱ : بَابُ الْوُقُوفِ بِجَمْعٍ

باب: مزدلفہ میں قیام کرنا

۳۰۲۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ

۳۰۲۲ : عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت

الْأَخْمَرُ عَنْ خِجَّاجٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ

عمر کے ساتھ حج ادا کیا۔ جب ہم مزدلفہ سے لوٹے تو

قَالَ خِجَّاجٌ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَفِيضَ مِنَ

انہوں نے کہا: مشرک کہا کرتے تھے اے شیر (پہاڑ کا

الْمُزْدَلِفَةِ قَالَ إِنَّ الْمَشْرِكِينَ كَانُوا يَقُولُونَ اشْرُقْ نَبِيرُ

نام ہے) چمک اٹھ تا کہ ہم لوٹیں اور وہ مزدلفہ سے نہیں

كَيْمًا نَغِيرُ وَكَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

لوٹتے تھے جب تک آفتاب نہ نکلتا تو نبی نے ان کے

فَخَالَفَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَفَاضَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ .

خلاف کیا اور مزدلفہ سے لوٹے سورج نکلنے سے قبل۔

۳۰۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ

۳۰۲۳ : حضرت ابو الزبیر سے مروی ہے کہ جاہل نے کہا

السُّكِّيُّ عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ حَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ

کہ حضرت محمد حجۃ الوداع میں لوٹے اطمینان کے ساتھ

اور لوگوں کو بھی اطمینان سے چلنے کا حکم دیا اور جب منیٰ میں پہنچے تو ایسی کنکریاں مارنے کا حکم دیا جو انگلیوں میں آ جائیں اور جانور کو جلد چلایا اور فرمایا: میری امت کے لوگ حج کے ارکان سیکھ لیں اب مجھے اُمید نہیں کہ اس سال کے بعد میں ان سے ملوں۔

۳۰۲۳: حضرت بلال بن رباح سے مروی ہے کہ نبی نے مزدلفہ کی صبح کو حضرت بلالؓ سے فرمایا: اے بلال! لوگوں کو چپ کراؤ۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اللہ نے بہت فضل کیا تم پر اس مزدلفہ میں تو بخش دیا تم میں سے گنہگار شخص کو نیک شخص کی وجہ سے اور جو نیک تھا تم میں سے اس کو دیا جو کچھ اس نے طلب کیا۔ اب پلٹو اللہ کے نام لے کر۔

پاؤں: جو شخص کنکریاں مارنے کے لیے

مزدلفہ سے منیٰ کو پہلے چل پڑے

۳۰۲۵: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی نے ہم کو یعنی عبدالمطلب کی اولاد میں سے چھوٹے بچوں کو کنکریاں دے کر آگے روانہ کر دیا اور آپؐ ہماری رانوں پر آہستگی سے مارتے تھے اور ارشاد فرماتے جاتے: اے چھوٹے بچو! حمرے پر کنکریاں مت مارنا یہاں تک کہ سورج نکل آئے۔ سفیان نے اپنی روایت میں یہ زائد کہا کہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ کوئی شخص سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں مارتا ہو۔

۳۰۲۶: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جن کو نبیؐ نے آگے بھیج دیا تھا اپنے گھروالوں کے کم طاقت والے لوگوں میں۔

۳۰۲۷: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ حضرت سودہؓ ایک بہاری خاتون تھیں تو انہوں نے نبیؐ سے

تعالیٰ عنہ افاض النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع وعلیہ السکینة وامرهم بالسکینة وامرهم ان یزوموا بمثل حصی الخذف و اوضع فی وادی محبیر وقال لیاخذ ائمتی لیسکھا فانی لا ادری لعلی لا الفاهم بغد عامی هذا۔

۳۰۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَنَا وَكَيْعُ ثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْحَمَصِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ رِبَاعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ غَدَاةُ جَمْعٍ يَا بِلَالُ اسْكَبِ النَّاسَ أَوْ انْقَضِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ ط: إِنَّ اللَّهَ تَطْوُلُ عَلَيْكُمْ فِي جَمْعِكُمْ هَذَا فَوَهَبَ مُسِينَكُمْ لِمَنْحَبِكُمْ وَأَعْطَى مُحْسِنَكُمْ مَا سَأَلَ اسْفَعُوا بِاسْمِ اللَّهِ

۶۲: بَابُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى لِرَبِي

الْجَمَارِ

۳۰۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سَعْرٌ وَسُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُغَيْلَمَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى جَمْرَاتِ لَنَا مِنْ جَمْعٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ أَفْعَادَنَا وَيَقُولُ أُبَيْبِي لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ زَادَ سُفْيَانُ فِيهِ وَلَا إِحَالَ إِحْدَا يَرْمِيهَا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

۳۰۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَيْعُ ثَنَا سَفْيَانُ ثَنَا عُمَرُو عَنْ غَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ .

۳۰۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ

زَمْعَةٌ كَانَتْ امْرَأَةً ثَبَطَةً فَاسْتَأْذَنْتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ دَفْعَةِ النَّاسِ فَأَذِنَ لَهَا .

اجازت چاہی مزدلفہ سے چلے جانے کی لوگوں کی روانگی سے قبل ہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت مرحمت فرمادی۔

۶۳ : بَابُ قَدْرِ حَصَى الرَّمْيِ

بَابُ: کتنی بڑی کنکریاں مارنی چاہیے

۳۰۲۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ وَهُوَ زَاكِبٌ عَلَى بَعْلَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَارْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ .

۳۰۲۸ : سلمان بن عمرو نے اپنی ماں سے روایت کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوم النحر میں دیکھا جمرہ عقبہ کے قریب۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چجر پر سوار تھے اور فرماتے تھے: اے لوگو! جب تم کنکریاں مارو تو ایسی جو انگلیوں کے درمیان آ جائیں۔

۳۰۲۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ زِيَادٍ بِنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَدَاةَ الْعَقْبَةِ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَطِ لِي حَصَى فَلَقَطْتُ لَهُ سَبْعَ حَصِيَّاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَجَعَلَ يَنْفَضُهُنَّ فِي كَفِّهِ وَيَقُولُ أَمْثَالُ هَؤُلَاءِ فَارْمُوا ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ الْغُلُوَّ فِي الدِّينِ .

۳۰۲۹ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی صبح کو ارشاد فرمایا جبکہ آپ اپنی اونٹنی پر تھے کہ میرے لیے کنکریاں چن۔ میں نے آپ کیلئے سات کنکریاں چنیں۔ آپ ان کو اپنی ہتھیلی میں مسلتے تھے اور فرماتے: بس! ایسی ہی کنکریاں پھینکو پھر آپ نے فرمایا: اے لوگو! بچو تم دین میں سختی کرنے سے کیونکہ تم سے پہلے لوگ (تو میں) دین میں اسی غلو کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئے۔

خلاصہ الباب ان احادیث میں کنکریوں کی مقدار کو بیان کیا گیا ہے چھوٹی چھوٹی کنکریاں ہونی چاہئے ٹھیکرے کے مانند۔ اور غلو سے یعنی افراط و تفریط سے منع فرمایا اس زمانہ میں تو بعض لوگ کنکریاں مارنے میں غلو کرتے ہیں کہ بڑے بڑے پتھر مارتے ہیں یا جوتے مارتے ہیں قرآن و حدیث میں غلو سے روکا گیا ہے مستحب کام کو واجب کا درجہ دینا غلو ہے اماموں کو انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم سمجھنا غلو ہے اور انبیاء علیہم السلام کو خدائی اختیارات والا سمجھنا غلو اور شرک ہے جیسا کہ نصاریٰ نے غلو کیا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا بیٹا کہہ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں غلو شروع ہو گیا میلادیں منائی جا رہی ہیں خلفاء راشدین اور صحابہ کرام اور اولیاء کرام میں سے کسی نے مروجہ میلاد نہیں منایا ہمارے اسلاف تو اتباع کرتے تھے ایام نہیں مناتے تھے۔ اللہ تعالیٰ دین کا فہم عطا فرمادے آمین۔

۶۴ : بَابُ مِنْ أَيْنَ تُرْمَى جَمْرَةٌ

الْعَقَبَةُ

۳۰۳۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْمُسْعُودِيِّ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ لَمَّا اتَى عَبْدُ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَّ وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَجَعَلَ الْجَمْرَةَ عَلَيَّ حَاجِبَهُ الْإَيْمَنُ ثُمَّ رَمَى بِنَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكْبَرُ مَعَ كُلِّ حِصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مِنْ هَهُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَى الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقْرَةِ .

۳۰۳۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَنْهَبٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَّ فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِنَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكْبَرُ مَعَ كُلِّ حِصَاةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ .

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أُمِّ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ

۶۵ : بَابُ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَقِفْ

عِنْدَهَا

۳۰۳۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ ابْنِ يَزِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةَ وَلَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ .

۳۰۳۳ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَنْهَبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمِ بْنِ عَبْدِ عُبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مَضَى وَلَمْ

بَابُ : جَمْرَةُ عَقَبَةٍ بِرُكْبَانٍ سَعْيًا مَارِنًا

چاہیے؟

۳۰۳۰ : عبد الرحمن بن یزید سے مروی ہے کہ جب عبد اللہ بن مسعود جمرہ عقبہ کے پاس آئے تو وادی کے نشیب میں گئے اور کعبہ کی طرف منہ کیا اور جمرہ عقبہ کو اپنے دائیں آبرو پر کیا پھر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارنے پر اللہ اکبر کہا پھر کہا: قسم اس معبود کی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں، جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی انہوں نے بھی یہی سے کنکریاں ماریں۔

۳۰۳۱ : سلیمان بن عمرو بن احوص نے اپنی والدہ سے روایت کیا کہ میں نے نبی کو دیکھا یوم النحر میں جمرہ عقبہ کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی کے نشیب میں گئے اور جمرے کو مارا سات کنکریوں سے اور ہر کنکری پر تکبیر کہی پھر لوٹے۔

ام جندب سے دوسری روایت بھی انہی الفاظ سے مروی ہے۔

بَابُ : جَمْرَةُ عَقَبَةٍ كَيْ رَمَى كَيْ بَعْدَ اس كَيْ

پاس نہ ٹھہرے

۳۰۳۲ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور اس کے پاس ٹھہرے نہیں اور فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا (جیسا کہ میں نے عمل کیا)۔

۳۰۳۳ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جمرہ عقبہ کی رمی کرتے تو آگے بڑھ جاتے اور

یقف .

ٹھہرتے نہیں۔

۶۶ : بَابُ رَمَى الْجِمَارِ رَاكِبًا

بَابُ : سَوَارِهُو كَرَكُنْكَرِيَا مَارِنَا

۳۰۳۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ حِجَّاجِ بْنِ الْخَكَمِ عَنْ مِقْسَمِ بْنِ أَبِي عُبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجِمَارَةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ .

۳۰۳۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر رمی کی۔

۳۰۳۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ أَيُّمَنُ بْنِ نَابِلٍ عَنْ قَدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَامِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجِمَارَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ صَهْبَاءُ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ : وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ .

۳۰۳۵ : حضرت قدامہ بن عبد اللہ عامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے جمرہ کو مارا یوم النحر کو ایک اونٹنی پر سوار ہو کر جو سفید اور سرخ رنگت والی تھی نہ اس وقت کسی کو مارتے تھے اور نہ یہ کہتے تھے ڈور ہو جاؤ ڈور ہو جاؤ۔

۶۷ : بَابُ تَأْخِيرِ رَمَى الْجِمَارِ

بَابُ : بَوَجْهِ عَذْرِ كُنْكَرِيَا مَارِنَا فِي

مِنْ عَذْرِ

تَاخِيرِ كَرِنَا

۳۰۳۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلرَّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا .

۳۰۳۶ : عاصم بن عدی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو اجازت دی کہ ایک دن رمی کریں اور (اگر چاہیں تو) ایک دن رمی نہ کریں۔

۳۰۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَاَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح : وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمَى يَوْمَيْنِ بَعْدَ النَّهْرِ فَيَرْمُونَهُ فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ، ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفَرِ .

۳۰۳۷ : حضرت عاصم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو اجازت مرحمت فرمائی کہ نحر کے دن رمی کر لیں پھر دو دن کی رمی ۱۲ تاریخ کو کریں یا گیارہ تاریخ کو ۱۲ کی رمی بھی کر لیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا جو راوی ہیں اس حدیث کے کہ مجھے گمان ہے کہ اس حدیث میں عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہا کہ پہلے دن رمی کریں۔

۶۸ : بَابُ الرَّمِيِّ عَنِ الصَّبِيَّانِ

۳۰۳۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ
عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَفَعْنَا النِّسَاءَ وَالصَّبِيَّانَ فَلَبِينَا عَنِ الصَّبِيَّانِ وَرَمَيْنَا
عَنْهُمْ .

ڈپاؤ: بچوں کی طرف سے رمی کرنا

۳۰۳۸ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کیا تو
ہمارے ساتھ خواتین اور کم سن بچے تھے۔ چنانچہ ہم نے
بچوں کی طرف سے تلبیہ بھی کہا اور رمی بھی کی۔

۶۹ : بَابُ مَتَى يَقْطَعُ الْحَاجُّ التَّلْبِيَةَ

۳۰۳۹ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثنا حَمْزَةُ بْنُ
الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ .
۳۰۴۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْبَرِّيِّ ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ
خَصِيفِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ
عَبَّاسٍ كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زِلْتُ
أَسْمَعُهُ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ فَلَمَّا زَامَهَا قَطَعَ
التَّلْبِيَةَ .

ڈپاؤ: حاجی تلبیہ کہنا کب موقوف کرے

۳۰۳۹ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے
رہے۔

۳۰۴۰ : حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت فضل
بن عباس نے فرمایا کہ میں نبی کے پیچھے آپ ہی کی
سواری پر تھا جب تک آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی (نہ) کی
میں مسلسل سنتا رہا کہ آپ تلبیہ کہہ رہے ہیں جب آپ
نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو تلبیہ کہنا موقوف فرما دیا۔

۷۰ : بَابُ مَا يَجُلُّ لِلرَّجُلِ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ

الْعَقْبَةَ

۳۰۴۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ ثنا وَكَيْعٌ ح : وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ الْبَاهِلِيُّ ثنا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَوَكَيْعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالُوا ثنا
سُفْيَانُ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعَدَنِيِّ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ
إِلَّا النِّسَاءَ فَقَالَ لَهُ : رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ! وَالطَّيِّبُ فَقَالَ أَمَا
إِنَّا فَقَدْ زَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصْمَخُ رَأْسُهُ بِالْمَسْكِ
الطَّيِّبِ ذَلِكَ أَمْ لَا .

ڈپاؤ: جب مرد جمرہ عقبہ کی رمی کر چکے تو جو

باتیں حلال ہو جاتی ہیں

۳۰۴۱ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
جب تم جمرہ (عقبہ) کی رمی کر چکو تو تمہارے لئے سب
باتیں حلال ہو جائیں گی سوائے بیویوں کے ایک مرد نے
عرض کیا: اے ابن عباس! اور خوشبو بھی (ابھی تک حلال
نہ ہوگی) تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
فرمایا کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کستوری
سر میں لگاتے دیکھا بتاؤ کستوری خوشبو ہے یا نہیں؟

۳۰۴۲ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۳۰۴۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا خَالِي مُحَمَّدٌ وَأَبُو

مُعَاوِيَةَ وَابْنُ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ حِينَ أَحْرَمَ
وَلَا إِخْلَالَهُ حِينَ أَحْلَى.

وسلم کو احرام باندھتے وقت بھی خوشبو لگائی اور کھولتے
وقت بھی۔

باب: سرمنڈانے کا بیان

۳۰۴۳: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! سرمنڈانے والوں کو
بخش دیجئے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اور
بال کترانے والوں کو بھی آپ نے فرمایا: اے اللہ خلق
کرانے والوں کو بخش دیجئے تین بار یہی فرمایا صحابہ نے
عرض کیا اے اللہ کے رسول بال کترانے والوں کو بھی۔
آپ نے فرمایا: اور بال کترانے والوں کو بھی۔

۳۰۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ نے فرمایا: اللہ رحمت فرمائے خلق کرانے
والوں پر صحابہ نے عرض کیا اور قصر کرانے والوں پر بھی
اے اللہ کے رسول؟ فرمایا: اللہ رحمت فرمائے خلق کرانے
والوں پر عرض کیا اور قصر کرانے والوں پر بھی اے اللہ کے
رسول! آپ نے فرمایا اور قصر کرانے والوں پر بھی۔

۳۰۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کسی
نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ نے خلق کرانے
والوں کے لیے تین بار دعا فرمائی اور قصر کرانے والوں
کے لیے (صرف) ایک مرتبہ اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ
نے ارشاد فرمایا: خلق کرانے والوں نے شک نہیں کیا۔

۱: بَابُ الْحَلْقِ

۳۰۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثنا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي
زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ
ثَلَاثًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ
وَالْمُقَصِّرِينَ.

۳۰۴۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَآخِمْدُ بْنُ أَبِي الْخَوَارِجِيِّ
الْبِمْشَقِيُّ قَالَا ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
وَالْمُقَصِّرِينَ.

۳۰۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ
بُكَيْرٍ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!
لَمْ يَظَاهَرْتَ الْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَالْمُقَصِّرِينَ وَاجِدَةٌ قَالَ إِنَّهُمْ
لَمْ يَشْكُوا.

خلاصہ الباب ☆ اس سے ثابت ہوا کہ سرمنڈانا افضل ہے تقصیر یعنی بال کترانے سے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے سرمنڈانے والوں کے حق میں تین بار دعا کی۔ حنفیہ کے نزدیک احرام سے باہر آنے کے لئے چوتھائی سرکا منڈانا ہے
امام مالک کے نزدیک سارے سرکا منڈانا ضروری ہے امام احمد کے نزدیک اکثر سرکا۔

۷۲ : بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ

پاؤں: سر کی تلبید کرنا (بال جمانا)

۳۰۴۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین سیدہ حفصہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول لوگوں نے احرام کھول دیا اور آپؐ نے بھی (انہی تک) احرام نہیں کھولا۔ کیا وجہ ہے۔ فرمانے لگے میں نے اپنے سر کی تلبید کی تھی اور اپنے قریانی کے جانور کی گردن میں قلابہ لٹکایا تھا اسلئے میں نحر کرنے تک احرام نہ کھولوں گا۔

۳۰۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحَلِّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَذِي فَلَأَجَلٍ حَتَّى أَنْحَرُ.

۳۰۴۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلبید کئے ہوئے لپیک پکارتے سنا۔

۳۰۴۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ الْمَصْرِيُّ أَنَّنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ زُهَبٍ أَنَّنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَهْلُ مُلْتَدًا

خلاصہ الباب تلبید یہ ہے کہ بالوں کو گوند وغیرہ سے جمالیں تاکہ نہ بکھریں اور گرد وغبار سے محفوظ رہیں۔

۷۳ : بَابُ الذَّبْحِ

پاؤں: ذبح کا بیان

۳۰۴۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منیٰ سب کا سب نحر کی جگہ ہے اور مکہ کی سب راہیں رستہ بھی ہیں اور نحر کی جگہ بھی اور عرفہ سب کا سب موقف ہے اور مزدلفہ سب کا سب موقف ہے۔

۳۰۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا ثنا وَكَيْعٌ ثنا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِيٌّ كُلُّهَا نَحْرٌ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ الْمُرْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ.

۷۴ : بَابُ مَنْ قَدَّمَ نُسْكًَا قَبْلَ نُسْكِ

پاؤں: مناسک حج میں تقدیم و تاخیر

۳۰۴۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ سے جب بھی دریافت کیا گیا کہ کسی نے فلاں حج کا عمل دوسرے عمل سے پہلے کر دیا۔ آپؐ نے دونوں ہاتھوں کے اشاروں سے یہی جواب دیا کہ کچھ حرج نہیں۔

۳۰۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سَنِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَمَّنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ إِلَّا يُلْقِي بِيَدَيْهِ كَلْتَيْهِمَا: لَا حَرَجَ.

۳۰۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ سے منیٰ کے روز بہت سی باتیں دریافت کی گئیں آپؐ یہی فرماتے رہے کچھ حرج نہیں، کچھ حرج نہیں۔

۳۰۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چنانچہ ایک مرد نے حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ذبح سے قبل حلق کر لیا۔ آپ نے فرمایا: کچھ حرج نہیں ایک کہنے لگا میں نے شام کو رمی کی۔ فرمایا کچھ حرج نہیں۔

۳۰۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی نے حلق سے قبل ذبح کر لیا ہے یا ذبح سے قبل حلق کر لیا ہے فرمایا کچھ حرج نہیں۔

۳۰۵۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نحر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کی خاطر تشریف فرما ہوئے ایک مرد آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول میں نے جانور ذبح کرنے سے قبل سرمونڈ لیا۔ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ پھر دوسرا آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول میں نے رمی سے قبل جانور کو نحر کر دیا۔ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ اس روز آپ سے جس چیز کے متعلق بھی پوچھا گیا کہ وہ دوسری چیز سے پہلے کر دی گئی ہے آپ نے یہی فرمایا کہ کچھ حرج نہیں۔

يُنْسَالُ يَوْمَ مَنَى فَيَقُولُ لَا خُرْجَ لَأَخْرَجَ فَتَأْتُهُ زَجَلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُذْبِحَ قَالَ لَا خُرْجَ قَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ قَالَ لَا خُرْجَ .

۳۰۵۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا شَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُنِلَ عَمَّنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَحْلُقَ أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ قَالَ لَا خُرْجَ .

۳۰۵۲: حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ سَعِيدٍ الْمَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ قَعْدَةُ ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِيحٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَعْدَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى يَوْمَ الشَّحْرِ لِلنَّاسِ فَجَاءَهُ زَجَلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُذْبِحَ قَالَ لَا خُرْجَ ثُمَّ جَاءَهُ آخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ قَالَ لَا خُرْجَ فَمَا سُنِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ قَبْلَ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ لَا خُرْجَ .

خلاصۃ الباب ☆ نحر کے دن میں چار افعال بالترتیب واجب ہیں پہلے جمرہ عقبہ رمی پھر ذبح کرنا (قارن و متمتع کے حق میں)۔ پھر سرمونڈ انا۔ پھر طواف زیادہ کرنا۔ پس ان مناسک کی تقدیم تاخیر سے امام ابوحنیفہ مالک احمد اور ایک وجہ کے لحاظ سے امام شافعی کے نزدیک دم واجب ہے۔ صاحبین کے نزدیک کچھ واجب نہیں احادیث بان صاحبین کی دلیل ہیں۔ امام ابوحنیفہ مالک اور امام احمد وغیرہم کی دلیل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جو ایک نسک کو دوسرے نسک پر مقدم کرے اس پر خون واجب ہے۔ (طلحادی۔ ابن ابی شیبہ) احادیث باب کا جواب یہ ہے کہ حرج کی نفی سے مراد گناہ کی اور فساد کی نفی ہے قد یہ و جزاء کی نفی نہیں ہے۔

باب: ایام تشریق میں رمی جمرات

۳۰۵۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جمرہ عقبہ کی

۷۵: بَابُ رَمِي الْجِمَارِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ

۳۰۵۳: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمَصْرِيُّ: ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ضَخِي وَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ .

رمی چاشت کے وقت کی اور اس کے بعد کی رمی زوال کے بعد کی۔

۳۰۵۴ : حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغَلِسِ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْمِي الْجِمَارَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَدْ رَمَا إِذَا فَرَغَ مِنْ رَمِيهِ صَلَّى الظُّهْرَ .

۳۰۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھل جاتا تو اس انداز سے رمی جمرات کرتے کہ جب رمی سے فارغ ہوتے تو ظہر پڑھتے۔

۷۶ : بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

بَابُ : يَوْمِ نَحْرٍ كَوْخَطْبِهِ

۳۰۵۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ بْنُ الْبَرِّيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ عَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حِجَّةِ الْوُدَاعِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أَيْ يَوْمٍ أَحْرَمُ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوا يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ فَإِنَّ دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ إِلَّا إِنْ الشَّيْطَانُ قَدْ آيسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَدًا : وَلَكِنْ سَيَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِي بَعْضِ مَا تَحْتَقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَيُرْضَى بِهَا أَلَا وَكُلُّ دَمٍ مِنْ دِمَائِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ مَا أَضَعَّ مِنْهَا دَمَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ (كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ) فَفَقَتَلْتُهُ هَذَا بَلَدٌ ، أَلَا وَإِنَّ كُلَّ رِبَا مِنْ رَبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ وَرَبَا أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ أَلَا يَا أُمَّتَاهُ أَهْلُ بَلَدْتُمْ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۳۰۵۵: حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: اے لوگو! بتاؤ کون سا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے۔ تین بار یہی فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا حج اکبر کا دن آپ نے فرمایا تمہارے خون اموال اور عزتیں تمہارے درمیان اسی طرح حرمت والی ہیں جس طرح تمہارا آج کا دن اس ماہ میں اس شہر میں حرمت والا ہے۔ غور سے سنو کوئی مجرم جرم نہیں کرتا مگر اپنی جان پر (ہر جرم کا محاسبہ کرنے والے ہی سے ہوگا دوسرے سے نہیں) باپ کے جرم کا مواخذہ بیٹے سے نہ ہوگا اور نہ اولاد کے جرم کا مواخذہ والد سے ہوگا شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا کہ کبھی بھی تمہارے اس شہر میں اس کی پرستش ہو۔ لیکن بعض اعمال جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو ان میں شیطان کی اطاعت ہوگی وہ اسی پر خوش اور راضی ہو جائے گا غور سے سنو جاہلیت کا ہر خون باطل اور ختم کر دیا گیا (اب اس پر گرفت نہ ہوگی) سب سے پہلے میں حارث بن عبدالمطلب کا خون ساقط کرتا ہوں یہ بنو لیت میں دودھ پیتے تھے کہ ہذیل نے ان کو قتل کر دیا (بنو ہاشم ہذیل سے ان کے خون کا مطالبہ کرتے تھے) یا دیکھو جاہلیت کا ہر سود ختم کر دیا گیا تمہیں صرف تمہارے اصل اموال (سود شامل کئے بغیر) ملیں گے نہ تم ظلم کرو گے نہ تم پر ظلم کیا جائیگا۔ توجہ کرو اے میری امت کیا میں نے دین پہنچا دیا؟ تین بار یہی فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے کہا اے اللہ گواہ رہے تین بار یہی فرمایا۔

کے خون کا مطالبہ کرتے تھے) یا دیکھو جاہلیت کا ہر سود ختم کر دیا گیا تمہیں صرف تمہارے اصل اموال (سود شامل کئے بغیر) ملیں گے نہ تم ظلم کرو گے نہ تم پر ظلم کیا جائیگا۔ توجہ کرو اے میری امت کیا میں نے دین پہنچا دیا؟ تین بار یہی فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے کہا اے اللہ گواہ رہے تین بار یہی فرمایا۔

۳۰۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ بَنِي فَصَالٍ نَصَرَ اللَّهُ أُمَّرًا سَمِعَ مَقَالَتِي قَبْلُهَا فَرُبَّ حَامِلٍ فَفِيهِ وَرُبَّ حَامِلٍ فَفِيهِ إِلَى مِنْ هُوَ أَفْقَهُ مَنَهُ ثَلَاثٌ لَا يَغْلُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ اخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالتَّصَبُّحُ بِوَلَاةِ الْمُسْلِمِينَ وَلِزُومُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنْ دَعَوْتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ .

۳۰۵۶ : حضرت جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیف میں مسجد خیف میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھیں جو میری بات سننے پھر آگے پہنچادے کیونکہ بہت سے فقہ کی بات سننے والے خود سمجھنے والے نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ کی بات ایسے شخص تک پہنچا دیتے ہیں جو اس (پہنچانے والے) سے زیادہ فقیہ اور سمجھدار ہوتا ہے تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مومن کا دل خیانت (کوٹاہی) نہیں کرتا اعمال صرف اللہ کے لئے کرنا، مسلمان حکام کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کا ہمیشہ ساتھ دینا کیونکہ مسلمانوں کی دعا پیچھے سے بھی انہیں گھیر لیتی ہے (اور شیطان کسی بھی طرف سے حملہ آور نہیں ہو سکتا)۔

۳۰۵۷ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تُوْبَةَ ثَنَا زَائِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْمُخَضَّرَةِ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ أَتَلَدُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا وَآيُّ شَهْرٍ هَذَا وَآيُّ بَلَدٍ هَذَا ؟ قَالُوا هَذَا بَلَدٌ حَرَامٌ وَشَهْرٌ حَرَامٌ وَيَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ آلا وَإِنَّ أَمْوَالَكُمْ وَدِمَانَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا يَوْمِكُمْ هَذَا آلا وَإِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَأَكْثَرُ بِكُمْ الْأَنْسَمَ فَلَا تُسْوِدُوا وَجْهِي آلا وَإِنِّي مُسْتَنَقِدٌ أَنَا سَا دُمُسْتَنَقِدٌ مِنِّي أَنَا سَ فَاقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذْتُمْ بَعْدَكَ .

۳۰۵۷ : حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جبکہ آپ عرفات میں اپنی کن کئی اونٹنی پر سوار تھے تمہیں معلوم ہے یہ کون سا دن کون سا مہینہ اور کون سا شہر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ شہر حرام ہے مہینہ حرام ہے اور دن حرام ہے۔ فرمایا غور سے سنو تمہارے اموال اور خون بھی تم پر اسی طرح حرام ہے جیسے اس ماہ کی اس شہر اور دن کی حرمت ہے غور سے سنو میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں اور تمہاری کثرت پر باقی امتوں کے سامنے فخر کروں گا اس لئے مجھے رو سیاہ نہ کرنا (کہ میرے بعد معاصی و بدعات میں ہتلا ہو جاؤ پھر مجھے باقی امتوں کے سامنے شرمندگی اٹھانا پڑے) یاد رکھو کچھ

لوگوں کو میں چھڑاؤں گا (دوزخ سے) اور کچھ لوگ مجھ سے چھڑوائے جائیں گے تو میں عرض کروں گا اے میرے رب یہ میرے امتی ہیں رب تعالیٰ فرمائیں گے آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعتیں ایجاد کیں۔

۳۰۵۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ نَحْرِ كَعْبَةَ فِي بَنِي كَعْبَةَ

۳۰۵۸ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال حج کیا (یعنی حجۃ الوداع میں) آپ نحر کے دن جمرات کے درمیان کھڑے

وسلم وقف يوم النحر بين الجمرات في الحجة التي
 حج فيها فقال النبي صلى الله عليه وسلم اي يوم هذا؟
 قالوا: يوم النحر قال فاي بلد هذا؟ قالوا هذا بلد الله
 الحرام قال فاي شهر هذا؟ قالوا شهر الله الحرام قال
 هذا يوم الحج الاكبر: ودمائكم واموالكم واعراضكم
 عليكم حرام كحرمه هذا البلد في هذا الشهر في هذا
 اليوم ثم قال هل بلغت قالوا نعم فطفق النبي صلى الله
 عليه وسلم يقول اللهم اشهد ثم ودع الناس فقالوا: هديه
 حجة الوداع.

ہوئے اور فرمایا: آج کیا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نحر
 کا دن فرمایا یہ کون سا شہر ہے لوگوں نے عرض کیا یہ بلد
 حرام ہے۔ فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ عرض کیا شہر حرام
 ہے (اللہ کے ہاں محترم مہینہ ہے) فرمایا یہ حج اکبر کا دن
 ہے اور تمہارے خون اموال اور عزتیں تم پر اسی طرح
 حرام ہیں جس طرح یہ شہر اس مہینہ اور اس دن میں حرام
 ہے پھر فرمایا کیا میں نے پہنچا دیا صحابہ نے عرض کیا جی
 ہاں پھر آپ فرمانے لگے اے اللہ گواہ رہئے پھر لوگوں کو
 رخصت فرمایا تو لوگوں نے کہا یہ حجۃ الوداع ہے۔

خلاصۃ السباب ☆ حج کوچ اکبر کہتے ہیں اور عمرہ کوچ اصغر کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں "حج اکبر" کا لفظ عمرہ کے
 مقابلہ میں استعمال ہوا ہے باقی جمعہ کے دن جو حج ہوا سے حج اکبر کیوں کہتے ہیں یہ عوام کی مشہور کی ہوئی اصطلاح ہے نیز
 اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان کی عزت جان و مال محفوظ ہے اور دوسرے مسلمان پر
 حرام ہے جس طرح اس دن کی حرمت ہے اس مہینہ میں اس شہر میں سبحان اللہ کیسی بہترین تعلیم دی نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایک دوسرے کی حرمت رعایت و لحاظ نصیب فرمادے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و
 اطاعت کی توفیق مل جائے یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم ہے جو اولاد اپنے باپ کے فرماں بردار اور اچھے کام کرنے
 والے ہوتے ہیں ان کے اچھے کاموں کی بدولت باپ کی عزت بڑھتی ہے۔

باب: بیت اللہ کی زیارت

۷۷: باب زیارۃ البیت

۳۰۵۹: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفِ أَبِي بَشْرٍ ثَابِتِيُّ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا
 سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ طَاوُسٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
 عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ أَخْرَجَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ.

۳۰۶۰: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَنَّنَا ابْنُ
 جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزْمَلْ فِي الشَّبَعِ
 الَّذِي آقَاضَ فِيهِ.

۳۰۵۹: حضرت سیدہ عائشہ و ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
 روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت
 رات تک مؤخر فرمایا۔

۳۰۶۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
 روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت
 کے سات چکروں میں رمل نہیں کیا۔ حضرت عطاء فرماتے
 ہیں کہ طواف زیارت میں رمل نہیں۔

قال عطاء ولا رمل فيه!

☆ خلاصہ الباب حج میں فرض طواف یہی طواف زیارت ہے۔ جس کو طواف افاضہ۔ طواف یوم نحر اور طواف رکن بھی کہتے ہیں کیونکہ قرآن کریم میں مامور بہ یہی طواف ہے۔ اگر حاجی نے طواف قدوم میں رمل اور سعی صفا مروہ بھی کی ہو تو اس طواف میں رمل اور سعی نہ کرے کیونکہ ان کا تکرار مشروع نہیں اور اگر پہلے سعی و رمل نہ کیا ہو تو دونوں کرے۔

۷۸ : بَابُ الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ

پاب: زمزم پینا

۳۰۶۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا جَالِسًا فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ جِئْتَ قَالَ مِنْ زَمْزَمَ قَالَ فَشَرِبْتُ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِي قَالَ وَكَيْفَ ، قَالَ إِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَتَصَلِّعْ مِنْهَا فَإِذَا فَرَعْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ آيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ أَنَّهُمْ لَا يَتَصَلَّوْنَ مِنْ زَمْزَمَ .

۳۰۶۱ : حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا ایک مرد آیا آپ نے پوچھا کہاں سے آئے بولا زمزم سے فرمایا جیسے زمزم پینا چاہئے ویسے پیا بھی؟ بولا کیسے؟ فرمایا جب زمزم پیو تو قبلہ رو ہو جاؤ اور اللہ کا نام لو اور تین سالس میں پیو اور خوب سیر ہو کر پیو اور جب پی چکو تو اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کرو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم میں اور منافقوں میں فرق یہ ہے کہ منافق زمزم سیر ہو کر نہیں پیتے۔

۳۰۶۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شَرِبَ لَهُ .

۳۰۶۲ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زمزم کا پانی جس غرض کے لئے پیا جائے وہ حاصل ہو گی۔

☆ خلاصہ الباب آب زمزم دنیا کے اور پانیوں سے کئی لحاظ سے افضل ہے علاوہ اور تمام خوبیوں کے ایک خاص خوبی اس کی یہ ہے کہ بھوکے کے لئے غذا ہے اور بیمار کے لئے دوا۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ جب اسلام کے ابتدائی دور میں اول اول مکہ معظمہ تشریف لائے تو بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک مہینہ تک مکہ میں رہا میرا کھانا سوائے زمزم کے کچھ نہ تھا اور صرف اتنا نہیں کہ آرام سے ان کا گزارا ہو گیا بلکہ ان کا بیان ہے کہ میں موٹا ہو گیا اور میرے پیٹ میں موٹاپے کی وجہ سے سلوٹھیں پڑ گئیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آب زمزم ہم لوگوں کے لئے اعیال داری کا ایک بڑا اچھا ذریعہ تھا اور ہم لوگ اسے شہادۃ (سیر ہونے کے بعد بچا رہ جانے والا) کہا کرتے تھے۔ آب زمزم کی کیمیاوی تحقیقات اور طبی مطالعہ نے بتایا ہے کہ اس میں وہ اجزاء شامل ہیں جو معدہ جگر آنتوں اور گردوں کے لئے بہت مفید ہیں۔

۷۹ : بَابُ دُخُولِ الْكَعْبَةِ

بَابُ : کعبہ کے اندر جانا

۳۰۶۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ
ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ الْكَعْبَةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ
وَعُثْمَانُ بْنُ شَيْبَةَ فَأَغْلَقُواهَا عَلَيْهِمْ مِنْ دَاخِلٍ فَلَمَّا خَرَجُوا
سَأَلَتْ بِلَالًا أَيُّ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ صَلَّى عَلَيَّ وَجْهَهُ حِينَ دَخَلَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ
عَنْ يَمِينِهِ .

۳۰۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز کعبہ کے اندر
تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ بلال اور عثمان بن
شیبہ (رضی اللہ عنہما) تھے انہوں نے اندر سے دروازہ بند
کر لیا جب یہ باہر آئے تو میں نے بلال سے پوچھا کہ
اللہ کے رسول نے کہاں نماز پڑھی؟ تو انہوں نے بتایا
کہ آپ نے داخل ہو کر اپنے چہرہ کے سامنے دونوں
ستونوں کے درمیان نماز پڑھی پھر میں نے اپنے آپ کو
ملامت کی کہ میں نے اس وقت یہ بھی کیوں نہ پوچھ لیا کہ
اللہ کے رسول نے کتنی رکعات نماز پڑھی۔

ثُمَّ لَمَسْتُ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ سَأَلْتُهُ كَمْ صَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۰۶۳ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی
میرے پاس سے باہر تشریف لے گئے اس وقت آپ کی
آنکھیں ٹھنڈی تھیں اور طبیعت میں بہت فرحت تھی۔ پھر
آپ میرے پاس تشریف لائے تو غمزہ ورنجیدہ تھے میں
نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے پاس سے تشریف لے گئے اس وقت آپ صلی اللہ
علیہ وسلم بہت خوش تھے اور واپس آئے ہیں تو بہت رنجیدہ؟
فرمایا: میں کعبہ کے اندر گیا پھر مجھے آرزو ہوئی کہ کاش ایسا نہ
کرتا مجھے اندیشہ ہے کہ میں نے اپنے بعد امت کو تکلیف و
مشقت میں ڈال دیا۔

۳۰۶۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ
عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِي
وَهُوَ قَرِيرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ حَزِينٌ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجْتَ مِنْ عِنْدِي وَأَنْتَ قَرِيرُ الْعَيْنِ
وَرَجَعْتَ وَأَنْتَ حَزِينٌ؟ فَقَالَ إِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ
أَنْ لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ اتَّعَبْتُ أُمَّتِي مِنْ
بَعْدِي .

خلاصہ الباب ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کی فکر لگ گئی کہ کعبہ کے اندر جانے میں اس کو مشقت ہوگی
واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات درست ہے کہ کعبہ میں جانا بہت مشکل اور باہر آنا اس سے زیادہ مشکل ہے۔

۱۔ تکلیف و مشقت سنے کہا کہ امتی بھی کعبہ میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے اور اس کی خاطر مشقتیں جھیلیں گے۔ (عبدالرشید)

۸۰ : بَابُ الْبَيْتِ بِمَكَّةَ لَيْلَىٰ مِنَىٰ

پاؤں: منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنا

۳۰۶۵: حضرت عباس بن عبدالمطلب نے منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنے کی اجازت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگی اسلئے کہ زمزم پلانے کی خدمت ان کے سپرد تھی۔ آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمادی۔

۳۰۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بھی مکہ میں رات گزارنے کی اجازت نہیں دی سوائے (میرے والد) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے (کہ ان کو اجازت دی) کیونکہ زمزم پلانے کی خدمت ان کے سپرد تھی۔

۳۰۶۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا غَيْبُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ أَيَّامَ مِنَىٰ مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأِذِنَ لَهُ .

۳۰۶۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَذَا بْنُ السَّرِيِّ قَالَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ اسْمَاعِيلِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا : قَالَ لَمْ يُرَخَّصِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَحَدٍ يَبِيتُ بِمَكَّةَ إِلَّا لِلْعَبَّاسِ مِنْ أَجْلِ السِّقَايَةِ .

۸۱ : بَابُ نَزُولِ الْمُحَصَّبِ

پاؤں: محصب میں اترنا

۳۰۶۷: سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ابٹح میں اترنا سنت نہیں ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو ابٹح میں اس لئے اترے تاکہ مدینہ جانے میں آسانی رہے۔

۳۰۶۷ : حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَابَدَةَ وَعَبْدَةُ وَ زَكِيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ : وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَفِصُ بْنُ غِيَاثٍ كُلُّهُمُ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ نَزُولَ الْإِبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لَخُرُوجِهِ .

۳۰۶۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ زُرَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَذْلَجَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ النَّفَرِ مِنَ الْبَطْحَاءِ إِذْ لَاجَا .

۳۰۶۸: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحاً سے کوچ کی رات صبح اندھیرے ہی میں سفر شروع فرما دیا۔

۳۰۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا غَيْبُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُونَ بِالْإِبْطَحِ .

۳۰۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سب ابٹح میں اترتے تھے۔

تلاصہ الباب: حنفیہ کے نزدیک محصب میں اترنا سنت ہے۔ امام شافعی کے نزدیک مسنون نہیں ہے۔ حنفیہ کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ منیٰ میں فرمایا تھا کہ ہم کل خیف بنی کنانہ (یعنی محصب) میں اتریں گے۔

۸۲ : بَابُ طَوَافِ الْوُدَاعِ

بَابُ : طَوَافِ رِخْصَتِ

۳۰۷۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ
يَنْصَرِفُونَ كُلُّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْفِرُونَ أَحَدًا
حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ .

۳۰۷۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
لوگ ہر طرف کو واپس ہو رہے تھے تو اللہ کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز کوئی بھی کوچ نہ کرے یہاں
تک کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو۔

۳۰۷۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ
يَنْفِرَ الرَّجُلُ حَتَّى يَكُونَ آخِرَ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ .

۳۰۷۱ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا: آدمی
کوچ نہ کرے اور اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف نہ ہو۔

خلاصہ الباب ☆ اس کو طواف صدر بھی کہا جاتا ہے یہ احناف اور امام احمد کے نزدیک آقا کیوں پر واجب ہے۔ امام
مالک اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے احناف کی دلیل مسلم ترمذی اور حاکم میں حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کوئی
کوچ نہ کرے بدون طواف کے اور احادیث باب بھی حنفیہ اور امام احمد کی دلیل ہیں۔

۸۳ : بَابُ الْحَائِضِ تَنْفِرُ قَبْلَ

بَابُ : حَائِضَةِ طَوَافِ وَدَاعِ سَبَقِ

أَنْ تُودِعَ

واپس ہو سکتی ہے

۳۰۷۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
رَمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ ابْنِ سَلْمَةَ
وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجْرٍ بَعْدَ مَا
أَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَ اجَابِسْتَاهِي فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ أَفَاضْتُ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ
ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلْتَنْفِرْ .

۳۰۷۲ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
کہ طواف افاضہ کے بعد حضرت صفیہ بنت حنی کو حیض آیا
تو میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر
کیا۔ آپ نے فرمایا کیا وہ ہمیں روکنے والی ہے؟ میں
نے عرض کیا کہ اس نے طواف افاضہ کر لیا ہے پھر اسے
حیض آیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر
روانہ ہو جائیں۔

۳۰۷۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ
فَقُلْنَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ عَقْرِي! حَلَقِي! مَا أَرَاهَا إِلَّا
حَابِسْتَاهِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا قَدْ طَافَتْ بِرُؤْمِ النَّخْرِ

۳۰۷۳ : حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کا ذکر کیا تو ہم نے عرض کیا
انہیں حیض آ رہا ہے۔ فرمایا: بانجھ سرمنڈی میں سمجھتا ہوں
کہ یہ ہمیں روک کر رہے گی تو میں نے عرض کیا اے اللہ
کے رسول اس نے نحر کے دن طواف کیا فرمایا پھر ہمیں

قال فلا اذن مروها فلتنفر .

رکنے کی ضرورت نہیں اس سے کہو روانہ ہو جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر ائمہ اربعہ فرماتے ہیں کہ حائفہ سے طواف صدر و وداع ساقط ہو جاتا ہے۔

۸۴ : بَابُ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ

بَابُ : اللّٰه کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حج کا مفصل ذکر

۳۰۷۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمَّا أَتَيْنَاهُ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى أَتَيْتَنِي إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَاهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَحَلَّ زِرِّي الْأَعْلَى ثُمَّ حَلَّ زِرِّي الْأَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيِي وَأَنَا يُومِنُ بِغُلَامٍ شَابٍ فَقَالَ مَرَّ جَابِرُ بِي سَلُّ عَمَّا سَأَلْتَهُ وَهُوَ أَعْمَى فَجَاءَ وَقَتَ الصَّلَاةِ فَقَامَ فِي نَسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعْتُهَا عَلَى مَنْكِبِيهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صَغَرِهَا وَرَدَّاهَا إِلَى جَانِبِهِ عَلَى الْمَشْجَبِ فَضَلَّى بِنَا فَقُلْتُ أَخْبَرْنَا عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِيَدِهِ فَفَعَدْتُ نَسَاءً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحْجَّ فَأَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بِشَرِّ كَثِيرٍ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلُ بِمِثْلِ عَمَلِهِ فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ فَاتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عَمِيْنٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَارْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَنْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبِ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا سَوَّيْتَ بِهِ نَاقَتَهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ " قَالَ جَابِرٌ " نَظَرْتُ إِلَى مَدْيَنَةَ بَصْرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ

۳۰۷۴ : حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو پوچھا کون لوگ ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں محمد بن علی بن حسین ہوں۔ آپ نے (ازراہ شفقت) میرے سر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور میری قمیض کی اوپر والی گھنڈی کھولی پھر نیچے والی گھنڈی کھولی پھر میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اس وقت میں جوان لڑکا تھا۔ فرمایا مرحبا تم جو چاہو پوچھو۔ میں نے ان سے کچھ باتیں دریافت کیں وہ ناہینا ہو چکے تھے اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا تو وہ ایک بنا ہوا کبیل پیٹ کر کھڑے ہو گئے جو نبی میں چادر ان کے کندھوں پر ڈالتا اس کے دونوں کنارے ان کی طرف آجاتے کیونکہ کبیل چھوٹا تھا اور ان کی بڑی چادر کھوٹی پر رکھی ہوئی تھی۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی میں نے عرض کیا کہ ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا احوال سنائے۔ تو انہوں نے ہاتھ سے نو کے عدد کا اشارہ کیا (چھنگلیا اس کے ساتھ والی اور بڑی انگلی ہتھیلی پر رکھ کر) اور فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو برس مدینہ میں رہے حج نہیں کیا (ہجرت کے بعد) سو میں سال آپ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ اللہ کے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنے والے ہیں تو مدینہ میں بہت لوگ آئے ہر ایک کی غرض یہ تھی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اور تمام اعمال آپ کی مانند کریں۔ آپ سفر پر نکلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی انہوں نے کسی کو بھیج کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا کروں؟ فرمایا: نہا لو اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لو اور احرام باندھ لو۔ خیر آپ نے مسجد میں نماز ادا فرمائی پھر قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے جب آپ کی اونٹنی میدان میں سیدھی ہوئی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں تو میں نے آپ کے سامنے تاحد نگاہ سوار و پیادہ کا ہجوم دیکھا اور دائیں یا نہیں پیچھے ہر طرف یہی کیفیت تھی (کہ تاحد نگاہ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے آپ پر قرآن اتر رہا تھا اور آپ اس کے معنی خوب سمجھتے تھے آپ جو بھی عمل کرتے ہم بھی وہی عمل کرتے۔ آپ نے کلمہ توحید پکارا یعنی یہ کہا: "لَيْسَ لَكَ شَرِيكٌ لِّلَّهِمَّ لَيْسَ لَكَ شَرِيكٌ لَّا شَرِيكٌ لَكَ لَيْسَ لَكَ شَرِيكٌ لَّا شَرِيكٌ لَكَ وَالْمُلْكُ لَكَ لَّا شَرِيكٌ لَكَ" اور لوگوں نے بھی یہی تلبیہ کیا جو آپ نے کیا آپ جو بھی کہتے ہیں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر رد نہ فرمایا اور مسلسل اپنا تلبیہ کہتے رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہماری نیت صرف حج کی تھی اور عمرہ کا خیال تک نہ تھا جب ہم بیت اللہ پہنچے تو آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں معمول کے مطابق چلے پھر مقام ابراہیم میں آئے

بین راکب و ماش و عن یمینہ مثل ذالک و عن ینارہ مثل ذالک و من خلفہ مثل ذالک و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظہرنا و علیہ یزول القرآن و هو یعرف تاویلہ ما غیب بہ من شیء غیبنا بہ فاقبل بالتوحید لیک اللہم لیک لیک لا شریک لک لیک ان الحمد و النعمۃ لک و الملک لا شریک لک و اهل الناس بهذا الذی یهلون بہ فلم یزد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہم شیئاً منہ و لزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیۃ قال جابر لسانتوی الا الحج لسنا نعرف العمرۃ حتی اذا اتینا البیت فمۃ استلم الرکن فرمل ثلاثا و مشی اربعاً ثم قام الی مقام ابراہیم فقال و اتخذوا من مقام ابراہیم مصلی فجعل المقام بینہ و بین البیت فكان ابی یقول (و لا اعلمہ الا ذکرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم) انه کان یقرأ فی الرکعتین قل یا ایہا الکافرون و قل هو اللہ احد ثم رجع الی البیت فاستلم الرکن ثم خرج من الباب الی الصفا حتی اذا دنا من الصفا قرأ " ان الصفا و المرؤۃ من شعائر اللہ بدأ بما بدأ اللہ بہ " فبدأ بالصفا فرقی علیہ حتی رأى البیت فکبر اللہ و هللہ و حمدہ و قال لا اله الا اللہ و خدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت و هو علی کل شیء قدير لا اله الا اللہ و خدہ لا شریک لہ انجز و غدہ و نصر عبده و هزم الاحزاب و خدہ ثم دعا بین ذالک و قال مثل هذا ثلاث مرات ثم نزل الی المرؤۃ فمشی حتی اذا انصبت قدماء رمل فی بطن الوادی حتی اذا صعدنا (یعنی قدماء) مشی حتی اتی المرؤۃ ففعل علی المرؤۃ کما فعل علی الصفا فلما کان آخر طوافہ علی المرؤۃ قال لو انی استقبلت من امری ما استدبرت

اور فرمایا: ﴿وَآتَاخُذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّينَ﴾ اور آپ نے اپنے اور خانہ کعبہ کے درمیان مقام ابراہیم کو کیا حضرت جعفر صادق فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا (اور میں یہی جانتا ہوں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی روایت کیا) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو رکعتوں میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھی پھر بیت اللہ کے قریب واپس آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور دروازہ سے صفا کی طرف نکلے جب آپ صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَابِرِ اللَّهِ﴾ ہم بھی اسی سے ابتدا کریں گے جسے اللہ نے پہلے ذکر فرمایا چنانچہ آپ نے صفا سے ابتدا کی صفا پر چڑھے جب بیت اللہ پر نظر پڑی تو ”اللہ اکبر لا الہ الا اللہ“ اور ”الحمد للہ“ کہا اور فرمایا: ”لا الہ الا اللہ وخذہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحییٰ ویمیت وهو علی کل شیء قدير لا الہ الا اللہ وخذہ لا شریک لہ انجز وخذہ ونصر عبده وهزم الاحزاب وخذہ“ پھر اس کے درمیان دعا کی اور یہی کلمات تین بار دہرائے پھر وہ مروہ کی طرف اترے جب آپ کے پاؤں وادی کے نشیب میں اترنے لگے تو آپ نے نشیب میں رمل کیا (کندھے بلا کر تیز چلے) جب اوپر چڑھنے لگے تو پھر معمول کی رفتار سے چلنے لگے اور مروہ پر بھی وہی کیا جو صفا پر کیا جب آپ نے مروہ پر آخری طواف کر لیا تو فرمایا: اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں ہدی اپنے ساتھ نہ لاتا اور حج کو عمرہ کر دیتا تو تم میں سے جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جائے اور اس حج کو

لَمْ أَسْقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْعَامِنَا هَذَا أَمْ لَا بَدَ الْأَبَدِ قَالَ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرَى وَقَالَ دَخَلْتُ الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ هَكَذَا مَرَّتَيْنِ، لَا بَدَ إِلَّا بَدَ الْأَبَدِ قَالَ وَقَدِمَ عَلَيَّ بَدَنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مَعَهُ حَلًّا: وَلَبَسْتُ ثِيَابًا ضَبِيغًا وَانْتَحَلْتُ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا عَلِيٌّ فَقَالَتْ أَمْرِي أَبِي هَذَا فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَرِّجًا عَلِيَّ فَاطِمَةَ فِي الَّذِي صَنَعْتُهُ مُسْتَفْتِيًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي ذَكَرْتُ عَنْهُ وَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ، صَدَقْتُ صَدَقْتُ مَاذَا قُلْتُ حِينَ قَرَضْتُ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلٌ بِمَا أَهْلٌ بِهِ رَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنِّي مَعِيَ الْهَدْيُ فَلَا تَحِلُّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي جَاءَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ مِائَةً ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَتَوَجَّهُوا إِلَى مَنَى أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِمِنَى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ ثُمَّ مَكَتَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقَبَّةٍ مِنْ شَعْبٍ فَضَرِبَتْ لَهُ بِنَمْرَةٍ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ أَوْ الْمُرْدَلِفَةِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاجَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقَبَّةَ

عمرہ بنا ڈالے تو سب لوگ حلال ہو گئے اور بال کترائے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جن لوگوں کے پاس ہدی تھی حلال نہ ہوئے پھر سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کی یہ حکم ہمیں اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر فرمایا عمرہ حج میں اس طرح داخل ہو گیا ہے دو بار یہی فرمایا پھر فرمایا: نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہی حکم ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ (عین سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں لے کر پہنچے تو دیکھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حلال ہو کر رنگین کپڑے پہنے ہوئے سرمہ لگائے ہوئے ہیں تو انہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا یہ عمل اچھا نہ لگا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے والد نے مجھے یہی حکم دیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ عراق میں فرمایا کرتے تھے کہ اس کے بعد میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فاطمہ کے اس عمل پر غصہ کی حالت میں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات پوچھنے کے لئے جو فاطمہ نے ان کے حوالے سے ذکر کی اور مجھے عیب اور بری لگی (کہ ایام حج میں حلال ہو کر رنگین کپڑے پہنیں اور سرمہ لگائیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا اس نے سچا کہا جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں نے کہا تھا اے اللہ میں بھی وہی احرام باندھتا ہوں جو آپ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ تو ہدی ہے تو تم بھی حلال مت ہونا

قَدْ ضَرَبْتُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْفَضْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَرَكِبَ حَتَّى آتَى بَطْنَ الْوَادِي فَنَخَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحَرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا آلا وَإِنْ كَلَّ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ تَحْتَ قَدَمِي هَاتَيْنِ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُهُ دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ (كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَيْتِي سَعْدٌ فَقَتَلَهُ هَذَا يَوْمَ) وَرَبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رَبَا أَضَعُهُ رَبَانَا رَبَا الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ اخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ وَاسْتَحَلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُؤْطِقَنَّ فُرُوشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرَحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكَتُ فِيكُمْ مَالًا تَصَلُّوا إِنْ اغْتَضَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَنْتُمْ مُسْئِلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَدَيْتَ وَنَضَّحْتَ فَقَالَ بِأَضْبَعِهِ الشَّبَابَةَ إِلَى السَّمَاءِ وَنَكِبَهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْنَى بِلَالٍ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى العَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا : ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقِيهِ إِلَى الصُّخْرَاتِ وَجَعَلَ جَبَلِ الْمُشَادَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَارْدَفَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ خَلْفَهُ فَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَقَّ الْقَصُوءَ بِالزَّمَامِ حَتَّى إِذَا رَأَسُهَا لِيَصِيبَ سَوْرَكَ رَحْلِهِ : وَيَقُولُ بِيَدِهِ الِئْمَنِي أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ ! كَلَّمَا آتَى جَبَلًا مِنَ الْجِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ ثُمَّ

اتى المزدلفة فصلی بها المغرب والعشاء باذان واجد
واقامین ولم یصل بينهما شیئا ثم اضطلع رسول الله
صلی الله علیه وسلم حتى طلع الفجر فصلی الفجر حين
تبين له الصبح باذان واقامة ثم ركب القواء حتى اتى
المشعر الحرام فرقی علیه فحمد الله وكبره وهلله فلم
یزول واقفا حتى اسفر جدا ثم دفع قبل ان تطلع الشمس
وارذف الفضل ابن العباس وكان رجلا حسن الشعر
جدا ابيض وبیما فلما دفع رسول الله صلی الله علیه وسلم
مرا الظمن یجرین فطیق یظن البیہن فوضع رسول الله صلی
الله علیه وسلم یدیه من الشق الآخر یظن حتى اتى محبزا
حرک قليلا ثم سلك الطريق الوسطی الی تخرجک
الی الجمرۃ الکبری حتى اتى الجمرۃ الی عند الشجرة
فرمی بسبع حصيات یكبر مع کل حصاة منها مثل حصى
الخذف وزمی من یطن الوادی ثم انصرف الی المنحر
فنحر ثلاثا وبسین یدیه واعطی علیا فنحر ما غیر
واشركة فی هذیه ثم امر من کل بدنة ببضعة فجعلت فی
قدر فطبخت فاكلا من لحمها وشربا من مرقها ثم افاض
رسول الله صلی الله علیه وسلم الی البیت فصلی
بمسكة الظهر فاتى بنی عبد المطلب وهم یسقون علی
زمزم فقال انزعوا بنی عبد المطلب! لولا ان یغلبکم
الناس علی سائیکم لتزغت معکم فناولوه ذلوا
فشرب منه

اور حضرت علی یمن سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے
جو اونٹ لائے تھے سب ملا کر سو ہو گئے الغرض سب
لوگوں نے احرام کھولا اور بال کترائے مگر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور جو لوگ اپنے ساتھ ہدی لائے تھے حلال نہ
ہوئے ترویہ کے دن (۸ ذی الحجہ کو) سب لوگ مٹی کی
طرف چلے اور حج کا احرام باندھا اللہ کے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم سوار ہونے اور مٹی میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء
اور صبح کی نمازیں ادا فرمائیں پھر کچھ ٹھہرے جب
آفتاب طلوع ہوا تو آپ نے حکم دیا کہ بالوں کا ایک
خیمہ لگایا جائے چنانچہ نمرہ میں لگا دیا گیا پھر اللہ کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم چلے۔ قریش کو یقین تھا کہ آپ مشر
حرام میں یا مزدلفہ میں ٹھہریں گے جیسے زمانہ جاہلیت میں
قریش کا معمول تھا لیکن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
وہاں سے آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ عرفہ میں آئے تو دیکھا
کہ آپ کے لئے خیمہ نمرہ میں لگا ہوا ہے آپ وہیں
اترے جب سورج ڈھل گیا تو حکم دیا قصواء پر زین لگائی
جائے آپ اس پر سوار ہو کر وادی کے نشیب میں تشریف
لائے اور لوگوں کو خطبہ دیا۔ فرمایا: بلاشبہ تمہارے خون
اور مال حرام (قابل احترام اور محفوظ) ہیں جیسے اس شہر
میں اس ماہ میں اس یوم کو تم حرام (قابل احترام) سمجھتے
ہو غور سے سنو جاہلیت کی ہر بات میرے ان دو قدموں
کے نیچے (کچلی ہوئی) پڑی ہے اور جاہلیت کے سب

سب سے پہلا خون جسے میں لغو قرار دیتا ہوں ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے (یہ بنو سعد میں دودھ پیتے تھے تو
ان کو ہڈیل نے قتل کر دیا تھا) اور جاہلیت کے سب سود ختم اور سب سے پہلے جس سود کو میں معاف کرتا ہوں وہ ہمارا یعنی
عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے وہ سب کا سب معاف ہے۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اس لئے کہ تم نے
عورتوں کو اللہ کی امان و عہد سے اپنے عقد میں لیا اور اللہ کے کلام سے تم نے ان کو اپنے لئے حلال کیا اور تمہارا حق ان کے

ذمہ یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر (گھر میں) ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم برا سمجھتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو ان کو مار بھی سکتے ہیں لیکن اتنا سخت نہ مارنا کہ ہڈی پسی ٹوٹ جائے اور تمہارے ذمہ ان کا کھانا کپڑا دستور کے موافق ہے اور میں ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو گمراہ نہ ہو گے اللہ کی کتاب اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے۔ سب نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا حکم پوری طرح پہنچا دیا اور حق رسالت و تبلیغ ادا کیا اور خیر خواہی کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی ت آسمان کی طرف اشارہ کیا اور لوگوں کی طرف جھکا کر تین مرتبہ کہا اے اللہ آپ گواہ رہئے اے اللہ آپ گواہ رہئے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی کچھ دیر بعد اقامت کہی تو آپ نے نماز ظہر پڑھائی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز (نقل وغیرہ) نہیں پڑھی پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر عرفات میں موقوف تک آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کا پیٹ صحرات کی طرف کر دیا اور جبل مشاۃ (لوگوں کے چلنے کے رستہ) کو سامنے کی طرف رکھا اور قبلہ رو ہو گئے پھر مسلسل ٹھہرے رہے یہاں تک سورج ڈوب گیا اور زردی بھی کچھ ختم ہونے لگی جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا اور عرفات سے واپس ہوئے اور قصواء کی تکیل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا کھینچا کہ اس کا سر زمین کی چھلی لکڑی سے لگنے لگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے کہ اے لوگو! اطمینان اور سکون سے چلو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اونچی جگہ پہاڑ نیلہ وغیرہ پر پہنچتے تو اس کی تکیل ڈھیلی کر دیتے تاکہ آسانی سے چڑھ جائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ پہنچے اور وہاں ایک اذان دو اقامتوں کے ساتھ نماز مغرب و عشاء پڑھائی اور ان دو نمازوں کے درمیان بھی کچھ نماز نہ پڑھی پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہوئے۔ یہاں تک صبح طلوع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب روشنی ہونے کے بعد ایک اذان و اقامت سے نماز صبح پڑھائی پھر قصواء پر سوار ہو کر مشعر حرام (مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے) آئے اس پر چڑھ کر تحمید و تکبیر اور تہلیل میں مشغول ہو گئے اور مسلسل ٹھہرے رہے یہاں تک کہ اچھی طرح روشنی ہو گئی پھر سورج نکلنے سے پہلے واپس ہوئے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا وہ انتہائی خوبصورت بالوں والے گورے رنگ کے حسین مرد تھے جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو اونٹوں پر سوار عورتیں گزرنے لگیں۔ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ان کی طرف دیکھنے لگے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری طرف سے اپنا ہاتھ رکھ دیا اس پر فضل نے چہرہ پھیر کر دوسری طرف سے دیکھنا شروع کر دیا۔ یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر میں آئے اور اپنی سواری کو کچھ تیز کر دیا پھر درمیان رستہ پر ہوئے جس سے تم جمرہ کبریٰ پر پہنچ جاؤ پھر اس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے اور

سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ آپ اللہ اکبر کہتے ہیں اور آپ نے وادی کے نشیب سے کنکریاں ماریں پھر آپ نحر کی جگہ آئے اور تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کئے پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیئے باقی نحر کئے اور ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہڈی میں شریک کر لیا پھر آپ کے حکم کے مطابق ہر اونٹ سے گوشت کا ایک پارچہ لے کر ایک دیگ میں ڈال کر پکایا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس گوشت میں سے کھایا اور اس کا شورہ پیا پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کی طرف واپس ہوئے آپ نے مکہ میں نماز ظہر پڑھائی پھر آپ اولادِ عبدالمطلب کے پاس آئے وہ لوگوں کو زمزم پلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: عبدالمطلب کے بیٹو! پانی خوب نکالو اور پلاؤ اگر لوگوں کے تمہاری پانی پلانے کی خدمت پر غالب آنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہارے ساتھ مل کر پانی کھینچتا انہوں نے آپ کو ایک ڈول دیا آپ نے اس سے پیا (آپ کا مقصد یہ تھا کہ اگر میں خود پانی نکالوں گا تو لوگ اس کو مستنون سمجھ کر پانی نکالنا شروع کر دیں گے پھر یہ خدمت تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے گی ورنہ میں بھی اولادِ عبدالمطلب میں سے ہوں مجھے بھی پانی نکالنا چاہئے)۔

۳۰۷۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم صحابہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کے لئے تین طرح کے لوگ تھے بعضوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا بعض نے حج مفرد کا اور بعض نے صرف عمرہ کا تو جنہوں نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا انہوں نے مناسک حج پورے ہونے تک احرام نہ کھولا جنہوں نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا انہوں نے بھی مناسک حج پورے کرنے تک احرام نہیں کھولا اور جنہوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی پھر احرام کھول دیا اور از سر نو حج کا احرام باندھا۔

۳۰۷۶: حضرت سفیان کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے تین حج کئے دو حج ہجرت سے قبل اور ایک حج ہجرت کے بعد اور اس آخری حج میں حج اور عمرہ کا قرآن فرمایا اور نبی جو قربانیاں لائے اور حضرت علی جو قربانیاں لائے سب مل کر سو ہو گئیں ان میں ابو جہل اونٹ بھی تھا

۳۰۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ عَلَى أَنْوَاعٍ ثَلَاثَةٍ فَمِنَّا مِنْ أَهْلِ بَحْجٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا وَمِنَّا مِنْ أَهْلِ بَحْجٍ مُفْرَدٍ وَمِنَّا مِنْ أَهْلِ بَعْمُرَةٍ مُفْرَدَةٍ فَمَنْ كَانَ أَهْلًا بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ مَعًا لَمْ يَخْلِلْ مِنْ شَيْءٍ مِمَّا حُرِّمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ: وَمَنْ أَهْلٌ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا لَمْ يَخْلِلْ مِنْ شَيْءٍ مِمَّا حُرِّمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ وَمِنْ أَهْلِ بَعْمُرَةٍ مُفْرَدَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَلًّا مَا حُرِّمَ عَنْهُ حَتَّى يَسْتَقْبِلَ حَجًّا.

۳۰۷۶: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ حَجَّاتٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَقَرَنَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً وَاجْتَمَعَ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا جَاءَ بِهِ عَلِيُّ مِائَةً

بِذَنبٍ مِنْهَا جَمَلٌ لَا يَبِيْ جَهْلٍ فِيْ أَنْفِهِ بَرَّةٌ مِنْ فَضْةٍ فَسَحَرِ
التَّبِيْضَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ وَنَحَرَ عَلِيٌّ مَا
غَيْرَ .

قِيلَ لَهُ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ
وَأَبْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمِ بْنِ عَبْدِ عُبَّاسٍ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا .

۸۵ : بَابُ

الْمُحْضَرِ

۳۰۷۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
وَأَبْنُ عُثَيْبٍ عَنْ خُجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ
أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو
الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَنْ كَسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى فَحَدَّثْتُ
بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَا:
صَدَقَ .

۳۰۷۸ : حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شُعَيْبٍ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ
رَافِعِ مَوْلَى أُمِّ سَلْمَةَ قَالَ سَأَلْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ عَمْرٍو عَنْ
خَبْرِ الْمُحْرِمِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَسِرَ أَوْ مَرِضَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ
قَابِلٍ .

قَالَ عِكْرِمَةُ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
فَقَالَا صَدَقَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَوَجَدْتُهُ فِي جُزْءِ هِشَامِ
صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي فَاتَّيْتُ بِهِ مَعْمَرًا فَقَرَأَ عَلَيَّ أَوْ قَرَأَتْ

جس کی ناک میں چاندی کا چھلہ تھا نبیؐ نے چھتیس اونٹ
اپنے دست مبارک سے نحر کئے اور باقی حضرت علیؑ نے نحر
کئے حضرت سفیان سے پوچھا گیا کہ یہ حدیث کس نے
بیان کی؟ فرمایا: جعفر نے اپنے والد سے انہوں نے جابر
اور ابن ابی لیلی سے اور انہوں نے حکم سے انہوں نے مقسم
سے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی۔

پاؤں: جو شخص حج سے رک جائے بیماری یا

عذر کی وجہ سے (احرام کے بعد)

۳۰۷۷ : حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
سنا: جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ
حلال ہو گیا اور اس پر ایک حج لازم ہے۔ حضرت عکرمہ
کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرات ابن عباس و
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ذکر کی تو دونوں نے ان کی
تصدیق فرمائی۔

۳۰۷۸ : حضرت ام سلمہ کے آزاد کردہ غلام حضرت
عبداللہ بن رافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حجاج بن
عمروؓ سے پوچھا کہ اگر محرم کسی عذر کی وجہ سے رک جائے
تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جس
کی ہڈی ٹوٹ جائے یا شدید بیمار ہو جائے یا لنگڑا ہو جائے
وہ حلال ہو گیا اور آئندہ سال اس پر حج لازم ہے۔

عکرمہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرات
ابن عباسؓ و ابو ہریرہؓ کو سنائی تو دونوں نے اسکی تصدیق
کی۔ عبدالرزاق کہتے ہیں یہ حدیث میں نے ہشام
صاحب دستواری کی کتاب میں پڑھی پھر معمر سے اسکا ذکر

علیہ

کیا تو انہوں نے مجھے پڑھ کر سنائی یا میں نے انکو پڑھ کر سنائی۔

۸۶ : بَابُ فِدْيَةِ الْمُحْضَرِ

بَابُ : احْصَارِ كَافِدِيهِ

۳۰۷۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا
 ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ
 الْأَضْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ
 هَذِهِ الْآيَةِ (فِدْيَةُ مَنْ صَامَ أَوْ صَدَقَهُ أَوْ نُسِكَ) قَالَ
 كَعْبٌ فِي أَنْزَلَتْ : كَانَ بِي أَدَى مِنْ رَأْسِي فَجَعَلْتُ إِلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمَلُ يَنْتَثِرُ عَلَيَّ
 وَجَهِي ، فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى الْجُهْدَ بَلَّغَ بَكَ مَا أَرَى :
 اتَّجِدُ شَاةً : قُلْتُ لَا قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فِدْيَةُ مَنْ
 صَامَ أَوْ صَدَقَهُ أَوْ نُسِكَ) ، قَالَ فَالصَّوْمُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ
 وَالصَّدَقَةُ عَلَى بَيْتَةِ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مَسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ
 طَعَامٍ وَالنُّسُكُ شَاةٌ .

۳۰۷۹ : حضرت عبداللہ بن معقلؓ فرماتے ہیں کہ میں
 مسجد میں کعب بن عجرہ کے پاس بیٹھا اور میں نے ان
 سے آیت : ﴿ فِدْيَةُ مَنْ صَامَ أَوْ صَدَقَهُ أَوْ نُسِكَ ﴾
 کے بارے میں دریافت فرمایا۔ کہا: یہ آیت میری بابت
 نازل ہوئی۔ میرے سر میں بیماری تھی تو مجھے اللہ کے
 رسولؐ کی خدمت میں لایا گیا اور جو میں میرے چہرہ پر گر
 رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے یہ خیال نہ تھا کہ تمہیں تکلیف
 اس قدر ہو جائے گی جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تمہارے پاس
 ایک بکری ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر یہ آیت ”تو
 فدیہ میں روزے یا صدقہ یا قربانی“ نازل ہوئی۔ آپؐ نے
 فرمایا: روزہ تین دن تک رکھنا اور صدقہ کرنا چھ مسکینوں پر ہر
 مسکین کو نصف صاع اناج دینا ہے اور قربانی بکری ہے۔

۳۰۸۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 نَافِعٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبِ ابْنِ
 عُجْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ جِئْنِي آذَانِي الْقَمَلُ أَنْ أَحْبِقَ
 رَأْسِي وَأَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعَمَ بَيْتَةَ مَسَاكِينَ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ
 لَيْسَ عِنْدِي مَا أَنْسُكُ .

۳۰۸۰ : حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھے
 جوؤں سے شدید تکلیف ہوئی تو اللہ کے رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ سر منڈالوں اور تین دن روزہ
 رکھوں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤں کیونکہ آپؐ کو معلوم تھا
 کہ میرے پاس قربانی کیلئے کچھ نہیں ہے۔

تخلیص الباب ☆ اس حدیث میں آیت کریمہ کا شان نزول بیان کیا گیا ہے۔ اور محصر کافدیہ بیان ہوا ہے کہ روزے
 تین ہیں اور صدقہ تین صاع ہے جو چھ مساکین پر خرچ کیا جائے نصف صاع ہر مسکین کو دینا چاہئے اور نسک ایک بکری ہے
 اور ان تینوں میں اختیار ہے۔

۸۷ : بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرَمِ

بَابُ : مُحْرَمِ كَيْفَ يَحْتَمِلُ لِكُلِّ وَانَا

۳۰۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
 عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ

۳۰۸۱ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
 کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچھنے لگوائے اس

اللَّهِ عَلَيْهِ اِخْتَجِمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ.

وقت آپ روزہ دار اور محرم تھے۔

۳۰۸۲ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الضَّيْفِ عَنِ ابْنِ خُنَيْمٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِخْتَجِمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ عَنْ رَهْصَةَ اخَذَتْهُ.

۳۰۸۲: حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام پھینے لگوائے اس درد کی وجہ سے جو آپ کو ہڈی سرکنے کی وجہ سے (عارض ہو)۔

۸۸ : بَابُ مَا يَدَّهْنُ بِهِ الْمُحْرَمُ

باب: محرم کون سا تیل لگا سکتا ہے

۳۰۸۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقِدِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدَّهْنُ رَأْسَهُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرَمٌ غَيْرَ الْمُقْتَبِ.

۳۰۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحالت احرام زیتون کا تیل سر میں لگاتے تھے جس میں پھول مل کر نہ ڈالے گئے ہوں۔

خلاصہ الباب ☆ مُقْتَب: اس تیل کو کہتا جاتا ہے کہ جس میں خوشبو کے لئے پھول ڈال کر جوش کرتے ہیں۔ محرم نے اگر پورے عضو کو خوشبو دار تیل لگا دیا تو بالاتفاق دم واجب ہوگا اور زیتون یا تلوں کا تیل بغیر خوشبو ملائے استعمال کیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دم واجب ہے اور صاحبین کے نزدیک صدقہ ہے اور اگر بطور دوا کے تیل لگائے تو کچھ واجب نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا کے طور پر تیل استعمال کیا تھا۔

۸۹ : بَابُ الْمُحْرَمِ يَمُوتُ

باب: محرم کا انتقال ہو جائے

۳۰۸۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَوْ قَصْتَهُ رَأِحَتُهُ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّتُوهُ فِي نَوْبِهِ وَلَا تُخَمِّرُوا وَجْهَهُ وَلَا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبًّا.

۳۰۸۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرد محرم تھا اس کی سواری نے اس کی گردن توڑ ڈالی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو اس کے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کے چہرہ اور سر کو مت ڈھکو اس لئے کہ یہ روز قیامت تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ اغْقَصْمَتُهُ رَأِحَتُهُ وَقَالَ لَا تُقَرِّبُوهُ طَلَبًا فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبًّا.

دوسری روایت میں یہی مضمون مروی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے خوشبو مت لگاؤ کیونکہ یہ روز قیامت تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔

۹۰ : بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ يُصَيِّئُهُ الْمُحْرِمُ

۳۰۸۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الضَّبْحِ يُصَيِّئُهُ الْمُحْرِمُ كَبْشًا وَجَعَلَهُ مِنَ الصَّيْدِ .

۳۰۸۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ ثَنَا مَرْوَانَ ابْنَ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيَّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصَيِّئُهُ الْمُحْرِمُ " ثَمَنُهُ " .

☆ خلاصۃ الباب

قرآن مجید میں بھی ہے کہ محرم کے لئے سمندر کا شکار حلال ہے اور خشکی کا شکار حرام ہے۔

بَابُ : حَنْ جَانُورُونَ كَوْمَا رَسَكْتَا هِي

۳۰۸۷ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ ناست جانوروں کو حل اور حرم میں مارنا جائز ہے سانپ، چتکبرا، کوا، چوہا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔

۳۰۸۸ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں کہ اگر کوئی انہیں حالت احرام میں بھی مار ڈالے تو کوئی حرج نہیں بچھو، کوا، چیل، چوہا اور کاٹ کھانے والا کتا۔

۳۰۸۹ : حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم سانپ، بچھو، حملہ آور درندے، کاٹنے والے کتے اور بد معاش چوہے کو مار سکتا ہے کسی نے ان سے پوچھا کہ چوہے کو بد معاش کیوں کہا

۹۱ : بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ

۳۰۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يَقْتُلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ، الْحَيَّةُ وَالْغَرَابُ الْأَبْيَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَاةُ .

۳۰۸۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ " أَوْ قَالَ فِي قَتْلِهِنَّ وَخَبْرَ حَرَامِ الْعُقُورِ وَالْغَرَابِ وَالْحِدَايَةِ وَالْفَارَةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ " .

۳۰۸۹ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ نَعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةَ وَالْعُقُورَ وَالشَّبَّعَ الْعَادِيَّ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ

وَالْفَارَةَ الْفَوَيْسِقَةَ ، فَقِيلَ لَهُ لِمَ قِيلَ لَهَا الْفَوَيْسِقَةُ ؟ قَالَ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقِظَ لَهَا وَقَدْ اخَذَتْ الْفَيْئِلَةَ لِتُحْرَقَ بِهَا الْبَيْتُ .

فرمایا اس لئے کہ اس کی وجہ سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جاگتے رہے اس نے چراغ کی جلی تھی گھر جلانے کے لئے۔

خلاصۃ الباب ☆ اگر محرم نے شکار کیا یا شکار کرنے والے کو بتا دیا کہ فلاں جگہ شکار ہے تو محرم پر جزا واجب ہے خواہ جان بوجھ کر ایسا کرے یا بھول کر ابتدا کرے یا دوبارہ شکار صل کا یا حرم کا لیکن کچھ جانور ایسے ہیں کہ ان کے شکار یا قتل میں کچھ واجب نہیں ہوتا کچھ تو وہ حدیث باب میں بیان کر دیئے گئے ہیں اسی طرح بھیڑ یا اور پوسو پھسر چھڑی کے مارنے پر جزا نہیں ہے۔

باب: جو شکار محرم کے لئے منع ہے

۳۰۹۰: حضرت صعّب بن جثامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں ابواء یا ودان (نامی جگہ) میں تھا میں آپ کو ایک گور خر پیش کیا۔ آپ نے مجھے واپس لوٹا دیا۔ جب آپ نے میرے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تو فرمایا: ہم تمہیں واپس کرنا نہیں چاہتے لیکن ہم حالت احرام میں ہیں اس لئے ذبح کر کے کھا نہیں سکتے)

۳۰۹۱: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکار کا گوشت لایا گیا آپ حالت احرام میں تھے اس لئے آپ نے وہ گوشت نہ کھایا۔

باب: اگر محرم کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو تو

اس کا کھانا درست ہے

۳۰۹۲: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک گور خر دے کر فرمایا: رفقاء میں تقسیم کر دیں اور رفقاء اس وقت محرم تھے۔

۹۲: بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ الْمُحْرِمُ مِنَ الصَّيْدِ

۳۰۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ج: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ شَهَابِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنَانَا صُعْبُ بْنُ جَثَامَةَ قَالَ مَرَّبِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّا بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ فَأَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارًا وَخَسَّ فَرَدَّةً عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى فِيَّ وَجْهِي الْكَرَاهِيَةَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رِدِّ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرْمٌ .

۳۰۹۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَمَى النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمِ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَأْكُلْهُ .

۹۳: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَالِكَ إِذَا

لَمْ يُصَدِّ لَهُ

۳۰۹۲: حَدَّثَنَا هَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَيْسَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ النَّبِيِّ إِعْطَاهُ حِمَارًا وَخَسَّ وَأَمْرَهُ أَنْ يُفَرِّقَهُ فِي الرَّفَاقِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ .

۳۰۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ يُحْيَى ابْنِ أَبِي كَبِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْخُدَيْيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أَحْرَمْ قَرَأْتُ جَمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ وَاضْطَدْتُهُ فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُ أَبِي لَمْ أَكُنْ أَحْرَمْتُ وَأَبِي إِنَّمَا اضْطَدُّهُ لَكَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَأْكُلُوهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَبِي اضْطَدُّهُ لَهُ .

۳۰۹۳ : حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دنوں میں اللہ کے رسول کے ساتھ نکلا اور صحابہ نے احرام باندھا لیکن میں نے احرام نہ باندھا میں نے ایک گور خر دیکھا تو اس پر حملہ کر دیا اور شکار کر لیا پھر اس حال میں میں نے اللہ کے رسول کی خدمت میں پیش کیا اور یہ بھی بتایا کہ میں اس وقت محرم نہ تھا اور میں نے آپ کی خاطر اس کا شکار کیا تو نبی نے اپنے صحابہ کو اس سے کھانے کا فرمایا لیکن یہ بتانے کے بعد کہ میں نے آپ کی خاطر شکار کیا خود تناول نہ فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ غیر محرم کا شکار کیا ہوا جانور یا پرندہ اگرچہ محرم ہی کے واسطے کیا ہو بشرطیکہ محرم نے شکار نہ بتایا ہو نہ حکم کیا ہو نہ مدد کی ہو محرم کے لئے حلال ہے حنفیہ کا یہی مذہب ہے۔ امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک محرم کے لئے وہ شکار جائز نہیں۔

بَابُ قَرَابَاتِيَّوْنَ كِي كَرُون مِيں هَارُؤَالِنَا

۹۴ : بَابُ تَقْلِيدِ الْبُدْنِ

۳۰۹۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ الزُّبَيْرِ وَعُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ قَلْبَهُ هَدِيَهُ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُنْحَرِمُ .

۳۰۹۴ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ہدی بھیجتے تو میں ان کے ہاتھ بنتی پھر ایک جن امور سے محرم بچتا ہے ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بات سے اجتناب نہ فرماتے۔

۳۰۹۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ الْقَلْبَ لِذِي يَهْدِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْبَلُ هَدِيَهُ ثُمَّ يَتَعَثُّ بِهِ ثُمَّ يَقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُنْحَرِمُ .

۳۰۹۵ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لئے ہار بنتی آپ ہدی کی گردن میں وہ ہار ڈالتے پھر اسے روانہ فرمادیتے اور خود مدینہ میں رہتے اور جن امور سے محرم احتراز کرتا ہے ان میں سے کسی بات سے احتراز نہ فرماتے۔

خلاصۃ الباب ☆ قربانی کے جانور کے گلے میں چمڑے کی کوئی چیز نشانی کے طور پر ڈالنا اس کو تقلید کہتے ہیں اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس جانور کو لوٹتے نہیں ایسا حکم ہی ہے۔ سبحان اللہ کس طرح کا قربانی کے جانور میں قلادہ (یاد) ڈالنا اس کو ڈاؤوں سے بچاتا ہے اسی طرح تقلید کرنا کسی امام کی گمراہ ہونے سے بچاتا ہے کہ مقلد آدمی آزاد

نہیں ہوتا غیر مقلد آزاد ہوتا ہے اس کو کچھ پروا نہیں ہوتی تقلید کا دنیا و آخرت دونوں میں فائدہ ہے۔

باب: بکری کے گلے میں ہار ڈالنا

۹۵: بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

۳۰۹۶: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بیت اللہ بکریاں بھیجیں تو ان کے گلے میں ہار ڈالے۔

۳۰۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوا أَبُو مُغَاوِرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً غَنَمًا إِلَى الْبَيْتِ فَقَلَّدَهَا.

باب: ہدی کے جانور کا اشعار

۹۶: بَابُ اشْعَارِ الْبُدْنِ

۳۰۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کی دائیں کو بان چیر کر اس کا خون نکالا پھر وہ خون صاف کر دیا۔

۳۰۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوا وَكَانَ عَنِ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي خَتَّانِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْعَرَ الْهَدْيَ فِي السَّامِ الْأَيْمَنِ وَأَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ.

دوسری روایت ہے کہ آپ نے یہ اشعار ڈالنے میں کیا اور اونٹ کی گردن میں دو نعل بھی لٹکائے۔

وَقَالَ عَلِيُّ فِي حَدِيثِهِ بِذِي الْخُلَيْفَةِ وَقَلَّدَ نَعْلَيْنِ.

۳۰۹۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کی گردن میں قلاوہ لٹکایا اور اشعار کیا اور جن امور سے محرم پر ہیز کرتا ہے ان سے پرہیز نہ فرمایا۔

۳۰۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حمادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيْدِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَلَّدَ وَأَشْعَرَ وَأَرْسَلَ بِهَا وَلَمْ يَجْتَبِ مَا يَجْتَبِ الْمُحْرَمُ.

خاصہ باب: اشعار سنت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کیا قربانی کے جانور اور یہ بھی ایک علامت ہوتی ہے کہ لوگ اس سے متعرض نہ ہوں۔ حضرت امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ اشعار مکروہ ہے وجہ یہ ہے کہ ان کے زمانے کے لوگ اشعار کرنے میں مبالغہ کرتے تھے جس کی وجہ سے زخم کے گہرا ہونے سے جانور کے ہلاک ہونے کا ڈر لگتا تھا سنت پر عمل محبوب ہے لیکن کسی عارضہ کی بنا پر اس کو ترک کرنا قبیح نہیں احتیاط کے ساتھ درمیانہ قسم کے اشعار امام ابوحنیفہ کے نزدیک مستحب ہے۔ امام طحاوی جو مذہب ابوحنیفہ کے بہت بڑے عالم ہیں فرماتے ہیں کہ امام صاحب نفس اشعار کی سنت کے منکر نہیں ہیں اور یہ ہو بھی سکتا ہے کہ اتنی بڑی ہستی ان کا انکار کرے غیر مقلدین نے اس موقع پر بہت بغلیں بجائی ہیں۔ اور امام اعظم ابوحنیفہ پر بہت سخت اعتراضات کئے ہیں حتیٰ کہ حدیث کے نام سے ناواقف قرار دیا ہے۔ سبحانک هذا بہتان عظیم۔

حدیث کی طرف توجہ جس آدمی کی نہ ہو وہ مجتہد کیسے بن جاتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ نے کتب اور ابواب کی تدوین کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے علم دین کو مدون کیا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصیات نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام صاحب نے سب سے پہلے شریعت کی تدوین کی ہے اور ابواب میں اس کی

ترتیب دی ہے۔ پھر امام مالکؒ نے موطا میں ان کی پیروی کی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ سے پہلے کسی نے یہ کام نہیں کیا کیونکہ حضرات صحابہ کرامؓ اور تابعین نے علوم شریعت میں ابواب اور کتابوں کی ترتیب کا کوئی اہتمام نہیں کیا وہ تو صرف اپنے حافظہ پر اعتماد کرتے تھے۔ جب امام ابو حنیفہؒ نے علوم کو منتشر دیکھا اور اس کے ضائع ہونے کا خوف کیا تو ابواب میں اس کو مدون کیا۔ (تبیعیض الصحیحہ ص ۳۶) امام صاحب کو علم حدیث میں وافر حصہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مرحمت ہوا تھا۔ شیخ الاسلام ابن عبد البر المالکی فرماتے ہیں کہ حماد بن زید نے امام ابو حنیفہؒ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ ابن عبد البر ہی حضرت وکیع بن الجراحؒ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ وکیع بن الجراح کو حضرت امام ابو حنیفہؒ کی سب حدیثیں یاد تھیں اور انہوں نے امام ابو حنیفہؒ سے بہت سی حدیثیں سنی تھیں۔ محدث ابن عدی امام اسد بن عمرو کے ترجمہ میں لکھتے ہیں اصحاب الرائے (یعنی فقہاء) میں امام ابو حنیفہؒ کے بعد اسد بن عمرو سے زیادہ حدیثیں اور کسی کے پاس نہ تھیں۔ خطیبؒ نے امام ابو عبد الرحمن المقرئ (المتوفی ۲۱۳ھ جو الامام المحدث اور شیخ الاسلام تھے۔ تذکرہ علماء صفحہ ۲۳۴) انہوں نے امام ابو حنیفہؒ سے نو سو حدیثیں سنی تھیں۔ مناقب کردری ج ۲ صفحہ ۲۱۶ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ ہم سے امام ابو حنیفہؒ کی سند سے کوئی حدیث بیان فرماتے تو کہتے ہم سے شہنشاہ نے حدیث بیان کی ہے۔ اندازہ فرمائیے کہ ایک محدث کامل اور شیخ الاسلام حضرت امام ابو حنیفہؒ کو روایت اور حدیث کا بادشاہ ہی نہیں کہتے بلکہ شہنشاہ کہتے ہیں جو شخص اپنے دور اور زمانے میں حدیث کا شہنشاہ ہو اس کے محدث اور حافظ حدیث ہونے میں کوئی کسر اور کسی قسم کا شک باقی رہ سکتا ہے۔ (فن حدیث اور سند میں شہنشاہ ہونا جزوی بات ہے اور مطلق شہنشاہ ہونا مخلوق کے لئے حرام ہے) حقیقت یہ ہے کہ ”آپ بے بہرہ ہیں جو معتقد میر نہیں“۔ مشہور محدث جناب اسرائیل (المتوفی ۶۲۱ھ جو الامام اور الحافظ تھے۔ تذکرہ ج ۱۹۹) میں ارشاد فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کیا ہی خوب مرد تھے انہوں نے حدیث کو کیا ہی اچھی طرح یاد کیا جس سے کوئی فقہی مسئلہ مستبیط ہو سکتا ہے اور وہ حدیث کے بارے میں بڑی بحث کرنے والے اور حدیث میں فقہی مسائل کو بہت زیادہ جاننے والے تھے۔ (تبیعیض الصحیحہ ص ۲۷۔ تاریخ بغداد ج ۳ ص ۳۳۹)

۹۷ : بَابُ مَنْ جَلَّلَ الْبَدَنَةَ

جو شخص قربانی کے جانوروں پر جھول ڈالے

۳۰۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَا سَفِيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ

۳۰۹۹ : حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے

عَنْ عَبْدِ الْكُرَيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ

مجھے ہدی کے اونٹوں کی خبر گیری کا حکم دیا اور یہ کہ ان

أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى بَدَنِهِ

اونٹوں کے جھول اور کھالیں (فقراء و مساکین میں)

وَأَنْ أَقْسِمَ جَلَالُهَا وَجُلُودُهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا

تقسیم کر دوں اور قصاب کو اجرت میں کھال اور جھول نہ

نَبِيًّا : وَقَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ .

دوں اور فرمایا کہ قصاب کو اجرت ہم دیں گے۔

۹۸ : بَابُ الْهَدْيِ مِنَ الْإِنَاثِ

پاؤں: ہدی میں ترا اور مادہ دونوں

وَالذُّكُورِ

درست ہیں

۳۱۰۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ہدی کے جانوروں میں ابو جہل کا ایک تراونٹ بھی بھیجا (جو جنگ بدر میں غنیمت میں آیا) اسکی ناک میں چاندی کا چھلا تھا۔

۳۱۰۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا وَكَيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنِ مَقْسَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْدَى فِي بَدْنِهِ جَمَلًا لِأَبِي جَهْلٍ بُرْتُهُ مِنْ فِضَّةٍ .

۳۱۰۱: حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے جانوروں میں ایک تراونٹ تھا۔

۳۱۰۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنَا مُوسَى ابْنُ عُيَيْدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلْمَةَ : عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَدْنِهِ جَمَلًا .

خلاصہ الباب ☆ قربانی کی کھال سے اپنے گھر میں مشکیزہ مصلیٰ بنانے کی اجازت ہے لیکن کسی کو دینی ہو تو صدقہ کے مصارف کے علاوہ کہیں خرچ نہیں ہو سکتی حتیٰ کہ قصاب کو اور مسجد کے امام کو کام کے عوض دینا جائز نہیں۔ ہدی کی تکمیل اور جھول وغیرہ خیرات کرے۔

۹۹ : بَابُ الْهَدْيِ يُسَاقِ مِنْ دُونِ الْمَيْقَاتِ

پاؤں: ہدی میقات میں لے جانا

۳۱۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے ہدی کے جانور فدیہ سے خریدے۔

۳۱۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى هَدْيَهُ مِنْ قَدِيدٍ .

خلاصہ الباب ☆ قدید ذوالحلیفہ سے آگے جا کر مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے۔

۱۰۰ : بَابُ رُكُوبِ الْبَدَنِ

پاؤں: ہدی پر سوار کرنا

۳۱۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک مرد ہدی ہانک رہا ہے۔ فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کیا: یہ ہدی ہے۔ فرمایا: کم بخت سوار ہو جاؤ۔

۳۱۰۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ : عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدْنَةً فَقَالَ " أَرَكَيْهَا " قَالَ : إِنَّهَا بَدْنَةٌ قَالَ " أَرَكَيْهَا " وَيَحْكُ .

۳۱۰۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کے قریب سے ہدی کا اونٹ گزرا تو آپ نے لے جانے

۳۱۰۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي عَنِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِذَنَّةٍ فَقَالَ "ارْكَبْهَا" قَالَ "إِنَّهَا بَذَنَةٌ" قَالَ "ارْكَبْهَا" قَالَ "فَرَأَيْتَهُ رَاكِبًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُقْفِهَا نَعْلٌ".

والے سے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کرنے لگا: یہ ہدی ہے۔ فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے دیکھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس پر سوار ہے اور اس ہدی کی گردن میں قلابہ ہے۔

خلاصہ الباب ☆ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک ہدی پر بلا ضرورت سوار ہونا جائز نہیں البتہ ضرورت کی وجہ سے سوار ہونا درست ہے۔

باب: اگر ہدی کا جانور ہلاک ہونے لگے

۳۱۰۵: حضرت ذویب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ ہدی کے جانور بھیجتے تو فرماتے: اگر تمہیں اس کی موت کا اندیشہ نہ ہو تو نحر کرو پھر اس کا قلابہ اس کے خون میں ڈبو کر اس کے پھوں پر مارو اور اس میں سے تم یا تمہارا کوئی ساتھی نہ کھائے۔

۳۱۰۶: حضرت ناجیہ خزاعی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ ہدی کے لئے لے جانے پر مامور تھے نے عرض کیا اے اللہ کے رسول جو اونٹ ہلاک ہونے لگے اس کا کیا کروں فرمایا: اسے نحر کرو اور اس کا قلابہ اس کے خون میں ڈبو کر اس کی سرین پر مارو اور اسے چھوڑ دو تا کہ لوگ اسے کھالیں۔

خلاصہ الباب ☆ حدیث سے ثابت ہوا کہ جو ہدی راہ میں ہلاک ہونے کے قریب ہو تو ذبح کر ڈالے اور اس کے خون سے اس کے گھروں کو رنگ دے اور اس کے شانہ پر مار دے اگر ہدی نقلی ہے تو خود اور مالدار لوگ نہ کھائیں بلکہ مساکین اور فقراء کے لئے خاص ہے اور اگر واجب ہے تو اس کے قائم مقام دوسرا بدنہ کرے اور پہلے بدنہ کا جو چاہے کرے۔

باب: مکہ کے گھروں کے کرایہ کا حکم

۳۱۰۷: حضرت علقمہ بن نسلہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما

۱۰۱: بَابُ فِي الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ

۳۱۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ذُوَيْبَا الْخُزَاعِيَّ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُولُ إِذَا عَطِبَ مِنْهَا شَيْئٌ فَخَبِثَتْ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ اضْرِبْ صَفْحَتَهَا: وَلَا تَطْعَمْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُقَّتِكَ.

۳۱۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالُوا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيَّةِ قَالَتْ عَمَّرُوْنِي فِي حَدِيثِهِ، وَكَانَ صَاحِبُ بَدْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ اصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهُوَ وَاغْمِسْ نَعْلَهُ فِي ذِمِّهِ ثُمَّ اضْرِبْ صَفْحَتَهُ وَخَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَلْيَأْكُلُوهُ.

۱۰۲: بَابُ أَجْرِ بَيْوتِ مَكَّةَ

۳۱۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي

سُلَيْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ تَرَفِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا تَدْعِي
رِبَاعَ مَكَّةَ إِلَّا الشَّوَابِ مِنْ اِخْتِاجِ سَكَنٍ . وَمَنْ اسْتَفْنَى
أَسْكَنَ .

کا انتقال ہوا اس وقت تک مکہ کے گھروں کو سواہب
(وقف اللہ) کہا جاتا تھا کہ جس کو ضرورت ہوتی ان میں
سکونت اختیار کرتا اور جس کو حاجت نہ ہوتی وہ (خود
سکونت چھوڑ کر) دوسروں کو سکونت کا موقع دے دیتا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر امام ابو حنیفہ کے نزدیک زمین کا فروخت کرنا منع اور مکروہ ہے صاحبین کے
زودیک مکانات اور زمین دونوں بیچنے درست ہیں امام صاحب کی دلیل حدیث بالا ہے کہ جس میں مکہ کی زمین بیچنے کی
ممانعت آئی ہے۔

پایہ: مکہ کی فضیلت

۱۰۳: بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ

۳۱۰۸: حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر سوار حزورہ (نامی جگہ) میں
کھڑے تھے۔ فرما رہے تھے اللہ کی قسم تو اللہ کی زمین
سے سب سے بہتر ہے اور اللہ کی زمین میں مجھے سب
سے زیادہ پسند ہے۔ اللہ کی قسم اگر مجھے زبردستی تجھ سے
نکالنا نہ جاتا تو میں کبھی بھی نہ نکلتا۔

۳۱۰۸: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ
بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي غَبِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَبَا
سَلْمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ الْخَبَرَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عَدِيَّ ابْنَ الْحُمْرَاءِ قَالَ لَهُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى
نَاقَتِهِ وَقَفَّ بِالْحَزْوَرَةِ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ
وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَيَّ وَاللَّهِ! لَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكَ مَا
خُرَجْتُ .

۳۱۰۹: حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
میں نے فتح مکہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ
ارشاد فرماتے سنا: آپ نے فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ نے
ارض و سماء کی تخلیق کے روز ہی مکہ کو حرم قرار دے دیا تھا
لہذا یہ تا قیامت حرم محترم رہے گا مکہ کے درخت نہ کاٹے
جائیں اور جانوروں کو ستایا نہ جائے (شکار تو دور کی بات
ہے) اور مکہ میں گمشدہ چیز کو کوئی نہ اٹھائے البتہ جو اعلان
کرنا چاہے اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
اذخر (خوشبودار گھاس) کو مستثنیٰ فرما دیجئے کہ وہ گھروں
اور قبروں میں کام آتی ہے۔ اس پر اللہ کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذخر اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

۳۱۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ
بُكَيْرٍ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا ابْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنِ
الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ بِنِ نِيقِ عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْطُبُ غَامَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ!
يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَهَا حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا
يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنْقَرُ صَيْدُهَا: وَلَا يَأْخُذُ لِقَطْعَتِهَا إِلَّا
مُنْبِتًا .

فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَّا الْأَخْزَرَ
فَإِنَّهُ لِلْيَبُوتِ وَالْقُبُورِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: إِلَّا الْأَذْخَرَ .

۳۱۱۰: حضرت عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ امت ہمیشہ بھلائی میں رہے گی جب تک مکہ کی تعظیم کا حق ادا کرتی رہے گی اور جب مکہ کی تعظیم ترک کر دے گی تو ہلاکت میں پڑ جائے گی۔

چاپ: مدینہ منورہ کی فضیلت

۳۱۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان مدینہ منورہ میں ایسے سمٹ کر آ جائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں داخل ہو جاتا ہے۔

۳۱۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو یہ کہہ سکے کہ مدینہ میں مرے تو وہ ایسا ضرور کرے اس لئے کہ میں مدینہ میں مرنے والے کے حق میں گواہی دوں گا۔

۳۱۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! سیدنا ابراہیم علیہ السلام آپ کے خلیل اور نبی ہیں اور آپ نے ان کی زبانی مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا۔ اے اللہ! میں آپ کا بندہ اور نبی ہوں اور میں حرم قرار دیتا ہوں مدینہ منورہ کی دو پتھر ملی زمینوں کے درمیان حصہ (شہر) کو۔

۳۱۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مدینہ والوں کے ساتھ بدی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ایسے پگھلا دیں گے جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

۳۱۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ أَبَانَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوا هَذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيمِهَا فَإِذَا ضَعِفُوا ذَالِكَ هَلَكُوا .

۱۰۴: بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ

۳۱۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْإِيمَانَ لِيَارِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةَ إِلَى جُحْرِهَا .

۳۱۱۲: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ حَلْفٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنِّي أَشْهَدُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا .

۳۱۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو مُرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِثٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ! إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ وَإِنَّا خَرَّمْتُ مَكَّةَ عَلَيَّ لِسَانَ إِبْرَاهِيمَ اللَّهُمَّ وَأَنَا عَبْدُكَ وَنَبِيَّكَ وَإِنِّي أُحْرِمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا .

قال أبو مروان لا بتيها حرمتي المدينة .

۳۱۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ .

۳۱۱۵ : حَدَّثَنَا هُنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا عَبْدُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكْنَفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَخْذًا جَبَلٌ يُجِبُّنَا وَنَجِيَّةٌ وَهُوَ عَلَى تَرْعَةٍ مِنْ تَرْعِ الْجَنَّةِ وَغَيْرِ عَلَى تَرْعَةٍ مِنْ تَرْعِ النَّارِ .

۳۱۱۵ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبل احد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہمیں اس سے محبت ہے اور وہ جنت کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر ہے اور عیر پہاڑ دوزخ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر ہے۔

خلاصہ الباب ☆ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی عمر کے آخری ایام میں جب آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے اور امراض کا هجوم ہوتا ہے اور موت کا احتمال ہو مدینہ منورہ کو اپنا مسکن بنائے وہیں فوت ہو کر دفن ہو جائے اولیاء کرام رحمہم اللہ اور ہمارے اکابر مدینہ منورہ میں دفن ہونے کی بہت تمنا کرتے تھے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ کی سکونت اور وہاں دفن ہونا نصیب فرمادے آمین۔ حدیث ۳۱۱۳، ۱۳۱۴: احناف اور جمہور علماء فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کا حرم احکام میں حرم کی طرح نہیں ہے اور اس حدیث مبارکہ سے صرف تعظیم مدینہ ثابت ہوئی نیز بدعا فرمائی اس شخص کے لئے جو مدینہ والوں سے برائی کرے واقعی ایسا ہوا بھی ہے۔ حدیث ۳۱۱۵: اس سے ثابت ہوا کہ جمادات اور پہاڑوں کو بھی شعور ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

باب: کعبہ میں مدفون مال

۱۰۵ : بَابُ مَالِ الْكَعْبَةِ

۳۱۱۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ وَاصِلِ الْأَخْذَبِيِّ عَنْ شَقِيقِ قَالَ بَعَثَ رَجُلٌ مَعِيَ بَدْرَاهِمَ هَدِيَّةً إِلَى الْبَيْتِ قَالَ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ وَشَيْئَةٌ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ فَتَوَلَّيْتُهَا فَإِنَّا فَقَالَ لَهُ أَلَيْكَ هَذِهِ قُلْتُ لَا وَلَوْ كَانَتْ لِي لَمْ أَتِكَ بِهَا قَالَ أَنَا لَنْ قُلْتُ ذَلِكَ لَقَدْ جَلَسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَجْلِسَكَ الَّذِي جَلَسْتَ فِيهِ فَقَالَ : لَا أَخْرُجُ حَتَّى أَقِيمَ مَالَ الْكَعْبَةِ بَيْنَ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ مَا أَنْتَ فَاعِلٌ قَالَ : لَا أَفْعَلُنَّ قَالَ وَلِمَ ذَاكَ قُلْتُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَرَأَى مَكَانَهُ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُمَا أَخْرَجَا مِنْكَ إِلَى الْمَالِ فَلَمْ يُخْرِجَاهُ فَتَقَامُ كَمَا هُوَ فَخَرَجَ .

۳۱۱۶ : حضرت شقیق کہتے ہیں کسی شخص نے میرے ہاتھ بیت اللہ کے کچھ دراهم بھیجے۔ فرماتے ہیں میں بیت اللہ کے اندر گیا تو دیکھا کہ شبیہ ایک کرسی پر بیٹھے ہیں۔ میں نے وہ دراهم انکو دے دیئے۔ کہنے لگے: یہ تمہارے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں! میرے نہیں اور اگر میرے ہوتے تو آپ کو نہ دیتا (بلکہ کعبہ کو دینے کی بجائے فقراء میں تقسیم کرتا) کہنے لگے اگر تم یہ بات کہتے ہو تو غور سے سنو حضرت عمر بن خطابؓ اسی جگہ تشریف فرما تھے جہاں تم بیٹھے ہو فرمانے لگے جب تک میں کعبہ کا مال نادار مسلمانوں میں تقسیم نہ کر دوں باہر نہ جاؤں گا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ایسا نہیں کریں گے؟ فرمانے لگے:

ضرر کروں گا۔ تم کیوں ایسا کہہ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ کے دفینہ کی جگہ دیکھی تھی اور انہیں آپ رضی اللہ عنہ سے زیادہ مال کی ضرورت تھی (اس قدر فتوحات انکے دور میں

نہ ہوئی تھیں) لیکن انہوں نے اس مال کو ہلایا تک نہیں تو عمر رضی اللہ عنہ اس حالت میں کھڑے ہوئے اور باہر تشریف لے گئے۔

۱۰۶ : بَابُ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

بِمَكَّةَ

پاب: مکہ میں ماہ رمضان کے

روزے رکھنا

۳۱۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ! رَمَضَانَ بِمَكَّةَ فَصَامَ وَقَامَ مِنْهُ مَا تيسَّرَ لَهُ : كُتِبَ اللَّهُ لَهُ مِائَةٌ أَلْفِ شَهْرٍ رَمَضَانَ فِيمَا سَرَاهَا وَكُتِبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ عَشْرُ رَقَبَةٍ وَكُلِّ لَيْلَةٍ عَشْرُ رَقَبَةٍ وَكُلِّ يَوْمٍ حُمْلَانٍ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي كُلِّ يَوْمٍ حَسَنَةٌ وَفِي كُلِّ لَيْلَةٍ حَسَنَةٌ .

۳۱۱۷ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جو مکہ میں ماہ رمضان پائے پھر روزے رکھے اور جتنا اس سے ہو سکے رات کو قیام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے مکہ کے علاوہ دیگر شہروں کے ایک لاکھ رمضانوں کا ثواب لکھیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر دن کے بدلہ ایک غلام آزاد کرنے کا اور ہر رات کے بدلہ بھی ایک غلام آزاد کرنے کا اور ہر دن کے بدلہ راہ خدا میں گھوڑے پر (مجاہد کو) سوار کرنے کا ثواب لکھتے ہیں اور ہر روز ایک نیکی اور ہر رات ایک نیکی لکھتے ہیں۔

۱۰۷ : بَابُ الطَّوَّافِ فِي مَطَرٍ

۳۱۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَنَا دَاوُدُ بْنُ غَجَلَانَ قَالَ طُفْنَا مَعَ أَبِي عِقَالٍ فِي مَطَرٍ فَلَمَّا قَضَيْنَا طَوَّافَنَا آتَيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ : فَقَالَ طُفْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي مَطَرٍ فَلَمَّا قَضَيْنَا الطَّوَّافِ آتَيْنَا الْمَقَامَ فَصَلَّيْنَا رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اتَّبِعُوا الْعَمَلَ فَقَدْ غُفِرَ لَكُمْ هَكَذَا قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطُفْنَا مَعَهُ فِي مَطَرٍ .

پاب: بارش میں طواف کرنا

۳۱۱۸ : حضرت داؤد بن عجلان فرماتے ہیں کہ ہم نے ابو عقال کے ساتھ بارش میں طواف کیا جب ہم طواف مکمل کر چکے تو مقام ابراہیم کے پیچھے رہ گئے۔ ابو عقال نے کہا کہ میں نے انسؓ کے ساتھ بارش میں طواف کیا جب ہم نے طواف مکمل کر لیا تو ہم مقام ابراہیم پر آئے اور دو رکعتیں ادا کیں اسکے بعد انسؓ نے ہم سے فرمایا: اب از سر نو اعمال شروع کرو۔ اسلئے کہ تمہارے سابقہ گناہوں کی بخشش ہو چکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی فرمایا تھا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بارش میں طواف کیا تھا۔

۱۰۸ : بَابُ الْحَجِّ مَا شِئَا

وَأَب: پیدل حج کرنا

۳۱۱۹ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصِ الْأَيْلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ خَمْرَةَ بْنِ حَبِيبِ الزِّيَّاتِ عَنْ خُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ وَاضْخَابَةَ مُشَاةً مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ وَقَالَ ارْجُطُوا أَوْ سَاطِكُمْ بِأَرْبَعِكُمْ وَمَشَى خَلَطَ الْهَرَوَلَةَ

۳۱۱۹ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مدینہ سے مکہ تک پیدل حج کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی کمر ازاروں سے باندھ لو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز تیز چلے۔

خلاصہ الباب ☆ حج اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ پہلی امتوں پر حج فرض نہ تھا۔ حافظ نے استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے: ”ما من نسی الا اذا حج البيت“ یعنی کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے بیت اللہ کا حج نہ کیا ہو اور یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے پیدل چل کر چالیس حج کئے ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا تھا کہ آپ سے سات ہزار سال پہلے سے ملائکہ بیت اللہ کا طواف کرتے چلے آ رہے ہیں۔ (اشرف الہدایہ ج ۳ ص ۳۱۳)